کبیر بیجک

سنت کبیر

کبیر بیجک

پرم سنت کبیر صاحب مہاراج جی کے مستند گرنتھ

بیجک

کا

مشرح و واضح اردو ترجمہ

گیارہ مکمل حصوں میں

(ان دو حصوں میں رمینی اور شبد ہیں)

از

بابو شیوبرت لال ورمن

پبلشرز

لالہ رام دتا مل اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

مرکنٹائل پریس لاہور [illegible] چھپا

قیمت مکمل بیجک ے

تعداد ۱۰۰۰

دیباچہ

کبیر صاحب کا بیجک "سنت مت" کی پہلی کتاب ہے۔ اور اس نظر سے نہ صرف وہ کبیر پنتھیوں ہی کے مطالعہ اور غور کی مستحق ہے۔ بلکہ سب جتنے پنتھ اور پنتھائیوں کا سنت مت میں شمول ہے۔ سب کے لئے بلا استثنا اُس کا کم از کم ایک مرتبہ غور کے ساتھ پڑھ لینا ضروری ہے۔ کبیر صاحب آدی سنت کہلاتے ہیں ان سے پہلے اس طرح وسعت کے ساتھ سنت مت کے اصول کا پرچار نہیں ہؤا تھا۔ اور جتنے بزرگ بعد کو ہوئے ہیں۔ اُن کی تعلیم میں زیادہ تر انہیں باتوں کا حصّہ ہے۔ جو کبیر صاحب سُنا گئے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ سنت مت کے فلسفہ کی باقاعدہ تکمیل پورن دھنی حضور مہاراج نے فرمائی ہے۔ مگر ہر بات کی شہادت کے کلام کبیر صاحب کی بانی میں آتے ہیں۔ جن کا حوالہ پرم سنت ست گور دیال اکثر اپنے بچنوں میں دیا کرتے تھے۔

اس وقت اگر سنت مت کی مجموعی تعداد کا حساب لگایا جائے تو مُلک میں کروڑں آدمی اس عالمگیر اصُول کے پیرو ملیں گے۔ مگر اکثر پنتھوں کا یہ حال ہوگیا ہے۔ کہ سوا رسمی اور فروعی باتوں کے اُن کے درمیان ایسے آدمی کمتر نکلیں گے۔ جو سنت مت کے سار بھید اور سُرت شبد یوگ کے واقف اور عامل نظر آئیں گے۔ اس کے کئی سبب ہیں:-

اوّل - اُن میں ابھیاسی نہیں رہے ٭

دوم - وہ رسمی باتوں کے زیادہ پابند ہو گئے ٭

سوم - بھکتی بھاؤ میں سمپرداوالوں کی تقلید کا بہت حصّہ شامل ہو گیا جس سے خود کبیر صاحب کا گھرانا محفوظ نہیں رہا ٭

چہارم - ویدانت کا اثر اُن میں محیط ہو گیا - اور بیشا آدمیوں کو اس بات کی سمجھ ہے - کہ سنتوں کی تعلیم میں اور ویدانت کی تعلیم میں کچھ فرق بھی ہے یا نہیں ٭

پنجم - کیونکہ سنتوں کی بانی ہمیشہ معمولی زبان میں کہی گئی ہے - بعض طبیعتیں جو اصل مطلب کی شایق نہیں تھیں - اُن کی بھاشا کو عزّت کی نگاہ سے کم دیکھنے لگیں - حالانکہ زندگی بسر کرنے کا اعلیٰ اصُول سادگی کے ساتھ بلند خیالی کا ہونا ہی سمجھا جانا چاہیئے تھا -

ششم - پنتھائیوں میں سے کچھ باقاعدہ مذہبی تعلیم مفقود ہو گئی تھی - جس کی بنیاد ازسرِ نو حضور معلےٰ و مقدّس نے ڈالی ٭

ہفتم - سنت مت میں داخل ہوتے ہوئے بھی بعض بعض پنتھائی متعصّب - کٹّر اور تنگدل بن گئے - جو اُن کی شان کے ہمیشہ برخلاف ہے جب اصُول ایک ہے تو پھر ایکدوسرے سے مغائیرت رکھنے کے کیا معنی ہیں - کیا وجہ ہے کہ سب مل کر سنت مت کے مجموعی اصلی اصُول کی تحقیقات نہ کریں ٭

شکر ہے - اب یہ تنگدلی آہستہ آہستہ دُور ہو رہی ہے - اور جس وقت سے ہماری اپنی کتاب سُرت شبد یوگ کلیدرم کا ملک میں رواج

رواج ہوا ہے۔ سب کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اور سب قریب قریب اپنے آچاریوں کے حالات اور ان کی اصلی تعلیم کے کھوج میں پڑ گئے ہیں۔ جہاں تک ہم کو اس وقت علم تھا۔ ہم نے سنتوں اور مشہور سادھو آچاریوں کے نام اپنی اُس کتاب میں شامل کر دیئے تھے۔ جن کی مختصر فہرست یہاں پھر دوبارہ داخل کی جاتی ہے:۔

کبیر صاحب۔ دھرم داس صاحب۔ کمال صاحب۔ گورونانک صاحب اور پنجاب کے دس روحانی بادشاہ۔ دادو صاحب۔ نام دیو جی۔ ریداس جی۔ دھنا جی۔ میرا بائی جی۔ چرنداس جی۔ اور اُن کے جانشین غریب داس جی۔ دولہ داس جی۔ یاری صاحب۔ اور اُن کے سلسلہ میں بھیکھا صاحب تک کے بزرگ۔ شیو نرائن صاحب۔ دریا صاحب (بہار والے) دریا صاحب (مارواڑ والے) شری دیو جی و شری پران ناتھ جی۔ جگ جیون صاحب (اناؤ والے) بیر بھان جی دست نامی، تُلسی صاحب (ہاتھرس والے) وغیرہ وغیرہ

اِس سلسلہ میں قریب بہتر بزرگوں کے نام اور ان کی سوانح عمریاں سُرت شبد یوگ کا بیدھم میں معہ اُن کے ہندی کلام کے شامل ہوئی ہیں۔ اور آخر میں سنت مت کی مکمل تعلیم۔ پورن دھنی حضور مہاراج کے بچنوں میں دکھائی گئی ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ وضاحت اور صراحت کا سامان اور کسی جگہ اس صفائی کے ساتھ نظر نہیں آتا۔ اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ کبھی تھا۔ کہ ہم کسی کو کسی پر ترجیح دیں۔ اور نہ کسی کو ایسا سمجھنا بھی چاہیئے اصلی مقصد صرف یہ تھا۔ کہ لوگ مکمل طور پر ہر پہلو سے اپنی واقفیت کو درست کر لیں۔ اور اسی وجہ سے امریکہ کی سیاحت کے زمانہ میں ہم نے انگریزی میں

سنت مت کے فلسفہ کے متعلق ایک نتیجہ خیز کتاب لکھی جس کا اُردو ترجمہ پنتھ سندیش ہے۔ اور جو سنت سندیش کے سلسلہ میں نذر ناظرین ہو چکا ہے ہم کو یہ معلوم تھا۔ کہ اس مُلک میں سنت مت کے اور کتنے سلسلے قائم ہیں مگر اُن کے ناموں کی ناواقفیت کی وجہ سے اُن کو اُس فہرست میں داخل کرنے سے معذوری رہی۔ جس وقت ہم غیر مُلکوں کے سفر سے واپس آئے متعدد پنتھ والوں نے ہم کو خطوط لکھے کہ "کیا وجہ ہے کہ جب ہم بھی سنت مت میں شامل ہیں۔ تو ہمارا تذکرہ "سُرت شبد یوگ کلپدرم" میں نہیں آیا" یہ استفسار ہماری عین خوشی کا باعث ہوُا۔ کیونکہ کسی مصنف کو اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ کہ لوگ اُس کے اصل مُراد کو سمجھ کر اُس کی باتوں پر یقین فرمائیں ان میں سے سب سے زیادہ زور دار خط" وشنوئی پنتھ والوں کا تھا۔ جس کے آچاریہ منیندر رشی جمبھ دیوجی ہوئے ہیں۔ اب اگر دوبارہ اُس کتاب کے چھپنے کی نوبت آئی۔ تو ہم اس کمی کے پوُرے کرنے کی کوشش کرینگے گو ہم کو معلوم ہے۔ کہ ہم کبھی دعوے کے ساتھ اس خصوصیت کے نظر سے اُس کو تمام و کمال طور پر مکمل نہ کر سکیں گے۔ اور نہ اُسکی اُمید ہی ہو سکتی ہے

الغرض ہمارے کہنے و لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ سب طریق چاہے ان کے نام کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ ایک مخصوص نام "سنت مت" کی فہرست میں آجاتے ہیں۔ اور اصولی نظر سے اِن میں نہ اختلافات ہیں۔ اور نہ اختلافات کی گنجایش کا امکان ہے۔ رہے فروعی اور رسمی معاملات۔ اُن کی طرف نہ ہمارا کبھی دھیان ہوا اور نہ اور کسی اپنے پڑھنے والے کو اِن فضول جھگڑوں میں پڑنے کی رائے دینگے۔ ہم ہر ایک کو سچے دل اور شردھا کے ساتھ ہی صلاح

دینگے - کہ سنت مت ایک ہے اور تم کو جہاں سے سچائی کی بہتر تعلیم کا موقع ہاتھ آوے - اُس سے رجوع کر کے اپنا کام حاصل کرو - اور سمپردا والوں کی طرح دست بہ گریباں نہ ہو - سار بچن میں ایک مرتبہ گورو بھگتی کے بیان میں ہدایت ہُوئی ہے - کہ گورو کا روپ ہی نانک اور کبیر ہے - اور اِن کو گورو ہی میں سمجھنا چاہیئے - جہاں یہ تعلیم اِس وسیع دلی کے ساتھ دی گئی ہو وہاں تعصب کیسا - اور یہی وجہ ہے کہ تمام پنتھ والوں نے جوق در جوق حضور کی شرن لی ؛

اس طرح سمجھ کر ہم نے بہتر سمجھا - کہ سنت مت کی اس پہلی کتاب "بیجک" کی ٹیکا ادھکاریوں کے فائدے کے لئے لکھ ڈالیں - کیونکہ "بیجک" بطور خود اس قسم کی بے نظیر کتاب ہے جو شرطیہ اور یقینی طور پر غلط فہمیوں کی جڑ کو جڑ سے کاٹ دیتی ہے - اور اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے - کہ جو لوگ غور و احتیاط کے ساتھ اِس کو پڑھینگے - اُن کو کبیر صاحب کی اصلی تعلیم کا ماحصل معلوم ہو جائے گا ؛

بیجک کیا ہے ؟ بیجک کیا بتاتا ہے ؟ اِس کے جواب کا ایک حصّہ تو یہ ہے - کہ بیجک اصلیت کے دروازہ کھولنے کی کنجی ہے - وہ اِس قسم کا نوشتہ ہے جو بر مادھو کے گپت اور پوشیدہ گڑے ہوئے خزانہ کا پتہ دیتا ہے - -
دوسرے حصّہ کا جواب خود کبیر صاحب اِس طرح دیتے ہیں :-

بیجک بتاوے بت کو جو بت گپتا ہوئے
شبد بتاوے جیو کو بُوجھے برلا کوئے

بیجک کا سمجھنا کٹھن ہے - نہ صرف اُس کے مضامین اور مضامین کے معنی بہت اُونچے ہیں - بلکہ زبان پُوربی ہونے کی وجہ سے اُس کا سمجھنا تو

بھی بہت کٹھن ہے۔ اگر کسی کبیر پنتھی بزرگ نے اس کمی کے پوری کرنے کے پہلے قلم اُٹھائی ہوتی۔ تو ہم کو ہاتھ میں آٹا لگا کر بھنڈاری بننے یا خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ آج تک اصلی معنی میں کسی کی توجہ اس طرف رجوع نہیں ہوئی۔ ریواں کے مہاراجہ وشوناتھ سنگھ جی کی ٹیکا جس کا مُلک میں رواج ہے۔ نہ صرف حد درجہ کی غلط ہے۔ بلکہ غلط فہمی پھیلانے والی ہے۔ مطلب کچھ ہے اور وہ کہتے کچھ ہیں۔ یہاں تک کہ کبیر صاحب کو خود بخود بولنے کا موقع نہیں دیتے۔ اپنی اناپ شناپ بے تُکی ہانکتے ہیں "من چہ میگویم و طنبورہ من چہ مے سراید" کا معاملہ ہے کبیر صاحب کچھ اور ہی ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں اور راجہ صاحب کچھ اور ہی راگ الاپتے ہیں۔ دوسری ٹیکا سادھو پورن داس جی کی ہے۔ اس کا بھی وہی حال ہے۔ یہ دو ٹیکا ہیں جو ہم نے منگا کر پڑھیں۔ کوئی اصل مطلب کی خبر نہیں دیتا۔ وشوناتھ سنگھ کی ٹیکا میں راج ہٹ اور پورن داس جی کی ٹیکا میں سادھو ہٹ کا نقص ہے۔ افسوس ہے۔ ہم کو اپنی طبیعت کے برخلاف یہ الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ہم کسی کی شکایت نہیں کرنا چاہتے۔ نہ مذمت سے ہم کو سروکار ہے۔ کیونکہ یہ ہماری عادت نہیں ہے۔ مگر کیا کریں۔ اس موقعہ پر مجبوراً کچھ کہنے کی ضرورت خواہ مخواہ لاحق ہوئی۔

ہم نے ٹیکا کا یہ مطلب سمجھا ہے۔ کہ قرینہ اور سہولیت کے ساتھ درمیانی حایل شُدہ پردہ کو ہٹا دیا جائے۔ تاکہ سامع اور متکلم دو بدو بات چیت کریں۔ ٹیکا کار صرف وقت وقت پر دوبھاشیہ اور ترجمان کا فرض ادا کرے۔ برعکس اس کے اگر وہ اپنا راگ الاپتا ہے اور اصل متکلم

کی باتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے۔ تو نہ وہ صرف اپنے منصبی فرائض ہی کو انجام نہیں دیتا۔ بلکہ سچائی کا خون کر دیتا ہے۔ بعض ٹیکا کار اپنی لیاقت و ہمہ دانی جتانے کی غرض سے خواہ مخواہ مضمون کو طول دیتے ہیں۔ اور اس قدر مہمل مشکل اور دقیق اصطلاحیں بھر دیتے ہیں۔ کہ اُن کی شرح خود محتاج شرح ہو جاتی ہے۔ اور جو شرح کرنے کا مقصد ہے وہ مفقود ہو جاتا ہے۔ کسی کو کیا منصب ہے۔ کہ اصل مصنف کے کلام میں دست اندازی کرے۔ اور اُس کو اپنے معنی پہنائے۔ جو مصنف کچھ لکھتا ہے۔ اُس کی علت غائی ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ پڑھنے والے کلام کو سمجھیں اور اس غرض سے وہ حتے الامکان سادہ بیانی سے کام لیا کرتا ہے۔ مگر شرح اور ٹیکا کرنے والے اُس میں اپنا بکھیڑا گھسیٹر دیتے ہیں۔ اور سامع اور متکلم کو ایک دوسرے سے جُدا کر دیتے ہیں۔

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

اگر ہم نے کبیر صاحب کے بیجک کی ٹیکا لکھنے کے لئے قلم اٹھائی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ براہ راست اُن کی بانی کو نہیں سمجھتے۔ وہ ہمارا اشارہ پاکر اس کو سمجھنے لگیں۔ اور عادت و مساوات و مطالعہ کی مشاقی کے ساتھ خود کبیر صاحب کے معہود و مفہوم ذہنی کو سمجھنے لگ جائیں۔ نہ یہ کہ گھبرا کر اصل اور شرح دونوں سے متنفر ہو جائیں۔ پھر بات کیا ہوئی۔ اس سے تو ٹیکا نہ کی جاتی۔ تب ہی بہتر تھا۔ کسی نہ کسی طرح اصلی مطالعہ کرنیوالے سچے شوق کے زیر اثر اپنا مطلب نکال ہی لیتے۔ نفرت دلاتا اور مصنف کی قول کو غلط سمجھ تاویل کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اگر

دیباچہ

کوئی بات نہیں معلوم ہے۔ تو یا تو صاف صاف کہدو۔ کہ یہ سمجھ میں نہیں آتی۔ یا خاموش ہو رہو۔ اپنی بات کیوں اُسمیں ملاتے ہو۔ تمکو اِسکا حق کب حاصل ہے۔ مطالعہ کرنیوالا اصل مصنّف کی معنی مُراد کو سمجھنا چاہتا ہے۔ یا تمہاری اُپج اور بے تُکی ہانک کو۔

مہاراجہ صاحب ریوان نے جہاں دیکھو وہاں یا تو شری رام چندر شری رام چندر کی صدا بلند کی ہے۔ یا ویدانتیوں کے برہمہ کو ایک سرے سے لیکر آخر سرے تک کوسا ہے۔ دونوں باتوں کی قطعی ضرورت نہیں تھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُنہوں نے کبیر صاحب کا مت ذرا بھی نہیں سمجھا۔ اور سمپردا والوں کے رنگ میں رنگے جانے کیوجہ سے اُسی رنگ کے بیجک میں بھی دکھانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ کبیر صاحب جابجا کہتے ہیں

رام نام تینو لوک ہی جانا
دشرتھ سُت (انتینوں) یہ مرم نہ جانا

اُنہوں نے جابجا سمپردائیوں کے خیال کا کھنڈن بھی بڑی معقولیت کے ساتھ کیا ہے۔ مثلاً

گئے رام اور گئے لچھمنا سنگ نہ گئی سیتا سی دھنا

بڑ چھل راون سو گئے بیتی لنکا رہ کنچن کی بھیتی

دشرتھ کُل اَوتر نہیں آیا ناہیں یشودا گود کھلایا

ایک دو نہیں۔ متعدد جگہ کی رمینی اور شبدوں کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اُن کا مطلب رام نام سے [illegible] نام ہے

دیباچہ

اِسی طرح برہمہ کے کھنڈن کے متعلق بھی سمجھ لینا چاہئے۔ اِسمیں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ کبیر صاحب ویدانتی نہیں تھے۔ اِن کا منتو یہ ویدانت سے بھی اُونچا تھا۔ اُن کی تعلیم نہ دویت وادہے نہ ادویت وادہے۔ لوگ کہینگے کہ "ایک" سے آگے کیا رہ جاتا ہے۔ جو منزل مقصود بنایا جاوے۔ اسلئے موحدانہ طریق سب میں افضل اور اکمل ہے۔ مگر کبیر صاحب کہتے ہیں۔ جہاں ایک کا خیال ہے۔ وہاں دو کا بھی خیال چھُپا رہتا ہے۔ اسلئے وہ حالت جس کو برہمہ سے مخصوص کیا جاتا ہے۔ مایا سے جُدا نہیں ہے۔ وہ نہ ایک ہے۔ نہ دو ہے نہ تین ہے نہ چار ہے۔ جو ہے وہ ہے اس سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا۔

ایک کہوں تو ہے نہیں دُو جا کہوں تو گار
جیساہے تیسا رہے کہیں کبیر وچار

یہ ویدانت اور سنت مت کے سدھانت میں فرق ہے۔

حقیقت میں جس طریق کی تعلیم کبیر صاحب نے دی ہے وہ اِتنی لطیف اور باریک ہے۔ کہ سوائے بہت بڑے اُتم ادھکاری کے اِس کا سمجھ ہونا آسان کام نہیں ہے۔ اُنہوں نے جہاں کہیں برہمہ کے متعلق اشارہ کی اُنگلی اُٹھائی ہے۔ اُس کا مطلب صرف اِتنا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اِسی طرح وشوناتھ سنگھ کی ٹیکا میں اور بھی بہت نزخرفات ہیں۔ آپ نے اپنے دانست جا بجا سمرتی۔ شُرتی و دوسری کتابوں کے حوالہ جات سے کبیر صاحب کے کلام کی تائید کرنی چاہی ہے۔ یہ بھی صریح غلطی ہے۔ جس گڑھے سے وہ نکالنا چاہتے ہیں۔ راجہ صاحب اُسی شبد کے دلدل اور شاستروں کے جنگل میں نادانستہ اوروں کو پھنسانا چاہتے ہیں۔ کبیر صاحب کا کلام آپ اپنا پرمان ہے۔ اِس کے لئے کسی سند کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سُورج کو چراغ دکھانا اور چراغ

دکھا کر سورج کی ہستی کو ثابت کرنا ایک صریحی غلطی ہے۔ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" سورج خود آپ اپنا ظہور ہے۔ وہ چراغ یا موم بتی کی روشنی کا محتاج کب ہے۔ ہماری سمجھ میں تو ایسا ہی آتا ہے۔ اگر اور لوگ اسکو اور طرح سمجھتے ہیں۔ تو ہم کیا کریں۔ ہماری دانست میں جو کبیر پنتھی بیجک کے مضمون کو اس طرح سے الٹ پٹ کرتا ہے۔ اُس نے ابتک کبیر صاحب کے سدھانت کو نہیں سمجھا۔ اور وہ غلطی اور غلط فہمی کا شکار ہو رہا ہے۔ اُس کو چاہیئے کہ گورو مکھ دوارا کبیر صاحب کو پراپت کرے۔ اور انجیو بڑھا کر اُن کی تعلیم کے جوہر کو سمجھے۔ اور اگر برعکس اِس کے کام کرتا ہے۔ تو وہ چاہے اور کچھ بنجائے۔ مگر کبیر پنتھی نہ ہوگا اور اسی غلطی اور غلط فہمی کا سبب ہے۔ کبیر پنتھی ستگورو کے امولیہ بانی کو نہ سمجھ کر بھکے جا رہے ہیں ؎

سادھو پورن داس کی ٹیکا کا بھی کم وبیش یہی حال ہے۔ کیا کیا جائے۔ حالات۔ واقعات۔ اردگرد کے اثرات اپنا نتیجہ پیدا کئے ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وِیش کال۔ وستو کے اثر سے کوئی برلا آدمی بچ سکتا ہے اور وہ اسوقت بچتا ہے۔ جب گورو کی دیا ہوتی ہے۔ بغیر گورو کی دیا کے اِن مضامین پر عبور پانا بہت ہی مشکل کام ہے۔ پورنداس کی ٹیکا مضامین کو واضح نہیں کرتی۔ وہ صرف بیجک ہی کے لفظوں کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں اس لئے صحیح معنی میں جو ٹیکا کا مطلب ہے۔ وہ اس سے بھی پورا نہیں ہوتا۔ اُن کی رمینی اور شبدوں کی ٹیکا۔ عام طور پر ایسی ہی ہے۔ ہاں ساکھیوں کی شرح میں انہوں نے کچھ اچھا کام کیا ہے ؎

اِن سب حالتوں کی موجودگی میں ہم کو بیجک پر ٹیکا لکھنے کا خیال پیدا ہوا۔ اور دوسرے صاحبوں نے بھی خیال ظاہر کیا۔ ہم کیا اور ہماری قابلیت کیا۔

نہ ہم کو ہمہ دانی کا دعوئے ہے - نہ ہم ہمہ داں ہیں - بہت دنوں تک اس خیال کو
روکتے رہے - منتظر تھے - کہ کوئی قابل تر آدمی بیجک کو ہاتھ میں لے اور کبیر صاحب
کا پیغام کھل کر اور کھول کر سنائے - مگر امید بر نہیں آئی - کسی نے حوصلہ نہیں
کیا - نہ کسی کو اس ضروری اور اہم کام کی طرف توجہ ہوئی - جس وقت ہم نے
"سنت سندیش" کو جاری کیا - یہ خیال رہ رہ کر ستانے لگا - دبا ہوا سنسکار
ابھر کھڑا ہوا - کون جانے قدرت نے ہم کو اس خدمت کے انجام دینے کے لئے
موزونیت بخشی ہو - جس کی ہم کو خبر نہیں ہے - کون جانے ہم ترجمان اردو
بھاشیہ بن کر پرم سنت کبیر صاحب کی بانی سادگی کے ساتھ ادھکاریوں
کے ذہن نشین کرا سکیں - اسلئے چار ناچار کسی غیر معمولی پریرنا کی حرکت کے زیر اثر
اس بار عظیم کو اپنے سر پر لیا - ہمارے اس سلسلہ کا نام سنت سندیش
ہے - بیجک کا سندیش ہی اصلی معنی میں سنت سندیش کہا جا سکتا ہے -
پرم سنت کی بانی ہی سنت سندیش ہو سکتی ہے - اور ہم نے بیجک کی
ٹیکا کے دوارا - اپنی تحریری خدمت - اپنی ذات - اور اپنے پڑھنے والوں کے
دل و دماغ کو پوتر کرنیکا ارادہ کر لیا - کام مشکل ہے - بیجک کی ٹیکا آسان نہیں
ہے - مگر مثل مشہور ہے "جہاں روکھ نہ پروکھ - تہاں ارنڈ مہا پرکھ" - اگر
کوئی اس کام کو نہیں کرتا - وہاں کیا وجہ ہے - کہ ہم بھی غفلت کریں :

سب سے بڑی دقت جو ہم کو اس گرنتھ کے ہاتھ لینے میں ہوئی - وہ
رمینی شبد اور ساکھی وغیرہ سب کا اردو میں نقل کرنا تھا - نقل کرنیکے کام
سے ہم بہت گھبراتے ہیں - اس لئے ہم میں موزونیت نہیں ہے -
اور چونکہ پڑھنے پڑھانے کا مرحلہ قریب قریب طے کر چکے ہیں - بہت کٹھن
معلوم ہوا - [illegible] کتاب کو نقل کرنا کرانا مشکل ہے

بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ ہم تن تنہا۔ بلا کسی مددگار کے اس کام کو کر رہے ہوں۔ جو کام چند روز میں ہو سکتا ہے۔ وہ اِن دِقتوں کی وجہ سے مہینوں میں بھی انجام نہیں پاتا۔

سنت سندلیش کے بارہ نمبر مہینوں میں ختم ہو گئے۔ لاہور سے مینیجر کی سخت بیماری کا تار آیا۔ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ دہلی چھوڑی۔ لاہور آئے۔ وہ بستر پر پڑے ہوئے تھے۔ زیست کی اُمید منقطع کر چکے تھے۔ دنوں دوا علاج کی۔ کچھ افاقہ ہؤا۔ اُن کو تبدیل آب وہوا۔ اور صحت کے لیے پہاڑ کی طرف روانہ کیا۔ ساتھ کوئی کتاب نہیں لائے تھے۔ صرف بیجک ہی بیجک ہاتھ میں تھا۔ اُس کا مطالعہ شروع کیا۔ کاتب مقرر کئے۔ اور لکھانے لگے ایک طرف مینجری کا کام۔ خط وکتابت کی جھنجھٹ اور دوسری طرف بیجک کی ٹیکا۔ آپ بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں کہاں تک کام کیا جا سکتا ہے۔ اور بالخصوص جب کام کی جلدی ہو۔ مگر مالک کی دیا تھی۔ اُدھر کاتب لکھتا جاتا تھا۔ اِدھر ہم ٹیکا کرتے جاتے تھے۔ سوچنے تک کا موقع اچھی طرح ہاتھ نہیں آیا۔ تاہم ہم نے ٹیکا کرنے کا جو مقصد تھا اُس کو نگاہ کے سامنے رکھا۔ اختصار کے ساتھ مطلب کے واضح کرنے کی کوشش کی۔ نہ اِس ٹیکا میں پنڈتائی خرچ کی گئی ہے۔ نہ بات کا تبنگڑ بنایا گیا ہے۔ جو مضمون ہے۔ صاف صاف ہے۔ عالم اور عامل کے کام میں فرق ہوتا ہے عالم۔ سند۔ پرمان۔ دلیل اور یُکتی پیش کر کے ایک ایک بات کو سدّھ کرتے ہیں۔ عامل صرف اپنا انُبھو بیان کرتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے سہل لفظوں میں کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکے۔ اپنی تو ہمیشہ سے یہی کیفیت رہی ہے۔ اگر یہ پڑھی کوئی نہ سمجھے اور کسی کی سمجھ میں مطلب نہ آئے۔ تو ممکن ہے۔ یا تو

اُس میں ادھکار نہ ہوگا۔ یا ہمارے اظہار مراد کی کوشش میں کچھ نقص ہوگا جب کوئی چیز دُنیا میں مکمل نہیں ہے۔ تو ہم کیسے کہیں کہ ہمارا کام مکمل ہوگا؟

تاہم چونکہ ہم نے اپنے پاٹھکوں کو اس ذریعہ سے کبیر صاحب کے ساتھ ہمکلام ہونیکا موقع دیا ہے۔ لوگ اِس محنت کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور کیا عجب بہت سے آدمی اصلیت کے نفس مراد کو سمجھ کر اس طرف رجوع ہوں۔ اور اپنا پرمارتھی کام بنائیں۔ اگر سینکڑوں میں سے ایک کو بھی یہ فائدہ حاصل ہوُا۔ تو ہم اور ہماری محنت دونوں سپھل اور مبارک ہیں +

کتاب کو ضخیم بنانا نہ مقصود تھا اور نہ ہے۔ طوالت سے فائدہ ہی کیا ہے۔ جہاں تک ہو سکا بلا ضرورت مضمون کو طول نہیں دیا گیا۔ اکثر پڑھنے والے اس مختصر ٹیکا کا دوسرے ٹیکا کاروں کی ضخیم اور مجلد کتابوں سے مقابلہ کرکے بطور خود نتیجہ اخذ کرسکیں گے۔ کہ آیا اُنکے مقابلہ میں کبیر صاحب کے منتویہ کے سمجھانے بجھانے میں ہم کو کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اور آیا یہ مختصر ٹیکا مطالعہ کے قابل ہے۔ یا وہ بڑے بڑے ضخیم پوتھے یا جن میں علمیت اور پنڈتائی دکھانے کی کوشش شدومد کے ساتھ کی گئی ہے۔ اِس سے زیادہ کیا عرض کریں

گورُو آپ کا کلیان کریں



(۲) کبیر صاحب کا بیجک



کبیر صاحب کی اصلی کتاب کا نام "بیجک" ہے۔ بیجک ہندی لفظ ہے۔ اسکو 'کنجی' بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر بیجک اس کنجی کو نہیں کہتے۔ جس سے معمولی قفل کھولا جاتا ہے۔ بلکہ بیجک نام ہے اُس کاغذ کا جس میں کسی مدفون خزانہ کی صراحت۔ اشاروں۔ مختصر لفظوں یا نقشوں میں ہوتی ہے۔ جس کو بیجک مل جاوے وہ بہ آسانی گڑے ہوئے خزانہ کا پتہ پا سکتا ہے۔ ہم جس جگہ آباد ہیں۔ اُس کا نام 'بھدوہی' ہے۔ اور راج بنارس میں واقع ہے۔ اصل میں یہ لفظ "بھر دہی" تھا۔ اب بگڑ کر بھدوہی بن گیا۔ بھردہی کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ وہاں کسی زمانہ میں بھر قوم کے لوگ سلطنت کرتے تھے بھر اُسی زمرہ کے آدمی ہیں۔ جن کو فی زمانہ کے مؤرخ ہندوستان کے اصلی باشندے کہتے ہیں۔ بھروں کی سلطنت کے زوال کے بعد وہاں کے حاکم مونس ٹھاکر ہوئے۔ اِن کے بعد رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلاب کے سلسلہ میں یہ حصّہ راج بنارس کے قبضہ میں آیا۔ بھروں کی سلطنت جاتی رہی۔ مگر اُس قوم کے آدمی جو شاہی نسل سے ہیں۔ اب تک جابجا پائے جاتے ہیں۔ اُن کی حالت قابلِ رحم ہے۔ بالعموم شکستہ حال ہوتے ہیں۔ اور بھدوہی میں کاشتکاری کا پیشہ کر کے گذران کرتے ہیں۔ اور گو وہ لوگ تعلیمی مفاد سے بے بہرہ ہیں۔ صرف کیتھی کے حروف سے آشنا ہیں۔ مگر اُن میں سے اکثر لوگوں کے پاس اُن خزانوں کے بیجک موجود ہیں۔ جو بھروں نے اپنے کوٹ (قلعہ) [illegible] گاڑ دیئے تھے۔ جب اُن پر [illegible] آتی ہے۔

اور روپیہ کی کمی ہوتی ہے۔ تو تبدیل لباس کر کے اُن مخصوص جگہوں میں گشت کرتے ہیں۔ جہاں خزانے گڑے ہیں۔ اور موقعے پاکر اُن جگہوں کو کھود کر روپیہ لے جاتے ہیں۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی جگہ اِن لوگوں نے کھودیں۔ روپیہ اُٹھا لے گئے۔ کوئی کوئی پورانے سکے وہاں مٹی میں ملے ہوئے لوگوں کے ہاتھ لگے۔ جن سے پتہ چلا۔ کہ بھردن نے اس کو کھودا تھا۔ پھر اپنے "بیجک" نہ غیر قوموں کو دکھاتے ہیں۔ نہ کسی سے صلاح ومشورہ لیتے ہیں۔ صرف اپنی اولاد کو اُن کا علم بخشتے ہیں۔ اور گاڑھے وقت وہ اِن سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ دوسرے اِن "بیجکوں" کو سمجھ بھی نہیں سکتے۔ ایک تو "بیجک" کی صورت یہ ہے ۔

دوسرے۔ بیوپاری اور سوداگر اپنے مال کی فہرست کو "بیجک" کہتے ہیں۔ جب کہیں غیر جگہ سے کوئی مال ریل یا جہاز پر آتا ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ "بیجک" بھی بھیجا جاتا ہے تاکہ مال واسباب کے شمار کرنے اور جانچ و پڑتال کرنے میں مدد ملے۔ بیوپاریوں میں یہ لفظ عام طور پر مستعمل ہے ۔

تیسرے "بیجک" کا مطلب ہے۔ "بیج" (خلاصہ یا جوہر یعنی اُس میں ہر شے کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کا سامان اِس قدر لطافت اور اختصار کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ کہ معمولی آدمی اُس کا پتہ نہیں پاتے۔ صرف باریک بین نگاہیں سار کو سمجھتی اور دیکھتی ہیں۔ اور وہ ان کی وضاحت کر سکتی ہیں ۔

کبیر صاحب کی جس کتاب کا نام "بیجک" ہے۔ اُس میں یہ تینوں باتیں موجود ہیں۔ اوّل تو وہ پرمارتھ کے خزانہ۔ اور عرفان یعنی علمِ معرفت کے دفینہ کی کنجی ہے۔ دوسرے اُس میں اُن تمام مضامین کی فہرست ہے۔

جن کی تعلیم پرمارتھیوں کو دی جاتی ہے۔ اور جن سے واقفیت پیدا کرنا ضروری ہے۔ تیسرے اِن سب باتوں کو "بیج" رُوپ یا جوہر، خلاصہ اور تتو، کی شکل میں بیان کیا گیا ہے :۔

سب سے پہلے کبیر صاحب نے اِس کتاب کو تصنیف کر کے بھگوجی اپنے چیلے کو سُنائی تھی۔ اور وہی اُس کے ترتیب دینے والے بھی مشہور ہیں۔ بھگوجی کا اصلی نام بھگوانداس بھی ہے۔ جس وقت 'بیجک' کی ترتیب دی گئی۔ بھگوجی کے دِل میں بدنیتی سمائی۔ وہ اُس کو چھُپا کر دھنوتی میں چلے آئے۔ چونکہ وہ بلا اجازت بھاگ آئے تھے۔ بعد کو اُن کا نام 'بھگوجی' ہی پڑ گیا۔ کبیر صاحب نے اس واقعہ کے بعد کچھ نہیں کہا۔ نہ اُن کی زبان سے کوئی حق یا ناحق کلمہ برآمد ہؤا۔ عرصہ تک یہ کتاب دھنوتی کے مہنتوں کے پاس رہی۔ بعد ازاں وہاں سے اُس کا عجیب طور پر پرچار ہؤا۔ کیونکہ پرچار ہونا تو ضروری تھا :۔

"سنت بچن پلٹے نہیں پلٹ جائے برہمنڈ"

یہ بھی روایت ہے۔ کہ جگو داس بھگو داس کبیر صاحب کے دو چیلے حقیقی بھائی تھے۔ جب کبیر صاحب کے گُپت ہونے کا وقت آیا۔ اِن دونوں نے ہاتھ باندھ کر پرارتھنا کی۔ کہ کوئی اِس قسم کی بانی ہم کو عطا کی جائے۔ جو مستند یادگار رہے۔ اور اُس کے مطالعہ سے ہم کو سار بھید کی یاددہانی ہوتی رہے۔ کبیر صاحب نے منظور فرمایا اور اُنکو یہی بیجک لکھا دی۔ کبیر صاحب کی بانی بے شمار ہے۔ مگر سوائے "بیجک" کے اور کوئی گرنتھ بدّھ نہیں ہوئی تھی۔ کبیر صاحب کے بعد دونوں شاگرد دلہ پڑے۔ تب اُنکی ماں نے بیجک کی دو نقلیں کرائیں۔ ایک میں پہلی رمینی اسطرح

انترجوتی شبد یک ناری اور دوسرے میں پہلی رمینی اس طرح آتی ہے جیوروپ یک انترپاسا۔ مگر یہ محض معمولی طفلانہ روایت ہے۔ جو کسی طرح اعتبار کے قابل نہیں ہے۔ ریوان کے شاہی خاندان کو یہ دعوےٰ ہے۔ کہ یہ بیجک کبیر صاحب نے اُن کے بزرگوں کو بخشا تھا۔ چاہے کچھ ہو۔ بیجک موجود ہے۔ اور چاہے وہ کسی کو ملا ہو۔ اب وہ تمام دنیا کی جائداد ہے ÷

مگر یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ کب یہ کتاب گورُکھ دھرم داس صاحب کے پاس پہنچی۔ اور اس کا پتہ لگانا بھی غیر ضروری ہے۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ کبیر صاحب کے بیجک کا عوام میں رواج ہوگیا۔ ورنہ یہ لاثانی کتاب ممکن تھا۔ کہ دھنوتی کے مہنتوں ہی تک رہتی اور دوسرے اُس کے فیض سے محروم رہجاتے ÷

بیجک ابتدا سے کیتھی ہی حروف میں لکھی گئی تھی۔ کیتھی وہ حروف ہیں۔ جو پہلے عدالتوں میں جاری تھے۔ اور عام آدمی اُن ہی کی مدد سے لکھنے پڑھنے کا بیوہار کرتے تھے۔ چونکہ اُس زمانے میں پڑھنے لکھنے کا کام زیادہ تر کایستھوں ہی تک محدود تھا۔ اس لئے اِن کا نام کیتھی ہی پڑگیا بہار اور ممالک متحدہ کے مشرقی اضلاع کی تمام بھاشا کی کتابیں انہیں حروف میں لکھی جاتی تھیں۔ اور پرانی کتابیں بھی سب کیتھی میں ملتی ہیں۔ حتےٰ کہ گوسوامی تلسی داس جی کی اصلی راماین بھی ان ہی اکشروں میں پہلے لکھی گئی تھیں ÷

بیجک کی زبان خاص پوربی ہے۔ جو بنارس۔ مرزاپور اور گورکھپور وغیرہ کے اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ کبیر صاحب کے بے شمار شبد برج بھاشا

میں بھی ملتے ہیں۔ مگر 'بیجک' میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ بالکل پوربی بھاشا ہے۔ جس کے اکثر الفاظ عام ہندی دان سمجھ بھی نہیں سکتے ۔

پُورب کی بولی عام طور پر پسند نہیں کی جاتی۔ حالانکہ ہندی کی سب سے زیادہ معقول کتابیں پُورب ہی کی بولی میں لکھی گئی ہیں۔ اور آج کل کی طرح اُس وقت بھی پُورب کی بولی پر مذاق و مخول اڑانے کا رواج رہا ہوگا۔ پُورب والے اب بھی مذکر و مؤنث وغیرہ کے استعمال میں فاش غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ تاہم کبیر صاحب کو 'پُوربیا' ہونے پر فخر تھا۔ ایک موقع پر وہ فرماتے ہیں :

ہم پُورب کے باسی سنتو۔ ہمری لکھے نہ کوئے
ہمری باتیں وہ لکھے ۔ جو کھرا پُوربیا ہوئے

جہاں کبیر صاحب کا کلام بطور خود دقیق ہے۔ وہاں پُوربی الفاظ اور بھی اُس کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ مگر یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روحانیت کے معلم عام طور پر عوام کی زبان میں ہی گفتگو کرنے کے عادی رہے ہیں۔ اور کہیں بھی اور کبھی بھی زبان کے قیود کا لحاظ نہیں کیا ہے۔ ہندوستان میں تو ہر جگہ سنتوں اور سادھوؤں نے اسی اصول کی پیروی کی ہے۔ غیر ملکوں میں بھی اسی قاعدہ پر عملدرآمد رہا ہے۔ مولانا رُوم فرماتے ہیں :-

شعر مے گویم پُر از قند و نبات
من ندانم فاعلاتن فاعلات

صدیوں تک 'بیجک' کا رواج قلمی صُورت میں کبیر پنتھیوں کے مٹھوں اور خانقاہوں تک محدود تھا۔ اوّل تو عام آدمیوں کے ہاتھوں تک اُس کا پہنچنا مشکل تھا اور اگر کسی نے محنت کر کے لکھا بھی تو بہت کم ایسے نسخے

ملتے تھے۔ جو تمام وکمال مکمل ہوا کرتے تھے۔ دھنوتی دھرم داس جی کے متھ۔ اور مہاراجہ ریواں کے کتبخانہ کی نقلیں بیشک مکمل تھیں۔ ریواں کی شاہی نسل ابتدا ہی سے کبیر پنتھی تھی۔ کیونکہ وہ کبیر صاحب ہی کا خاندان کہلاتا ہے۔ اور قطع نسل ہونے پر دیا گھر دیو نامی اس شاہی خاندان کا مورث کبیر صاحب ہی کے آشیرباد سے پیدا ہوا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ اُن کا معتقد ہوتا۔ کہتے ہیں اِس خاندان میں جو بیجک کا قلمی نسخہ ہے وہ سمت ۱۵۲۱ بکرمی کا اور دھرم داس جی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

بعد کو جب چھاپہ خانہ کا رواج ہوا۔ بنارس میں پہلی مرتبہ ۱۸۶۸ء میں اُس کے کچھ حصے چھاپے گئے۔ جن میں سارے مضمون نہیں تھے۔ اور اُس میں مہاراجہ وشوناتھ سنگھ جی والی ریوان کی شرح بھی شامل تھی۔ جن کو کسی روایتی پیشین گوئی کے موافق کبیر صاحب کا انش مانا گیا ہے۔

دوسری مرتبہ ۱۸۹۰ء میں مونگھیر کے پادری پرتم چیند جی نے بیجک کا خوبصورت و چھوٹا ایڈیشن کلکتہ میں شایع کیا۔ ہم کو یہ کتاب بہت پسند آئی۔ بعد کو معلوم نہیں۔ کون صاحب ہمارے کتب خانے سے اُٹھا لے گئے۔ چونکہ زندگی کی ابتدائی منزل تھی۔ ہم نے سرسری طور پر کتاب کو پڑھا تھا۔ پھر بیجک کا خیال دل سے جاتا رہا۔ اور بیس تیس برس تک اُدھر توجہ نہیں ہوئی۔ پرتم چیند نے اپنی دانست میں اس کتاب کو بہت صحیح چھپوایا تھا۔ تاہم کچھ کچھ غلطی رہ گئی ہے۔ اور مضامین کے لحاظ سے بھی کمی بیشی ہے۔ مگر بہت ہی کم۔

تیسری دفعہ بیجک کو منشی نول کشور صاحب نے اپنے لکھنؤ کے مطبع میں

سنہ ۱۸۹۸ء میں چھاپا۔ یہ کبیر پنتھیوں کے خیال میں بیجک کا صحیح اور مکمل خاکہ ہے۔ اور سٹیک بھی ہے۔ ٹیکا وہی راجہ ریوان کی ہے ۞

بُرہان پور کے پورن داس جی کبیر پنتھی نے اپنی علیٰحدہ شرح بیجک پر لکھی تھی۔ جوالہ آباد میں سنہ ۱۹۰۵ء میں چھپی۔ انہوں نے اس میں جا بجا ترمیمیں بھی کی ہیں ۞

سنہ ۱۹۰۶ء میں وینکٹیشور پریس بمبئی نے سوامی جُگلانند جی کے زیر ہدایت سٹیک بیجک شایع کی۔ جو مطبع نولکشور کے ایڈیشن کے موافق ہے۔ اسمیں بہت فضول اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کی ذرہ بھی ضرورت نہیں تھی۔ علی الخصوص بگھیل بنس کی تواریخ کا شامل کرنا بالکل بے معنی ہے۔ ہاں اس ایڈیشن میں جو قابل تعریف اضافہ ہے۔ وہ "مُول رمینی" ہے۔ جو کبیر پنتھیوں میں سینہ بہ سینہ اب تک چلی آتی تھی۔ اور جس کا عِلم دوسروں کو نہیں تھا۔ اصل بیجک سے اِس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر یہ وہ شے ہے۔ کہ جس میں کبیر صاحب کی تمام تعلیم کا لُب لباب موجُود ہے۔ اور بیجک کے سمجھنے میں اس کی مدد سے بہت آسانی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اچھی طرح اس مول رمینی کو سمجھ لے۔ جس کا نام 'اکشر کھنڈ کی رمینی' بھی ہے۔ تو اُس کو بیجک کے سمجھنے میں اس قدر دِقت نہ ہوگی۔ سوامی جُگلانند جی سنہ ۱۹۱۳ء کے جُون کے مہینے میں ہم سے ملنے کے لئے دہلی تشریف لائے تھے۔ عند التذکرہ یہ معلوم ہُوا۔ کہ اِس 'مُول رمینی' کے شامل کرنے پر کسی مہنت صاحب نے اُن پر نالش بھی کی تھی۔ کیونکہ اِس کا شایع کرنا اُن کے خیال میں بڑا پاپ دتماء جو کچھ ہو۔ ایک طرح پر اُس کا چھاپہ میں آجانا اچھا ہی ہوا کیونکہ وہ کبیر صاحب کی تعلیم کا لطیف جوہر ہے۔ اور بہت سی غلط فہمیوں

کو دُور کرتی ہے۔ جو اور کسی طرح بیجک کی مدد سے بھی غیر ممکن تھیں۔ کیونکہ بیجک کی ٹیکا جو مہاراجہ وشوناتھ پرشاد سنگھ نے کی ہے۔ بہت ہی مبہم اور غلط ہے۔ اور کبیر صاحب کے سدھانت سے گمراہ کر دیتی ہے۔ عوام کا تو یہ خیال ہے۔ کہ کبیر صاحب نے خود یہ ٹیکا اُن کو لکھائی تھی۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اِس ٹیکا کی موجودگی میں کس طرح اِس خیال کو تقویت ہو سکتی ہے اِس سے تو پُورن داس جی کی ٹیکا کچھ اچھی ہے۔ گو وہ بھی اعتراض سے خالی نہیں ہے۔

بیجک کا آخری ایڈیشن پادری احمد شاہ صاحب نے کانپور کے لاپریس میں چھپوایا ہے۔ یہ بلا مبالغہ سب سے بہتر ہے۔ اِس میں ٹیکا نہیں ہے مگر کتاب اَوروں سے اچھی چھپی ہے۔ اور غلطیاں بھی بہت ہی کم ہیں۔ اِس کے شایع کرنے میں پادری صاحب ممدوح کو بہت محنت اور عرق ریزی سے کام لینا پڑا ہے۔ وہ برسوں بیجک کے ترجمہ کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں سے تھے۔ اُن کو کوئی پنڈت نہیں ملا۔ جو قابل اطمینان صُورت میں بیجک کے مضامین پر روشنی ڈالتا۔ آخر میں انہوں نے ہم کو لکھا اور عرصہ تک ہمارے پاس مطالعہ کرنے کے بعد اِس کو ہندی میں شایع کیا۔

پادری صاحب نے بھی ہم سے اُس کی اُردو شرح کرنے کی درخواست کی تھی۔ مگر اوّل چونکہ ہم کو فرصت نہیں تھی۔ دوسرے امریکہ وغیرہ ملکوں کی سیاحت کا خیال تھا۔ ہم کو اِس سخت کام کے ہاتھ میں لینے سے تامل تھا پادری صاحب تو ہمیرپور تشریف لے گئے۔ منشی سُورج نراین صاحب مہر زور کے ساتھ اِس کے ترجمے کے متقاضی ہو گئے۔ یہاں تک کہ امریکہ سے واپسی کے بعد بار بار وہی درخواست کرنے لگے۔ مجبوراً قطعی ارادہ کر لیا گیا۔

کہ لگے ہاتھوں ادھکاریوں کے فائدہ کے خیال سے اس کو لکھ ہی ڈالیں۔ بیجک کی ٹیکا لکھنے میں ہم اور شرحوں سے مدد نہیں لیتے۔ جو کچھ ہمارے اپنے انبھو میں آیا ہے۔ وہی بیان کیا گیا۔ اور اصل بات کو کبیر صاحب ہی کے لفظوں سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں اصل کتاب کا مضمون ہے۔ جس کے ہر مشکل لفظوں کے نیچے اُردو معنی دیئے گئے ہیں۔ بعد کو عام فہم ترجمہ ہے۔ ترجمہ کے بعد مختصر۔ مگر مطلب خیز تشریح ہے ؛

کیونکہ ہم کو نہ پکش پات ہے۔ اور نہ تعصّب ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ ہر شخص کو پسند آئے گی۔ اور نہ صرف کبیر پنتھی حضرات اس کی مدد سے اپنے قابل تعظیم آچاریہ کی اصلی تعلیم کو سمجھیں گے۔ بلکہ جو لوگ کبیر پنتھی نہیں ہیں۔ اُن کو بھی کبیر صاحب کی تعلیم کا مزہ ملیگا ؛

(۳)۔ بیجک کے تعلیمی اصُول پر سرسری نظر

(اوّل)۔ تین بات مُکھیہ۔ (۱) ستگور۔ (۲)۔ ستّ نام۔ (۳)۔ ستّ سنگ طالبِ صادق کے لئے اِن تینوں سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے ؛

بانی

ستگور۔ اے مرجیوا۔ امرت پیوا۔ کا دھنی مرسی پتال
گورو کی دیا۔ سادھ کی سنگت۔ نکل آؤ یہی کال
بڑے۔ بتے۔ گئے بڑو پنا۔ ردم روم ہنکار
ستگور کے پرچے بنا۔ چار دبرن چمار

مگر گُورو سچّا ہو۔ تب کام بنتا ہے:۔

جاکا گوُرو ہے آندھرا ۔ چیلا کیا کرائے
اندھے اندھا ٹھیلیا ۔ دواُو کوُپ پرائے

ست نام

رامے نام اہے بج سار ۔ اَور سب جھُوٹ سکل سنسار
سُمران کرہو سو رام کو ۔ کال گہے ہے کیس
نا جانوں کب ماری ہے کیا گھر کیا پردیس

مگر یہ یاد رہے۔ رام نام سے مُراد اَوتار والے رام سے نہیں ہے صرف دُھن آتمک نام سے مُراد ہے۔ جس کی دُھن گھٹ میں ہو رہی ہے۔ سُنو۔ کبیر صاحب آپ فرماتے ہیں:۔

سو جانے جیہی میں ہی جناؤں ۔ بانہہ پکڑی لوکے لے آؤں
سہج جاپ دُھنی آپے ہوئی ۔ یہہ سِدھی بُوجھے بِرلا کوئی
رگ رگ بولے رام جی روم روم رنکار
سہجے دُھنی لاگی رہے سوئی سُمرن سار
اُونٹھ۔ کنٹھ ہالے نہیں جیہیا نہیں اچار
گُپت بستو کو جو لکھے سو ہی ہنس ہمار

ست سنگ ۔ مالک کا اصلی ستھان وہ ہے۔ جہاں اُس کے پیارے بھگت رہتے ہیں:۔

من میرا پنچھی بھیا ۔ چڑھ کر اُڑا اکاس
سورگ لوک خالی پڑا ۔ صاحب سنتن پاس

دوم ۔ علم شرط ہے ۔ زبانی علم ناکارہ ہے:۔

کہتا تو بہتے ملے ۔ گہتا ملا نہ کوئے
سو کتا یہ جان لے ۔ جو نہیں گہتا ہوئے

سوم۔ صرف ایک سے تعلق رکھنا توحید ہے۔ باقی شرک ہے :۔

ایک ایک کے بِنرواری سے۔ تو بِنرواری جائے
دُوئی مکھ کے بولتا ۔ گھنا تماچا کھائے
مُول گہے تے کام ہے ۔ تو مت بھرم بھولائے
من سایر سمدّر ہے ۔ بہی کبھو مت جائے
ایکے سے سب ہوت ہیں ڈال پات پھل پھُول
اب لینے کو کیا رہا ۔ گہہ پکڑا جب مُول

چہارم ۔ تہذیب نفس۔ خود ضبطی۔ تربیت دِل مذہبِ فقرا کا ابتدائی زینہ ہے ٭

جا کے جبھیا بندھن ناہیں ہردیا ناہیں سانچ
واکے سنگ نہ لاگیئے ۔ گھالے بٹیا کانچ

پنجم۔ اہل فلسفہ کا زبانی جمع خرچ طریق قابل ترک اور اہل سلوک کا عملی طریق قابل اختیار ہے :۔

گیانی مُول گنوائیا ۔ آپ بھئے کرتا
یاتے سنساری بھلا ۔ جو سدا رہے ڈرتا
موئیں اتنی سکتی کہاں ۔ گاؤں گلا پسار
بندے کو اتنی گھنی ۔ پڑا رہے دربار

ششم۔ زیادہ مطالعہ کے قابل جسم انسانی ہے۔ جو اس کے جذبات محسوسات کا عِلم حاصل کر کے اُن پر عبور پا لیتا ہے۔ وہ پرمارتھ کا مستحق

ہوتا ہے ؛

شبد ہمارا آدمی کا - پل پل کر ہو یاد
انت پھلیگی اندر ماہلی - باہر کے سب باد

ہفتم - اپنا انبھو سچا رہتا ہے۔ بشرطیکہ گورو بھگتی کے ساتھ ہو ؛

انبھو کہتی کبیر نے - انبھو بولیں ہنس
بن انبھو کتھنی کتھے - بوڑی جات ہے بنس

ہشتم - اپنے عقیدہ پر مضبوطی ہو۔ اُس وقت اوروں کا سُننا مُضر نہیں ہوتا۔ مگر نگاہ سار اور جوہر پر رہے ؛

سُنئے سب کی نبیرئیے اپنی
سیندور کا سیندھورا چھپنی کی چھپنی

نہم - زبانی توحید کے کلمے سے زبان کو روک رکھو۔ اِس سے دِل کی اندرونی طاقت چلی جاتی ہے۔ مطلب کہنے سے نہیں بلکہ سمجھنے سے ہے ؛

گاوے کہتے بچارے ناہیں۔ انجانے کا دوہا
کہیں کبیر پارس پرسے بنا۔ پاہن پرسے لوہا

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

بیجک کے پڑھنے کے تین اشارے

اوّل - جو لوگ مرزاپوری یا گورکھپوری ہندی جانتے ہیں۔ اُن کے لئے بیجک کا مطالعہ کسی قدر آسان ہے۔ مگر جن کو ان اضلاع کی زبان سے واقفیت

حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اُن کے لئے ذرا اُس کا پڑھنا کٹھن سا ہے۔ تاہم ذیل میں ہم چند اشارے لکھ دیتے ہیں۔ جن کے ذہن نشین کر لینے سے یہ دِقّت خود بخود رفع ہو جائے گی۔ اور وہ بیجک پڑھتے وقت گھبرائیں گے نہیں ؛

اوّل

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
وا	اُسے ۔ اُس کو
تاہی	اُسے ۔ اُس کو
جاہی	جسے ۔ جس کو
واکر	اُس کو ۔ اُسے
تاکر	اُسے ۔ اُس کو
یاکا ۔ یاکی ۔ یاکے	اِس کی
تاکا ۔ تاکی ۔ تاکے	اِس کی
جاکا ۔ جاکی ۔ جاکے	جس کی
یاتے ۔ جاتے	اِس سے ۔ جس سے
تاتے ۔	اُس سے
ایہی ۔	اِس کو
تیہی ۔	تِس کو ۔ جس کو

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
اِن کر۔	اِن کا۔
تِن کر۔	اُن کا۔
تَین ۔	تُو
توہی۔	تجھ کو
موہی۔	مجھ کو
اوہی۔	اُس کو
تو کہنہ۔ تو کہاں	تجھ کو
مو کہنہ۔ مو کہاں	مجھ کو
تیٹی	وہی
اُوٹی	وہی
اُو	وہ
ای	یہہ
اِسم زمان	
جیہیا	جب
تیہیا	تب

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
اسم صفت - بیاہل	بیاہا ہوا - شادی شدہ
بیاہل	بیاہی ہوئی - جنی ہوئی - بچہ والی
فعل - دین - دینہ	دیا
لین - لینہ	لیا
کین - کینہ	کیا
چین - چینہ	چینھا - پہچانا
آوا	آیا
پاوا	پایا
لاوا	لایا
رہل	رہنا
کہل	کہنا
موسل - وغیرہ	موس لیا - چوری کرلیا
رہلیں	رہتے تھے یا رہے تھے
کہلیں	کہا - کہدیا
دیہو	دو

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
دیہو	دو
ڈارہو	ڈال دو
جے ہے	جائے گا
کھے ہے	کھائے گا
کہہ رہا ہیں	کہتے ہیں
استفہام۔ کا	کیا؟
کاہ	کیا؟
کہا	کیا؟

دوم۔ فارسی عربی کے الفاظ جو بگڑی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ اِن کو پڑھتے وقت ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ باقی اور الفاظ صحیح استعمال ہوئے ہیں۔

بیجک کے الفاظ	اصل الفاظ
اَدگ	بے داغ
اُجو	وضو
اسمان	آسمان
اندیشا	اندیشہ
باجی	بازی

بیجک کے الفاظ	اصل الفاظ
بسمل	بِسم اللہ خواہ بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پھرمایا	فرمایا
بِھشت	بہشت
دوجکھ	دوزخ
تُرک	تُرک (مسلمان)
جَولہا	جولاہا (نورباف)
جَبَہہ	ذبح
ریّت	رعیّت
جیبی	حبیب (دوست پیغمبر حضرت محمدؐ)
سُنتی	سُنّت (خُتنہ)
سیکھ	شیخ
سیکھ تکی	شیخ تقی
سیکھ اکروی	شیخ عکروی
سیکھ سکروی	شیخ سکردی
کاجی	قاضی
کُتب	کتاب (قرآن)
کُدرت	قُدرت
کسائی	قصائی (قصاب)
کھسم	خصم (یہ لفظ بیجک میں ہمیشہ مالک وشوہر کے معنی میں مستعمل ہوا ہے گو اُسکا اصل معنی [illegible] ہو)

بیجک کے الفاظ	اصل الفاظ
کھبری۔کھبر	خبر
کلما	کلمہ
کھودائے	خُدائے (خدا)
کورانا	قُرانا (قرآن)
گیھپلائی	غفلت
گجارا	گُذارا (ہمیشہ یہ لفظ نماز گذارنیکیلئے آیا ہے)
مدتی	مدحت (تعریف)
مُولنا	مَولانا۔مولوی
مسلے	مسئلہ
مُکربہ	مقبرہ
مسکھری	مسخری
مواسی	مویشی
مسید	مسجد
مساپھ	مصحف (قرآن)
نواج۔نماج	نماز
ہجور	حضور
ہوال	احوال

سوم بعض الفاظ جو پہلے زمانہ میں مستعمل تھے۔ اب اُنکا استعمال ترک ہوگیا ہے یا ہوتا جاتا ہے

حنسڈانا	دھوکا کھاتا
لبری۔لبرائی۔لباری	جھوٹ
	آدمی۔انسان
ہوتہ	خرگوش۔گدھا
بگوئی	[illegible]

(۵)- پنچ کوش وغیرہ کا نقشہ

جس کا

بیجک کے پڑھنے والوں کو دھیان رکھنا چاہیئے۔ اس کا سنت سندیش کے مضامین کے سلسلہ میں کہیں کہیں کبھی کبھی اشاروں میں بیان آجایا کرتا ہے یہاں مجمل خاکہ درج ہے۔ تاہم اِس کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں سنت مت کو اس سے اتنی غرض نہیں ہے۔ اِس کا فلسفہ بالکل سادہ اور صاف ہے۔ لفظی گورکھ دھندا سے تعلق نہیں رکھتا۔ بشرطیکہ کوئی عامل اور انبھوی آدمی سمجھا سکے ؞

نمبر شمار	نام	ستھول دیہہ	سوکشم دیہہ	کارن دیہہ	مہا کارن دیہہ	کیولیہ دیہہ	کیفیت
۱	کوش	انّ مے کوش	پران مے کوش	منو مے کوش	آنند مے کوش	وگیان مے کوش	
۲	آشرم	برہمچریہ	گرہست	دِن پرستھ	سنیاس	پرم ہنس	
۳	چنھ	آچار	گورو مے	جنگم آتم لِنگ	شیو لِنگ	پرستاد	
۴	پرلے	نِتیہ	نیمیتیہ	وِشو	مہا	ایکانت	
۵	دشا	بال	پشاچ	اُنمت	موک	جڑ	
۶	اوستھا	جاگرت	سوپن	سوشپتی	تُریہ	اُنمنی	
۷	سادھن	شرون	منن	ندِھیاسن	ساکشاتکار	سہجا رُوپ	
۸	مُکتی	سالوکیہ	سامیپیہ	سارُوپیہ	سایُوجیہ	نِرگُن جیون مُکتی	
۹	ابھمان	وشو	تیجس	پراگیہ	پرتیگاتما	نرنجن	
۱۰	دیکشا	کوہم	اوہم	شِوہم	سوہم	انامیوہم	

نمبر شمار	نام	ستھول دیہہ	سوکشم دیہہ	کارن دیہہ	مہاکارن دیہہ	کیولیہ دیہہ	کیفیت
۱۱	آنند	وشے	یوگ	ادویت	دِدیہہ	برہمہ	
۱۲	نرنے	کشتر	اکشر	کشترگیہ	آتم	کوٹستھ	
۱۳	دیوتا	گنیش	مارتنڈ	رُدر	ایشور	نرنجن	
۱۴	شکتی	کریا	دربیہ	گیان	اچھا	پرا	
۱۵	اگنی	جھٹر	کام	مد	بڑواگیان	برہمہ	
۱۶	پادگایتری	پرتھم	دوتیہ	ترتیہ	چتورتھ	برہم پدم	
۱۷	بھرمدرا	کھیچری	بھوچری	چاچری	اگوچری	انمنی ماہیہ سالکی	
۱۸	واچا	ویکھری	مدھیما	پشینتی	پرا	انروچتی	
۱۹	ماترا وناگی	اکار	اکار	مکار	اکار اردھ ماترا	ہنکار [illegible]	
۲۰	گُن	رج	ستو	تم	شُدھ ستو	نرگن	
۲۱	دیوتا	برہما	وشنو	رُدر	ایشور	نرنجن	
۲۲	ستھان دوار	نیتر	کنٹھ	ہردے	مُوردھنی	شکھا	
۲۳	پرمان	ساڑھے تین ہاتھ کا	انگشٹ	اردھ انگشٹ	مسُور	پرمان ہین	
۲۴	برہمہ	تارک	دنڈک	کنڈلیہ	اردھ چندر	بندو	
۲۵	ستھان چکر	ترکُٹی	شری ہٹ	گولہاٹ	اوٹ پیٹھ	بھنور گپھا	
۲۶	دشا لکھشیہ	پورب	پچھم	دکشن	اُتر	اُوردھ	
۲۷	دشا کے دیوتا	اندر	وُرن	یم	کوبیر	برہما	
۲۸	کرم	سرجن	پالن	پرلے	سوریہ	چندر	
۲۹	شونیہ	اردھ	اُردھ	مدھیہ	سرب	مہا	
۳۰	ورن	سپیت	شویت	لال	ہرا	کالا	

نمبر شمار	نام	ستھول دیہہ	سوکشم دیہہ	کارن دیہہ	مہاکارن دیہہ	کیولیہ دیہہ	کیفیت
۳۱	اُچار	سرستو	دیر دہ	(بغیر	اُچار کا	اُچار)	
۳۲	عرید	رگ	یجر	اتھرون	سام	سوکشم دیہہ کی	کیوبائی جسم تو نظم سوکشم دیہہ کہلاتی ہے
۳۳	تتو	پرتھوی	جل	اگنی	وایو	اکاس	
۳۴	اپ دشا	ایشان	نیرتیہ	اگنے	وایبیہ	ادھو	
۳۵	اپ دشاؤں کے گرد	شیو	نیرتیہ	اگنئے	وایو	وشنو	
۳۶	پانچے	تنتو	شٹ کمہ	جھانجھ	مردنگ	بنسی	
۳۷	پینڈ کے وایو	اُپان	پران	اُدان	سمان	ویان	
۳۸	آکاش	گھٹاکاس	مٹھاکاس	مہدکاس	چداکاس	نج کاس	
۳۹	شکل رنگ	پیت رکت	شام رکت	رکت سویت	شام شام تقریبت	پیت شویت	
۴۰	مارگ	پیپل	دھنک	کیبی	مین	سیش	
۴۱	دید رچنا	اڈوسے	دایم دیو	ست پرش	ایشانیہ کلا	اگھور	
۴۲	کلا	اُورمی	دُھورمی	جیوتی	جوالا	کلابیت	
۴۳	لوک	ستیہ	دیکنٹھ	کیلاس	جوالا	نرادھار	
۴۴	گپت مدرا	سنگاچی	اُنمیلنی	شانبھوی	اگم بھاونی	اوپن وپوکتی	
۴۵	اپ وانی	گنکرا	ناگ	گورم	دیووت	دھفنجے	
۴۶	دکار	اہم	مسن	بدھی بودھیہ	چیت چنتن	انتہ کرن کلپ	
۴۷	بجوچھیکا	کشپرا	گتاگت	سویشٹتا	سُولین	ابھاو	
۴۸	بھاو	پردھوشنا	براگ	انفنیہ	اتہنتا	بھاوانیت	
۴۹	بھوگ	ستھول	سوکشم	آنت	آنند بھاس اسور روپ	برہم ہے	

ست کبیر کا بیجک



ست نام

پہلا حصّہ رمینی

پہلی رمینی



جیو رُوپ یک انتر باسا ۔ انتر جیوتی کین پرگاسا

اچھّا رُوپ ناری اُوتری ۔ تاسُو نام گایتری دھری

تیہی ناری کے پُتّر تین بھیؤ ۔ برہما وِشنو مہیش نام دھرِیؤ

تب برہما پوچھت مہتاری ۔ کو تو پُرش کاکی تُم ناری

تُم ہم ہم تُم اَور نہ کوئی ۔ تُم مور پُرش ہمیں تور جوئی

ساکھی ۔ باپ پُوت کی ایکے ناری ایکے مائے بیائے

ایسا پُوت سپُوت نہ دیکھا جو باپے چیھنے آئے

ترجمہ ۔ رمینی ۔ (۱) ۔ انتر میں ایک جیو روپ بستا ہے ۔ انتر ہی میں جیوتی نے

پرکاش کیا۔ (۲) اچھا روپی ستری پرگٹ ہوئی (جس کا نام گائیتری پڑا) (۳) اُس ستری کے تین پُتر برہما۔ وشنو۔ مہیش کے نام سے پیدا ہوئے۔ (۴) تب برہمانے ماں سے پُوچھا۔ تیرا پُرش کون ہے اور تو کس کی ستری ہے (۵)۔ (وہ بولی) ہمارے اور تمہارے سوا کوئی اَور نہیں ہے۔ تم ہمارے پُرش ہو۔ اور ہم تمہاری ستری ہیں۔ (ساکھی) باپ اور بیٹے کی ایک ہی جورو ہے۔ ایک ہی ماں سے سب پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی ایسا سپوت پُتر نہیں دیکھ پڑتا۔ جو باپ کو پہچانے ؛

تشریح۔ اِبتدا میں کوئی ایک تتو (بیج) رُوپ اپنے ہی انند اُمنگ او مستی میں تھا اُس میں خرکت پیدا ہوئی۔ اور جیوتی نے اندر ہی اندر پرکاش کیا۔ اُس میں باسنا رُوپ ستری (مایا) پرگٹ ہوئی جس کا نام گائیتری ہے۔ اور اسی کے تین گُن والے رُوپ سے تین پُتر۔ برہما۔ وشنو اور مہیش پیدا ہوئے۔ برہما رج ہے۔ وشنو ست ہے اور مہیش تم ہے۔ سوال وجواب نہ ست میں ہوتے ہیں۔ نہ تم میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں میں کریا نہیں ہے۔ کریا صرف رجوگُن میں ہے۔ اس لئے رجوگُنی برہمانے پیدا ہوتے ہی مایا سے پُوچھا۔ کون تیرا شوہر ہے۔ اور کس کی تو استری ہے۔ مایانے جواب دیا ہمارے تمہارے سوا اور کوئی تیسرا نہیں ہے۔ تم پُرش ہو۔ میں تمہاری ستری ہوں ساکھی۔ حقیقت میں باپ اور بیٹے کی مایا ایک ہی ہے۔ اور اسی مایا سے سارا جگت پیدا ہوا ہے۔ تاہم کوئی لایق لڑکا نظر نہیں آتا۔ جو تمیز کر سکے۔ کہ باپ کون ہے۔ سب ہی مایا کے بھرم میں بھُولے ہوئے ہیں۔ اس کی مزید تشریح دوسری رمینی میں موجود ہے ؛

دوسری رمینی



انتر جیوتی شبد یک ناری | ہری برہما تاکے ترپراری | ۱
تے تریہ بھگ لنگ اننتا | کاہو نہ جانل آدی و انتا | ۲
بگھری ایک بدھاتے کینا | چودہ ٹھہر پاٹی سو لینا | ۳
ہری ہر برہما مہنتو ناؤں | تنہہ پُن تین بسادل گاؤں | ۴
تنہہ پُنی رچل پنڈ برہمنڈا | چھو درشن چھیانوے پکھنڈا | ۵
پیٹے کاہو نہ بید پڑھایا | سُنتی کرائے ترک نہیں آیا | ۶
ناری موچیت گربھ پرسوتی | سوانگ دھرے بہتے کرتوتی | ۷
تیہیا ہم تم ایکے لوہو | ایکے پران بیاپے موہو | ۸
ایکے جنی جنا سنسارا | کون گیان تے بھیو نیارا | ۹
بھا مالک بھگ دوار آیا | بھگ بھوگے تے پرش کہایا | ۱۰
ابی گت کی گت کاہو نہ جانی | ایک جیبھ کت کہوں بکھانی | ۱۱

ساکھی - کہہ ہی کبیر پکار ہی کے لیئو بیو ہار

رام نام جانے بنا بھو بوڑی مؤا سنسار | ۱۲

ترجمہ - رمینی ۲ - (۱) انتر (اُمنی اوستھا) جیوتی - شبد - ایک ادر ناری۔

۱ جو ہمیشہ موجود ہو ... گیا ... نہیں بنایا

(یہ پانچ اوستھائیں ہوئیں) - (۱) اس ناری سے ایرہما - وشنو - مہیش پیدا ہوئے (۲) ان تینوں سے بے شمار ستری پرش والی خلقت پیدا ہوئی اور کسی کو ابتدا اور انتہا کی خبر نہیں رہی - (۳) برہما نے ایک محل بنایا - جس کو چودہ جگہ سے پاٹ لیا - (۴) پھر جو سرشٹی کے تین سردار برہما - وشنو اور مہیش ہیں - انہوں نے تین لوک اپنے اپنے واسطے بنا لئے - (۵) - پھر پنڈ اور برہمانڈ کی رچنا ہوئی - اور کھٹ درشن اور چھیانوے پاکھنڈ (مت متانتروں) کا رواج ہوا - (۶) - کسی نے کسی کو پیٹ میں نہیں پڑھایا تھا - نہ مسلمان ہی (پیٹ سے) سُنّت (ختنہ) کرا کے آئے تھے - (۷) ناری میں چت دیا - گربھ سے نکلے اور نکالا - اور طرح طرح کے سوانگ بنا بنا کر انیک پرکار کے کرتب کرنے لگے - (۸) اُس وقت ہمارا تمہارا خون ایک تھا - اور ہم میں تم میں ایک ہی پران محیط تھا - (۹) ایک ہی ماں نے تمام دُنیا کو پیدا کیا - (پھر) تم کس گیان سے اپنے کو اوروں سے علیحدہ سمجھتے ہو - (۱۰) جب بچہ گربھ سے باہر آئے - بالک کہلانے لگے - اور جب بھگ بھوگنے لگے پُرش کہلائے (بس یہی فرق ہے کہ اور کچھ ؟) (۱۱) اِن گنت کی حالت کسی کو معلوم نہیں ہے - ایک ہی زبان ہے اُسکو کس طرح بیان کریں ؟ ساکھی - کبیر پکار کر کہتے ہیں - کہ یہ سنسار نیست ہونے والا ہے - رام نام کے جانے ہوئے بغیر سارا جگت بھوساگر میں غوطے کھا رہا ہے ؟



تشریح - ابتدا میں حقیقت اپنے میں آپ گُپت تھی - چیتن سروپ یا موج سے نور پرگٹ ہوا - اور نور کے ساتھ ہی شبد کا اظہار ہوا - شبد میں بچار ہوتا ہے - اُس نے سوچا میں ایک ہوں - اور سوچتے ہی اُس سے ستری رُوپ مایا پرگٹ ہوئی - یہ مایا کا پرگٹ رُوپ تھا - ورنہ جہاں چیتن کی حرکت ہوئی تھی - وہاں آدی مایا بہت اتی سوکشم رُوپ

میں موجود تھی۔ موج کے پیدا کے ساتھ اُس کا سنوگشم رُوپ ہوا۔ جس سے برہما وشنو اور مہیش پیدا ہوئے۔ ان تینوں اور مایا سے بے شمار جیو جنتو۔ منش کی پُرش پر گٹ ہوئے جو رچنا کے سِلسلہ میں پڑ کر اپنی اِبتدا اور اِنتہا سمجھنے کے نا قابل ہو گئے۔ برہما نے چودہ طبق سات اُوپر اور سات تلے۔ جو تین لوک یعنی برہمہ لوک۔ وشنو لوک اور شبو لوک میں ہیں۔ تقسیم ہوئے۔ اور تینوں ایک ایک لوک کے ادھشٹاتا بن گئے۔ اِس طرح پنڈ اور برہمانڈ کی اُتپتی ہوئی۔ اور بانی رُوپی مایا کے سِلسلہ میں چھ درشن اور چھیانوے مت جو پاکھنڈ فریب اور اصلیت کے چھپانے والے ہیں۔ پیدا ہوئے:

چھ درشن یہ ہیں۔ اُتر میمانسا۔ پُورب میمانسا۔ سانکھیہ۔ یوگ۔ نیائے۔ وشیشک۔ چھیانوے پاکھنڈ کی صراحت یُوں ہے:۔

جوگی۔ جنگم۔ سیوڑا۔ سنیاسی۔ درویش
چھٹویں کہیے براہمن۔ چھ گھر چھ اُپدیش
دس سنیاسی۔ بارہ یوگی۔ چودہ شیخ بکھانا
بودھ اٹھارہ۔ جنگم اٹھارہ۔ چوبیس سیوڑا جانا

(منقول از بیبک شری دیوان ستگھ)

ممکن ہے یہ تقسیم غلط ہو۔ مطلب سے مطلب ہے کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ بانی دوارا چھ درشن اور چھیانوے متوں کا پرچار ہُوا۔ جنہوں نے تمیز اور تفریق پیدا کر کے ناخوشگوار باہمی تفرقہ پیدا کرایا۔ اور مت متانتر کے جھگڑوں میں پڑ کر سب بین بیترہ ہو گئے۔ اور اصلیت کسی کی سمجھ میں نہیں آئی۔ بھلا کوئی پُوچھے تو سہی۔ کس نے پیٹ میں کس کو وید پڑھایا تھا۔ پیٹ میں کس کی سُنت ہوئی تھی۔ پھر یہ ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی کیا ضرورت ہے۔ پیٹ سے پیدا ہو کر بانی رُوپی ناری کا دھیان کر کے لوگوں نے انیک سوانگ بنائے اور طرح طرح کے نام دان پھیلائے۔ اصل میں سب ایک ہیں سب میں

ایک ہی طرح کا خون اور ایک ہی طرح کا پران موجود ہے۔ ایک ہی مایا سے سب کی پیدائش ہوتی ہے۔ پھر کس گیان کا سہارا لے کر لوگ علیحدہ علیحدہ ہوکر تفرقات میں پڑے ہیں۔ جب گربھ سے نکلا۔ تو جیولڑ کا کہلایا۔ اور جب بھو گئے لگا پُرش ہوا۔ یہ بات صاف صاف نظر آرہی ہے۔ اور اتنا ہی فرق معلوم ہوتا ہے ؛

اِن میں سے اُس کی خبر کسی کو نہیں ہے۔ جو نہ کبھی آتا ہے۔ نہ جاتا ہے۔ نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے۔ ایک زبان سے اُس کا بیان کیسے کیا جائے ؛

کبیر صاحب بہ آواز بلند فرماتے ہیں کہ سنسار لے ہونیوالا ہے۔ باقی نہیں بلکہ فانی ہے۔ افسوس ایک رام نام کے جانے ہوئے بغیر سنسار کے سمندر میں سب غرق ہوتے جارہے ہیں ؛

تیسری رمینی

پرتھم ارنبھ کون کے بھاؤ　　دوسر پرگٹ کین سو ٹھاؤ

پرگئے برہما وشنو شیو شکتی　　پرتھم بھگتی کین جیو اُکتی

پرگئے پون پانی اوچھایا　　بہو بستار کے پرگٹی مایا

پرگئے انڈ پنڈ برھمنڈا　　پرتھوی پرگٹ کین نوکھنڈا

پرگئے سدھ سادھک سنیاسی　　اے سب لاگی رہے اوناسی

پرگئے سُر نر منی سب جھاری　　تیہو کھوجی پرے سب ہاری

ساکھی جیو سیو سب پر گٹے دے ٹھاکر سب داس
کبیر اور جانے نہیں یک رام نام کی آس

ترجمہ رمینی ۳ - (۱) - پہلے بھاؤ روپ جگت ہؤا - پھر اُس کا ستھان بنا - (۲) - برہما - وشنو - مہیش اور شکتیاں پیدا ہوئیں - پہلے جیو نے اُن کی بھگتی کی تدبیر سوچی - (۳) ہوا پانی اور سایہ پیدا ہوئے - اور مایا نے خوب پھیل کر اپنا بستار کیا - (۴) - انڈ - پنڈ اور برہمنڈ پرگٹ ہوئے اور پرتھوی کے نو حصے ظاہر ہوئے ۰ (۵) - (تب) سِدھ سادھک - سنیاسی پیدا ہو کر ذات لافانی کے دھیان میں مگن ہو رہے - (۶) - دیوتا - آدمی - مُنی نے پیدا ہونے پر اصلیت کی تلاش میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا - مگر سب ہار کر تھک رہے ؛ ساکھی - جیو اور شیو نے پرگٹ ہوکر داس اور سوامی بھاؤ کا پرچار کیا شیو سوامی اور جیو اُن کے سیوک ہوئے - اِن میں کبیر کی توجہ کسی کی طرف نہیں ہے - صرف ایک رام نام کی آس ہے ؛

تشریح - پہلے سرشٹی ہمیشہ لطیف اور خیالی ہوتی ہے - اس میں لطیف مادہ رہتا ہے - اس کے بعد ستھول اور کثیف جگت بنتا ہے - جیسے کام کے پہلے انسان کے دل میں اُس کام کا خیال ہی پیدا ہوتا ہے - پھر وہی خیال عملی جامہ پہن کر ستھول روپ میں پرگٹ ہوتا ہے اسی لطیف رچنا میں قدرت کی تمام طاقتیں خواہ دیویہ شکتیاں ہوتی ہیں - جن میں - برہما وشنو مہیش شکتیاں وغیرہ شامل ہیں - اور ان ہی کو انسان اپنے سے بہتر سمجھ کر پوجنے لگتا ہے - اسی لطیف رچنا سے اُتر کر مہا ستھول تتو - آکاش - پانی ہوا وغیرہ پیدا ہوکر - انڈ پنڈ - برہمانڈ - اور پرتھوی کے نو حصوں کی صورت میں پرگٹ ہوتے

ہیں۔ اور مایا کا کاروبار زور سے ساتھ ہونے لگتا ہے مایا اور کوئی شے نہیں ہے۔ قدرت یا مادہ کا نام مایا ہے۔ جو نفیس مزاج اور لطیف سمجھ والے سِدّھ سادھک وغیرہ پیدا ہوئے۔ وہ تو اس سے منحرف ہو کر ذات لافانی کی یاد میں محو رہے۔ مگر دیوتا۔ رِشی۔ مُنی وغیرہ تتو وچار کے سلسلہ میں کوشش کرنے لگے۔ مگر پرم تتو اور اصلی جوہر کا پتہ نہ پاکر پریشان ہو گئے۔ اور اُن کو اقرار کرنا پڑا۔ کہ وہ سمجھ سے باہر ہے۔ معمولی جیووں نے تو شیو وغیرہ کا آرادھن کر کے اُن کو مالک اور اپنے آپ کو اُن کا داس سمجھ لیا۔ یہ سب کے سب بھول بھرم میں پڑے۔ کبیر صاحب نے ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کی۔ انھوں نے صرف رام نام کو جو برائے جان کیا اُسی کی آس لگائی ؏

چوتھی رمینی

پرتھم چرن گورو کین بچارا ۔۔۔ کرتا گاوے سرجن ہارا ۱

کرمے کرم کے جگ بورایا ۔۔۔ شکتی بھگتی لے باندھنی مایا ۲

ادبھت روپ جاتی کی بانی ۔۔۔ اُپجی پریتی رمینی ٹھانی ۳

گُنی اگنی اربتھ نہیں آیا ۔۔۔ بہتک جنے چینہہ نہیں پایا

جو چینہے سے نرمل انگا ۔۔۔ ان چینہے نَل بھئے پتنگا ۵

ساکھی چینھی پہچنی کیہہ گا دُھو ۔۔۔ بانی پری نہ چینہہ

آدی انت اُتپتی پرلے ۔۔۔ سب آپو ہی کہہ دینہہ ۶

ترجمہ رمینی ۴۔ (۱)۔ جگت کی آدی میں گوروسنے بچار کیا کہ جیوں نے (غلطی سے) برہما کو مالک سمجھ لیا۔ (۲) جس نے کرم۔ دھرم۔ بندھن کے جال پھیلا کر جگت کو پاگل بنا دیا۔ اور مایا نے سب کو بھکتی اور شکتی (ریدھی سدھی وغیرہ) کے بندھن سے باندھ لیا۔ (۳)۔ (یہ حال دیکھ کر) (گورو نے) طرح طرح کی شکل کی بانی کہی۔ اور جیوں پر دیا (برتی) کر کے رمینی سُنائی۔ (۴) سگُن اور نرگُن اپاسکوں میں سے کسی نے اُس کو نہیں سمجھا۔ اور بہتوں کو تو اُس کی پہچان تک نہیں آئی۔ (۵)۔ جو اس بانی کو پہچان لے وہ لطیف سمجھ والا بن جائے بغیر سمجھے ہوئے انسان پروانہ کی طرح جلتا ہے۔ ساکھی۔ (دیکھو جیوا) تم نے گورو کی بانی نہیں سمجھی۔ سمجھ سمجھ کر اُس کو گاؤ۔ گورو نے آپ ہی آدی انت اُتپتی اور پرلے کو مفصل بیان کر دیا ہے ؛

تشریح۔ گورو نے دیکھا کہ دُنیا نے غلطی سے برہما کو مالک سمجھ رکھا ہے۔ جس نے کرم کی تلقین کر کے جیوؤں کو گمراہ کر دیا ہے۔ اور کرم کے سلسلہ میں بھکتی اور شکتی کے جال میں پھنسا دیا ہے۔ گورو (کبیر) کو دیا آئی۔ اور اُس دیا کی وجہ سے رمینی اور طرح طرح کی بانی سنائی۔ سگُن اور نرگُن اُپاسنا کرنیوالوں میں سے کسی نے اس کو نہیں سمجھا۔ اور نہ اُس کا ارتھ جانا۔ جنہوں نے گورو کی بانی کو سمجھا وہ لطیف عقل والے باریک بین بن گئے اس کے نہ سمجھنے ہی کی وجہ سے انسان پروانہ کی شکل میں نادانی اور گمراہی کی شمع پر گر کر بھسم ہو رہے ہیں۔ اے لوگو! بانی کا مطلب تمہارے ذہن نشین نہیں ہؤا۔ اُس کو سمجھ سمجھ کر گاؤ۔ کیونکہ اس بانی میں گورو نے آپ ہی آپ آدی انت۔ اُتپتی اور پرلے کی ساری باتیں سُنا دی ہیں ؛

پانچویں رمینی

کہاں لگ کہوں یگن کی باتا　بھولا برہما نہ چینھے ترا تا　۱
ہری ہر برہما کے من بھائی　بی اچھر لے یکتی بنائی　۲
بی اچھر کا کین بدھانا　انہد شبد جیوتی پرمانا　۳
اچھر پڑھی گنی راہ چلائی　سنک سنندن کے من بھائی　۴
وید کتاب کین بستارا　پھیل گیل من اگم اپارا　۵
چہوں یگ بھکتن باندھل باٹی　سمجھی نہ پرے موٹری پھاٹی　۶
بھے بھے پرتھوی چہوں دشی دھاوے　ستھر ہوے نہ اوشدھی پاوے　۷
ہوسے بھست جو چیت نہ ڈولاوے　کھسمے چھانڈی دوجکھ کو جاوے　۸
پورب دشا ہنس گتی ہوئی　ہے سمیپ سندھی بوجھے کوئی　۹
بھکتو بھگتن کین شرنگارا　بوڑی گیو سب مانجھ ہی دھارا　۱۰

ساکھی۔ بن گورو گیا تے دوند بھو کھسم کہی ملی بات
یگ یگ کہویا کہیے۔ کاہو نہ مانی جات　۱۱

ترجمہ رمینی ۵ (۱) کہاں تک یگوں کی بات کہوں برہما بھولا۔ اور اُس نے سچے مالک کو نہیں پہچانا۔ (۲)۔ برہما۔ وشنو اور مہیش نے دو حرف چھانٹ لیے۔ اور اُن کو پسند کر کے تدبیر بنائی۔ (۳) دو اکشروں کو لے کر۔

(مذہبی) اہتمام کیا۔ اور اُس کے ثبوت میں انہد شبد۔ اور جیوتی کا پرمان دیا۔ (۴) اکشر کو پڑھ گُن کر راہ چلائی۔ جو سنک سنندن کے من کو پسند آئی۔ (۵)۔ وید اور کتاب (قرآن) کا پرچار ہُوا۔ راہ کُھل نِکلی۔ جو من کو اگم اور اپار معلوم ہوئی۔ (۶) چاروں جُگوں میں بھگتوں نے راہ باندھی۔ مگر اِس سلسلہ میں اُن کو اصلیت سمجھ نہیں پڑی۔ اور (کرم) کا بوجھ پھٹ گیا۔ (۷)۔ پرتھوی بہک بہک کر چاروں طرف دوڑنے لگی۔ نہ اُس کو شانتی اور قرار آتا ہے۔ نہ دوا نصیب ہوتی ہے۔ (۸) اگر چیت یکسُو ہُوا۔ تو بہشت میں گئے۔ اگر اِشٹ چھوٹ گیا۔ تو دوزخ کا دُکھ مِلا۔ (۹)۔ دیہہ دو اکشر کے دوارہ ہیں۔ مگر ہنس کی چال پُورب کی طرف ہے۔ بلاپ کی جگہ نزدیک ہے۔ مگر نظر نہیں آتی (۱۰)۔ بھگتوں نے بھگتی مایا ہی کا سنگار کیا۔ اور سب بیچ سمندر میں غوطہ کھا کر ہلاک ہوئے ۔ ساکھی۔ گورو نے مِل کر بات کہی۔ کہ بغیر گورو کے گیان کے یہہ دوئند جگت ہُوا ہے۔ کہتے والا تو یُگوں سے برابر کہتا آتا ہے مگر کوئی نہیں سُنتا ۔

تشریح۔ یہی اکشر = دو = ادوئند = متضاد۔ جیسے برہمہ و مایا۔ ایشور پرکرتی عذاب ثواب۔ دوزخ بہشت۔ لوک پرلوک گمن آگمن۔ وید قرآن۔ ظاہر باطن۔ سمیشٹی بیشٹی ۔

اصلیت کی سمجھ برہما کو بھی نہیں ہوئی۔ یہ غلطی اور غلط فہمی آج کی نہیں۔ بلکہ یگوں سے ہے۔ آخر اُن کی سمجھ میں یہ آیا۔ کہ یہاں دو چیز مُکھیہ ہیں۔ اور دو ہی تتو ہیں۔ اور اُن کے پرچار اور تعلیم کے سلسلہ میں صرف متاخر چھیلے۔ یہ دو جوہر برہما۔ وشنو اور مہیش (دیوتا) اور سنک سنندن (وغیرہ رشیوں) کو پسند آئے

اور اناہد شبد اور جوتی کے پرمان سے انکو صحیح ثابت کیا۔ یعنی دو طرح کے عمل درشتی سادھن اور شبد سُرتی کو سچا تسلیم کیا۔ کیونکہ ان ہی سے ظاہر اور باطن اور اندرونی و بیرونی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ مگر ان کی سمجھ لیکر جو وید اور قرآن نے راہ نکالی وہ من کو اگم اور اپار معلوم ہوئی۔ بھگتوں نے ہر یگ میں بھکتی کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے مگر کرم سے چھٹکارا نہیں ملا۔ اور کرم کا بوجھ جو سر پر تھا۔ اس طرح لپٹ گیا۔ کہ اُس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ کبھی لوک میں رہے۔ کبھی پرلوک کو گئے۔ اور پھر پرلوک سے لوک میں آئے۔ اگر اِشٹ کا تصور سچا ہوتا۔ تو بہشت ورنہ دوزخ نصیب ہوتا۔ دُنیا بھٹکتی ہوئی اسی دوند کے چکر میں ہے۔ نہ اُس کو قرار آتا ہے۔ نہ شانتی ملتی ہے۔ کیونکہ دوند میں قرار اور شانتی نہیں ہے۔ اِن کے برخلاف ہنسوں (ارواحِ لطیف) کی چال جُداگانہ ہے۔ وہ راہ پُورب کی طرف جاتی ہے۔ اور نور کی راہ ہے۔ وہ باہر نہیں ہے۔ قربت اپنے اندر ہے۔ مگر نظر نہیں آتی۔ نتیجہ اس غلطی اور غلط فہمی کا یہ ہوا۔ کہ بھگتوں نے بھی نادانی سے مایا ہی کو اشٹ بنایا۔ دوند کی رچنا مایا میں ہے۔ اور یہ سب سنسار کے سمندر میں غرقاب ہو رہے ہیں۔ گرو (کبیر) یگوں سے برابر یہی کہتا ہوا چلے آ رہے ہیں۔ کہ دوند سے بچو بغیر گرو کے گیان کے اِس سے چھٹکارا نہیں ہے۔ مگر اِس کو ماننا کون ہے!

چھٹویں رمینی

پہلے نوں کون رُوپ اور ریکھا ۔۔۔ دُوسر کون آئے جو دیکھا
اوّ اونکار آدی نہیں بیدا ۔۔۔ تاکر کہوں کون کُل بھیدا

۳ نہیں تارا گن نہیں ربی چند! نہیں کچھو ہوت پتا کے بندا!

۴ نہیں جل نہیں تھل نہیں ٹھہرونا کو دھرے نام حکم کو برنا

۵ نہیں کچھو ہوت دوس اور راتی تا کر کہہ ہو کون کل جاتی

ساکھی۔ شونیہ سہج سمرتی تے۔ پرکٹ بھئی ایک جوت

۶ بلی ہاری تا پرش کی۔ نرالنب جو ہوت ہے۔

ترجمہ رمینی ۶۔ (۱)۔ اُس کے رُوپ ریکھا کا کیا بیان کیا جاوے دوسرا کون ہے۔ جس نے اُس کو دیکھا ہے۔ (۲)۔ وہ نہ اونکار ہے۔ نہ آدی بید ہے۔ اُس کا حسب نسب کیا بنایا جائے۔ (۳)۔ نہ وہ تارا گن نہ سُورج اور چاند ہے۔ نہ اُس میں باپ کے نطفہ سے کچھ پیدائش ہوئی یا ہوتی ہے۔ (۴)۔ نہ وہ جل ہے نہ تھل ہے۔ نہ ٹھہری ہوئی ہوا ہی ہے۔ کون اُس کا نام رکھے اور حکم سُنائے۔ (۵) نہ وہاں دن ہے نہ رات ہے۔ اُس کا کُل اور اُس کی قومیت کون ٹھہرائے؟ ساکھی۔ (۶) شونیہ میں سہج سمرتی سے یکہ نور پیدا ہوا۔ جو بغیر کسی آدھار کے ہے۔ اُس پُرش کی بلہاری ہے؟

تشریح۔ نہ وہ ہے نہ یہ ہے۔ نیتی! نیتی!! نیتی!!! کوئی اُس کو کیا کہے۔ وہ کسی کے آدھار پر نہیں ہے۔ نرادھار اور اپنا آپ ادھار ہے؟

ساتویں رمینی

جہیا ہوت پَون نہیں پانی | تیہیا سرشٹی کَون اُتپانی ۱
تیہیا ہوت کلی نہیں پھُولا | تیہیا ہوت گربھ نہیں مولا ۲
تیہیا ہوت نہ وِدیا بیدا | تیہیا ہوت شبد نہیں کھیدا ۳
تیہیا ہوت پینڈ نہیں باسُو | نادھر دھرنی نہ گگن اکاسُو ۴
تیہیا ہوت گورو نہیں چیلا | گمیہ اگمیہ نہ پنتھ دو ھیلا ۵
ساکھی اوی گت کی گتی کیا کہے۔ جاکے گانوں نہ ٹھانوں
گن بہینا پیکھنا - کا کہہ لیجے ناتوں ۶

ترجمہ اور تشرح کی ضرورت نہیں۔ مطلب آئینہ کی طرح صاف ہے۔

آٹھویں رمینی

تتو مسی اِن کے اُپدیشا | سنو اُپ نشد کہے سندیشا ۱
اُو نشچے اُن کے بڑ بھاری | واہی کی برن کرے ادھکاری ۲
پرم تتو کا نج پرمانا | سنکادک نارد سکھ مانا ۳

یاگیہ ولکیہ او جنک سمیادا دتاترے وہے رس سوادا ۴
وہے وسشٹ رام مل گائی وہے کرشن اودھو سمجھائی ۵
وہے بات جو جنک دڑائی دیہہ دھرے بدیہہ کہائی ۶
ساکھی کُل ابھمان کھوئے کے جیتے مُوا نہیں ہوئے
دیکھت جو نہیں دیکھیا ادرشٹ کہاوے سوئے ۷

ترجمہ رمینی ۸- (۱)۔ ان کا اُپدیش "تتوَمسی"۔ "تت۔ توم۔ اسی ہے۔ یعنی "تو وہ ہے"۔ جو جیو ہے۔ وہی برہم ہے۔ اُپ نشد بھی یہی سندیش سُناتے ہیں۔ (۲)۔ اُن کو اس پر بڑا نشچے ہے۔ دمگر) ادھکاری اُس کو بیان کیسے کر سکتا ہے۔ (۳) پرم تتو جو ہر اعلیٰ ہے۔ وہ آپ اپنا دلیل ہے۔ سنک۔ سنندن۔ سنت کمار اور نارد اس کو سُن کر خوش ہوئے۔ (۴) یاگیہ ولکیہ اور جنک کے سمواد میں اسی کا بیان آیا ہے۔ اور دتاترے رشی کو اسی رس کی لذت ملی ہے۔ (۵) رام اور وسشٹ نے مل کر اسی نغمہ کو گایا ہے۔ کرشن نے بھی اودھو کو یہی سمجھایا۔ (۶)۔ جنک نے اسی عقیدہ کو مضبوط کر کے جسم رکھتے ہوئے بدیہہ کی پدوی پائی۔ ساکھی۔ (۷)۔ دمگر یہ مشکل مارگ ہے) قومیت کے غرور کو چھوڑ کر جیتے جی مُردہ نہیں ہوا جاتا۔ جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا ہے۔ خواہ جو نظر آتے ہوئے نہیں نظر آتا۔ اُسی کا نام ادرشٹ ہے۔

تشریح۔ تت۔ توم۔ اسی۔ "تو وہ ہے" یہ ویدانت اور اُپ نشدوں کا

پیغام ہے۔ جس پر لوگ مضبوط عقیدہ باندھتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کتھن کس میں ہوتا ہے۔ اگر ایک ہے تو ایک میں سوال و جواب کیسے کئے جاتے ہیں۔ ایک ایک کو ایک نہ کہہ سکتا ہے۔ نہ سُن سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ سند ًا یہ پیغام سُنے جاتے ہیں۔ تو پرم تتو اپنا آپ دلیل ہے۔ اُس کو کسی سند یا پرمان کی ضرورت نہیں۔ تمام رِشی مُنی۔ رامؔ۔ کرشنؔ۔ وسِشٹؔ۔ ناردؔ۔ دتاتریے۔ سنکادک۔ جنک۔ اِسی خیال کو مضبوط کرتے رہے۔ اِسی کے مضبوط کرنے سے دیہہ دھاری جنک بدیہہ کہلایا۔ اگر یہ سدّھانت واقعی مضبوط ہے۔ تو پھر اُس کا درڑھانا کیسا؟ مضبوط تو وہ چیز کی جاتی ہے۔ جو کمزور ہو۔ جس میں ابتداً کمزوری اور بعد میں مضبوطی آئی۔ وہ تبدیلی پذیر شے ہے۔ مضبوطی کے بعد پھر وہ کمزور ہو جائے گی۔ اِس سے اُس کو چارہ نہیں ہے۔ اِس لئے تمام غلط ہے۔ اِس کے سوا ایسے لوگ کہاں ہیں۔ جو جیتے جی مر کر رہیں۔ قومیت کے غرور کو مٹانا اور نیست ہو جانا سہل نہیں ہے۔ حقیقت اِس سے پرے ہے۔ جو نظر آتا ہے وہ نظر نہیں آتا وہی ادرشٹ ہے۔ اِس کو سمجھو اور بس۔

نویں رمینی

باندھے اُشٹ کشٹ نو سُوتا ۔ یم باندھے انجنؔ کے پُوتا ۱
(اشٹانگ یوگی، تپسوی، رِی)

یم کے باہن باندھنی جنی ۔ باندھے سرشٹی کہاں لو گنی ۲
(جراح، ہا، ہا)

(ملازم، باندھک، باربار، تک شمار کریں)
باندھے دیو تینتیس کروڑی ۔ سمرت بندی لوہ گئے توری ۳
(بزنجیر، گئے)

۴ راجا سُمرے تُریا چڑھی پنتھی سُمری نام لے بڈھی
راج یوگی پنتھائی

۵ ادھم بہینا سُمرے ناری پرجا سُمرے پوہپ جھاری
مطلب خالی مایا پھُول جھاڑتا ہے

ساکھی - بندہی منائے پھل پاوہیں بندی دیا سو دیو
زنجیر

۶ کہہ کبیر تے اُوبرے - نس دِن نام ہی لیو
رات

ترجمہ رمینی ۹ - (۱) - اشٹانگ یوگی بندھے ۔ تپسیا کرنیوالے ریاضت کش نو قسم کی بھکتی کے رسّوں سے جکڑے گئے ۔ اور جمراج نے مایا کے لڑکوں کو پابزنجیر کرلیا - (۲) - یم کے مددگار ساکھتی وِدّیا اور اوِدّیا نے بار بار سب کو باندھا - کہاں تک بتایا جائے ۔ ساری سرشٹی بندھی ہوئی ہے ۔ (۳) تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتا بندھے ہیں - جن کے سُمرن کرنے سے (نادان جیو سمجھتے ہیں) یہ لوہے کی زنجیر ٹوٹ جائیگی - (۴) راج یوگ کے ابھمانی سُمرن کرنے سے تُریا کو پاتے ہیں ۔ پنتھائی نام کے سُمرن سے آگے کی طرف بڑھتے ہیں ۔ (۵) - ایک اکشری (مطلب سے خالی) منتروں کے سُمرنے والے مایا ہی کو چپتے ہیں - پرجا (عام آدمی) سُمرن سے پھُول جھاڑتے ہیں ۔ (یہ خبر نہیں کہ پھُول جھاڑنے کے بعد پھر پھل اور بیج پیدا ہونگے) ۔ ساکھی - (۶) زنجیر کی سُتتی گانے والے دیسے ہی پھل پاتے ہیں - دیوتا اصل میں پھنسانے والے اور زنجیر میں جکڑنے والے ہیں - کبیر صاحب کہتے ہیں - جن کو رات دِن نام کی لو ہے - (صرف) وہ بچتے ہیں ۞

تشریح - یوگیوں کے لئے یوگ کا ابھمان اور تپسیوں کے لئے تو دھا بھکتی کا ابھمان

بندھن کا کارن ہے۔ وِدّیا اور اودّیا دونوں ہی زنجیر مسلسل ہیں۔ جراج نے سب کو اپنے بس میں کر رکھا ہے۔ نادان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دیوتا بندھن کو کاٹینگے۔ حالانکہ وہ خود بندھے ہوئے ہیں۔ مانا راج یوگی تریاپد کو پراپت ہونگے۔ مانا پنتھائی اونچے چڑھیں گے۔ مگر یہ تریاپد اور اونچے چڑھنا بھی بندھ ہے۔ جو لوگ ایکاکشری مہل منتر جپتے ہیں۔ وہ مایا ہی کے اپاسک ہیں۔ عوام کی سمرن کرنے سے گو کچھ بہتر حالت چند روز کے لئے نصیب ہو۔ مگر اُس کا پھل اور سنسکار تو رہیگا۔ وہ بندھن سے کیسے چھوٹیں گے۔ لوگ زنجیر (مایا) اور زنجیر کے گڑھنے والے دیوتاؤں کے دام میں اُسی کا پھل پاتے ہیں۔ نجات اُن کے لئے ہے۔ جو نام کی سہج ریتی سے لو لگائے ہوئے ہیں۔ (اُن کے لئے بندھن نہیں ہے)۔

دسویں رمینی

راہی لے پیپراہی بہی (سالک، تپش کا جنگل) — کرکی آدت کاہو نہ کہی (بارہ، آدتیہ، کسی نے)
آئی کرگی بھو اجگوتا (سیلاب، ہوا، یکتی مجبوری گئی) — جنم جنم لم پہرے بوتا (پہنا، وقت)
بوتا پھر لم کرے پیا تا (ارادہ) — تین لوک میں کین سماتا (کیا، یکسانیت)
باندھے برہما وشنو مہیشو — پاردتی سُت باندھ گنیشو (بیٹے)
باندھے پون پاوک نبھ نیرو (ہوا، آگ، آسمان، جل) — چند رسور یہ باندھے دواُبیرو (چاند، سورج، دونو بہادر)
ساچ منتر باندھے سب جھاری (یکبارگی) — امرت وستو نہ جانے ناری (نوت، زندگی)

ساکھی - امرت - وستو جانے نہیں مگن بھئے کِت لوگ
(بھول گئے - کتنے)
کہیں کبیر کامو نہیں - جیوہ مرن نہ یوگ
(کام - زندگی - موت)

ترجمہ رمینی ۱۰ - (۱) - سالک اور اہل طریقت راہی کہلاتے ہیں - یہ اپنے زعم ناقص میں پیراہی یعنی پیپل کے جنگل میں بہے - کسی نے یہ اُن کو نہیں بتایا - کہ اُس راہ میں سیلاب بھی آتے رہتے ہیں - (۲) - چلنے کو تو چلے - مگر باڑھ کے آتے ہی اُنکی ساری یکتی بھول گئی - اور جنم جنم میں جمراج نئی نئی طاقتوں سے اُن پر حملہ آور ہؤا - (۳) - اِن طاقتوں کو لے کر جمراج نے ارادہ کر کے تینوں لوگوں کو یکساں بنا دیا - (۴) - یہ تھا - وشنو مہیش اور پاروتی کے پُتر گنیش کو باندھ لئے - (۵) آگ - ہؤا - آسمان - جل اور دونوں راہ چلنے والے بہادر سُورج اور چاند بندھن میں ہیں - (۶) - (جھُوٹے منتر کو کون کہے) سچے منتروں کے جپنے والے بندھ گئے - کیونکہ مایا رُوپی ناری امرت کو نہیں جانتی - ساکھی (۷) - امرت وستو کے نہ جانتے سے کتنے لوگ بھول بھرم میں پھنس گئے - کیونکہ کبیر صاحب کے فرمان کے بموجب جن میں کام (غرض و خواہش) نہیں ہے اُن ہی کو جنم مرن نہیں ہوتا ⁂

تشریح - مقصد اور شے ہے - ذریعہ اور شے ہے - مقصد اور ذریعہ کے نہ سمجھنے سے لوگ غلطی کر بیٹھتے ہیں - گورو مت چال نہیں چلتے - من مت چال چلتے ہیں - اور دھوکا اُٹھاتے ہیں - سالکوں نے طریقت کو ہی سب کچھ سمجھ لیا - بھرم کا سیلاب آیا - ہوش اُڑ گئے - اور جمراج نے نئی نئی بندشوں میں اُن کو پھنسا دیا - طریقت اگر کوئی شے ہے تو صرف ذریعہ محض ہے - مقصد نہیں ہے - مقصد کچھ اور ہی شے ہے - یہ حال صرف

اِس مرتبہ لوک ہی کا نہیں ہے۔ بلکہ دیولوک کے ادھشٹاتا بھی من مت چال کی وجہ سے بندھن میں ہیں۔ برہما۔ شیو۔ مہیش۔ گنیش سب اِسی مرض میں مبتلا ہیں۔ حرکت کرنے والے آگ۔ پانی۔ ہوا۔ سُورج۔ چاند اور آسمان سب اپنے چال ہی کے بندھن میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اُس کا پھل بھوگ رہے ہیں۔ جو سچا منتر جپتے ہیں۔ وہ اُسی کے زُعم کے پنجہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ کیونکہ مایا میں امرت نہیں ہے۔ جو کوئی کامنا یا غرض لے کر کام کرتا ہے۔ وہی کامنا مایا ہو جاتی ہے۔ اور اُن کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دیکھو سب کیسے ٹھوسے ہیں۔ امرت وستو کی سمجھ نہیں ہے۔ ذریعوں میں محو ہو گئے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں جنم دھرن صرف اُس کے لئے نہیں ہے۔ جو خواہش اور کام سے آزاد ہے:۔

گیارھویں رمینی

آندھر گُشٹی سرشٹی بھئے بھَوری	تین لوک مہاں لاگی ٹھگوری	۱
برہما ہی ٹھگیو ناگ سنگھاری	دیوَن سہت ٹھگیو ترپراری	۲
راج ٹھگوری وِشنو ہی پری	چَودہ بھُون کیر چودھری	۳
آدی اَنت جیہی کاہو نہ جانی	تاکو ڈر تم کاہے مانی	۴
اُو اُتنگ تم جاتی پتنگا	یَم گھر کئے ہُوجیو کے سنگا	۵
نیم کیٹ جمی نیم پیارا	بِش کو امرت کہے گنوارا	۶
بِش کے سنگ کَون گُن ہوئی	کِنچت لابھ مُول گو کھوئی	۷

بِش امرت گو ایک ہی سانی جن جانا تِن بِش کے مانی ۸
کہا بھئے نَل سمجھ بے سُوجھا بن پرچے جگ موڑھ نہ بُوجھا ۹
متی کے ہین کون گُن کہئی لالچ لاگے آشا رہئی ۱۰

ساکھی۔ مُوا اہے مری جاہوگے موئے کی باجی ڈھول
سوپن سنیہی جگ بھیا۔ سہدانی رہی گا بول ۱۱

ترجمہ رمینی ۱۱ ۔(۱)۔ دُنیا اندھوں کی بات چیت میں یادلی ہوگئی۔ تین لوک میں ٹھگ بازی ہورہی ہے (۲)۔ برہما ٹھگا گیا۔ سیس ناگ مارا گیا۔ مہادیو معہ دیوتوں کے دھوکا کھا گئے۔ (۳)۔ وشنو کو راج کے زعم نے ٹھگا۔ وہ چودہ طبقات عالم کے سردار ہیں۔ (۴)۔ جس کا آدی انت کسی کو نہیں معلوم ہے۔ تم کو کیوں اس کا ڈر ہوا؟ (۵)۔ وہ اُونچی چیز ہے۔ اور تم پروانہ کی قوم ہو۔ اور زندگی بھر کے لئے جم کے یہاں اپنا گھر بنالیا ہے۔ نیم کے کیڑے کو نیم ہی پیاری لگتی ہے۔ گنوار امرت ہی کو زہر سمجھتا ہے۔ (۷) زہر میں کیا فائدہ ہے۔ ذراسا نفع ملا اور اصل زر بھی جاتا رہا۔ (۸)۔ زہر اور امرت دونو کو ایک ساتھ ملا دیا گیا جس نے سمجھ لیا۔ وہ تو اُس کو زہر ہی سمجھتا ہے۔ (۹)۔ اے انسان! عقل اور بے عقلی میں کیا دھرا ہے۔ جب تک پہچان نہیں آتی تب تک موڑھ کو سمجھ نہیں آتی۔ (۱۰)۔ عقل سے خالی انسان کے کیا گُن کہے جائیں۔ لالچ لگی ہوئی ہے۔ اور اُس کے ساتھ آشا کا بندھن ہے۔ ساکھی۔ (۱۱) یہ سب مردہ ہیں۔ اگر تم اِن کا ساتھ دوگے، تم بھی مرجاؤگے۔ تمام دُنیا سوپن کی ساتھی ہے۔ صرف بات کی شہادت باقی رہ گئی ہے۔

تشریح - اندھے مل کر دیوانوں کی طرح بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ دُنیا اور جنگلے میں ہر جگہ فریب اور دھوکا ہو رہا ہے۔ برہما کو اُس کی بُدھی نے مارا۔ اور وہ سرشٹی کرتا رہتا ہے۔ سیس ناگ نے دھوکے کے بس میں ہو کر اپنے سر پر سرشٹی کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ شیو اور اُن کے ساتھی ایسے بھولے کہ سنگھار کرنا ہی اپنا دھرم سمجھ بیٹھے۔ وشنو کو چودہ لوکوں کے راج کا زعم ہے۔ اور وہ اُس ہی کی سرداری میں بھولے ہوئے ہیں۔ مایا نے سب کو کیسا دھوکا دے رکھا ہے۔ اس مایا کا آدی انت کسی کو معلوم نہیں ہے۔ وہ خیال محض ہے۔ تم اُس سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں۔ نیم کے کیڑے بنے ہوئے نیم ہی کو میٹھا سمجھ رہے ہو۔ اور غلطی سے امرت اور زہر کو ملا کر دُکھی ہو۔ سنو۔ یہ مایا اُونچی (شمع) ہے۔ جس پر پتنگ (پروانہ) بن کر تم جل رہے ہو۔ اِس میں تم کو فائدہ کیا ہے؟ مانا چند لمحوں کے لئے کچھ مزہ مل گیا۔ مگر اِس تھوڑے نفع سے تو تمہاری اصل پونجی بھی ہاتھ سے چلی جا رہی ہے۔ بے عقل ہوئے تو کیا اور عقل والے ہوئے تو کیا۔ دونوں او سفاؤں کے دُور ہچانی ہے۔ مگر سمجھے کون؟ اِنسان لالچ اور اُمید میں پڑا ہوا کرم کا غلام بنتا جا رہا ہے۔ یہ سب تو مرے ہوئے مُردہ ہیں۔ سارے دیوتاؤں کی حالت تم کو دکھا دی گئی۔ کیا اب بھی تم اُن کو نہیں پہچانتے۔ سُنو اگر ان کا ساتھ دیتے ہو۔ اور اِن کو اپنا اِشٹ بناتے ہو۔ تو تم بھی اِن مُردوں کے ساتھ میں مُردہ ہو جاؤ گے۔ دُنیا خواب کے تماشوں میں بھولی ہے۔ مُردہ کے نام کی ڈھول بج رہی ہے۔ اور اسی کی شہادت پر تم نازاں ہو۔



بارھویں رمینی

ماٹی کا کوٹ پکھان کا تالا — سوئی بن سوئی رکھوالا ۱
سو بن دیکھت جیو ڈراتا — براہمن ویشنو ایک کری جانا ۲
جوری کسان کسانی کرئی — اُپجے کھیت بیج نہیں پرئی ۳
تیاگ دہو نر جھیلی کا جھیلا — بوڑے دواؤ گورو اُو چیلا ۴
تیسر بوڑے پارتھ بھائی — جن بن داہیو دوا لگائی ۵
بھونکی بھونکی کوکر مری گیو — کاج نہ ایک سیار سے بھیو ۶

ساکھی۔ موش بلاری ایک سنگ۔ کہو کیسے رہی جائے
ایک اچرج دیکھو ہو سنتو۔ ہستی سنگھ ہی کھائے ۷

ترجمہ رمینی ۱۲ ۔ (۱) مٹی کے قلعہ میں پتھر کا قفل دیا ہوا ہے۔ وہی بن ہے۔ اور وہی بن کی رکھوالی کرنے والا ہے۔ (۲)۔ اُس بن کو دیکھ کر جیو ڈر گیا۔ اور براہمن اور ویشنو کو ایک ہی سمجھا۔ (۳)۔ کسان جوڑ جوڑ کر کسانی کرتا ہے۔ جو کھیت میں بیج پڑتا ہے۔ وہی پیدا ہوتا ہے۔ اُپجے کھیت میں کیسے بیج پڑے۔ (۴)۔ اس دھوکے دھڑی کو چھوڑ دو۔ (دونو) گورو اور چیلا دونوں ہی ڈوب مر گئے۔ (۵)۔ تیسرے دھات شودھنے والے ڈوبے جنہوں نے بن میں داواگنی لگا دی۔ (۶)۔ گتا ڈیش

محل ہیں بھونک بھونک کر مرگیا۔ گیدڑ سے ایک کام بھی نہیں ہوا۔ سماکھی۔ (۱) چوہا اور بلی ایک ساتھ میں کیسے رہ سکتے ہیں۔ مگر ایک تعجب ہے۔ سنتو دیکھو۔ ہاتھی الٹا شیر کو کھا رہا ہے ۔



تشریح۔ یہ جسم مٹی کا قلعہ ہے۔ جس میں من روپی سنگین قفل چڑھا ہوا ہے یہ شریر من سے بنا ہوا ہے۔ اور من ہی بھرم کا سمتھان اور بھرم کا بن ہوتا ہوا اُس کی رکھوالی کرتا ہے۔ بھرم مایا اور برہمہ کا جھمیلا ہے۔ جس کو دیکھ کر جیو ڈر گیا ہے۔ اور براہمن اور ویشنو یعنی بھگت اور گیانی دونوں کو ایک رُوپ سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں بھی من مایا کے بھرم جال میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کوئی بھی اُن سے آزاد نظر نہیں آتا۔ بھرم سے جب پیدا ہوگا بھرم ہی پیدا ہوگا۔ بھرم کا بیج من کے کھیت میں پھل پھول لا رہا ہے۔ اُبجے ہوئے کھیت میں کیسے سچائی کا بیج پنپے! اور کیسے پرمارتھ کی سمجھ آوے۔ اِس لئے اے انسانو! اس بھرم اور دھوکا دھڑی کو چھوڑ دو۔ ورنہ گورُو اور چیلا دونوں ہی برباد ہو جاؤ گے۔ یہ غلط بھکتی اور غلط گیان کے بھرم میں پڑے ہوئے تو بھَو ساگر میں ڈوبتے ہی ہیں۔ تیسرے وہ تپسوی ریاضت کش۔ شریر کے شودھنے والے پار کھی بھی ڈوبینگے۔ جو من رُوپی بن میں بھرم کی داواگنی لگا کر اُس کو جلا رہے ہیں۔ شریر کے کشٹ دینے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ پرمارتھ کی راہ نہیں ہے۔ اِن سب کی حالت مثل اُس کُتے کے ہے۔ جو شیش محل میں پڑ کر اپنے ہی چھایا کے بھرم سے بھونک بھونک کر ہلاک ہوا یا مثل اُس گیدڑ کے ہے جو شور تو بہت کرتا تھا مگر اصلی کام اُس سے کچھ نہ بن پڑا۔ مایا بلّی ہے اور جیو چوہا بنا ہوا ہے۔ کیسے مُمکن ہے۔ کہ بلّی چوہے پر جھپٹے ہوئے بغیر رہ سکے۔ بلّی کے پاس رہتے ہوئے چوہے کی خیریت نہیں ہے۔ مگر تعجب ہے۔

کہ جس جیو کو ہم یہاں چوہا کہہ رہے ہیں۔ وہ اصل میں شیر تھا۔ صرف بھرم سے چوہا بنا ہُوا ہے۔ اور ہاتھی روپی مایا اُس کو کھا رہی ہے۔ یہ حیرت کی بات ہے:-

تیرھویں رمینی

نہیں پرتیتی جو یہ سنسارا	دربیہ کا چوٹ کٹھن کو مارا	۱
سو تو شیشے جائے لوکائی	کاہُو کو پرتیتی نہ آئی	۲
چلے لوک سب مُول گنوائی	یم کی باڑھ کاٹی نہیں جائی	۳
آجو کاج جیہہ کالھی اکاجا	چلے لادی دگنتیر راجا	۴
سہج بیچارت مُول گنوائی	لابھ تے ہانی ہوئے رے بھائی	۵
اوچھی متی چندر گو اتھئی	ترگٹی سنگم سوامی بسئی	۶
تب ہی وشنو کہا سمجھائی	میتھنا شٹ تم جیت ہو جائی	۷
تب سنکادک تتو بچارا	جیوں دھن پاویں رنک اپارا	۸
بھو مریاد بہت سُکھ لاگا	یہی لیکھے سب سنشے بھاگا	۹
دیکھت اتپتی لاگو نہ بارا	ایک مرے یک کرے بچارا	۱۰
موئے گئے کی کاہو نہ کہی	جھوٹی آش لاگی جب رہی	۱۱

ساکھی ۔ جھرت جھرت سے بانچ ہو ۔ کاہے نہ کرہو گوہاری

بش بشیا کے کھائے ہو ۔ رات دوس ملی جھاری ۱۲

ترجمہ رمینی ۱۳ - (۱) جو پرتیتی نہیں آئی - تو اِس سنسار میں کس نے تم کو دربیہ کی چوٹ لگائی - (۲) - یہ سب دربیہ شیش (باقی) میں گم ہو جائیں گے - اے بھائی! نفع سے نقصان ہو رہا ہے - (۳) - لوگ اصل پونجی کو کھو کر چلے جا رہے ہیں - جمراج کی باڑھ کسی سے کاٹی نہیں جاتی - (۴) - کام کرنے کا وقت آج ہے - کل پر ٹالنے سے نقصان ہوگا - (دیکھو) لوگ بوجھ لاد لدائے کر دگنتر کو چلے جا رہے ہیں - (۵) - معمولی بیچارہ ہیں اصل پونجی کے کھو جانے کا خوف ہے - اور یہاں لابھ سے بھی ہانی ہوتی ہے - (۶) - درشٹی الٹ کر درشٹی سادھن دوارا ترکُٹی کے ستھان پر جہاں سوامی رہتا ہے - دھیان کرنے سے آنکھ اُلٹ گئی - چند رنگ گیا - (۷) وہاں وشنو نے سمجھا کر کہا - کہ تم آٹھ قسم کے میتھن کو جا کر جیت لو - (۸) - تب سنک - سنندن - سنت کمار نے تتو کا وچار کیا - (اور اس طرح خوش ہو گئے) جیسے کہ کسی غریب کو بے حد دولت ملتی ہے - (۹) - بھومریاد (بہ بھر جیوتی) میں آتما کے ملنے سے بہت آنند ملا - اور سمجھے کہ اب سارے سنشے مٹ گئے - (۱۰) - (مگر) سمادھی کے ٹوٹتے ہی جب آنکھ کھلی - تو من وغیرہ کے پھر پیدا ہونے میں دیر نہیں لگی - ایک ورتی مرتی ہے دوسری اُس کا وچار کرتی ہے - (۱۱) - کسی نے بھی مرے گئے کا وچار نہیں کیا - اور جھوٹی امیدیں لگے رہے - ساکھی - (۱۲) - مختلف قسم کے یونی گربھ میں جٹھر اگنی سے جلتے ہو - فریاد کیوں نہیں کرتے - کیوں رات دن زہر اور زہریلی چیزوں میں ملا کر کھا رہے ہو۔

تشریح۔

دربیہ نو ہیں۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ اکاش۔ دِشا۔ کال۔ من۔
آتما کا دھوکا برہمہ ؛

ترکٹی۔ سہس دل کنول کے اُوپر کا ستھان۔ دونوں بھوؤں کے مِلاپ سے آگے ؛

آٹھ قسم کے میتھن۔ سمرن۔ کیرتن۔ کریڑا۔ دیکھنا۔ گُوھیہ بھاشن۔ سنکلپ۔ ادھیہ وسائے۔ کریا نِرتی ؛

ہم نے تو تم کو سب کچھ سمجھا دیا۔ تم کو کس نے کہا کہ تم نو دربیوں کے جھگڑوں میں پڑ کر یاد یاد کرو۔ کیونکہ یہ سب فانی ہیں۔ اور یہ شیش یعنے باقی میں اے ہونیوالے ہیں۔ جو اِن کے جھگڑوں میں پڑا وہ اصلیت کو کھو بیٹھا۔ اب بھی موقع ہے۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ اور جنم مرن کی پھانسی میں پڑو گے۔ کیونکہ جراح کی تیز چھُری کے کُند کرنے کی اِن میں طاقت نہیں ہے یہ تو کرم کا بوجھ لادے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ اور وشاؤں میں پیدا ہو ہو کر مرتے اور بھٹکتے ہیں ؛

باقی رہے جو ہیج وچار کرنے والے "سو ہم اہم برہمہ" کی صدا سُنانیوالے وہ تو گانٹھ کی پونجی بھی کھو بیٹھے ہیں۔ اگر اِس وچار سے کچھ لابھ بھی ہُوا۔ تو اُس کو بھی نقصان سمجھو۔ کیونکہ اصل میں یہ اہنکاری جیو اہنکار کے اپاسک ہیں۔ اہم کیا؟ اہنکار ہی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ کیوں اہم اہم کہا جائے۔ اور کس سے کہا جائے جو مَیں مَیں کیا کرتا ہے۔ وہ تو تُو کا بھی خیال دلاتا رہتا ہے۔ جہاں مَیں ہے۔ وہاں ہی تُو بھی ہے۔ اِس لئے یہ پکّے مشرک اور مُلحد ہیں ؛

نِرشٹی مدرا کے سادھن کرنیوالے ماتا ترکٹی دوار پر چڑھتے ہیں۔ وہاں برہمہ

وشنو رُوپ کا درشن پایا۔ مگر یہ مقام آخری نہیں ہے۔ وشنو اُن کو کہتا ہے۔ تُم نے ستھول پرکرتی کو جیت لیا۔ ابھی اور آٹھ مَیتھن کو جیتو۔ سنک سنندن وغیرہ نے عمل کیا۔ اور دِل میں خوش ہو گئے۔ کہ بازی مار لی۔ دولت مِل گئی۔ مگر ہُوا کیا ؟ سمادھی سے اُٹھتے ہی پھر من اور اندریاں ہو گئیں۔ آنکھ کُھلی نہیں۔ کہ پھر وہی جگت کا بیوہار ہونے لگا من کے ترنگ میں بہنے لگے۔ اگر جیوتی جیوتی میں مِل بھی گئے۔ اور تتو وچار کا لابھ بھی ہُوا تو کیا۔ وہ بھی تو مایا ہی کے حد میں ہے۔ جہاں تک وچار ہے۔ وہاں تک مرکّب رچنا ہے۔ وچار وہاں ہی ہوتا ہے۔ جہاں دو چار مرکب اشیا ہیں۔ ترکیبی رچنا پرکرتی ہی میں ہے۔ اِن کا بھی لے پرکرتی کے اندر ہی ہے۔ پرکرتی کے باہر کہاں گئے۔ پھر جنمیں گے اور مرینگے۔ یہ سب مرے۔ اِن کی بات کوئی نہیں کہتا۔ یہ آشا لے کر کام کرنے گئے تھے۔ اِن کی آشا کہاں مری۔ اور آشا اِن کو پھر دھر گھسیٹے گی۔ تم بچو۔ جھجھ اگنی میں بار بار نہ جلو۔ کیوں رات دِن زہر کا پرسنگ کرتے ہو ؟

چودھویں رمینی

بڑو سو پاپی آئے گُمانی	پاکھنڈ رُوپ چھلے نرجانی (فریب) (دھوکا دیا انسان)	۱
وامن رُوپ چھلیو بلی راجا (بنا) (مغرور)	براہمن کین کون سو کاجا	۲
براہمن ہی سب کینھیو چوری	براہمن ہی کو لاگی کھوری	۳
براہمن کینھے (کیا) وید پُورانا	کیسے ہُو کے موہی مانش جانا (مجھ کو بھی)	۴
یک سے براہمے پنتھ چلایا (جو)	یک سے ہنس گوپال ہی گایا (جو) (کس طرح) (مجھ کو انسان)	۵

یک سے شنبھو پنتھ چلایا ۔ یک سے بھوت پریت من لایا ۶
یک سے پوجا جیون بچاری ۔ یک سے نہوری نماز گجاری ۷
کوئی کاہو کو ہٹا نہ مانا ۔ جھوٹا کھسم کبیر نہ جانا ۸
تن من بھجی رہو میرے بھگتا ۔ ستیہ کبیر ستیہ ہے نیکتا ۹
آپو ہی دیو آپو ہی پاتی ۔ آپو ہی کُل آپو ہی ہے جاتی ۱۰
سرب بھوت سنسار نواسی ۔ آپو ہی کُسُم آپو شکھ راسی ۱۱
کہتے موہی بھئے جگ چاری ۔ کا کے آگے کہوں پکاری ۱۲
ساکھی ۔ ساچو کوئی نہ مانئی ۔ جھوٹا کے سنگ چلے
جھوٹے جھوٹا ملی رہا ۔ اہمک کھیہا کھائے ۱۳

ترجمہ رمینی ۱۴ ۔ (۱) جو مغرور ہوا وہ بڑا پاپی ہوا ۔ پاکھنڈ روپ نے جان کر اُس کو دھوکا دیا ۔ (۲) ۔ برہم ہی نے راجا کو وامن روپ میں چھلا ۔ برہمہ نے کس کا کام بنایا ہے ؟ ۔ (۳) ۔ برہمہ ہی نے سب چوری کی ۔ برہمہ ہی کے سر ساری خرابی ہے ۔ (۴) ۔ برہمہ ہی سے وید پوران نکلے ہیں ۔ مجھ کو تم نے انسان کیسے سمجھ لیا ؟ (۵) ۔ ایک وہ (مایا شیل) برہمہ ہے ۔ جس نے پنتھ چلایا ہے ۔ ایک وہ ہے جو گوپال کو گاتا ہے ۔ (۶) ۔ ایک سے شنبھو مارگ چلا ۔ ایک نے بھوت پریت کو من دیا ۔ (۷) ۔ ایک وہ ہے ۔ جس نے پوجا کا رواج دیا ۔ ایک وہ ہے جس سے نماز پڑھنے کی رسم پیدا ہوئی ۔ (۸) ۔ کوئی کسی کی نصیحت نہیں مانتا ۔ کبیر کو جھوٹے کھسم سے

تعلق نہیں ہے۔ (۵)۔ اے میرے بھگتو! تن من سے بھجن میں لگو۔ کبیر سنتبہ ہیں۔ اور سچی بات کہنے والے ہیں۔ (۱۰)۔ وہ برہمہ آپ ہی پھول پتّا ہے۔ آپ ہی کُل اور آپ ہی جاتی ہے۔ (۱۱)۔ وہ عنصر بن کر تمام سنسار میں ویاپک ہے۔ آپ ہی مالک اور آپ ہی سُکھ کا استھان ہے۔ (۱۲)۔ مجھ کو کہتے ہوئے چار جگ گذر گئے۔ کس کے آگے میں پکار کر کہوں۔ ساکھی۔ (۱۳)۔ سچے کو کوئی نہیں مانتا۔ سب جھوٹ کے ساتھی ہوا کئے ہیں۔ جھوٹے کو جھوٹے ملے اور احمق کو خاک پھانکنی پڑی ‫:‬



تشریح۔ اس رمینی سے دو طرح کے مطلب نکلتے ہیں۔ ایک تو براہمن جاتی سے جس نے طرح طرح کے کرم دھرم کے جال پھیلائے اور جیوؤں کو پھنسایا۔ دوسرے برہمہ سے جو اِن سب پاکھنڈ۔ اور دھوکا فریب کا مخزن ہے۔ جس کو جو پسند ہو۔ وہ مطلب سمجھ لے۔ کیونکہ دونوں مطلب ایک سے ہیں۔ کسی ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ ہم نے اوپر "براہمن" شبد کا ترجمہ برہمہ ہی کر دیا ہے مگر براہمن گورُو۔ یا برہمہ دیو دونوں سے یہ رمینی سمجھی جا سکتی ہے ‫:‬

خلاصہ یہ ہے۔ کہ دُنیا میں جس گوروائی یا اِشٹ کا پرچار ہو رہا ہے۔ وہ مکمل آدرش نہیں ہے۔ لوگ غرور اور ابھمان کے جال میں پھنس کر غلط تعلیم دے رہے ہیں۔ اور جیوؤں کا نقصان کر رہے ہیں۔ غلط اور فرضی تعلیم کو سچ مان کر گورو مت یعنی کبیر صاحب کے اُپدیش کو انسانی تعلیم قرار دیتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان دونو بھولے ہوئے ہیں۔ کسی کو بھی اصلیت کی سمجھ نہیں ہے۔ اور نہ حقانیت اور روحانیت سے اُن کو مَس ہے ‫:‬



پندرھویں رمینی

اُونئی بدریا پری گے سانجھا اگوُوا بھوُلے بن کھنڈ مانجھا ۱
پیا انتے دھن اِنتے رہئی چوپری کامری ماتھے گہئی ۲
ساکھی - پھولوا بھار نہ لے سکے - کہے سکھن سے روئے
جیوں جیوں بھینجے کامری - تیوں تیوں بھاری ہوئے ۳

ترجمہ رمینی ۱۵ - (۱) - بادل جھک آئے - شام ہوگئی - آگے چلنے والے (رہنما) جنگل کے درمیان بھول گئے - (۲) - پیا اَور جگہ اور پریمی عورت اَور جگہ ہے - چوپٹ (چار تہہ کیا ہُوا) کمل سر پر رکھ لیا - ساکھی - (۳) - پھول کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتی - اور سکھیوں سے رو کر کہتی ہے - جیوں جیوں کمل بھیگتا ہے - تیوں تیوں بھاری ہوتا جاتا ہے ۔

تشریح - جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی ہے - شام ہوگئی اَور آسمان پر بادلوں کا جمگھٹ ہے - جو راہ دکھانے والے برہما وغیرہ رشی مُنی تھے - ویدوں کے شبد روپی جنگل کے درمیان راہ بھول گئے - پریتم جو مالک ہے اور جگہ ہوگیا اور پیار کرنیوالا اس سے بچھڑ گیا - اَور ساتھیوں سے رو کر کہتا ہے - ہائے کرم کا بوجھ سر پر بھاری ہے - اب تو پھول کا ہلکا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتا - جیوں جیوں کرم روپی میں سے یہ شریر روپی کمل بھیگتا جاتا ہے - اُتنا ہی یہ روز بروز بھاری ہوتا جاتا ہے

اب یہ بوجھ اُٹھائے نہیں اُٹھ سکتا۔ زندگی دو بھر ہو گئی ٭

سولھویں رمینی

چلت چلت اتی چرن پرانے ۔ ہاری پرے تہاں اتی کھسیانے ۱

گن گندھرب منی انت نہ پایا ۔ ہاری الوپ جگ دھندے لایا ۲

گہنی بندھن باندھ نہ سوجھا ۔ تھاکی پرے تب کچھو نہ بوجھا ۳

بھولی پرے جیہ ادھک ڈرائی ۔ رجنی اندھ کوپ ہوئے آئی ۴

مایا موہ وہاں بھری بھوری ۔ دادر دامنی پون ہو پوری ۵

برسے تپے اکھنڈت دھارا ۔ رینی بھیاونی کچھو نہ اہارا ۶

ساکھی ۔ سبے لوگ جہنڈائیا ۔ او باندھے سبھے بھولان

کہا کوئی نہیں مان ہی سب ایکے ماہیں سمان ۷

ترجمہ رمینی ۱۶ – (۱) ۔ چلتے چلتے پاؤں بہت دکھنے لگے۔ جب ہار گئے تب غصہ کرنے لگے۔ (۲) ۔ دیوا گن گندھرب اور منیوں میں سے کسی کو انت نہیں ملا۔ ہار کر دنیا الوپ (نظر نہ آنیوالے) کے دھندے میں لگی۔ (۳) بندھن گھنا ہے۔ بندھ (گرہ) نظر نہیں آتا۔ جب تھک گئے۔ تب آنکھیں پتھرا گئیں، عقل بھی ماری گئی۔ (۴) ۔ گمراہ ہونے پر

بہت ڈرے اور رات اندھا کنواں بن گئی۔ (۵)۔ مایا اور بھرم وہاں بہت بھاری ہیں۔ مینڈک (بولتے ہیں) بجلی (چمکتی ہے) ہوا پورے زور سے (بہہ رہی ہے)۔ (۶) موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ پانی گرم ہے۔ رات ڈراونی ہے۔ اور کچھ غذا بھی ہاتھ نہیں آتی۔ ساکھی۔ (۷)۔ سب دھوکے میں آئے۔ اور اندھے سب گمراہ ہو گئے۔ کوئی کسی کی بات نہیں سنتا اور سب ایک (مایا برہمہ) میں سمار ہے ہیں ۞

تشریح۔ شبد کا جنگل کٹھن ہوتا ہے۔ کسی طرح طے ہونے میں نہیں آتا۔ چلتے چلتے پاؤں دکھی ہو گئے۔ جیو گھبرا کر مغلوب الغضب ہو گیا۔ نہ دیوتوں کو نہ منیوں کو اور نہ گندھربوں کو جنگل کے خاتمہ کا پتہ لگا۔ دلیل۔ یکتی۔ پرمان نے اور بھی گمراہ کر دیا۔ تب جھک مار کر نظر نہ آنے والے ہری کے دھندے میں لگے۔ یہ بھی گھٹا بندھن تھا۔ گرہ نظر نہ آئی۔ جب اس سے بھی کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ تب تھک کر عقل وہوش وحواس کھو بیٹھے۔ ڈرے کہ ہم نے یہ کیا کیا۔ مگر جہالت کی تاریک گھٹا گھٹا ٹوپ چھا گئی۔ اور رات اندھیری گھپ بن گئی۔ اب مایا اور بھرم نے اور بھی ہاتھ پاؤں پھیلا دیئے۔ اگیان کے مینڈک ٹرٹر کر رہے ہیں کبھی کبھی کچھ کچھ پرکاش کے بجلی کا کوندھا چمک جاتا ہے۔ بھول بھرم کی ہوا زور پر ہے۔ اور دِیا کے بادل جھوم جھوم کر اپنا گرم پانی برسا رہے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ اس اندھیری رات میں کھانے کے لئے بھی کچھ ملتا نہیں۔ بھوک ستا رہی ہے۔ ہوس بڑھتی جا رہی ہے۔ شانتی کا کوسوں پتہ نہیں۔ ہائے:۔

رات اندھیری بادل گرجے۔ پپیہا شور مچاوے

بجلی چمکے۔ دامنی دمکے۔ بِرہا زور جتاوے

چھوند س چھائی گھور بدیا ۔ راہ سُوجھ نہیں آوے
تڑپے ترسے کٹھن بپتی ۔ کر مِیجے پچھتاوے
ہائے ہائے پیا کیسی بدھی پاؤں کوئی جتن بتاوے
مایا برہم بھرم کی پھانسی ۔ نِت نئی پھانس پھنساوے

بھولے ۔ بُری طرح بھولے ۔ گمراہ ہوگئے ۔ گمرہی و فریب کی حالت میں کون کس کی سُنتا ہے ۔ تڑپ تڑپ کر جان دی ۔ اور اسی ایک مایا برہمہ میں مرکر سمائے ۔ جہاں سے پھر کرموں کے جاگنے پر جنم و مرن کا دُکھ بھوگنا پڑے گا ۔

سترھویں رمینی

جب جیو آپو مِلے اُس کوئی ۔ بہت دھرم سُکھ ہردے ہوئی ۱
جاسوں بات رام کی کہی ۔ پریت نہ کاہو سوں نربہی ۲
ایکے بھاؤ سکل جگ دیکھی ۔ باہر پڑے سو ہوئے بویکی ۳
وشئے موہ کے پھند چھوڑائی ۔ جہاں جائے تہاں کاٹو گسائی ۴
آئے گسائی چھوری ہاتھا ۔ کیسے ہو آوے کاٹوں ماتھا ۵
مانش بڑے بڑے ہوئے آئے ۔ ایکے پنڈت سبھے پڑھائے ۶
پڑھنا پڑھو دھرو جنی گوئی ۔ نہیں تو نشچے جاہو بگوئی ۷

ساکھی ۔ سُمرن کرہو سو رام کو ۔ اَو چھانڈو دُکھ کی آس
تر اوپر دھری چاپی ہیں جس کو ٹھو کوئی پچاس ۸

ترجمہ رمینی ۱۷-(۱)۔ جیسا جو آپ ہے۔جب ویسا ہی کوئی مِلے۔ تو دھرم کا مہر دے میں بہت سُکھ ملے۔ (۲) جس سے میں نے رام کی بات کہی مگر اُس کو پریت نہیں آتی۔ (۳)۔ تمام دُنیا میں ایک ہی بھاو نظر آتا ہے۔ جو اِس سے باہر ہو۔ تو بویکی بنے۔ (۴) وشے موہ کے پھند چھوڑ دے۔ (مگر مُشکل تو یہ ہے کہ) جہاں جاتا ہے۔ وہاں اُس کو قصائی کاٹتے ہیں۔ (۵)۔ قصائی چھُوری ہاتھ میں لے کر آتا ہے۔ دہ کیسا ہی ہوا میں) اُس کا ماتھا کاٹ سکتا ہوں۔ (۶)۔ بڑے بڑے آدمی ہو گذرے ہیں۔ ایک ہی پنڈت نے سب کو پڑھایا ہے۔ (۷)۔ پڑھو۔ پڑھ کر گُپت رکھو ورنہ یقیناً تم بگڑ جاؤ گے۔ ساکھی۔ (۸)۔ رام کا سُمرن کرو۔ اور دُکھ کی آس چھوڑ دو۔ ورنہ نیچے مایا اور اُوپر برہمہ کی چکی کے پاٹوں کے تلے اِس طرح دبائے جاؤ گے۔ گویا پچاس کروڑ کولھو کے نیچے ہو۔

تشریح[۱]۔ ان دیکھے اِشٹ کا دھیان فضول ہے۔ جب تک کوئی اپنا ہم جنس اپنے رُوپ کا نہ ملیگا۔ تب تک دھرم کی نہ تو سمجھ آئے گی۔ نہ اُسکا سُکھ نصیب ہوگا۔ بغیر ہم جنس کے کوئی کسی سے سچا پریم نہیں کرسکتا۔ یہ قانون ہے۔ اِشٹ اپنی ہی صورت کا ہو۔

---

[۱]۔ اِس رمینی کی مزید صراحت و وضاحت کے لئے اُپاستا سندیش نامی کتاب کو بغور پڑھو۔ اُس میں اچھی طرح اِس مضمون کو تفصیل و وضاحت اور دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہاں طوالت کی وجہ سے کسی کا پرمان یا حوالہ دینا فضول معلوم ہوتا ہے۔ اُس کتاب میں نہ صرف سنتوں کے کلام کی سند موجود ہے۔ بلکہ اس کی تائید میں صُوفیوں کے کلام کے حوالے بھی آئے ہیں۔ بیجک میں ہم عمداً کسی کا حوالہ شامل کرنا نہیں چاہتے۔ کبیر گورو بانی آپ اپنی سند ہے۔

ابتدا میں اِس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ یہ گورومت ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں جس سے رام (حقیقت) کی بات کہی اُس نے نہیں سمجھا۔ کیونکہ دنیا میں ایک بھاو نظر آرہا ہے۔ سب برہمہ اور مایا کی ٹیک میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب اِس سے نکلیں۔ تو حقیقت کا پتہ ملے۔ اور بویکی بن کر وشے موہ کے جال سے نکلیں بغیر اپنی شکل وجنس والے گورو کے کام نہیں بنتا۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ لوگ من مت چال چلتے ہیں۔ اور قصائی اُن کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سنجوگ ہو تو میں قصائی کا ماتھا کاٹ دوں۔ اور اُس کو بچاؤں۔ ایک ہی پنڈت برہمہ نے سب بڑے بڑے آدمی کو ایک ہی بات کان میں پھونک دی ہے۔ اور یہ سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اے جیو! تم مجھ سے پڑھو۔ پڑھ کر گنو۔ اور اُس کو دل میں پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ اگر اس کا اظہار کر دو گے تو روحانی طاقت سے خالی ہو جاؤ گے۔ یہ قانون ہے۔ سنو۔ رام کا گورومکھ ہو کر سمرن کرو۔ دُکھ کی آگ سے نجات پاؤ۔ ورنہ مایا اور برہمہ کی چکی کی پاٹ کے تلے دب کر پسو گے اور ہلاک ہو جاؤ گے

اٹھارھویں رمینی

اَدبھُت پنتھ برن نہیں جائی ۔ بھُولے رام بھُول دُنیائی ۱
(عجیب، راستہ، بیان)
جو چیتو تو چیتو رے بھائی ۔ نہیں تو جیو جمری مُو لے جائی ۲
(سمجھو، جیو، جڑھ مول)
شبد نہ مانے کتھے بگیانا ۔ تا تے یم دینھیو ہے تھانا ۳
(تو بیکرے، گیان کی، اس سے، جمراج نے دیا ہے، مقام)
سنشے ساؤج لیسے شریرا ۔ بے گھایل ان بیدھل ہیرا ۴
(شبہ، شکار، جیسے، اُس نے کیا، بیندھا ہے)

ساکھی ۔ سنشے سیاؤج دیہہ میں　سنگ ہی کھیل جواری
ساتھ　شک　شکار　جسم
ایسا گھایل یا پڑا　جیون مارے جھاری
زخمی　بالکل　بچارا

ترجمہ رمینی ۱۸ ۔ (۱) میں جو پنتھ بتاتا ہوں) وہ پنتھ ایسا عجیب وغریب ہے ۔ جو بیان میں نہیں آسکتا ۔ رام (اوتار) بھولے اور دنیا بھولی ۔ (۲) ۔ اگر چیتنا ہے تو بھائی ابھی چیتو ورنہ تمہارا جیو جڑ مول سے جائیگا ۔ (۳) ۔ شبد نہیں سنتے ۔ اور گیان کی چرچا کرتے ہو ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ جمراج اپنے استھان میں تم کو جگہ دیتا ہے ۔ (۴) ۔ سنشے روپی شکار تمہارے شریر میں بستا ہے وہ ان بید سے ہیرا (جیو) کو کھاتا ہے ۔ ساکھی ۔ (۵) ۔ یہ سنشے کا شکار جسم میں ہے ۔ ساتھ ہی جواری بھی داؤں لگا رہا ہے ۔ یہ زخمی شکار اس طرح کا بیچارہ ہے ۔ جو جیوؤں کو مار کر کھاتا ہے ۔

تشریح ۔ میرا پنتھ ادبھت ہے ۔ جو بیان میں نہیں آتا ۔ رام وسشٹ کے سموہ میں بھولے اس کو نہیں جانا ۔ اور دنیا بھی اس سے بے خبر ہے ۔ اگر اس وقت تم چیتے ہو تو چیتو ورنہ برباد ہو جاؤ گے ۔ شبد کو سنو ۔ اس سے من لگاؤ ۔ گیان کو نہ کتھو ۔ ورنہ یم مار ڈالیگا ۔ تم شک وشبہات میں پڑ کر اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو ۔ یہ سنشے تمہارے شریر میں ہے ۔ اور شریر ہی میں نرک اور سورگ دلانے والے کرموں کا پانسہ ہاتھ میں لئے ہوئے جواری بھی بستا ہے ۔ سنشے جیوؤں کو ہلاک کر رہا ہے ۔

رام سے کبھی دشرتھ سُت شری رام چندر جی سے مراد نہ لینا چاہئے ۔ کبیر صاحب کی رام سے مراد مالک سے ہے ۔ وہ شری رام چندر جی کو بھولا ہوا سمجھتے ہیں ۔ ایک جگہ فرماتے ہیں

رام نام کا اَرتھ ہی آنا دوسرا دشرتھ سُت یہ مَرم نہ جانا بھید

اُنیسویں رمینی

انہد انُوبھو کی کر آشا	دیکھو یہ بپریت تماشا	۱
ایسے تماشا دیکھو بھائی	جہاں ہے شُونیہ تہاں لے جائی	۲
شُونیہ ہی بانچھا شُونیہ ہی گیو	ہاتھا چھوڑ بے ہاتھا بھیئو	۳
سنشے ساوُج سب سنسار	کال اہیری ساںجھ سکارا	۴
ساکھی۔ سُمرن کر ہُو سو رام کو	کال گہے ہے کیس	
	ناجانوں کب مار ہی ہے کیا گھر کیا پردیس	۵

ترجمہ رمینی ۱۹ – (۱)۔ (دیکھو) انہد انبھو کی آسا کر رہا ہے۔ یہ اُلٹا تماشا ہے۔ (۲)۔ بھائی اِس تماشے کو دیکھو۔ یہ شُونیہ کے مقام میں لے جائیگا۔ (۳)۔ شُونیہ کی خواہش سے شونیہ اوَستھا میں داخل ہونگے۔ اور ہاتھ سے بے ہاتھ ہو جاؤگے۔ (۴)۔ تمام دُنیا سنشے کی شکار ہے۔ کال رُوپی شِکاری صبح شام شکار کھیلتا رہتا ہے۔ ساکھی ۔ (۵)۔ رام کا سمرن کرو۔ کیونکہ تمہاری چوٹی کال کے ہاتھ میں ہے۔ نہیں معلوم وہ گھر میں مارے گا یا پردیس میں ۞

تشریح - جو اپنے انتر میں انہد انبھو کا شغل کرتے ہیں۔ وہ بھی بُھولے ہوئے ہیں۔ وہ مقصد نہیں صرف ذریعہ محض ہے۔ یہ شغل شونیہ ستھان میں جاکر لے ہو جائیں گے۔ اور بے قابو و بے اختیار بنیں گے۔ کیونکہ

جاپ مرے اجپا مرے انہد بھی مر جائے
سُرت سمانی شبد میں تاہی کال نہیں کھائے

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ انہد کا شغل نہ کیا جائے۔ بلکہ شغل کرنے والا ہوشیار رہکر شونیہ سمادھی میں لے نہ ہو ورنہ مارا جائیگا۔ یہ ذریعہ محض ہے الغرض ساری دُنیا شبہا میں پڑی ہے۔ اور کال اُسکا شکار کر رہا ہے۔ خبر نہیں وہ کہاں ہارے۔

بیسویں رمینی

۱ اب کہو رام نام ابناسی ہری تجی جیرا کنہوں نہ جاسی
۲ جہاں جاہو تہاں ہو پتنگا اب جنی جرہو سمجھی وِش سنگا
۳ رام نام لو لائے سو لینہا بھرنگی کیٹ سمجھی من دینہا
۴ بھواتی گرُوا دُکھ کے بھاری کرو جتن سو دیکھو بچاری
۵ من کی بات ہے لہر بکارا تو ہی نہیں سوجھے وار نہ پارا

ساکھی - اچھّا کو بھو ساگرے بوہنٹ رام ادھار
کہیں کبیر ہری شرن گہو گو بچھ کھُر بستار

(Interlinear glosses: لافانی، چھوڑکر، جیو، کہیں بھی نہ جائیگا، پروانہ، ہوگئے، ست، اُپدیش، زہر کے ساتھ، لیا، سمجھ کر، دیا، جی میں، ہوا، بہت، درنی، ہاتھ کو، ہوس نقصانی، خواہش، سمندر، ہاپکڑ، ٹاپ کے نشان کے برابر، کھُر کے موافق پھیلا دُ)

ترجمہ رمینی ۲۰ - (۱) - (اس قدر بھول بھرم سمجھانے کے بعد فرماتے ہیں) اب اپنا سی رام نام کہہ۔ مالک کو چھوڑ کر اے جیو! اب تو کس مت میں) کہاں جاتا ہے؟ (۲) - جہاں جاؤ گے وہاں پروانہ ہو گے۔ اب سمجھ کر زہر کا ساتھ مت دو۔ اور اس میں بھسم نہ ہو۔ (۳) - (جس نے) رام نام میں لو لگایا۔ (اُس نے) بھرنگی اور کیٹ کی رمز کو سمجھ کر اُس میں چت دیا۔ (۴) - تم دُکھ کے بوجھ سے بھاری ہو رہے ہو۔ (اس لئے) ایسا دیکھ کر جی میں بچار کر چنتن کرو۔ (۵) - من کی بات (من مت پنتھ) بکاری لہر ہے۔ تجھ کو اُس کا وار پار نظر نہیں آتا۔ ساکھی - (۶) خواہش کے بھو ساگر میں رام کا آدھار ہی جہاز ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ مالک کی شرن لیکر اس طرح بھو کے پار اُتر جا۔ جیسے گائے بچہ کے کھُر کا گڑھا ہوتا ہے۔



تشریح - بھرنگی ایک طرح کی مکھی ہوتی ہے۔ جو کیڑے کو پکڑ کر اور ڈنک مار کر اپنے چھتے میں بند کر دیتی ہے۔ کیڑا اسی کے دھیان سے بھرنگی کی شکل کا پردار بن کر چھتے کو کھود کر باہر نکل آتا ہے۔ اور اُڑ جاتا ہے۔

گو بچھ کھُر - گائے کے بچے کے کھُر سے جو گڑھا بن جاتا ہے۔ اور اُس میں پانی بھر جاتا ہے۔ رام نام لینے سے بھو ساگر اسی طرح کا چھوٹا ہو جاتا ہے۔ باقی مطلب واضح ہے۔



اکیسویں رمینی

بہت دُکھے ہے دُکھ کی کھانی　　تب بچہنیو جب رام ہی جانی ۱

رام ہی جانی یکتی جو چلئی　　یکتی ہی سے پھند انہیں پرئی ۲

یکتی ہی یکتی چلت سنسارا　　نشچے کہا نہ مانو ہمارا ۳

کنک کامنی گھورہ پٹورا　　سمپتی بہت رہے دن تھورا ۴

تھورے ہی سمپتی گو بورائی　　دھرم رائے کی کھبری نپائی ۵

دیکھی ترِاس مُکھ گو کمھلائی　　امرت دھوکے گو وِش کھائی ۶

ساکھی۔ مَیں سِرجوں میں مارہوں میں جاروں میں کھاؤں

جل تھل میں ہی رمی ہیوں مور نرنجن ناؤں ۷

ترجمہ رمینی ۲۱۔ (۱) دُکھ کی کہانی بہت دُکھ دیگی۔ اِس سے اُسی وقت چھوٹو گے۔ جب رام کو پہچانو گے۔ (۲)۔ رام کو جان کر جب جُگتی سے چلو گے تب جُگتی سے پھندا نہیں پڑیگا۔ (۳)۔ اِس سنسار کی یُکتی نہیں سنساری جیو اپنی یُکتی سے چلتے ہیں۔ ہمارے کہنے پر یقین نہیں لاتے (۴)۔ دولت۔ اِستری گھوڑا۔ لباس۔ یہ سب بھوگنے کی دولت ہیں۔ مگر اب دِن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ (۵)۔ تھوڑی ہی دولت پا کر تم باولے ہو گئے۔ اور دھرم راج کی خبر ہی نہیں پائی۔ (۶)۔ اگر دھرم

راج کا تراس دیکھ کر مُنہ بھی کُملا گیا تو امرت کے دھوکے میں زہر کھالیا

ساکھی ۔(۷)۔ (نرنجن کہتا ہے) پیدا کرنیوالا مارنے والا۔ جلانے والا اور کھانے والا کال میں ہی ہوں۔ میں ہی جل تھل میں رما ہُوا ہوں اور میرا نرنجن نام ہے ۔

تشریح ۔ دُکھ کی کہانی سے صرف رام کے جانتے سے چھٹکارا ملتا ہے۔ بشرطیکہ اس طرح یُکتی سے چلے۔ کہ پھندا نہ پڑنے پاوے۔ مگر سنسار اپنی یُکتی پر چلتا ہے۔ گورومت یُکتی پر یقین نہیں لاتا۔ دھن ۔ دولت۔ کپڑے لتے ہاتھی گھوڑے بھوگنے کی چیزیں بہت ہیں۔ مگر یہاں سے چلنے کا دِن بھی تو قریب ہی ہے۔ لوگ تھوڑی دولت پاکر ایسا بُھول جاتے ہیں۔ کہ موت کا ڈر ہی نہیں رہتا۔ اور اگر کہیں ڈر کی وجہ سے بیراگ بھی ہُوا۔ تو پھر دھوکا دینے والے سنساری گورو مل کر بھرماتے ہیں۔ اور وہ دھوکے میں آکر امرت کی جگہ زہر کھالیتا ہے۔ اور اپنے آپ کو برہم سمجھتا ہُوا ہلاک کر ڈالتا ہے۔ یہ برہم اہنکار رُوپ نرنجن ہے۔ جو سب کو پیدا کرتا۔ مارتا۔ جلاتا اور کھاتا رہتا ہے۔ اور جل تھل سب میں ویاپک ہے۔ جیو اس میں سما کر پھر جنمتے مرتے ہیں۔ کیونکہ اہنکار ساتھ ہی رہتا ہے سوئے ہونے پر پھر کبھی نہ کبھی اُٹھ کھڑا ہوگا۔

بائیسویں رمینی

الکھ نرنجن لکھے نہ کوئی ۔ جیہی (جس) کے بندھے بندھا سب کوئی ۔ ۱

جیہی جھُوٹ (جس جھوٹ سے) سو بندھا ابانا (حیان ظاہر) ۔ جھُوٹی بات ساچ کہے (کر کے) جانا ۔ ۲

دھندا (سیوا ٹہل) بندھا (بندھن کیا) کینھ بیوہارا ۔ کرم بورجت بسے (چھوڑ کر بستا ہے) نیارا (علیحدہ) ۔ ۳

کھٹ آشرم کھٹ درشن کینھا | کھٹ رس بستو کھوٹ سب چینھا ۴

چار برکش چھ شاکھ بکھانے | بِدیا اگنِت گنے نہ جانے ۵

اَورو آگم کرے وچارا | تے ہی نہ سُوجھے وار نہ پارا ۶

جپ تیرتھ برت پُوجے بھُوتا | دان پُنیہ اَو کیئے بہُوتا ۷

ساکھی ۔ مندر تو ہے ۔ نیہہ کو ۔ متی کوئی پیٹھے دھائے

جو کوئی پیٹھے دھائے کے ۔ بن سر سیتی جائے ۸

ترجمہ رمینی ۲۲ ۔ (۱) ۔ نرنجن الکھ ہے اُس کو کوئی نہیں لکھتا اسی کے بندھنے سے سب کوئی بندھا ہے ۔ (۲) ۔ جس کے جھُوٹ سے تم بندھے ہو ۔ وہ بندھ عیاں اُور ظاہر ہے ۔ تم نے جھوٹی بات کو سچ جان لیا ہے ۔ (۳) ۔ تم نے سیوا بندگی کو بھی بیوہار بتا کر بندھن بنا لیا ۔ اُس میں کرم نہیں ہے وہ نیارا رہتا ہے ۔ (۴) ۔ کھٹ درشن نے کھٹ آشرم بنایا ۔ اور کھٹ رس چیزوں کو بُری سمجھ کر تیاگ دیا ۔ (۵) ۔ چار درخت کے چھ شاخ ہیں ۔ اور ان میں بے شمار علوم ہیں ۔ (۶) ۔ پُوران نے اور بھی بچار کیا ۔ مگر اُن کی وجہ سے اُور بھی وار پار سُوجھ نہیں پڑتا ۔ (۷) ۔ جپ تیرتھ ۔ برت ۔ بھُوتوں کی پُوجا ۔ دان پُنیہ کتنے طریقہ اِن سے ایجاد ہوئے ۔ ساکھی ۔ (۸) ۔ یہ نیہہ کا مندر ہے ۔ اِس میں دوڑ کر داخل نہ ہونا ۔ کیونکہ جو کوئی دوڑ کر داخل ہوگا ۔ وہ بغیر سر کے مُفت میں ہلاک ہوگا ۔

تشریح - سب برہمہ ہی برہمہ چلاتے ہیں - یہی برہمہ اکال نرنجن الکھ ہے۔
جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا - یہ پہلا بندھا ہُوا ہے - جس کے ساتھ ہی مایا رہتی ہے۔
اور اُس کی مایا میں بندھنے سے سب بندھے ہوئے ہیں - برہمہ کا خیال ہی مایا کا
خیال دلاتا ہے - برہمہ کا نام لیا نہیں - کہ مایا کا تصوّر بندھ گیا - کیونکہ دونوں ساتھ
ساتھ ہیں - جس کے جھوٹ سے تم بندھے ہو وہ صاف ظاہر ہے - بغیر برہمہ کے مایا کا
تصوّر ہی نہیں ہوتا - جہاں برہمہ ہے - وہاں ہی مایا ہے - اور تم نے جھوٹی بات کو
سچ سمجھ کر اُس سے چِت لگا لیا ہے - یہ تو اہم برہمہ والے گیانیوں کا حال ہے - اب
بھکتی پنتھ والوں کو دیکھو - سیوا ٹہل کو بیوہار مانتر بنا کر اُسی میں اٹک رہے ہے۔
وہی باندھنے کی زنجیر ہو گیا - وہ کرم سے کب مِلا ہے - وہ کرم سے نیارا ہے۔
اب اوروں کی سُنو - کھٹ درشن نے اپنے اپنے مکھٹ آشرم بنا کر کھٹ رس
چیزوں کو ممنوع سمجھ کر بیراگی ہوئے - بیراگ میں کیا دھرا ہے ؟ - چار وید چار درخت
ہیں - کھٹ درشن چھ شاخیں ہیں - اور اِن میں بے شمار وِدّیا ہیں - یہ سب یکے
بعد دیگرے دھوکا کھاتے گئے - پورانوں نے جو پچار کیا - تو اُن کو وار پار کر کچھ بھی نہ
سُوجھا - اصلیّت سے جو گیے تو گرتے گرتے جپ - تیرتھ - برت - بھُوت - پُوجا اور
پاپ پنیہ میں اٹکے - اِس بندھن کی زنجیر کو دیکھو - شروع سے آخر تک کیسی کھڑکنے
والی کڑیاں کھڑکتی رہتی ہیں - سُنو - یہ پُنیہ اور تعلق کا مندر ہے - اِس سے تعلق
نہ پیدا کرو - ورنہ ایسی بُری طرح مارے جاؤ گے - کہ سر کٹ جائے گا اور
کہیں کے نہ رہو گے ؞

تیئسویں رمینی

الپ سُکھ دُکھ آدی و انتا — مَن بھُلان میگر میمنتا ۱
(تھوڑا — ابتدا میں — حد میں — بھُولا — ہاتھی — مست)

سُکھ بسرائے مُکتی کہاں پاوے — پری ہری ساچ جھوٹ نج دھاوے ۲
(بھُلا — چھوڑ کر — دھیان کرتا ہے)

اَنل جیوتی داہے یک سنگا — نین نیہہ جس جرے پتنگا ۳
(آگ — جلے — آنکھ کے لذّت جس طرح جلے — پروانہ)

کرو بچار جیہی سب دُکھ جائی — پری ہری جھوٹا کیری سگائی ۴
(کرو — جس سے — چھوڑ دو — کی — دوستی)

لالچ لاگے جنم سرائی — جرا مرن نیرائل آئی ۵
(گذر گیا — بڑھاپا موت — نزدیک)

ساکھی - بھرم کو باندھل ای جگت یہی بدھی آوے جاوے
مانش جنم ہی پائے نر - کاہے کو جہنڈائے ۶
(کا — باندھا — یہی — طرح — دھوکا کھائے)

ترجمہ رمینی ۲۳ - (۱) - سُکھ تھوڑا اور دُکھ آدی اور انت میں ہے۔ (مگر) من مست ہاتھی کی طرح اپنے میں بھُولا ہُوا ہے۔ (۲) - سُکھ رُوپ کے بھُولنے سے مُکتی کہاں ملے - یہ تو سچ کو چھوڑ کر جھوٹ کا دھیان کرتا ہے - (۳) - آگ کی جیوتی یکبارگی سب کو جلاتی ہے۔ جیسے آنکھ سے دیکھنے کی لالچ کرنیوالا پروانہ بھسم ہوتا ہے - (۴) - ایسا وچار کرو جس سے سب دُکھ دُور ہو جائے۔ جھُوٹ کے تعلق کو چھوڑ دو (۵) لالچ کی وجہ سے جنم گذر گیا۔ بڑھاپا اور موت نزدیک آئی - ساکھی - (۶) بھرم سے بندھا ہُوا سنسار اسی طرح آتا جاتا رہتا ہے - اے انسان!

تو آدمی کا چولا پاکر اب کیوں دھوکا کھاتا ہے ॥

تشریح - مطلب صاف ہے ॥

چوبیسویں رمینی

چندر چکور کسی بات جنائی ۔ مانش بدھی دین پلٹائی

چاری اوستھا سپنو کہئی ۔ جھوٹے پھورے جانت رہئی

متھیا بات نہ جانے کوئی ۔ یہی بدھی سگرے گئے بگوئی

آگے دے دے سبن گنوادا ۔ مانش بدھی نہ سپنے ہو پادا

چونتس اکشر سے نکلے جوئی ۔ پاپ پنیہ جانیگا سوئی

ساکھی - سوئی کہتے سوئی ہوؤ گے - نکلی نہ باہر آؤ

ہو حضور ٹھاڈے کہوں دھوکے نہ جنم گنواؤ

ترجمہ رمینی ۲۴ - (۱) - چندر چکور کی سی بات جنائی - اور عقل انسانی کو پلٹا دیدیا - (۲) - چار حالتوں کو خواب بتاتا ہے - اور سچ جھوٹ کو گیان کرکے سمجھتا ہے - (۳) - کوئی اس بات کو نہیں جانتا - اسی طرح سے سب گمراہ ہو گئے - (۴) - آگے دے دے کر سب کو بہکا دیا - سچی عقل انسانی کو خواب میں بھی نہیں پایا - (۵) اور چونتیس حرفوں کے ہیر پھیر

سے نکلیگا۔ اُسی کو پاپ پُنیہ کی خبر ملے گی۔ ساکھی۔ جو کہتے ہو وہی ہو جاتے ہو۔ باہر کیوں نہیں نکل آتے۔ حضور میں حاضر ہو کر کھڑے ہو جاؤ جنم کو دھوکے میں ضائع نہ کرو۔



تشریح۔ دُنیا کے گوروُں نے تفرقہ انداز ہو کر چاند اور چکور کی مثال دے کر لوگوں کو حقیقت سے گمراہ کر دیا۔ اور انسانی عقل بھرشٹ ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ جس طرح چاند کو چکور دیکھتا ہے ویسے ہی تم برہم یا ایشور کو دیکھو۔ اور پھر مزہ یہ کہ ہر چہار حالت کو بیداری۔ خواب۔ گہری نیند اور تریا کو خواب کہتے ہیں۔ بھلا سب اگر خواب ہیں تو کیا چکور اور چند کا تعلق خواب نہیں ہے؟ سب خواب کیوں ہیں۔ سب کو بیداری یا تُریا کیوں نہیں سمجھتے؟۔ سوشپتی یا تُریا خواب کیسے ہیں؟۔ جو ہے وہ ہے۔ الغرض اسی طرح جھوٹ سچ کو ملا کر لوگوں کو بھرماتے رہتے ہیں۔ سب اِن کے پھندے میں پھنس کر گمراہ ہو گئے۔ اور اِن کا متھیا کتھن کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس قسم کی بھونڈی باتیں پیش کر کے بھرم میں پھنسایا۔ اور انسان کا ویک جاتا رہا۔ سارے شاستر چونتیس حرفوں کے ہیر پھیر سے بنے ہیں۔ اگر اِن حرفوں کے لپیٹ سے باہر نکلو۔ تو البتہ پاپ پن اور حق ناحق کی تمیز آوے۔ جب تک اِن میں پھنسے ہو۔ تب تک حقیقت کو کیسے سمجھو گے؟ یہاں تو انسانی حقوق اور انسانی تمیز کا خون ہو رہا ہے۔ شاستروں کا پرمان تم کو بڑھنے نہیں دیتا۔ جو اناپ شناپ لوگ کہہ گئے۔ وہی سند مانا جاتا ہے۔ کیسا بُرا بندھن ہے۔ کہ آدمی کو اپنے طور پر سمجھنے کا حق ہی نہیں رہا۔ انسانیت کھو گئی۔ اور ڈھکی باتوں اور دلیلوں میں پھنسے۔ اپنی گرہ کی کھو بیٹھے۔ سُنو تم جیسا سوچتے ہو جیسا کہتے ہو۔ ویسا ہی ہوتے ہو۔ اگر ان کی تقلید میں پڑے ہو۔ تو اِن کی طرح حرفوں اور لفظوں کے لپیٹ میں بندھے

رہو گے۔ تم اپنے طور پر نہ سوچ سکو گے۔ بلکہ جیسا وہ سوچ گئے اور سوچا گئے ویسا ہی رہو گے۔ اس میں آزادی کہاں ہے۔ اسمیں انسانی بویک کا درجہ کہاں ہے میں تو یہ کہتا ہوں۔ سب چھوڑ دو حضور میں ابھی حاضر ہو۔ حقیقت سے تعلق پیدا کرو۔ اور دھوکے میں جنم ضائع نہ کرو ::

پچیسویں رمینی

چونتیس اکشر کو یہی بستیکھا (حروف خاصہ) | سہسؤ نام یہی میں دیکھا (ہزاروں اسی)
بھولی بھٹکی نر پھری گھر آویں | ہوت گیان سو سبن گنواویں (ہوتا سب)
کھوجہیں برہمہ وشنو شیو شکتی (تلاش کرتے ہیں) | اننت لوگ کھوجہیں بہو مکتی (بیحد ہا)
کھوجہیں گن گندھرب منی دیوا | اننت لوگ کھوجہیں بہو سیوا (ہا سنسار ہا)
ساکھی۔ یتی ستی سب کھوجہیں منے نہ مانے ہار (ہا من)
بڑے بڑے بیر باچیں نہیں کہیں کبیر بچار (بہادر ہا بچتیں)

ترجمہ رمینی ۲۵ - (۱) چونتیس حرفوں کا خاصہ ہے۔ اسی میں ہزاروں اور لاکھوں نام ہیں - (۲) - لوگ ان میں بھول بھٹک کر جب اپنے گھر میں واپس آتے ہیں - تب گیان پا کر ان سب کو گم کر دیتے ہیں (۳) - برہما - وشنو - مہیش - شکتی کھوجتے ہیں اور بہت سے لوگ مکتی کھوجتے ہیں - (۴) گندھرب - منی - دیو - سب کھوجتے ہیں - اور

بہت سے آدمی سیوا کھوجتے ہیں - ساکھی ۴۲ - جتی - ستی - سب کھوج رہے ہیں - من اُن کا ہار نہیں مانتا - کبیر صاحب کہتے ہیں - بڑے بڑے شور بیروں کا بھی یہی حال ہے ؛

تشریح - حروف اور الفاظ کا یہ خاصہ ہے - اُن میں اور اُن سے ہزاروں اور لاکھوں نام اور شبد پیدا ہوتے - اور بنتے بگڑتے ہیں - وید - پوران - قرآن یہ سب حرفوں ہی کے ہیر پھیر ہیں - پہلے انسان ان میں خوف سے بھول بھٹک لیتا ہے - تب مجبور ہو کر اپنے دل میں لوٹ آتا ہے - اور دل کے گیان سے پھر ان کا پھند کٹ جاتا ہے - پھر وہ کتابوں میں حقیقت کی تلاش نہیں کرتا - اسی طرح سب کتابوں میں اٹکے ہیں - دیوتا - رشی - منی - گندھرب - کوئی کوئی مکتی اور سیوا میں حقیقت کی تلاش کرتے ہیں - اور اس تلاش میں ایسے سرگرم ہیں - کہ ہار نہیں مانتے - اچھا کیا ہؤا - کھوجو - بڑے بڑے بہادر بھی تو اسی مخمصہ میں گرفتار ہیں ؛

چھبیسویں رمینی

آپو ہی کرتا بھئے کرتارا ـ بہُو بدھی باسن گڑھے کمہارا ۱

بدھنا سبئے کین یک ٹھاؤ ـ انیک جتن کے بنک بناؤ ۲

جٹھر اگنی میں دین پرجالی ـ تامیں آپو بھئے پرتی پالی ۳

(حاشیہ: بھیا - برتن - باسن - جگہ - برہما سب کو کیا - جلنے کو - دیا - حرارت غریزی - پالنے والا)

ظلمت کا راز و رحم کا اثر

بہت جتن کے باہر آیا تب شیو شکتی نام دھرایا ۴
گھر کو سُت جو ہوئے ایانا تا کے سنگ نہ جائے سیانا ۵
سانچی بات کہوں میں اپنی بھیا دیوانہ اَور کی سپنی ۶
گُپت پرگٹ ہے ایکے مدرا کا کو کہیئے براہمن شُدرا ۷
جھوٹ گرب بھولے مت کوئی ہندو تُرک جھوٹ کُل دوئی ۸
ساکھی - جن یہ چتر بنایا سانچا سُوتر دھار
کہہ ہی کبیر تے جن بھلے چتر ونت ہی لیہی وچار ۹

ترجمہ رمینی ۲۶ - (۱) - کرتا (من) آپ کرتا ہُوا - اُس کُمہار نے کئی طرح پر باسن گڑھ کر رکھ دیئے (۲) - برہما نے سب کو ایک جگہ کر کے مختلف طرح کے رنگ و روغن دیکر اچھی بناوٹ کی - (۳) - پھر اِن باسنوں کو جٹھر اگنی (پیٹ کی آگ) میں ڈال دیا (وہاں وشنو) پرتی پال ہوئے (۴) - بہت تدبیر کر کے وہ باہر نکلا - تب اُس کا نام شیو شکتی رکھا گیا - (۵) - گھر کا لڑکا کیسا ہی لایق فایق ہو سیانے لوگ (حفظ مراتب کے خیال سے) اُس کے ساتھ نہیں جاتے - (۶) - میں اپنی سی سچی بات کہتا ہوں - تو دوسروں کے خواب سے دیوانہ ہو گیا - (۷) - ایک ہی شے ہے - جو گپت اور پرگٹ ہے - کس کو براہمن کہیئے اور کس کو شودر کہیئے - (۸) - جھوٹے غرور میں بھول کر بدھی کو نشٹ کر دیا - ہندو اور مسلمان دونو ہی جھوٹے کُل ہیں - ساکھی - (۹)

جس نے یہ تصویریں بنائیں وہ سچا سوتر دھار (سوت کو ہاتھ میں رکھنے والا) ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ وہ لوگ اچھے ہیں جو تصویر بنانے کا وچار کرتے ہیں ٭

تشریح ۔ یہ برہما۔ وشنو اور مہیش من کے تین انگ ہیں۔ من ہی کرتا (فاعل) ہے۔ اور بہت قسم کے برتن بھانڈے خیالی طور پر گڑھ لیتا ہے۔ من میں لطیف گن ہوتے ہیں۔ اُسی کی تین گن والی دھار برہما۔ وشنو اور مہیش ہیں۔ ابتدائی وریتوں میں وہ اتنے لطیف ہیں کہ اُن کا پتہ ملنا مشکل ہے۔ جب وہ وریتیاں نیچے اُتر کر روپ دھارن کرتی ہیں۔ تب برہما۔ وشنو اور مہیش کہلاتی ہیں۔ برہما رج وشنو ست اور مہیش تم ہیں۔ من نے خیالی باسن گڑھے۔ برہما رجوگنی شکتی نے اُن پر رنگ و روغن چڑھا کر پیٹ کی آگ میں تختہ ہونے کے لئے ڈال دیا۔ وشنو نے پرتی پال بن کر وہاں اُسکی سنبھال کی۔ پھر وہ بڑے جتن سے باہر آئے۔ اور تامسک روپ (دن پرگٹ ہو کر شیو شکتی کہلائے۔ سرشٹی کا انچھو وشیس ہمیشہ تم کے استھان میں ہوتا ہے۔ یہ سارا جگت شیو شکتی آتمک ہے۔ دیکھو یہ جتنے دیوتا ہیں۔ سب تمہارے ہی من کے بیٹے ہیں۔ تم کچھ بھی تو حفظ مراتب کا خیال رکھو۔ اُن کو اپنے اُوپر کیوں غالب آنے دیتے ہو۔ خود غالب کیوں نہیں بنتے ؟ میں تم سے سچی بات کہتا ہوں۔ تم آپے میں نہیں ہو۔ خواب دیکھتے ہیں۔ برہما اور وشنو اور مہیش اور دیوانے ہوتے ہو تو۔ کیا یہ اندھیر نہیں ہے ؟ تم نے اُن کے کھیل کے اثر کو کیوں قبول کیا۔ اور کیوں اُن سے متاثر ہو گئے ؟ جو ظاہر اور باطن ہے جو گپت اور پرگٹ ہے۔ وہ ایک ہی شئے ہے۔ کہاں کے برہمن اور کہاں کے شودر جھوٹی قیمت کو غور نے ڈھیلی کو طرشٹ کرنا سے چاہا تھا دونوں

کُل جھُوٹے ہیں ۔ شنو ۔ اِن سب تصویروں کا بنانے والا من ہے جس کے ہاتھ میں سُوت کا تاگا رہتا ہے ۔ اور اُسی کے آدھار پر یہ کھیل ہوتا رہتا ہے تصویر بنانے والے کو سوچو ۔ اسی میں بھلائی ہے ۔

ستائیسویں رمینی

برہما کو دینھو برہمنڈا — ساتھ دویپ پوہومی نوکھنڈا ۱
ستیہ ستیہ کے وِشنو دڑہائی — تین لوک میں راکھنی آئی ۲
لِنگ رُوپ تب شنکر کینہا — دھرتی کیلی رساتل دینہا ۳
تب اشٹنگی رچی کماری — تین لوک موہنی سب جھاری ۴
دُوتیا نام پاروتی بھیؤ — تپ کرتا شنکر کو دیؤ ۵
ایکے پرش ایکے ہے ناری — تاتے رچینی کھانی بھوچاری ۶
شرمن برمن دیؤ داسا — رج گن تم گن دھرنی اکاسا ۷

ساکھی ۔ ایک انڈ اونکار تے ۔ سب جگ بھیو پسار ۔
کہہ کبیر سب ناری رام کی اِبی چل پُرش بھتار ۸

ترجمہ رمینی ۲۷ ۔ (۱) ۔ برہما کو برہمانڈ ملا ۔ وشنو کو سات دویپ

نوکھنڈ پرتھوی پوہومی (لطیف شکل والی) ملے۔(۲)۔ وشنو نے ستیہ سنئیہ کرکے اُن کو دڑھایا۔ اور تین لوک میں اپنی صاحبی قایم کی۔(۳) تب مہادیو نے اپنا لنگ رُوپ بنا کر زمین اَور ساتل میں گاڑ دیا۔ (۴)۔ تب اشٹانگی یعنی آٹھ انگ والی کُماری رچا۔ جس نے تین لوک کو موہ لیا۔ (۵)۔ اِس کا دُوسرا نام پاردتی ہے۔ یہ تپ کرنے والے شنکر کو ملی۔(۶) ایک ہی پُرش اَور ایک ہی استری ہے۔ جس سے سنسار میں چار کھانی پیدا ہوئیں۔(۷)۔ براہمن۔ کشتری۔ وَیش۔ شُودر۔ رجوگُن۔ تموگُن۔ دھرتی اور آکاش۔ ساکھی۔(۸)۔ ایک اونکار رُوپی انڈے سے یہ جگت پھیلا۔ یہ سب رام کی ناری ہیں۔ اور رام اچل پُرش اِن کا سوامی ہے۔

تشریح۔ اشٹانگی۔ آٹھ انگوں والی مایا۔ آٹھ انگ یہ ہیں:۔ پرتھوی۔ جل اگنی۔ وایو۔ اکاش۔ مَن۔ بُدھی۔ اہنکار ؞

چار کھانی۔ انڈج۔ پنڈج۔ اُکھبج۔ ستھاور ؞

برہما سارے برہمانڈ کا ادھشٹاتا ہوُا۔ وشنو کو سات دیپ نوکھنڈ کی سرداری ملی۔ دونوں میں لڑائی ہو پڑی۔ تب شنکر نے اپنا لنگ بڑھایا۔ بولے جو کوئی پہلے اِس کے انت کا پتہ لے آوے وہ بڑا ہے۔ برہما اُوپر کو اور وشنو پاتال کو چلے۔ دونوں میں سے کسی کو بھی اُس کا پتہ نہیں لگا۔ وشنو ساتو کی تھے۔ سچ سچ کہدیا۔ مگر برہما راجسی تھے چھل اور فریب سے کام لیا۔ گائے اَور کیتکی کے پھُول کو گواہ بنالائے اور بولے۔ ہم کو اِس لنگ کا پتہ مِل گیا۔ اُس کی گائے کا دُودھ اَور کیتکی کا پھُول چڑھا کر پُوجا کی ہے۔ گائے نے زبان سے اقرار مگر دُم ہلا کر انکار کیا۔ کیتکی نے اقرار کیا۔ کہ

وہاں برہما کو پتہ مِل گیا۔ تب شیو نے غصہ میں آکر برہما کو بددُعا کی کہ کوئی تیری پُوجا نہ کریگا
کیتکی کو کہا۔ تیرا پھول مجھ پر نہ چڑھے گا۔ اور گائے کو بددُعا کی کہ جس مُنہ سے تو نے
جھوٹی بات کہی اُس سے تو غلاظت کھائے گی۔ مگر تیری پچھلی دُم کی پُوجا ہُوا کرے گی۔
وشنو کو بردان دیا۔ کہ تو سب میں افضل سمجھا جائے گا۔ اور دُنیا تیری پُوجا کرے گی۔
کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب ست اور رج میں سے کسی کو تم تک کے انت پانے
کی طاقت نہیں ہے تو وہ انسان سچائی کے اٹھوکرانے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔
جو گنوں سے بھی پرے ہے۔

تب مایا نے شیو کی اس تکنیتی سے خوش ہو کر اشٹانگی کماری پیدا کی۔ جس کا
دوسرا نام پاروتی بھی ہے۔ اور تپسوی شیو کے حوالے کی گئی۔ یہی شیو اور پاروتی
سب کے اصل اور بنیاد ہیں۔ اور انہیں سے چار کھانی اور چار ورن پیدا ہوئے
اس اُدسکار روپی برہما کے انڈے سے جو برہمانڈ کا ایستار ہوا۔ یہ سب پیدا ہونے
والی پرکرتی کا کھیل ہے صرف ایک صاحب اچل اور اکھنڈ ہے۔

اٹھائیسویں رمینی

ایسے جولہا کا مرم نہ جانا | جن جگ آئی پسارل تانا
(ایسے جولاہے بھید — جس نے)

مہی اکاس دوئی گاڑ بنائی | چندر سوریہ دوئی نرا بھرائی
(زمین آسمان دو گڑھا — پھیلایا)

سہس تارے پُورنی پوری | ابھوں بنے کٹھن ہے دُوری
(آج تک)

کہہ ہیں کبیر کرم سوں جوری | سُوت کو سُوت بنے بھل کوری
(سے جوڑنا — اچھا جولاہا)

ترجمہ رمینی ۲۸ - (۱) - اِس جولاہے (من) کا کسی کو بھید نہیں ملا - جس نے جگ میں آکر اپنا تانا بانا پھیلایا - (۲) - آسمان اور زمین دونوں کو دو گڈھا بنایا - اور اُس میں چاند اور سورج روپی دو نرا (نڑی) بھرایا - (۳) - ہزاروں تار لے کر پُوری پُورتا ہے - آج وہ برابر بُنتا جاتا ہے - اور دونوں کے درمیان بڑا فاصلہ ہے - (۴) - کبیر صاحب کہتے ہیں کہ یہ من رُوپی جولاہا ثابت اور ٹوٹے ہوئے سُوت کو کرم سے جوڑ جوڑ کر خوب بُنتا چلا جا رہا ہے ؀



تشریح - زمین = اُدھ ؀

آسمان = اُردھ ؀

چاند سوریہ = ایڑا - پِنگلا ؀

سُوت - بانی بیوہار اور خالی اُبیج ؀

تانا بانا = ابھیاس - خیالی قلا بازیاں ؀

پُوری = گڑی - جس میں سوت لپیٹا جاتا ہے ؀

یہ جو جگت دکھائی دیتا ہے - من کی قلابازیوں کا کھیل ہے - اُس نے آسمان و زمین کے درمیان اپنا تانا بانا تن رکھا ہے - ایک میخ زمین میں گاڑی اور ایک آسمان میں - اور سورج اور چاند اُس کے دو نڑی ہیں - جس میں پران اور رئی (مادہ) ہے - ہزاروں تاروں کا تانا بانا ہے اور اِس طرح سے اُس نے تانا تنا ہے - کہ آج تک اُن کے درمیان کی دُوری دُور نہیں ہوئی - اب بھی وہ قلابازیاں کرتا رہتا ہے - ٹوٹے اور ثابت رشتوں کو کرم سے ملاتا ہے - اور بہت ہی اچھا تانا تنتا ہے ؀

انتیسویں رمینی

بجر ہوتے ترن چھن میں کرئی ترن تے بجر کرے پنی سوئی ۱

بجھر د نر د جانی پری ہرئی کرم کا بندھل لاپچ کرئی ۲

کرم دھرم بدھی متی پری ہریا جھوٹا نام سانچ لے دھریا ۳

رج گنی تر بدھی کین پرکاشا کرم دھرم بدھی کرے بناشا ۴

ربی کے ادے تارا کھوچھپنا چر بہر دونوں میں لینا ۵

بش کے کھائے بش نہیں جاوے گارڑ سو جو مرت جیاوے ۶

ساکھی۔ الکھ جو لاگی پلک میں۔ پلک ہی ماوہی جائے

بش ہر منتر نہ مان ہی گارڑ تاہ کرائے ۷

ترجمہ رمینی ۲۹ - (۱)۔ (یہ من ایسا کھلاڑی ہے کہ) بجر سے سخت چیز کو ایک لمحہ میں گھاس کی طرح کمزور بنا دیتا ہے۔ اور گھاس کے تنکے کو بجر کر دیتا ہے۔ (۲)۔ جو مُکتی کا خواہشمند ہوتا ہے۔ آزاد انسان ہر شے کو (ناکارہ سمجھ کر) چھوڑ دیتا ہے۔ اور جب تک اُس کا من کرم میں بندھا رہتا ہے لالچ کیا کرتا ہے۔ (۳)۔ (اِس میں متضاد خاصیتیں ہیں) کبھی تو کرم دھرم بدھی متی کو تیاگ دیتا ہے۔ کبھی جھوٹے نام کو سچا سمجھ کر اُسی سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ (۴)۔ تو وہ زیادہ ترگنی ہے۔ مگر تین طرح کے

ستوگنی - رجوگنی اور تموگنی کھیل کا پرکاش کرتا ہے - اور کرم دھرم بُدھی سب کو برباد کر ڈالتا ہے - (۵) - جس وقت سُورج نکلتا ہے - تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے - اور چراچر ہی میں لین ہُوا دکھائی دیتا ہے - (۶) - مگر زہر کے کھانے سے زہر نہیں جاتا ہے - گارڑ (سانپ کا منتر جاننے والا) وہ ہے - جو مُردہ کو زندہ کر لیتا ہے - ساکھی - (۷) - پلک میں اگر الکھ لگ جائے یعنی اگر ذرہ غفلت ہو جائے - تو یہ (من رُوپی سانپ) پلک ہی میں ڈس جاتا ہے - اور جب زہر دُور کرنے والے منتر سے تعلق ہی نہیں ہوتا - تو بیچارہ گارڑ کیا کرے ؛

تشریح - اِس رَمینی میں من مت والوں کا ذکر ہے - اس من میں پارہ کا خواص ہے - چنچل ہے - کبھی سخت اور کبھی ملایم - کبھی بجر کی طرح کڑا! کبھی تنکے کی طرح نرم - کبھی آزادی کے ترنگ میں سب کچھ چھوڑنے کو تیار - کبھی کرم کے رسّے سے بندھا ہُوا حرص اور لالچ میں بے اختیار - کبھی دھرم کرم کا بالکل - اگ - کبھی جھوٹے نام سے انوراگ - کبھی تین گُنوں کا کھیل کھیلتا ہے - کبھی کرم دھرم اور بدھی کو خاک میں ملاتا ہے - جب سمجھیا گیان کا سُورج نکلتا ہے اور کرم دھرم رُوپی تارا منڈل کے بیچ زایل ہو جاتے ہیں - اس وقت اس من کا تماشہ دیکھنے کے لایق ہوتا ہے یہ سارے جگت کے چر اور اچر میں اپنے ہی آپ کو ویاپک سمجھتا ہے - یہ سب زہر ہے جو کچھ سنساری گوروؤں نے سکھایا پڑھایا ہے - یہ ہلاک کرنے والا ہے - سچا گورُو وہ ہے جو مُردہ کو زندگی بخشے - جو من مت چال چلتے ہیں - اور گورو مت سے تعلق نہیں - اُن کو یہ من ذرا سی غفلت میں کالا ناگ بن کر ڈس جاتا ہے - اور اتنا بے بس ہو جاتا ہے - کہ زہر دور کرنے والے منتر کو سننے تک نہیں دیتا - پھر سچا گورُو

کرے بھی تو کیا کرے ॥

ساکھی ۔ من کے متے نہ چالیئے ۔ من کے متے انیک
من پر جو اسوار ہیں ۔ سو سادھو کوئی ایک
من کے مارے بن گئے ۔ بن تج بستی مانہہ
کہیں کبیر کیا کیجئے ۔ یہ من بوجھے ناہہ

تیسویں رمینی

او بھُولے کھٹ درشن بھائی　پاکھنڈ بھیس رہا لپٹائی　۱
جیو سیو کا آین سونا　چارو بید چتر گن مونا　۲
جینی دھرم کا مرم نہ جانا　پاتی توری دیو گھر آنا　۳
دونا مردا چنپا پھُولا　مانو جیو کوٹی سم تولا　۴
او پرتھوی کو روم اوچارے　دیکھت جنم آپنو ہارے　۵
من متھ بند و کیے اس رارا　کلپے بندو کھسے نہیں دوارا　۶
تاکر حال ہوے اگھ کُوچا　چھ درشن میں جین بگوچا　۷

ساکھی ۔ گیان امر پد باہرے ۔ نیرے تے ہے دُوری
جو جانے تیہی نکٹ ہے ۔ رہیو سکل گھٹ پوری　۸

ترجمہ رمینی ۔ ۳۳ ۔ (۱) ۔ اور کھٹ درشن والے بھی بھولے ۔ سب پاکھنڈ کے بھیس میں لپٹے ہوئے ہیں ۔ (۲) ۔ جیو سیو دونوں کا گھر ناشمان ہے ۔ چار طرح کے جیو (انڈج پنڈج ۔ اُکھج ۔ سہنھاور) تو بدھ نظر ہی آتے ہیں ۔ چتر جوگیانی ہیں ۔ اور اپنے کو گنا تیت یعنی گنوں سے خالی مان رہے ہیں ۔ وہ بھی دھوکے میں پڑے ہیں ۔ (۳) ۔ جاینی شرادک کو بھی دھرم کا مرم معلوم نہیں ہے ۔ یہ (قربانی نہیں کرتے ۔ مگر) درختوں کے پتے اور پھول لاکر اپنے دیوتاؤں کو چڑھاتے ہیں ۔ (۴) ۔ دونا ۔ مروا ۔ اور چمپا کا پھول جن کو کروڑوں جیو کے برابر سمجھنا چاہیئے ۔ (توڑ لاتے ہیں) ۔ (۵) ۔ اور پرتھوی کے رو نگٹے اکھاڑتے ہیں ۔ اور اپنے جنم کو خراب کرتے ہیں (۶) ۔ من کو مستہ کر بندو (زیج) کو تحلیل کر کے اوپر چڑھاتے ہیں ۔ بندہ کو دکھ ہوتا ہے ۔ وہ اپنی جگہ چھوڑنا نہیں چاہتا ۔ (۷) ۔ اِن کا حال یہ ہے ۔ کہ یہ پاپ سے کوچے ہوئے پامال ہیں ۔ اسی وجہ سے کھٹ درشنوں میں جینیوں کی مذمت کی گئی ہے :۔ ساکھی ۔ (۸) گیان کا امرپد اِن سب سے باہر اور نزدیک سے بھی دور ہے ۔ جو اِس بیجے گیان کو جانتے ہیں ۔ اُن سے بیشک وہ بہت نزدیک ہے ۔ کیونکہ سرب گھٹ میں وہ بھرپور ہے کیونکہ وہ مالک کا انش ہے :۔



تشریح ۔ کھٹ درشنوں میں بھی حقیقت کا پتہ نہیں ملتا ۔ کوئی جھوٹے کرم میں کوئی بھرم میں ۔ کوئی لوک میں اور کوئی متھیا گیان وغیرہ میں پھنسا ہوا ہے ۔ ہر جگہ فریب اور دھوکا ہے ۔ سچا مرم کہیں نہیں ملتا ۔ یہ تو سمجھ ہی گئے ہو ۔ کہ جیو اور سیو دونوں ناشمان ہیں ۔ اِن میں سے چار پرکار کے جیو تو بندھے ہوئے نظر ہی آتے

ہیں ۔ مگر واچک گیانی جو اپنے کو گُن رہت سمجھ رہے ہیں ۔ وہ بھی بھرم میں پھنسے ہیں باقی بچے جو جینی اور شرادک ۔ اُن کو اہنسا کا ابھمان ہے ۔ وہ اپنے دیوتوں کے لئے یگیہ اور قربانی نہیں کرتے ۔ صرف پھول پتے چڑھاتے ہیں ۔ اِن سے کوئی پُوچھے تو سہی کہ کیا پھول دہتوں میں جیو نہیں ہے ؟ کیا درخت پرتھوی کے رونگٹے نہیں ہیں ؟ اگر اہنسا کا سچا ابھمان ہے ۔ تو درخت اور پھول پھل کو کیوں چھیڑتے ہو ؟ اس کے سوا اُن کا سادھن جس سے من کو متھ کر بیج کو میرو دنڈ کے سہارے برہمن مندر میں زبردستی چڑھاتے ہیں ۔ اُس سادھن میں کیا دھرا ہے ؟ اس سے پرمارتھ کا لابھ کیا ہوتا ہے ۔ ناحق کا دُکھ اپنے شریر کو دیتے ہیں ۔ کایا کشٹ میں فائدہ کیا ہے ؟ اُن کو پاپ نے پامال کر دیا ۔ دھرم کی غلط سمجھ کو چِت دِیا ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ کھٹ درشن میں اِن کی مذمت کی گئی ہے ۔ سُنو ۔ سچا گیان اِن پاکھنڈوں سے باہر ہے ۔ اُس کا تعلق تو صرف مالک سے ہے ۔ یہ سب جگہ بھرپور ہے ۔ جو اِس راز کو جانتے ہیں ۔ وہ اِس سے نزدیک ہیں ۔ انسان کو حقیقت پسند اور سار گرہن کرنے والا ہونا چاہیئے ۔ اور بس ۔

اکتیسویں رمینی

سُمرتی (شاستر) آئے گُنن کو چینھا (پہچانا) ۔ پاپ پُنیہ کو مارگ لینا (لیا) ۔ ۱

سُمرتی بید پڑھے اس رارا (ایسا جھگڑا) ۔ پاکھنڈ رُوپ کرے اہنکارا (غرور) ۔ ۲

پڑھے بید اور کرے بڑائی ۔ سنشے (شک) گانٹھی (گرہ) ابھوں (اب بھی) نہیں جائی ۔ ۳

۴ پڈھی شاستر جیو بدھ کرئی مُونڈی کاٹی اگمن کے دھرئی
(پڑھ کر — ذبح — سر — کاٹ کر — مورتی)

۵ ساکھی - کہہ کبیر پاکھنڈ تے بُہتک جیو ستائے
(بہت سے)
انوبھو بھاو نہ درشئی - جیت نہ آپو لکھائے
(دیکھا — زندگی میں — آپ کو)



ترجمہ رمینی ۳۱ - (۱) - سُمرتی (دھرم شاستر) نے گُنوں کو پہچانا ہے - اور اس لئے پاپ پُنیہ کا راستہ اختیار کیا ہے - (۲) - ایسا جھگڑا بید و سُمرتی کو پڑھ کر ہوا ہے - اور پاکھنڈ روپ کا اہنکار کیا جاتا ہے (۳) - بید پڑھ کر بڑائی کرتا ہے - مگر اب تک بھی سنشے کی گانٹھ نہیں کُھلی (۴) - شاستر پڑھ کر جیو کو ذبح کرتے ہیں - اور سر کاٹ کر موتوں کے سامنے رکھتے ہیں - ساکھی - (۵) - کبیر صاحب کہتے ہیں - کہ پاکھنڈ سے جیوں کو ستایا - انوبھو بھاو سوجھ نہیں پڑا - نہ جیتے جی اپنی خبر پائی -



تشریح - دھرم شاستر نے گنوں کا بڑنے کرکے پاپ پُنیہ کا راستہ چلایا وید اور سُمرتی دونوں نے ناحق کا جھگڑا پیدا کر دیا - اِن کو پڑھ کر پاکھنڈ روپ میں اہنکار اور ابھمان پیدا ہوگیا - وید پڑھ کر سوا اپنی بڑائی کرنے کے اور کچھ نہیں سُوجھتا شک و شبہات جیوں کے ہیتوں بنے ہی رہتے ہیں - ساری عُمر وید پڑھے اور کورے کے کورے ہی رہے - یہ دیکھو پڑھتے ہیں شاستر اور ذبح کرتے ہیں جیو کو اِن غریبوں کا سر کاٹ کر پتھر کی مورتیوں کے آگے رکھتے ہیں - اِن کو جڑ اور چیتن کے فرق کا بھی کچھ علم نہیں ہوا - کبیر صاحب فرماتے ہیں - ایسی پاکھنڈ سے کتنے جیو ستائے جا رہے ہیں - لوگ انوبھو بھاو کو نہیں دیکھتے - نہ اپنے آپ کو پہچانتے ہیں - سب پاکھنڈ ہی پاکھنڈ ہو رہا ہے

بتیسویں رمینی

اندھ سو درپن ویدپُرانا
(آئینہ) (کا)
دربی کہا مہارس جانا
(کس طرح) (بڑے لذت) (چچھ)

جس کھر چندن لادے بھارا
(گدھا) (بوجھ)
پری مَل باس نہ جان گنوارا
(مگر ملیا گر چندن خوشبو)

کہہ کبیر کھوجے اسمانا
سو نہ مِلا جو جائے اُبھمانا
(غرور)



ترجمہ رمینی ۔ ۳۲ ۔ (۱) ۔ ویدپوران اندھوں کے آئینہ ہیں ۔ کرچھُلی یا چچھ کو لذیذ شے کی لذت کا کیا علم ہے ۔ (۲) ۔ گدھے کی پیٹھ پر چندن لدا ہوا ہے ۔ مگر وہ گنوار کیا جانتا ہے ۔ کہ ملیا گر چندن کی خوشبو کیسی ہوتی ہے ۔ (۳) ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ یہ آسمان پر کھوجتے ہیں ۔ مگر جس سے ابھمان جائے وہ نہیں ملتا ؛



تشریح ۔ ویدپوران پڑھتے ہیں ۔ مگر حقیقت کی خبر نہیں ۔ یہ اندھوں کے آئینہ ہو رہے ہیں ۔ جس کی آنکھ نہیں ہے ۔ وہ بھلا آئینہ کیا دیکھیگا ۔ اور اُس میں کیا دیکھیگا ۔ آنکھ ہو تو اپنی شکل نظر آئے ۔ گیان ہو تو ویدپُران میں بھی اپنا رُوپ دکھائی دے ۔ برتن میں لذیذ کھانا بھرا ہے ۔ چچھ سے نکال کر وہ اوروں میں تقسیم کیا جاتا ہے مگر جڑ چچھ کو لذت کا علم کیا ہے ۔ یہی حال ویدو پوران پڑھنے والوں کا ہے ۔ گدھے پر چندن لدا ہے ۔ اُس کے ناک کو اُس کی خوشبو نہیں ملتی ۔ کتابوں کے بوجھ سے لوگ لدے ہیں ۔ مگر اصلی علم کا پتہ تک نہیں ۔ یہ وید پڑھنے والے وید پڑھ کر مالک کی

تلاش سورگ اور آسمان میں کراتے ہیں۔ اِن کو تو اِتنا بھی علم نہیں ہُوا۔ کہ ان کا دھیان جاتا۔ کام کرودھ۔ اہنکار کے مارے ہوئے اصلیت کو کیا سمجھیں گے۔

تینتیسویں رمینی

وید کی پُتری سمرتی بھائی — سو جیوری کر لینے آئی ۱

آپو ہی بری آپو گر بندھا — جھوٹی موہ کال کو دھندھا ۲

بندھوت بندھا چھوڑی نا جائی — وشے سروپ بھولی دُنیائی ۳

ہمرے لکھت سکل جگ لُوٹا — داس کبیر رام کہی چھُوٹا ۴

ساکھی۔ رام ہی رام پکارتے — جیبھ پری گو روس
سُودھا جل پیوے نہیں کھود پیئن کی ہوس ۵

ترجمہ رمینی ۳۳۔ (۱) سمرتی وید کی بیٹی ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں رسّی لے کر آئی۔ (۲)۔ اِنسان، خود ہی بٹا اور خود ہی اپنے گلے میں باندھا۔ اور موہ کال کے جھوٹے دھندے میں پھنس رہا۔ (۳)۔ گرہ پر گرہ اینٹھن پر اینٹھن پڑتی گئی۔ چھُوٹنا مشکل ہُوا۔ دُنیا وشے بھوگ کا روپ بن کر بھُولی۔ (۴)۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے تمام جگت لوٹا گیا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ صرف داس رام کہکر چھُوٹا۔ ساکھی۔ (۵) رام

رام کہتے ہوئے زبان میں گھٹا پڑ گیا۔ پوتر جل کوئی نہیں پیتا۔ کھود کر پانی پینے کی ہوس رہتی ہے۔

تشریح۔ وید مستند بالذات و سمرتی مستند بالغیر کہلاتے ہیں۔ سمرتی وید کے آدھار پر انسان نے رچا۔ یہ بندھن روپ ہو کر آئی۔ اور کرم کانڈ کا فضول جال پھیلا دیا۔ کیسے اندھیر کی بات ہے۔ آپ انسان نے یہ رسی بٹی اور آپ ہی اُس نے اپنے گلے میں پھانسی لگائی۔ تمام دُنیا و شے کے بندھن میں پھنسی ہے۔ گرہ پر گرہ لگتی جا رہی ہے۔ چھُوٹنے کا اپائے نظر نہیں آتا۔ اِس سمرتی کے پرتاپ سے جمراج نے جگت کو لوٹ لیا۔ کوئی کوئی بھگت رام نام لے کر اِس کے پھند سے بچا۔ کیا کہا جائے۔ رام رام کی صدا سُناتے ہوئے ہمارے زبان میں گھٹے پڑ گئے۔ مگر کون سُنتا ہے۔ پوتر اور شُدھ جل جو رام نام امرت ہے۔ وہ تو پیا نہیں جاتا۔ کنواں کھود کر پانی نکال کر پینے کی ہوس ہے۔

چونتیسویں رمینی

بڑھی بڑھی پنڈت کیسے چتورائی ‏ ‏ بچ مکتی ہی موہی کہہ سمجھائی ۱

کہاں بسے پُرش کون سو گاؤں ‏ ‏ سو موہی پنڈت سناؤ سو ناؤں ۲

چاری وید برہما نج ٹھاٹا ‏ ‏ مکتی کا مرم انہوں نہیں جانا ۳

دان پُنیہ اُن بہت بکھانا ‏ ‏ اپنے مرن کی خبر نہ جانا ۴

۵ ایک نام ہے اگم گنبھیر تہواں استھر داس کبیرا
ساکھی۔ چینٹی جہاں نہ چڑھ سکے رائی نہیں ٹھہرائے
۶ آواگمن کی گم نہیں۔ تہاں سکلو جگ جائے



ترجمہ رمینی ۳۴-(۱)۔ پنڈت پڑھ پڑھ چتورائی کرتا ہے۔ ذرا اپنی مکتی کا تو حال مجھ کو بتاؤ۔(۲)۔ پُرش کہاں بستا ہے۔ اور وہ کون گاؤں ہے۔ پنڈت! ذرا اُس کا نام تو سناؤ۔(۳)۔ برہما نے چار بید بتلائے مگر اُن کو بھی مکتی کا مرم نہیں معلوم ہوا۔(۴)۔ دان پُنیہ کی بات تو بہت سُنائی۔ مگر یہ خبر نہیں۔ کہ خود موت کے مُنہ میں ہیں۔(۵)۔ ایک نام اگم اور گنبھیر ہے۔ اُسی میں اے کبیر! داس استھر ہے۔ ساکھی۔ نہ جہاں چینٹی جا سکتی ہے۔ نہ اُس میں رائی ٹھہر سکتی ہے۔ آنے جانے کا اُس میں گمان نہیں ہے۔ مگر ساری دُنیا اُسی میں چلی جا رہی ہے ؛



تشریح۔ دوسروں کو پنڈت لوگ مکتی کا سادھن بتاتے ہیں۔ اور آپ بندھے ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی پُوچھے وہ پُرش کہاں رہتا ہے۔ کون گاؤں ہے۔ کیا اُس کا نام ہے۔ برہما چار ویدوں کا بکتا اس بھید سے ناواقف ہے۔ دان پُنیہ کی بدھی تو خوب بتائی۔ مگر حضرت کال کے مُنہ کے لقمے بنے ہوئے ہیں۔ صرف ایک نام لینے والے بھگت نام میں قایم ہیں۔ باقی یوں ہی سب جھک مارتے ہیں۔ کال پُرش برہمہ کے مُنہ میں تمام دُنیا چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ اُس میں چینٹی نہیں جاتی۔ نہ رائی ٹھہرتی ہے۔ نہ آواگمن ہے۔ جو من بانی کے پرے بھی کہا جاتا ہے ؛

پینتیسویں رمینی

پنڈت بھولے پڑھی گنی بیدا	آپو اپن پو جانو نہ بھیدا	۱
سندھیا ترپن او کھٹ کرما	ای بہو روپ کرہیں اس دھرما	۲
گایتری جگ چاری پڑھائی	پوچھہو جائے مکتی کن پائی	۳
اور کے چھوئے لیت ہو سینچا	تم سے کہو کون ہے نیچا	۴
یہ گن گرب کرو ادھکائی	اتی کے گرب نہ ہوئے بھلائی	۵
جاسو نام ہے گرب پرھاری	سو کس گرب ہی سکے سہاری	۶
ساکھی - کل مریادا کھوئے کے	کھوجہی پد نروان	
انکر بیج نسائے کے	بھئے بدیہی تھان	۷

ترجمہ رمینی ۳۵ - (۱) - پنڈت ویدوں کو پڑھ گن کر بھولے - اپنے اپن پو کا بھید نہیں ملا - (۲) - سندھیا - ترپن - کھٹ کرم اور ایسے ایسے بہت سے کرموں کو دھرم بتایا ہے - (۳) - چار یگ سے برابر گایتری پڑھاتے چلے آرہے ہیں - مگر ان سے پوچھو - اسکے پڑھنے سے کن کن کو مکتی ملی ہے - (۴) - اگر اور کوئی چھولے - تو آپ اپنے کو پانی سے سینچ کر پوتر کرتے ہیں - (گویا اور لوگ ناپاک ہیں) بھلا ان سے دریافت تو کرو - کہ کیا تم سے بھی کوئی نیچا اور رذیل ہے - (۵) - اپنے گن پر غرور

بہت کرتے ہو۔ بےحد گھمنڈ کرنے میں بھلائی نہ ہوگی۔ (۶)۔ جس کا نام گرب پرھاری یعنی غرور کا سرنیچا کرنے والا ہے۔ وہ تمہارے غرور کو برداشت نہ کرسکیگا۔ ساکھی ۔(۷)۔ کُل اور مریادا کو کھوکر تب ہی زبان بد کی کھوج کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب بیج اور انکر تک بھسم ہو جائیں۔ تب بدبھی بنا جاتا ہے۔ جنھوں نے کیا ہے۔ اِسی طرح کیا ہے۔ جب تک ذات ابھمان اور کُل کا غرور ہے۔ وہ اِس کے ادھکاری نہیں ہیں ؂

تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب واضح ہے

چھتیسویں رمینی

گیانی چتر دچکشن لوئی ایک سیان سیان نہ ہوئی ۱
(بابیک بین)

دُوسر سیان کو مرم نہ جانا اُتپتی پرلے۔ رین بہانا ۲
(رات دن)

پانچ ایک سمین ہی ٹھانا نیم دھرم سنجم بھگوانا ۳
(سب نے بنایا) (ہمیشہ بجارت)

مہری اَس ٹھاکرٹیے جن جائی پالن بھست گالو دُلہائی ۴
(دیسے) (پنوں کے بہشت کے) (دُولہا ہے)

ساکھی ۔ تے نرمری کے کہاں گئے جن دیکھو گورو جھوٹھ
رام نام نج جان کے چھوڑھو بستو کھوٹ ۵

نوٹ: ادویت وادی وغیرہ

ترجمہ رمینی ۳۶ - (۱) چتر گیانی اور باریک بین لوگ جو ایک ہی تتو کو مانتے ہیں سیانے نہیں ہیں - (۲) - دوسرے عقلمند جو دو تتو مانتے ہیں اُن کو مرم نہیں معلوم ہے - وہ اُتپتی - پرلے - اور رات دن دوندوالے جگت میں (پریشان) رہتے ہیں - (۳) - سب نے مل کر ایک تجارت اختیار کر لی ہے - اور نیم - دھرم - سنجم - بھگوان (تجارت کے سامان ہیں) - (۴) جنہوں نے ہر ہی یعنی وشنو کے ایسا ٹھاکر کا اشٹ کیا - اُنہوں نے بچوں کے گانوں روپی بہشت کے دولہا ہونے کا سوانگ رچا ہے - ساکھی - (۵) جنہوں نے گورو کو چھوٹا سمجھا وہ مر کر کدھر گئے؟ تم رام نام کو خاص طور پر جانکر کھوٹی چیزوں کو چھوڑو ۔

تشریح - ہوشیار گیانی اور لطیف عقل والے انسان موحد اد ویت وادی ہوتے ہوئے بھی سیانے نہیں ہیں - کیونکہ جو ایک تتو کہکر اپنی تسلی کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں - کیونکہ جب دو ہونگے تب ہی ایک کا دھیان ہوگا - ایک کہنے والا درپردہ دو کا وہم دلاتا ہے - جو ہے وہ ہے - ایک کیسے کہا جائے - موحد نے یہ غلطی کی - جو دویت وادی مشرک ہیں - وہ تو یوں ہی بے خبر ہیں - اور دوند کی دُنیا کے رات دن موت - پیدائش - سُکھ - دُکھ وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں - اِن دونوں نے دھرم کو بیوپار بنا رکھا ہے - اور نیم دھرم سنجم بھگوان کو بیچتے رہتے ہیں - دوکان داری کے سوا اِن میں کیا ہے - اور جو تثلیث کے ماننے والے ایشور - جیو - پرکرتی کی صدا سُناتے ہیں - وہ وشنو کے بھگت ہوکر عارضی بہشت میں جاتے ہیں - جو کہ بچوں کا کھیل ہے ۔

شلوک - جو گورو کو چھوٹا جانتے ہیں - وہ سب موت کے شکار ہیں - اِس لئے تم

گورو دوارا رام نام کو لے کر ان ناقص چیزوں سے علیحدہ رہو۔

سینتیسویں رمینی

ایک سیان سیان نہ ہوئی ۔ دوسر سیان نہ جانے کوئی ۱
تیسر سیان سیانے کھائی ۔ چوتھ سیان تہاں لیجائی ۲
پنچیئے سیان نہ جانے کوئی ۔ چھٹئیں میں سب گیل بگوئی (گئے) ۳
ستیئں سیان جو جانے بھائی ۔ لوک وید میں دیہو دکھائی (دکھلائے) ۴
ساکھی۔ بیجک بتاوے بت کو ۔ جو بت (دھن) گپتا ہوئے
شبد بتاوے جیو کو ۔ بوجھے بِرلا کوئے (پوشیدہ) (کوئی شاذ) ۵

ترجمہ صاف ہے۔ نیچے تشریح پڑھو۔

تشریح ۔ جو ایک برہمہ کو جانتے ہیں۔ وہ دو کے خیال سے دور نہیں رہتے کیونکہ جب تک دو نہ ہوں۔ تب تک ایک کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک کی تمیز تو دوئت میں ہوگی جب دو ہونگے ۔ دوسرے لوگ جو مایا کو جانتے ہیں۔ اور اسی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ وہ بھرم میں پڑے ہیں۔ تیسرے جو جیو ہی کو ٹھیک جانتے ہیں۔ اُن کی دانائی اُن ہی کو کھا ڈالتی ہے۔ چوتھے جو ایشور وادی ہیں۔ وہ ایشور کے لوک میں

کچھ عرصے کے لئے جاتے ہیں۔ پانچویں جو پانچ اندریوں کی لذتوں میں پڑے ہیں۔ وہ یوں ہی عقل سے خالی ہیں چھٹویں جو من کو سب کچھ جانتے ہیں۔ وہ من ہی کے پیٹ میں پڑے رہتے ہیں اور گمراہ ہیں۔ اب رہ گئے ساتویں حقیقت پسند۔ اگر یہ لوک وید میں نظر آویں۔ تو ہم کو دکھا دو۔ حقیقت پسند کہیں نظر نہیں آتے ۔

کبیر صاحب کا بیجک اصل میں چھپی ہوئی دولت کا پتہ دیتا ہے۔ شبد سے صرف جیو کا انسان ہونا ہے۔ کیونکہ شبد جیو پنے کا ظہور ہے۔ ان باتوں کی سمجھ کسی برلے کو آتی ہے۔ بات اشارہ میں جیوں کے ساتھ کی جا رہی ہے۔ جو سمجھتے ہیں۔ سمجھتے ہیں۔ جو نہیں سمجھتے وہ نہیں سمجھتے ۔

اڑھتیسویں رمینی

۱ بہی بدھی کہوں کہا نہیں پانا — مارگ ماہیں پسارنی تانا

۲ رات دیوس ملی جورنی تاگا — اُوٹت کاتت بھرم نہ بھاگا

۳ بھرمے سب گھٹ رہیو سمائی — بھرم چھانڈی کتہوں نہیں جائی

۴ پرے نہ پوری دِنوں دِن چھینا — جہاں جاہو تہاں انگ بہینا

۵ جو مت آدی انت چلی آیا — سو مت اُن سب پرگٹ سنایا

ساکھی۔ وہ سندیش پھر مانی کے لیہنا سیس چڑھائے

۶ سنتو ہے سنتوش سُکھ رہہو تو ہردے جڑائے

ترجمہ رمینی ۳۸ - (۱)- اِس طرح میں سمجھاتا ہوں مگر کوئی نہیں مانتا راستہ ہی میں تانا بانا پھیلا دیا ہے - (۲) - رات دن (ذلیل و حجت کا) تانا بن کر جوڑتے رہتے ہیں - اُس کو برابر اُدھیڑتے اور کاٹتے رہتے ہیں - مگر بھرم دُور نہیں ہوتا - (۳)- سب کے دلوں میں بھرم سمایا ہوُا ہے - بھرم کو چھوڑ کر کہیں جایا نہیں جاتا - (۴) - پوری نہیں پڑتی - دِنوں دِن چھین ہوتے جاتے ہیں - جہاں جاؤ وہاں ہی عضووں کا قطع برید نظر آتا ہے - (نقص ملتا ہے) - (۵) - جو مت آدی انت سے چلا آیا ہے وہی مت سنتوں نے پرگٹ کر کے سُنایا ہے - ساکھی - (۶) - اِس پیغام کو سچا سمجھ کے سر پر چڑھاؤ - اے سنتو! اگر سنتوش سُکھ کو پراپت کر لو - تو تمہارا دِل خود بخود ٹھنڈا ہو جائیگا ؛

تشریح - کبیر صاحب فرماتے ہیں - میں اُن کو اِس طرح سمجھاتا ہوں - مگر میرا کہنا کوئی نہیں مانتا - یوں ہی راہ میں ٹانگ اڑایا کرتے ہیں - رات دِن بحث و مباحثہ کا بازار گرم ہے - دلیل - سند - پرمان اور حوالہ کا زور ہے - اُسی کاتے ہوئے سُوت کو برابر کاٹتے اور اُدھیڑتے رہتے ہیں - مگر بھرم نہیں جاتا - بھرم کا چور سب کے دلوں میں ہے - مگر اس بھرم کا تیاگ بھی نہیں کیا جاتا - دنوں دِن کمزوری آ رہی ہے - پوری کسی کی بھی نہیں پڑتی - جہاں دیکھو وہاں ہی نقص ہے - جو مت کہ آدی انت سے چلا آیا ہے - اُسی کو سنتوں نے پرگٹ کر کے سُنایا ہے - اِس کو سچا سمجھ کر سر پر چڑھاؤ - سنتوش کو دھارن کرو - شانتی ملے گی اور بھرانتی جاتی رہے گی ؛

اُنتالیسویں رَمینی

جِن کلمہ کلی ماہیں پڈھایا	کُدرت کھوجی تنہوں نہیں پایا	۱
کرمت کرم کرے کرتُوتی	وید کِتاب بھیا سب ریتی	۲
کُرمت سو جو گربھ اُوتریا	کُرمت سو جو نام ہی دھریا	۳
کرمت سُنّتی اَور جنیو	ہِندُو تُرک نہ جانے بھیو	۴

ساکھی۔ پانی پَوَن سنجوے کے رچیا ای اُتپات
شُونیہ ہی سُرت سمانیا کاسوں کہئے جات ۵

ترجمہ رمینی ۳۹۔ (۱)۔ جنہوں نے کلی یُگ میں کلمہ پڑھایا۔ انکو بھی قدرت کا کھوج نہیں مِلا۔ (۲)۔ کرامت کرم اور کرتُوت کرتے ہیں۔ ہر طرح سے اُن کی کتاب (قرآن) ہی اُن کے لئے ہوگئی۔ (۳)۔ (کس کرامت کو ڈھونڈتے ہو)۔ (بچہ کا) حمل میں آنا ہی کرامت ہے۔ نام کا دھرنا ہی کرامت ہے۔ (۴)۔ کرامت۔ سُنّت اور جنیو ہی میں سب رہ گئے۔ ہندو اور تُرک دونوں بھید سے خالی ہیں۔ ساکھی۔ (۵)۔ پانی اور ہوا کے مِلاپ سے یہ اُتپات رچا گیا۔ سُرت شُونیہ میں سماتی کسی کو کس طرح کہا جائے۔

تشریح - جنہوں نے کلی یُگ میں لکھہ پڑھایا - اُن کو بھی قدرت کے کھوجنے سے کچھ نہیں ملا - یہ بھی کرامت کرم اور کرتوت میں بھولے اور قرآن کو اپنا وید بنایا - ان کے یہاں کرامت پر زور ہے - معجزہ کی بزرگی بیان کی جاتی ہے - یہ نہیں سمجھے کہ حمل میں آنا اور نام پانا خود بڑی کرامت ہے - الغرض مسلمان تو کرامت اور سُنت میں اور ہندو جنیؤ کے پھندے میں پڑے - دونوں میں سے کسی کو بھی حقیقت نہیں ملی - پہلے شونیہ (خلا) تھا - اسی میں سُرت (روح) سمائی ہوئی تھی - پانی اور ہوا کے میل سے یہ بکھیڑا - دوپی شریر پیدا ہوا - مگر بات کس سے اور کیونکر کہی جائے -

چالیسویں رمینی

آدم آدی سُدھی نہیں پائی ماما ہوا کہاں تے آئی ۱

تب ہوتے نہ ترک او ہندو مایا کے رُدھر پتا کے بندو ۲

تب نہیں ہوتے گائے کسائی کہو بسملا کین پھرمائی ۳

تب نہ لاہو کُل اَد جاتی دوجک بھست کہاں اُتپاتی ۴

من مسلے کی کھبری نہ جانے متی بھلانی دُوئی دین بکھانے ۵

ساکھی - سنجوگے کا گُن رہے - بن جوگے گُن جائے

جبھیا سواد کے کارنے - کینھے بہُت اوپائے ۶

(حاشیہ: ماتا، جو، جسم، اور، ماں، خون، بھلند، قصائی، بسم اللہ، کس نے، فرمایا، اور، دوزخ، بہشت، پیدا ہوئے، مسئلہ، خبر، عقل، دو، زبان کی لذت کی وجہ سے، کیا، تدبیر)

(حاشیہ کنارہ: اپنا کو وچار)

ترجمہ رمینی - ۴۰ - (۱) - آدم کو جو سب سے پہلے پیدا ہوا تھا - اس بات کی خبر ہی نہیں ہے - کہ حوا اُس کی استری کہاں سے پیدا ہو گئی - (۲) اُس وقت ترک اور ہندو کہاں ہوتے تھے - نہ ماں کا خون تھا نہ باپ کا نطفہ تھا - (۳) - تب گائے اور قصائی بھی نہیں تھے - کہو تب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کس نے فرمایا تھا - (۴) تب کُل اور جاتی نہیں تھیں دوزخ اور بہشت تب کہاں پیدا ہوئے تھے - (۵) من کے مسئلے کی کسی کو خبر نہیں ہے - عقل کو بے عقلی آئی - تب دو دین ہندو اور مسلمان کے بنائے گئے - ساکھی - (۶) - سنجوگ سے گُن رہتا ہے - اور بغیر یوگ کے چلا جاتا ہے - صرف زبان کی لذت کے لئے بہت تدبیریں کی گئیں ۔



تشریح - کی ضرورت نہیں - مطلب بہت صاف ہے - ساکھی کا مطلب یہ ہے - کہ جب سنجوگ یعنی چیزوں کا میلاپ ہوتا ہے - تب ہی اُن کے درمیان خاص طرح کا حرکت دینے والا خیال دِل میں پیدا ہوتا ہے - اور جب سب علیحدہ ہو جاتی ہیں - تب یہ گُن جاتا رہتا ہے - اندری اور اندریوں کے دشتے اکٹھے ہوئے - تب منکو اندری بھوگ کا خیال ہوا - اور زبان کے سواد کے لئے کباب - قیمہ وغیرہ کا خیال پیدا ہوا

اکتالیسویں رمینی

انبو کی راشی سمندر کی کھائی - ربی ششی کوٹی تینتیسو بھائی
بھنور جال تکیں آسن مانڈا - چاہت سُکھ دُکھ سنگ نہ چھانڈا

۳ دُکھ کا مرم کاہو نہیں پایا — بہت بھانتی کے جگ بورایا
(کسی نے)

۴ آپو ہی باور آپو سیانا — ہردیا بست رام نہیں جانا
(طرح طرح — دیوانہ)

(پاگل — دل میں — بستا ہے)
ساکھی - تے ہری تینئی ٹھاکرا - تینئی ہری کے داس

۵ نایم بھیا نہ یامنی - بھامنی چلی نراس
(وہی — وہی — عورت — رات)

ترجمہ رمینی اکہم - (۱) - بندو (قطروں) کی ڈھیر اور سمندر کی کھائی میں تینتیس کروڑ سورج چاند وغیرہ دیوتا پیدا ہوئے ہیں - (۲) - سب نے بھنور جال میں آسن مار رکھا ہے - سکھ چاہتے ہیں مگر دُکھ کا سنگ چھوڑا نہیں جاتا - (۳) - کسی کو بھی دُکھ کا بھید معلوم نہیں ہے - اور کئی طرح سے دُنیا باولی ہو گئی ہے - (۴) - آپ ہی باولے اور آپ ہی سیانے ہیں - جو رام ہردے میں بستا ہے - اُس کو نہیں جانتے - ساکھی - (۵) - یہی جیو آپ ہی کو مالک اور اپنے ہی آپ کو داس سمجھ رہا ہے - جنہوں نے نیم اور یامنی کو نہیں مانا - اُن کی طرف سے بھامنی روپ مایا اُداس ہو کر چلی گئی ؛



تشریح - پرکرتی کے سمندر میں بے شمار بوند ہیں - اِن بوندوں کی الگ الگ جداگانہ شکل کی شخصیتوں اور فردیتوں میں ظاہر ہوئی - یعنی بوند گُتھے - اُن سے کہیں سورج پیدا ہوا - کہیں چاند پیدا ہوا - کروڑوں دیوتا وغیرہ پیدا ہو گئے - یہ دراصل خلقت کے بے شمار نقطے اور مرکزی نقطے ہیں - جو یہ مانوؤں کے اکٹھا ہو جانے سے بیشمار شکلوں میں ظاہر ہو گئے - ایک شخص تم ہو - ایک میں ہوں - ایک دیوتا ہے - ایک دانا ہے - وعلیٰ ہذا القیاس - اِن سب میں اہم بھاو یعنی اہنکار پیدا ہوا - اہنکار کے پیدا ہونے

نہی سے کرم بھرم - اور کرم بھرم سے آواگون کا بھنور پیدا ہؤا - سب کے سب اُسی
بھنور میں غوطے کھا رہے ہیں - سُکھ چاہتے ہیں - مگر اہنکار جو دُکھ رُوپ ہے چھوڑا نہیں
جاتا - یہ دُکھ کا بھید کسی کو معلوم نہیں ہے - ہزاروں طرح سے لوگوں کو دیوانہ اور پاگل
بنایا گیا ہے - یہ اہنکار بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھا - کہ لوگ اہم برہمہ کی صدا یاد
کرنے لگے - کوئی اہم برہمہ کہتا ہے - کوئی اہم جیو کہتا ہے - مگر دِل میں بستے ہوئے
رام کو نہیں جانتے - دِل اہنکار ہی کو دے رکھا ہے - اِس لئے بھرم میں پڑ کر آپ ہی
ٹھاکر اور آپ ہی داس بنے ہوئے ہیں - اور اہنکار ہی کی پرتیتی میں جان دے رہے
ہیں - اِن میں سے جو دانا تھے - اور سمجھ بوجھ رکھتے تھے اور اصلیّت سے با
خبر تھے - وہ اہنکاری نہیں ہوئے - جنہوں نے نہ اہم برہمہ کہا - نہ اہم جیو کہا - اُن
کے لئے نہ چمرلج پیدا ہؤا نہ چمرلج کی شکتی راتری رُوپ یامنی پیدا ہوئی اِن سے
بھاصی مایا نراس ہو کر چلی گئی - کیونکہ جس رتی سے مایا باندھتی ہے - وہ اہنکار ہے
یہاں اہنکار کا پتہ ہی نہیں - پھر مایا اِن کو باندھے تو کس سے باندھے ۔

بیالیسویں رمینی

جب ہم رہل رہا نہیں کوئی — ہمرے ماہیں رہا سب کوئی ۱
کہہ ہؤ سو رام کون تو سیوا — سو سمجھائی کہو موہی دیوا ۲
پھر پھر کہوں مارو سب کوئی — جھوبر نے جھونٹا سنگتی ہوئی ۳
آدر کر کے بنئے ہم دیکھا — تہاں تے اُٹھیا بیٹھی مکھ بیکھا ۴

یہ بدھی کہوں مانو جو کوئی   جیس مکھ تس جو ہردیا ہوئی ۵
کہیں کبیر ہنس مُسکائی   ہمرے کہلے چھوٹو بھائی ۶

ترجمہ رمینی ۴۲ - (۱) - جب ہم تھے تب کوئی نہیں تھا - سب ہمارے ہی اندر بستے تھے - (۲) - رام کہو اُس وقت تمہاری کیا سیوا تھی - مجھ کو اے دیو! سمجھا کر بتاؤ - (۳) - اگر سچ سچ کہتا ہوں تو سب مارتے ہیں - جھوٹے جھوٹوں کی سنگت میں پڑے ہیں - (۴) - اندھا کہتا ہے - ہم نے سب کچھ دیکھا - وہاں دیکھنے والا داخل ہو کر مکھ (اصلیت) کا پتہ پایا - (۵) اگر کوئی مانے تو میں اُس کو اسی طرح کہتا ہوں - جیسا دل ویسا کلام - جیسا من ویسا کام - (۶) - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ ہنس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں - اگر نہ چھوٹیگا - تو ہمارے ہی اُپدیش سے چھوٹے گا :-

تشریح - ست پُرش کی بانی ہے - حقیقت سب سے پہلی اور سب کی مُبدا ہے - جب ہم (حقیقت) تھے - تب اور کوئی چیز نہیں تھی - سب ہم میں ہی تھے - نہ رام کی کوئی سیوا کرتا تھا - نہ سیوا بندگی کا بیوہار تھا - یہ اندھے اہنکاری جیو اصلیت کے جاننے کے دعویدار ہیں - حالانکہ وہاں صرف روحانی آنکھ رکھنے والے اہنکار سے خالی - اصلیت اور حقیقت پسند طبیتوں کی پہنچ ہے - سچی بات سُن کر لوگ بُرا مانتے ہیں - اور جھوٹ کی صحبت پسند کرتے ہیں - ہم تو سچی سچی بات سناتے ہیں - جیسا دل میں ہے - ویسا ہی زبان سے برآمد ہوتا ہے - بدھ (بندھے ہوئے) جیو اگر ہماری سُنتے ہیں - تو بندھن سے چھوٹیں گے - ورنہ اُن کی مُشکیں اسی طرح کسی رہیں گی :-

تینتالیسویں رَمینی

جن جن آپو لین وشواسا نرک گئے تیہی نرک ہی باسا ۱
آوت جات نہ لاگ ہی بارا کال اہیری سانجھ سکارا ۲
چودہ بدیا پڑھی سمجھاوے اپنے مرن کی کھبری نپاوے ۳
جانے جیو کو بڑا اندیشا جھوٹ جانکے کہے سندیشا ۴
سگت چھانڈی کرے اسرارا اُبھجے موٹ نرک کی دھارا ۵
ساکھی۔ گورُو دروہی اَو من مکھی ناری پُرش بچار
تے نرچوراسی بھرمہیں جب لگ ششی دنکار ۶

ترجمہ رَمینی ۴۳۔ (۱)۔ جن جن لوگوں نے من مت ہوکر آپ وشواس کیا وہ نرک میں گئے اور نرک ہی میں باسا کیا۔ نرک میں آتے جاتے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ کال شکاری صبح شام برابر شکار مارتا رہتا ہے۔ (۳)۔ چودہ بدیا پڑھ کر سمجھاتے ہیں۔ اُنکو اپنی موت کی خبر ہی نہیں ہے۔ (۴)۔ جانے والے جیو کو بڑا اندیشہ پڑا ہے۔ جھوٹ جانکر سندیسہ دیتا ہے۔ (۵)۔ (اچھی) سنگت چھوڑکر (اپنے من مت) کا اصرار کرتا ہے۔ اور نرک کی موٹی دھارا کو اُلجھا دیتا ہے۔ ساکھی۔ ستری پُرش جو گورو دروہی اور من مکھی ہیں۔ وہ اُس وقت تک چوراسی بھرمتے رہتے ہیں۔ جبتک

چاند سورج کا بیوہار جگت میں ہے۔:

تشریح۔ من مت کا وشواس نرک میں لیجاتا ہے۔ کیونکہ وہ اہنکار کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو جیسا سوچتا ہے۔ ویسا ہی ہوجاتا ہے۔ کال سر پر شکار کر رہا ہے۔ نرک میں آتے جاتے دیر نہیں لگتی۔ ودیا پڑھ کر اپنی زندگی کے انجام کی تو خبر ہی نہیں ہے۔ اوروں کو سمجھاتے رہتے ہیں۔ جو جیو اِس من مکھی اُپدیش کو جان گئے ہیں۔ اُن کو فکر رہتی ہے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اِس اہنکاری و من مکھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ آدمی کا سندیش جھوٹا ہے۔ جو سچے سادھو اور گورو کی سنگت چھوڑ کر من مکھی باتوں پر اصرار کرتا ہے۔ وہ نرک کی موٹی دھار کو اُلچتا رہتا ہے۔ من مکھی اور گورو کے مخالفوں کو اُس وقت تک چوراسی ہے۔ جب تک کہ چاند و سورج آسمان پر ہیں۔

چوالیسویں رمینی

کبہوں نہ بھیٹے سنگ اُو ساتھا ایسے جنم گنوایو ہاتھا ۱
بہُر بہُر نہ ایسے پیہو اُٹھانا سادھو سنگ تم نہیں پہچانا ۲
اب تو ہوئے نرک میں باسا نِش دِن بریے لبار کے باسا ۳
ساکھی۔ جات سبن کو دیکھیا کہے کبیر پکار
چیتوا ہو ہو تو چیتی لو دوس پہرت ہے دھار ۴

ترجمہ و شرح کی ضرورت نہیں۔ مطلب واضح ہے ؛

پینتالیسویں رمینی



ہرناکش راون گئے کنسا — کرشن گئے سر نر منی بنسا ۱
برہما گئے مرم نہیں جانا — بڑ سب گیو جو رہے سیانا ۲
سمجھ نہ پری رام کی کہانی — نربک دودھ کہ سربک پانی ۳
رہی گو پنتھ تھکت بھیا پونا — دشو دشا اُجاری بھو گونا ۴
مین جال ہے ای سنسارا — لوہے کی ناو پکھان کے بھارا ۵
کھیوے سبے مرم نہیں جانا — تبہی بو کہے رہے اُترانا ۶
ساکھی۔ مچھری مکھ جس کیچوا — موسوں منہ گردان
سرپن مانہہ گہے جُوا — جاتی سبن کی جان ۷

ترجمہ رمینی ۴۵ — (۱)۔ ہرناکش۔ راون۔ کنس۔ کرشن۔ اور سر نرمنیوں کے بنس کا خاتمہ ہوگیا۔ (۲)۔ برہما گئے مگر بھید سے خالی رہے۔ بڑے بڑے جو سیانے تھے وہ بھی گذر گئے (۳)۔ مگر کسی کو رام کی کہانی نہیں سمجھ پڑی۔ کہ آیا یہ خالص دودھ ہے۔ یا اس میں پانی بھی ملا ہوا ہے (۴)۔ راہ باقی ہے۔ ہوا چلتے چلتے تھک گئی اور دسوں سمتوں سے گانوں اُجڑ گیا۔ (۵)۔ یہ سنسار مچھلی کا جال ہے۔ اس سمندر میں لوہے کی ناو میں پتھر لدا ہوا ہے۔ (۶)۔ سب نے کشتی کو کھیا۔ مگر مرم نہیں جانا۔ اس پر

دعوے ہے۔ کہ ہم بھوساگر میں اُترے ہُوئے ہیں۔ (پانی کی سطح پر ہیں ڈوبے نہیں) ساکھی۔ جیسے مچھلی کے مُنہ میں کیچوا۔ چُوہے کے منہ میں گرگٹ۔ سانپ کے مُنہ میں چھچھوندر ہے۔ ویسے ہی سب کا حال جانو:۔



تشریح۔ اِس اہنکار نے بڑے بڑے پراکرمی پُرشوں کو خاک میں ملا دیا۔ سب مَیں مَیں کرتے ہوئے ہلاک ہوتے چھُوٹے اُور بڑے مارگ کی پہچان کسی کو نہیں آئی:۔

پنچھ چلا گیا۔ پنچھ تو اب بھی ہے۔ مگر ان کا سانس وہاں تھک کر نکل گیا۔ شریر رُوپی گاؤں دسوں دشاؤں اندریوں کے چلے جانے سے اُجڑ گیا:۔

یہ سنسار مچھلی کا جال ہے۔ بھوساگر میں اگیان رُوپی لو ہے کہ ناد پر پہچان روپی من کے خیالی بوجھوں کو لاد کر اُس کو کھے رہے ہیں۔ وہ تو ڈوبی کی ڈوبی ہے۔ مگر کھینے والے کہتے ہیں۔ نہیں یہ تر رہی ہے:۔

مچھلی نے کیچوے کا چارہ دیکھا۔ اُس کی طرف جھکی۔ کُنڈیا گلے میں اٹک گیٔ۔ چُوہے نے رنگین گرگٹ کو پھل سمجھ کر مُنہ میں رکھ لیا۔ اندھا ہو گیا۔ سانپ نے چھچھوندر کو نگل لیا۔ کوڑھی بن گیا۔ اِسی طرح سنساری من مت والوں کی چال ہے (ہم برہم آسمی" کہتے ہیں) اور سمجھتے نہیں۔ کہ ہم اہنکار کی اُپاسنا کر رہے ہیں۔ جو من کی چوٹی پر ہے:۔



چھیالیسویں رمینی



(۱) بنسہ اگر گرگٹا گُل جائی بنسے کھیٹی اَو بسیت بھائی

بنسے پاپ پُنیہ جن کینا بنسے گُن نِرگُن جن چینھا ۲
بنسے اگنی پَون اُرو پانی بنسے سِرشٹی جہاں لَو گانی ۳
وشنو لوک بنسے چھن ماہیں ہو دیکھا پرلے کی چھاہیں ۴
ساکھی - پچھّے رُوپ مایا بھئی ٹھرا کھیلے اہیر
ہری ہر برہمہ نہ اُبرے شَرنہ مُنی کیہی کیر ۵

ترجمہ و شرح کی ضرورت نہیں - مطلب صاف ہے ؎

سینتالیسویں رمینی

جِھرا سندھ ششو پال سنگھارا سہس ارجُن چھل سوں مارا ۱
بڑ چھل راون سوں گئے بیتی لنکا رہ کنچن کی بھیتی ۲
دُر یودھن ابھمان ہی گیو پانڈو کیر مرم نہیں پیو ۳
مایا کے ڈنبھ گئے سب راجا اُتّم مدھیم باجن باجا ۴
چھہ چکوے بیتی دھرتی سمانا ایکو جیو پرتیتی نہ آنا ۵
کہاں لو کہوں اچیتے گیو چیت اچیت جھگڑا یک بھیو ۶
ساکھی - ای مایا جگ موہنی موہسی سب جگ دھاے
ہریچندر ست کے کارنے گھر گھر گئے بکاے ۷

مطلب واضح ہے ۔

اڑتالیسویں رمینی

مانک پور ہی کبیر بسیرا ۔ مدّت سُنی شیکھ تکی کیرا ۔ ۱

اُوجو سُنی جَون پور دھاما ۔ جھبولسی سُنی پیرن کے ناما ۔ ۲

اکیس پیر لکھے تیہی ٹھاما ۔ کھتما پڑھیں پیغمبر ناما ۔ ۳

سُنت بول موہی رہا نہ جائی ۔ دیکھی مکبرا گئے لو بھائی ۔ ۴

ہبیب اور نبی کے کاما ۔ جہاں لو اَمل سو سبئے حراما ۔ ۵

ساکھی ۔ شیکھ اکردی سکردی ۔ مان ہو بچن ہمار ۔

آدی انت اُتپتی پرلے ۔ دیکھو درشٹی پسار ۔ ۶

ترجمہ رمینی ۴۸ ۔ (۱) ۔ مانک پور میں کبیر (صاحب) کا گذر ہوا شیخ تقی کی تعریف سُن رکھی تھی ۔ (۲) ۔ جون پور شہر میں ایک مقام ہے جھبولسی میں پیروں کے نام سُنے ۔ (۳) ۔ اس جگہ اکیس پیر لکھے ہوئے ہیں ۔ جو پیغمبر کے نام کا خطبہ پڑھتے تھے ۔ (۴) مجھ سے سُن کر نہیں رہا گیا ۔ (میں) نے کہا تم لوگ مقبرہ دیکھ کر بھول گئے ہو ۔ (۵) ۔ حبیب خدا اور نبی کے جہاںتک کام ہیں وہ سب حرام ہیں ۔ ساکھی ۔ (۶) ۔ اے شیخ عکردی

اور اے شیخ سکروی! تم ہمارا بچن مانو (مزار اور مقبروں میں نہ بھولو)۔ دُنیا کی ابتدا۔ انتہا۔ آفرینش اور آخرت کو نظر پھیلا کر دیکھو۔

تشریح کی حاجت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔

انچاسویں رمینی

درکی بات کہو درویشا بادشاہ ہے کون بھیشا
کہاں کوچ کہاں کرے مکاما کون سُرتی کا کرہو سلاما
مَیں توہی بوجھوں مسلمانا لال جرد کا نانا بانا
کاجی کاج کرہو تم کیسا گھر گھر جبہہ کراؤ ہو بھینسا
درد نہ جانے پیر کہاوے بیتا پڑھی پڑھی جگ سمجھاوے
کہے کبیر یک سید کہاوے آپ سریکھے جگ کا بلاوے
ساکھی۔ دن بھر روجا دھرتا ہو۔ راتی ہنتت ہو گائے
ای خون اُو بندگی۔ کیونکر خوشی کھودائے

ترجمہ اور تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔

پچاسویں رمینی

کہتے موہی بھیو جگ چاری سمجھت ناہیں موہی سُت ناری ۱

بنسے آگ لگی بنسے جریا بھرم بھولائے نل دھندے پریا ۲

ہستنی کے پھندے ہستی رہئی مرگی کے پھندے مرگا رہئی ۳

لوہے لوہ کاٹی جس سیانا تیدئی کے تتو تیئے پہچانا ۴

ساکھی۔ ناری رچنتے پُرش ہے پُرش رچنتے نار
پُرش ہی پُرش جو رچے تے برلے سنسار ۵



ترجمہ رمینی ۵۰ - (۱)۔ کہتے ہوئے مجھ کو چار جگ ہو گئے۔ مگر لڑکے اور ستری نہیں سمجھتے - (۲)۔ بانس بانس ہی کی آگ کے لگنے سے جلتا ہے انسان اپنے دھندے سے بھرم میں بھول جاتا ہے۔ (۳)۔ ہاتھی ہتھنی کے فریب سے پھنستا ہے۔ ہرن ہرنی کے دھوکے سے جال میں آتا ہے (۴)۔ سیانے لوہے کو لوہے سے کاٹتے ہیں۔ عورتوں کا بھید عورتوں ہی کو معلوم ہے۔ (اور عورتیں ہی عورتوں کو پھنساتی ہیں) ساکھی استری کا پرتم پُرش میں اور پُرش کا پرتم استری ہوتا ہے۔ ایسے پُرش جو پُرش (مالک) کا پرتم کریں سنسار میں بِرلے ہوتے ہیں ٭

تشریح ۔ کہتے کہتے جگ گذر گئے۔ مگر پرش اور ستری کوئی نہیں سُنتا۔ سب بھرم میں پھنسے ہیں۔ یہ بھرم کئی طرح کا ہے ؛

اوّل ۔ ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی بھرم ۔ خواہ من کا بھرم ۔ جس نے سنشے پیدا کر کے اُسی طرح سب کو جلا کر خاک کر دیا ۔ جیسے بانس کی کوٹھی میں بانسوں ہی کے آپس میں ٹکر کھانے کی وجہ سے آگ پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور سارے بانسوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے ؛

دُوسرے ۔ کام اور کرم کا بھرم ۔ انسان سمجھتا ہے ۔ ہم کرم سے چھٹکارا پا جائینگے مگر کرم کا سلسلہ برابر بڑھتا ہی جاتا ہے ۔ کبھی ختم ہونے پر نہیں آتا ۔ اور انسان کی زندگی اُسی کے پیٹ میں برباد ہو جاتی ہے ؛

تیسرے ۔ مردوں کو ستریوں کے سنجوگ سے بھرم جو لذاتِ نفسانی کا شایق بناتا ہے اور وہ اُسی طرح اپنے گلے میں غلامی کا طوق خوشی سے پہن لیتے ہیں ۔ جس طرح سدھی ہوئی ہتھنی کے ملاپ سے ناواقف ہاتھی گڑھے میں گر کر ہمیشہ کے لئے زنجیر میں جکڑا دیا جاتا ہے ۔ خواہ سکھائی ہوئی ہرنی جنگل کے آزاد ہرنوں کو پھنسوائی رہتی ہے ۔

چوتھے ۔ مردوں کا مردوں سے اور استریوں کا استریوں سے بھرم ایک مرد کو دوسرا مرد شیطان بن کر ٹھگتا ہے ۔ اور اس کے کمزور پہلو کو دبا کر غلط راہ پر لے جاتا ہے ۔ خواہ فاحشہ عورت عورتوں کے راز کی باتوں سے واُن کے خاصہ طبعی سے واقف ہونے کی وجہ سے اُن کو آوارہ کر دیتی ہے ۔ جیسے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے ۔ ویسے ہی انسان کی صحبت سے خرابی آتی ہے ۔

مرد عورت پر عاشق ہے ۔ عورت مرد پر عاشق ہے ۔ مگر ایسا پُرش (دیو)

شاذ ملتا ہے۔ جس کو پرم پُرش کا پرتم ہوئے۔

اِکاونویں رَمینی

جاکر نام اَکھوا بھائی تاکر کہا رَمینی گائی ۱
کہے تو تات پر یہ ہے ایسا جس پنتھی بوہت چڑھی پیپا ۲
ہے کچھو رہنی گہنی کی باتا بیٹھا رہت چلا پہنی جاتا ۳
رہے بدن نہیں سوانگ سوبھاؤ من اِستھر نا بولے کاؤ ۴
ساکھی۔ تن رہتے من جاتُ ہے من رہتے تن جائے
تن من ایکے ہوئی رہو تب ہنس کبیر کہائے ۵

ترجمہ رَمینی ۵۱۔ جس کا نام اَکھوا مشہور ہے۔ یعنی جو کہنے میں نہیں آتا۔ اس کی کتھا یا اُس کا بیان کیا کریں۔ (۲)۔ کہنے کا مقصد ایسا ہے۔ جیسے پنتھی جہانہ پر بیٹھا ہُوا ہے۔ (۳) یہ کچھ رہنی گہنی کی بات ہے۔ بیٹھا بھی ہے۔ اور چلا بھی جاتا ہے۔ (۴)۔ جب مُنہ ہے تب سوانگ کا سوبھاؤ نہیں ہوتا۔ من جب اِستھر ہے۔ تب کوئی نہیں بولتا۔ ساکھی۔ (۵)۔ تن کے رہتے ہوئے من جاتا ہے۔ من کے رہتے ہوئے تن جاتا ہے۔ جب تن من ایک ہو جاتے ہیں تب ہنس کا نام کبیر ہوتا ہے۔

تشریح۔ یہ رَمینی مُشکل ہے۔ لفظوں میں اسکا مطلب کھولنا پنتھائیو نکے

طریقہ کے موافق مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ اُوپر ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ ادھکاری کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے۔ اور جو ادھکاری نہیں ہیں۔ اُن کی سمجھ میں آنا بھی مُشکل ہے اور کہنا بھی درُست نہیں ؛

سَین بَین سوں جو لکھے تاسوں کہئے دھائے
سَین بَین جو نہ لکھے تاسوں کہے بُلائے

باونویں رمینی

جیہی کارن شیو اجہوں بوگی — انگ بھبھوتی لائے بھئے بوگی ۔۱
سیس سہنس مکھ پار نہ پاوے — سو اب کھسم سہی سمجھاوے ۔۲
ایسی بدھی جو موکہاں دھیاو — چھٹئیں ماس درس سو پاوے ۔۳
گوپے ہو بھانتی دکھائی دیؤں — گپتے رہی سو بھاؤ سب لیئوں ۔۴
ساکھی ۔ کہہ ہیں کبیر پکاری کے — سب کا اُدیئے ہوال
کہا ہمارا مانے نہیں — کہی چھوٹے بھرم جال ۔۵

ترجمہ رمینی ۵۲ ۔ (۱) ۔ جس سبب سے شیو آج تک یوگی ہیں ۔ انگ میں بھبھوتی لگا کر یوگی بنے ہیں ۔ (۲) ۔ ہزار زبان والا سیس پار نہیں پاتا وہ اب مالک صحیح صحیح سمجھا رہا ہے ۔ (۳) ۔ اس طرح سے جو کوئی میرا دھیان لگاوے تو چھٹویں مہینے اُس کو درشن ملے ۔ (۴) ۔ کسی نہ کسی طریقہ سے اُس کو دکھائی

دیجاؤنگا۔ گپت رہتے ہوئے میں برتتا ہوں۔ ساکھی۔ (۵) کبیر لکار کہتے ہیں۔ سب کا ایک سا حال ہے۔ ہمارا کہنا نہیں مانتا بھرم جال کیسے چھوٹے

تشریح۔ جس کا بھید آجتک کسی کو نہیں ملا۔ جسکو کوئی بیان ہی نہیں کرسکتا تھا۔ اُس کو آج مالک کبیر صاحب صحیح صحیح فرما رہے ہیں۔ عمر گذارنے کی ضرورت نہیں جو اسطرح پر مالک کا دھیان کرے۔ کسی نہ کسی طرح اُسکو چھ مہینے میں درشن ملجائے اور گپت رہتے ہوئے اور سوبھاؤ میں برتتے ہوئے کسی نہ کسی شکل سے اُس کو انبھو ہو ہی جائیگا۔ مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ کوئی اُن کی سنتا ہی نہیں ہے :۔

ترپنویں رمینی

مہا دیو منی انت نہ پاوا	اُما سہت اُن جنم گنواوا	۱
اُن تے سِدھ سادھ نہیں کوئی	من نشچل کہو کیسے ہوئی	۲
جو لگ من میں آہے سوئی	تو لگ چیت نہ دیکھو کوئی	۳
تب چیتی ہو جب تجی ہو پرانا	بھیا انت تب من پچھتانا	۴
اتنا سنت نکٹ چلی آئی	من کو لبکار نہ چھوٹے بھائی	۵

ساکھی۔ تین لوک میں آئیکے چھوٹی نہ کاہو کی آس
یک اندھیارے جگ کھائیا سب جگ بھیا نراس ۶

ترجمہ رمینی ۵۳-(۱)۔ مہادیو مُنی نے انت نہیں پایا۔ اور اُما کے اُما کے ساتھ اپنا جنم برباد کیا۔ (۲)۔ اُن سے زیادہ سیدھ سادھ کوئی نہیں ہے (جب اُنکا یہ حال ہے) تو تمہارا من کیسے نشچل ہوگا۔ (۴) جب لگ تن من (پران) ہے۔ تب تک چیت نہیں ہونا۔ (۵) جب پران نکل جائینگے۔ تب کیا چیتوگے اُس وقت تو پچتاتا ہوگا۔ (۶)۔ اِتنا (شاستر وید) سُنتے سُنتے موت نزدیک چلی آئی۔ مگر من کا وکار دُور نہیں ہُوا۔ ساکھی۔ (۷) تین لوک میں آکر کسی کی آس نہیں چھُوٹی۔ اِس اندھے من نے سارے جگت کو کھا لیا۔ اور ہر شخص مایوس ہے ؛

تشریح کی ضرورت نہیں ہے ؛

چوونویں رمینی

مری گئے برہما کاشی کے باسی ۔ شیو سہت موئے ابناشی ۱
مری گئے متھرا مری گئے کرشن مرار ۔ مری مری گئے وشنوں اوتار ۲
مری مری گئے بھگتی جن ٹھانی ۔ سرگن میں جن نرگن آنی ۳
ساکھی ۔ ناتھ مچھندر نہ چھُٹے ۔ گورکھ دتا بیاس
کہہ ہیں کبیر پکاری کے ۔ پرے کال کے پھانس ۴

ترجمہ و تشریح کے بغیر مطلب صاف ہے ؛

پچیسویں رمینی



گئے رام اور گئے لچھمنا — سنگ نہ گئی سیتنا اُس دھنا ۱

جات کورون لاگ نہ بارا — گئے بھوج جن ساجل دھارا ۲

گئے پانڈو کنتی سی رانی — گئے سہدیو جن متی بدھی ٹھانی ۳

سرب سونے کی لنک اُٹھائی — چلت بار کچھو سنگ نہ لائی ۴

کُریا جاسو انترکش چھائی — سو ہرچند دیکھی نہیں جائی ۵

مُورکھ مانُش ادھک سنجووے — اپنا مُووَل اور لگی رووے ۶

اہی نہ جانے اپنو مری جیہے — ٹکا دش بڑھے اور لے کھیہے ۷

ساکھی — اپنی اپنی کری گئے — لاگی نہ کاہو ساتھ

اپنی کری گئے راونا — اپنی دشرتھ ناتھ ۸

ترجمہ رمینی ۵ ۵ - (۵) جس ہری چند کی کٹی آسمان میں چھا گئی تھی وہ دیکھنے میں نہیں آتا ہے (۶) - نادان انسان زیادہ زیادہ مال اکٹھا کرتا جاتا ہے - اپنے مردے کیلئے اوروں کے ساتھ روتا ہے - یہ نہیں جانتا کہ خود بھی مر سے گا - مگر نہیں خیال یہ رہتا ہے - کہ دس ٹکے اور کما لیں اور اسکو کھائیں باقی سب واضح ہے ؎

چھبیسویں رمینی

دِن دِن جرے جُرَل کے پاؤ (پایا) گاڑے جائے نہ اُمگے (اُبھرے) کاؤ (کوئی)
کندھ (کندھا) نہ دیئی (دیتا) مسکھری (مسخری) کرئی (کرتا ہے) گہو دھوں (کون جانے) کونی بھانتی (کس طرح) نستری (ادھار ہوگا)
اکرم کہے کرم کو دھاوے پڈھی گُنی وید جگت سمجھاوے
چھوچھے (خالی) پرے اکارتھ (بیفائدہ) جائی کہہ کبیر چیت چیتو بھائی

۱
۲
۳
۴

ترجمہ رمینی ۵۶ -(۱) - دِنوں دِن (مُردے) جلائے جارہے ہیں - جلے ہوؤں کو کس نے پایا ہے - جو دفن کئے گئے اُن کو کس نے اکھیڑا ہے - (۲) - (مُردہ کو) کندھا نہیں دیتا مسخری کرتا ہے - کون جانے کس طرح اس کا نستار (اُدھار) ہوگا - (۳) - کہتا ہے نِس کرم ہو لِشکام رہو - اور کرم کی طرف دوڑتا ہے - اور پڑھ لکھ کر وید جگت کو سمجھاتا ہے - (۴) - یہ خالی ہیں - (اِن کا کتھن) اکارتھ ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - بھائی! اب بھی چیت سے چیتو۔

تشریح - اِنسان مرتا - کھپتا - جلتا اور دفن ہوتا ہے - جلے کو کس نے پایا گڑے ہوئے کو کس نے اُکھیڑا - انسانی فرض یہ ہے - کہ مُردے کو کندھا (مگر ذات پات کے جھگڑے سے اسوُاپن کرتا ہے - کیا جانے اِس کی گتی کیا ہوگی - لوگوں کو سکھاتا ہے - کہ نِشکام رہو - آپ کرم کی طرف دوڑتا ہے - اور پڑھ لکھ کر وید سمجھاتا ہے - یہ

(سنساری گورو) بالکل خالی اور پرمارتھ سے محروم ہیں۔ اِن کا کہنا بالکل بیفائدہ ہے
کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اب بھی سوچو:

ستاونویں رمینی

کرتیا سُوتر لوک یک اہئی لاکھ پچاس کے آگے کہئی ۱
بدیا وید پڑھے پُنی سوئی بچن کہت پرتکشے ہوئی ۲
پہونچی بات ودّیا کے وینا واہُو کے بھرم بھئے سنکینا ۳
ساکھی۔ کھوجت کھوجن کو تم پرے پیچھے اگم اپار
بن پرچے کیسے جانی ہو جھوٹا ہے ہنکار ۴

ترجمہ رمینی ۵۷۔ (۱)۔ اس سنسار میں کرم کا ایک تاگا ہے۔ جس کو ہم لاکھ پچاس کے سامنے کہتے ہیں۔ (۲)۔ وید اور ودّیا جنہوں نے پڑھی ہے اُن کے لئے وہ سچی بات ہوئی۔ (۳)۔ عالموں یعنی وِدّیا کے جاننے والوں تک وہ بات پہنچی اُن کا بھرم اور سنشے بنا رہا۔ ساکھی۔ (۵)۔ تم ہنس یعنی آتما کی تلاش میں چلے۔ دھو کا جو اگم اپار ہے۔ وہ تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جب تک پہچان نہ ہوگی۔ کیسے جانوگے۔ کیونکہ اہنکار جھوٹا ہے:

تشریح۔ سُنو جو لوگ "اہم برہمہ" کی صدا بلند کرتے ہیں وہ کرم اور صفت کے تاگے

سے بندھے ہوئے ہیں۔ "اہم برہمہ" کا خیال اُس دُنیا میں اہنکار اور غرور کا رشتہ ہے جس کو ہم لاکھ پچاس کے سامنے کہہ رہے ہیں۔ اُس میں کلام نہیں۔ وید ودیا کو پڑھ کر لوگ اِس خیال کو مضبوط کرتے اور درڑھ کرتے ہیں۔ سچا سمجھتے ہیں۔ وِدیا کے جاننے والے اِس کو جانتے ہیں۔ مگر اُن کے بھی شک وشبہات رفع نہیں ہوتے۔ تم "اہم برہمہ" کہتے ہوئے ہنس یعنی آتما کی تلاش کرنے کو نکلے۔ مگر بیشمار سنشے اور بھرم پیچھے پڑے ہیں۔ اُن کو کیا کروگے۔ جب تک ذات کا علم نہیں ہے۔ تب تک کیسے جانوگے۔ جب اہم بھاو۔ اہنکار اور غرور کو "اہم برہمہ" کے سلسلہ تصور میں مضبوط کیا ہے۔ وہ نراہنکار ہی ہے اور اہنکار مایا کی رسّی ہے ؛

اٹھاونویں رمینی

۱	تبہں سُت مانو ہماری سیوا	تو کہاں راج دیہوں ہو دیوا
۲	گم دُرگم گڈھ دیہوں چھوڑائی	اَور بات سُنو کچھ آئی
۳	اُتپتی پرلے دیہوں دکھائی	کرہو راج سُکھ بلسہو جائی
۴	ایکو بار نہ ہیہیں بانکو	بہری جنم نہیں ہوئی ہے تاکو
۵	جائے پاپ دیہوں سُکھ دجانا	نشچے بچن کبیر کو مانا

ساکھی۔ سادھ سنت تیہی جنا جن مانا بچن ہمار
۶ آدا انت اُتپتی پرلے سب دیکھا دِرشٹی پسار

(Interlinear glosses: بیٹے، تجھ کو، دونگا، آئے، مشکل قلعہ، بہل، اور بھی، دونگا، بلاس کرنا، ایک بھی بال، بانکا، جائیگا، اس کا، بھی، مجمع، دونگا، سچا، لوگ، ہی، انتہا ابتدا، ازل، ابد، نظر پھیلا کر)

ترجمہ رمینی ۵۸ - (۱)۔ اے بیٹے! تو میری خدمت کر میں تجھ کو راج دونگا۔ (۲) سہل اور مشکل قلعوں کی قید سے چھوڑا دونگا۔ اور بھی بات بتاؤنگا۔ (۳) پیدائش اور موت کے نظارے دکھا دونگا۔ اور تو راج کا سُکھ بھوگے گا۔ (۴)۔ ایک بال بھی تیرا بانکا نہ ہوگا۔ اور پھر جنم مرن کے پھندے میں نہ آؤگے۔ (۵)۔ پاپ چلا جائے گا۔ سُکھ کثرت سے ملیگا۔ کبیر (صاحب) کے بچن کو سچا سمجھو۔ ساکھی۔ (۶)۔ سادھ سنت وہی لوگ ہیں۔ جو ہمارے بچن کو مانتے ہیں۔ ہم نے لِنگاہ کو پھیلا کر ابتدا۔ انتہا۔ جنم۔ مرن۔ آپتی اور پرلے سب کا تماشا دیکھ لیا ہے ٭

مطلب سہل ہے ٭

انسٹھویں رمینی

چڑھت چڑھاوت بُدھر پھوری (باسن پھوڑی) من نہیں جانے کو کری چوری (کس نے کیا) ۱
چور ایک موسل سنسارا (موس لیا) برلا جان کوئی (شاذ) جانن ہارا ۲
سُورگ پتال بھومی لے باری (آسمان پاتال زمین باغیچہ) ایکے رام سکل رکھواری (ایک ہی سب کے نگہداشت کرتے ہیں) ۳

ساکھی - پاہن ہوئے ہوئے سب چلے ان بھیتن کو جبت (بغیر دیوار کے)
جاسوں کیو متائیا (جس سے کی دوستی) سو دھن بھے (ہوئے) ان بھیت (تصویر دھوکا) ۴

ترجمہ رمینی ۵۹ - (۱) چڑھتے چڑھاتے ہوئے شریر دیہی جسم گئے

باسن کو توڑ ڈالا۔ مگر من کو خبر نہیں ہوئی۔ کہ چوری کس نے کی ہے۔ (۲) ایک ہی چور نے تمام دُنیا کو مُوس لیا۔ شاذ کوئی جاننے والا اِس کو جانتا ہے (۳)۔ آسمان اور زمین پاتال باغیچوں کی طرح ہیں۔ اور ایک ہی رام اس کی رکھوالی کرتا ہے۔ ساکھی۔ (۴) سب پتھر ہیجقریں بن کر رہ گئے۔ وہ بغیر دیوار کی تصویر کی طرح ہیں جس سے دوستی کی وہی اور اُن کی دولت دھوکا ہو گئی:



تشریح۔ یوگی کبھی مول دھار میں ٹھہرے کبھی منی پور اور برہم رِیندر میں گئے۔ جس کو ناحق ریاضت کی۔ نتیجہ لاحاصل ہوا۔ ایک ہی من روپی چور نے چوری کی تمام دُنیا کو لوٹ لیا۔ مگر اس من کی یوگی کو بھی خبر نہیں ہے۔ ایک ہی سب میں رہنے والا رام روپی من زمین و آسمان و پاتال کے باغیچوں میں پھول بُوٹے لگا کر اُن کی نگہداشت کرتا ہے یہی من زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہتا ہے یہی یوگیوں کے تصور میں کام کرتا ہے۔ یوگی اسی کے دام میں پھنسکر جڑ سمادھی لگا لگا کر پتھر ہو گئے۔ جیسے بغیر دیوار کے تصویر ہو۔ وہی ان کی حالت ہے۔ یہ من کے مارے ہوئے ہیں۔ جس من کے ساتھ انہوں نے دوستی کی اُسی نے دھوکا دیکر ان کو جڑ اور پتھر بنا دیا۔ اور یہ ہلاک ہوئے یہ نہیں سمجھا۔ کہ یوگ کے مقامات کی چڑھائی بھی محض خیالی۔ وہمی اور فرضی تھی اصلیت ان میں کہاں ہے۔ وہ تو کوئی اور ہی چیز ہے:

تاکید۔ یہاں اِس رمینی میں رام کا ارتھ صرف من ہے۔ کوئی اِس سے دھوکا نہ کھائے

ساٹھویں رمینی

چھاڑ ہو پتی چھاڑ ہو لبرائی ۔ من ابھمان ٹوٹی تب جائی

(چھوڑ دو — ٹھگ نام — جھوٹ و جھوٹ — غرور)

۲　جن چوری جو بھکشا کھائی　　پھر برروا پھلہاون جائی
(جو یوگ　درخت　پھول لینے پھر آتا ہے۔)

۳　پُنی سمپتی اد پتی کو دھاوے　　سو برروا سنسار ہے آوے
(پھر دولت اور عزت　دوڑتا ہے　وہ درخت)

ساکھی - جھونٹ جھونٹ کے ڈار ہو متھیا یہ سنسار
(ڈال دو)

۴　تیہی کارن میں کہت ہوں جاسوں ہوئے ابار
(اسی　نجات)

ترجمہ رمینی - ۶۰ - (۱)۔ سنگ و نام و جھوٹ کو ترک کر دو۔ تاکہ من کا غرور ٹوٹ جائے (۲)۔ جو یوگ چوری کر کے مال حرام کھاتے ہیں۔ اُن کے کرم کا درخت پھل پھول لاتا رہتا ہے۔ (۳)۔ کبھی دولت اور کبھی عزت کی ہوس ہوتی ہے۔ اور اِس درخت کی وجہ سے وہ سنسار میں پھنستے ہیں ساکھی (۴)۔ جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر چھوڑ دو۔ یہ سنسار مِتھیا ہے۔ اسی سبب سے میں تم کو کہتا ہوں۔ جس سے تمہارا بھلا ہو۔

تشریح - یوگی یوگ کر کے سدھی اور شکتی کے دام میں عزت کا خواہشمند ہوتا ہے گیانی جھوٹ کا گھمنڈ کرتا ہوا سب میں اپنی آبرو بڑھانا چاہتا ہے۔ اِن دونوں کو چھوڑو۔ تاکہ من کا مان ٹوٹ جائے۔ اگر تم یونہی دھوکے میں پڑ کر اپنے ذات کو بھرم میں ڈال کر چوری کرو گے۔ تو اُس چوری کا کرم پھولے پھلیگا۔ اور تم مان بڑائی کے بھوکے ہو کر سنسار کے کُتے بنو گے۔ جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر چھوڑو۔ یہ سنسار جھوٹ اور مِتھیا ہے۔ میری بات سُنو۔ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ (میرا تیرا اپنا سنسار ہے اور یہ واقعی مِتھیا ہے۔ میرے تیرے پنے کے سوا اور کوئی چیز سنسار نہیں کہلاتا)

اکسٹھویں رمینی

دھرم کتھا جو کہتے رہئی　　لبری نت اُٹھی پراتے کہئی
لبری بھلیٔے لبری سانجھا　　یک لبری بسے ہردیا مانجھا
رام ہتو کیر مرم نہیں جانا　　لے متی ٹھٹائی ویدا پورانا
وید ہتو کیر کہا نہیں کرئی　　جرتے رہے سُست نہیں پرئی
ساکھی۔ گُناتیت کے گاوتے　　آپو ہی گئے گنوائے
مانی تن مانی ملیو　　پون ہی پون سمائے

۱
۲
۳
۴
۵

ترجمہ رمینی ۶۱ - (۱) اگر دھرم کی کتھا کہتے ہیں تو گویا روز صبح اُٹھ کر جھوٹ کا بیوہار کرتے ہیں۔ (۲)۔ صبح و شام جھوٹ کا بیوہار ہے۔ ایک جھوٹ دِل کے اندر بستا ہے۔ (۳)۔ رام کی بھی خبر نہیں ملی۔ اُس میں بھی وید اور پوران کو لا کر گھسیٹر دیا۔ (۴)۔ وید کا بھی کہنا نہیں کیا جاتا۔ آگ جل رہی ہے اُس میں سب جل رہے ہیں۔ وہ آگ بجھنے پر نہیں آتی ساکھی (۵) کہتے ہیں۔ کہ صاحب گُن سے نیارا ہے۔ یہ نغمہ گاتے گاتے آپ بھی گم ہو گئے۔ مٹی مٹی اور ہوا ہوا میں مل رہی ہے۔

تشریح۔ جس کا نام دھرم کتھا ہے۔ وہ بڑی گپ اور جھوٹی کہانی ہے صبح شام جھوٹ کا بیوہار ہے۔ اور جھوٹ ہی دل میں بستا ہے اگر کسی نے رام (معالک

کا بھید بتایا۔ تو اس کو بھی وید پوران میں دھر گھسیٹا۔ اور بدھی ملانی شروع کر دی۔ جو بات کہ وید پورانوں سے باہر کی تھی۔ اُس کو بھی اُن سے ثابت کرنے لگے۔ اور مزہ یہ ہے۔ کہ ویدوں کے بھی احکام کی تعمیل نہیں ہوتی۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے دُبدھا اور پریشانی کی آگ میں جلے جا رہے ہیں۔ اور آگ بجھتی ہی نہیں ہے۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ اور ہر وقت یہ بھی کہتے رہتے ہیں۔ کہ صاحب میں گُن نہیں ہیں۔ بہت اچھا پھر اس سے کیا ہوا؟ تم کو کیا خبر ہے۔ کہ اُس میں گُن ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو تم وید پوران میں کیسے اٹکے ہو۔ یہ تو گُن کے مضمون ہیں۔ الغرض اسی طرح اٹ سٹ کرتے ہوئے عُمریں کھپ جاتی ہیں۔ مٹی میں مٹی اور ہوا میں ہوا مل جاتی ہے۔ اور آپ بھی گُم ہو جاتے ہیں ۞

باسٹھویں رمینی

ورن وچار

۱ جو توہی کرتا برن بچارا　جنمت تین ڈنڈ انوسارا
(تیرے سمجھ میں ایشور　ورن و آشرم　پیدا ہوئے　کرموں　موافق)

۲ جنمت شودر بھئے پُنی شودرا　کرترم جنیو گھالی جگ دُندرا
(پھر　ڈالا　دوند)

۳ جو تم براہمن براہمنی کے جائے　اور راہ تم کاہے نہ آئے
(پیدا ہوئے　کیوں)

۴ جو تو ترک ترکنی جایا　پیٹے کاہے نہ سُنتی کرایا
(مسلمان　مسلمانی　سُنت (ختنہ))

۵ کالی پیری دوہے گائی　تا کر دودھ دیہو بلگائی
(پیلی　الگ کرد)

۶ چھاڑو گرٹھ نر دھکا سیانی　کہیں کبیر بھجو سارنگ پانی
(اے انسان زیادہ　رام)

ترجمہ رمینی ۶۲ - (۱) - اگر تمہارے دانست میں ایشور نے ورن آشرم بنایا ہے - تو تم سمجھو کہ جنم تین طرح کے کرموں کے موافق ہوا ہے - (۲) پیدا ہوئے - شودر کی طرح اور مرے بھی شودر کی طرح - بیچ کی درمیانی حالت یعنی دوئیتاد سمتھا میں جنیو پہن لیا - (۳) - اگر براہمنو! تم کو براہمنی سے پیدا ہونیکا گھمنڈ ہے - تو دوسری راہ سے کیوں نہیں آئے ....

.... (کیونکہ براہمنی کے گلے میں جنیو نہیں وہ شودرانی ہی رہی) - اگر مسلمانو! تم کو مسلمانی کے پیٹ سے پیدا ہونیکا گھمنڈ ہے - تو پیٹ سے سُنت یعنی ختنہ کیوں نہیں کرا کے آئے - (کیونکہ مسلمانوں میں عورت کا ختنہ نہیں ہوتا - (۵) - گائے چاہے چاہے کالی ہو یا سفید - دودھ دودھ ہی کا سفید ہوتا ہے - اگر تم میں طاقت ہو - تو ذرا کالی اور سفید گائے کے دودھ کو بتادو - کہ یہ کیسی گائے کا دودھ ہے - (۶) - اے نادان انسان! کپٹ اور فریب کو چھوڑ دے - بہت سیانا مت بن - کبیر صاحب فرماتے ہیں رام نام کو بھج ÷

تشریح - شارنگ = بنیر - پانی = ہاتھ - مراد رام سے ہے ÷

تین ڈنڈ = تین کرم - سنچت - پراربدھ - کریامان ÷

باقی مطلب صاف ہے ÷



ترسٹھویں رمینی

نانا رُوپ برن یک کینھا　چاری برن اُن کاہو نہ چینھا

نشٹ گئے کرتا نہیں چینھا ۔ نشٹ گئے اور ہی من دینھا ۲
نشٹ گئے جن وید بکھانا ۔ وید پڑھا پے بھید نہ جانا ۳
بمالکھ کرے نیم نہیں سوجھا ۔ بھو آیان تب کچھونہ بوجھا ۴
ساکھی ۔ نانا ناچ نچائی کے ۔ ناچے نٹ کے بھیکھ
گھٹ گھٹ ابناسی بسے سنہو تکی تم شیکھ ۵

ترجمہ رمینی ۱۳۵ ۔ (۱) جنہوں نے یہ سمجھ لیا ۔ کہ مختلف قسموں کے صورت والے ایک ہی بدن کے ہیں ۔ اُنہوں نے چار برن کی اصلیت کو نہیں جانا ۔ (۲) جنہوں نے صاحب کو نہیں سمجھا برباد گئے اور جنہوں نے کسی اور کو من دیا وہ بھی برباد گئے ۔ (۳) ۔ برباد وہ گئے جنہوں نے وید پڑھا ۔ پڑھنے کو تو وید پڑھا ۔ مگر اُس کا بھی بھید نہیں جانا ۔ (۴) ۔ وید پاٹھ کر گیانی ہوئے اور مالک کو اکاش کی طرح شونیہ بتانے لگے ۔ مگر جب وہ پرگٹ ہو آیا ۔ تب کچھ بھی نہیں سمجھا ۔ ساکھی ۔ (۵) ۔ اے شیخ تقی ! نٹ کی صورت میں طرح طرح کے ناچ نچا کر وہ ابناسی سب کے گھٹ میں بستا ہے ۔

تشریح ۔ نادان ہیں وہ لوگ جو سب کو ایک برن کہتے ہیں ۔ برن گن ۔ کرم اور سوبھاؤ کے کھُرنا کا نام ہے ۔ اِن کو چار ورن کی سمجھ نہیں ہے ۔ (ایک کہنے کا مقصد یہ تھا کہ نگاہ سب سے ہٹ کر ایک میں ٹِکے) ۔ جنہوں نے مالک کو نہیں پہچانا اور فضول فروعی باتوں کو دل دیا ۔ وہ برباد ہو گئے ۔ ہزار وید پڑھیں ۔ جب بھید کی خبر نہیں ۔ تو وہ برباد ہیں یوں تو بغیر سمجھے بوجھے مالک کو شونیہ اکاش کی طرح وہ یا پک بتایا کرتے

ہیں۔ مگر جب وہ (کبیر صاحب کی صورت میں) پرگٹ ہو کر آیا تب اُس کی پہچان نہیں کی۔
وہی سب میں رما ہوا ناچ نچا رہا ہے۔ اور سنت کے بھیس میں ہے۔ اے شیخ تقی!
وہ گھٹ گھٹ میں رہتا ہوا ابناسی اور لایزال ہے۔ وہ کبھی زوال پذیر نہیں ہوتا۔ یہ
اِس کی تعریف ہے۔ آگے اِس کی مزید تشریح ہے:۔

چونسٹھویں رمینی

کایا کنچن جتن کرایا بہت بھانتی کے من لپٹایا ۱
جو سو بار کہو سمجھائی تیہی لو دھر اچھوڑ نہیں جائی ۲
جن کے کہے جو جن رہی جائی نو ندھی سدھی تن پائی ۳
سدا دھرم تن ہردیا بسئی رام کسوٹی کسنتے رہئی ۴
جوری کسا وے انتے جائی تو باور آپو ہی بورائی ۵
ساکھی۔ تاتے پرے کال کی پھانسی کرہو آپنو سوچ
جہاں سنت تہاں سنت سدھار ملی رہے پوچ لوچ ۶

ترجمہ رمینی نمبر ۶۴ - (۱) - (میں نے)۔ اِسی شریر میں جیؤں کو ہیرا
پانے کی تدبیر سمجھائی۔ مگر اُن کے من طرح طرح کے (خیالی پھندوں میں)
پھنسے ہیں۔ (۲)۔ سینکڑوں مرتبہ سمجھاؤ۔ مگر دل نے جسکو پکڑ رکھا ہے اُسکو
چھوڑتا ہی نہیں۔ (۳) جو لوگ ظاہری بھگت جن کی باتوں میں رہے اُنکو نو

ندھی سدھی مل گئی -(۴)- جن کے دل میں دھرم بستا ہے - وہ ہمیشہ رام کی کسوٹی میں کستے رہتے ہیں -(۵)- جو کوئی اور جگہ جا کر کستا ہے وہ خود بخود دیوانہ اور پاگل ہو جاتا ہے - ساکھی -(۶)- یہی وجہ ہے - کہ کال کی پھانسی پڑ گئی - تم اپنا سوچ کرو - جہاں سنت ہیں وہاں سنت جاتے ہیں جہاں پوچ اور نکمے ہیں وہاں پوچ اور نکمے جاتے ہیں ؛

تشریح - یہ رمینی زیادہ غور کرنے کے قابل ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں میرا اُپدیش تو یہ ہے - کہ اپنے شریر کے اندر اصلیت کی تلاش کرو - مگر لوگوں کو اُن کے دل نے بھرما رکھا ہے - کتنا ہی کیوں نہ کہو - وہ پکڑی ہوئی چیز کو عادتاً نہیں چھوڑتے - سُنو - جو یوں جن کے کہنے سے جن کی ریتی پر چلتا ہے تو اس کو سدھی شکتی تو مل جاتی ہے - مگر اصلیت کہاں ہاتھ آتی ہے - اصلیت تو اُن کو ملتی ہے جنکے دلمیں اُس کی جگہ ہے - وہ رام کی کسوٹی پر اپنے آپ کو کستے رہتے ہیں اور اپنے ہی اندر امتحان آزمائش کے مرحلے طے کرتے ہیں - کیونکہ سب اسی کایانگر میں ہے - مگر جو لوگ اور جگہ کسانے جاتے ہیں وہ دیوانہ اور پاگل ہو جاتے ہیں - کیونکہ اصلیت کی تلاش اپنے ہی اندر ہو سکتی ہے لوگ اسکو نہیں سمجھتے اسوجہ سے وہ کال کے جال میں پھنسے ہیں تم اپنی فکر کرو - جہاں سنت ہیں وہاں جاؤ - اُن سے ملو - سنت تم کو اپنے ہی اندر اصلیت کا پتہ دینگے اور اگر پوچ ہو تو جاؤ پوچوں و کنطرفوں سے ملو وہ تمکو پوتھی پترہ میں اٹکا دینگے - کیونکہ خود چونکہ پوچ ہیں پوچپن کی بات سُوجھا دینگے ؛

پینسٹھویں رمینی

اپنے گُن کے اَوگن کہہ ہُو　　یہہ اُبھاگ جو تُم نہ بچارہُو

تُم جیرا بہتے دُکھ پایا ۔ جل بن مین کون سُکھ پایا ۲

چاترک جل ہل بھرے جو پاسا ۔ میگھ نہ برسے چلے اداسا ۳

سوانگ دھرِ بھوساگر آسا ۔ چاترک جل ہل آشے پاسا ۴

رامے نام اہے نِج سارو ۔ اور سب جھوٹھ سکل سنسارو ۵

کنچت ہے سپنے ندھی پائی ۔ یہ نہ سمائے کہاں دھرے چھپائی ۶

ہری اُتنگ تم جاتی پتنگا ۔ یم گھر کیو جیو کے سنگا ۷

ہیہ نِدرِ سمائے چھوڑ نہیں پارا ۔ جھوٹھ لوبھ تے کچھو نہ بچارا ۸

سمرتی کہا آپو نہیں مانا ۔ تریور چھل چھاگہ ہوئے جانا ۹

جیہ دُرمتی ڈولے سنسارا ۔ تنہی نہیں سوجھے وار نہ پارا ۱۰

ساکھی - اندھ بھیا سب ڈول ہی کوئی نہیں کرے وچار

ہری کی بھگتی جانے بنا بھو بوڑی مؤا سنسار ۱۱

ترجمہ رمینی ۶۵ - (۱) - اپنے ہنر یا عیب کو تو کہو - یہ بدنصیبی کی بات ہے جو غور نہیں کرتے - (۲) - اے جیو! تم نے بہت دُکھ پایا - جل کے بغیر مچھلی کو کیا سُکھ ملیگا (۳) جل کے تالاب پاس بھرے ہوئے ہیں - مگر پپیہا مینہ کے نہ برسنے سے اُداس ہے - (۴) - دُنیا کی امید میں سانگ بنایا (رچایا) اس وجہ سے پپیہا تالاب وندی کے قریب رہتے ہوئے بھی اُداس ہے - (۵) صرف رام کا نام خالص جوہر ہے اور سارا سنسار جھوٹ ہے - (۶) کسی نے خواب

میں دولت پائی۔ اُس کو اپنے دِل میں کہاں چھپا کر رکھیگا ۔(۷)۔ ہری جوتی
سروپ ہے ۔ تم پروانہ ہو۔ جیو (زندگی) کے ساتھ جم پور کو جاؤ گے ۔(۸)۔ دِل
میں گنجائش نہیں اور چھوڑا نہیں جا سکتا۔ لالچ اور جھوٹنٹ سے کچھ غور بھی
نہیں کیا ۔(۹) شاستر (سمرتی) کے کہے کو بھی آپ نہیں مانتے۔ جس طرح
درخت کی آڑ میں بکری نے درخت کے پتوں کو کھا کر اپنے کو پھنسایا اور
ماری گئی ۔(۱۰)۔ محض جیو کی بےعقلی سے یہ سنسار نظر آ رہا ہے۔ اسو جہ سے
وار پار نہیں سُوجھتا۔ ساکھی ۔(۱۱)۔ اندھے ہو کر سب بھرم میں پھر رہے ہیں
کوئی بھی وچار نہیں کرتا۔ مالک کی بھگتی کے بغیر سارا سنسار بھوساگر میں ڈوب مرا۔

تشریح ۔ جو کوئی اپنے عیب و ہنر پر نظر کر کے غور نہیں کرتا وہ بدنصیب ہے دِل میں
جیو پنا ہے۔ محدودیت اور نقص کی حالت ہے اِس پر بھی برہمہ بننے کا دعوے! کہو
کیسی غلطی کی بات ہے۔ ایک حالت کی موجودگی میں دوسری حالت کا امکان نہیں ہے
یہ دُبدھا و دوچتائی کی بات ہے۔ جس سے جیو اور بھی اشانت ہوتا ہے۔ اور پانی کے بغیر
مچھلی کیطرح بیقرار رہتا ہے۔ موجودہ حالت کو چھوڑ کر غائب حالت کے خیال کرنیسے پپیہا کی طرح دُکھی
ہونا پڑیگا۔ ندی نالے تالاب سب بھرے ہوئے پاس موجود ہیں۔ مگر مینہ کے نہ برسنے سے وہ
اداس ہی رہتا ہے کیونکہ اپنی حالت و حیثیت کو نہ سمجھ کر غائب کی تلاش کرتا ہے۔ یہ جتنے
"اہم برہمہ آسمی" کی صدا بلند کرتے ہیں حقیقت میں دُنیا کی اُمید میں طرح طرح کے سانگ
بنا رکھے ہیں۔ اور نزدیک کی حالت کی پرکھ نہ کرتے ہوئے پپیہا کی طرح قریب کے جل سے بمکھ
ہو کر پریشان ہیں جیو کے لئے بہتر یہ ہے۔ کہ رام نام کو مُکھیہ سمجھ کر باقی سب کو جھوٹنٹ سمجھے اور
بھگتی سے دل لگاوے کیا ہُوا اگر خواب میں کسی کو دولت ملی! وہ اپنے دل میں محفوظ تو نہیں
کر سکتا۔ اسی طرح اہم برہمہ کا خیال ہے مالک مثل شمع کے جوتی سروپ ہے تم پروانہ کی طرح ہو

جب تم اپنے کو جیو سمجھتے ہو۔ تو برہمہ کیسے ہو سکتے ہو؟ یہ راہ تو جم پد رکے جاننے کی ہے
اہم برہمہ کا خیال دل پسند بہت ہے چھوڑا نہیں جاتا۔ اور ساتھ ہی دل میں اُس کی گنجائش
کا امکان نہیں ہے۔ اور چونکہ لالچ اور جھوٹ نے دل پر قابو پالیا ہے۔ غور بھی نہیں کیا جاسکتا
شاستر بار بار کہتے ہیں کہ اپنی حالت کو دیکھ کر مالک کا آسرا لو۔ مگر کون مانتا ہے! اُس آسرے
کو بھی ہاتھ سے دیتے ہیں۔ قصہ ہے۔ ایک بکری کا شکاریوں نے پیچھا کیا۔ وہ کسی جھاڑ کے
پیچھے چھپ رہی اور شکاریوں کی نظر سے اوجھل ہوگئی۔ نادان بکری نے جھاڑ کے آسرے کا
خیال بھلا دیا۔ جھاڑ کے پتے نوچ نوچ کر کھا گئی۔ جب پردہ جاتا رہا۔ وہ نظر آگئی شکاریوں
نے پکڑ کر اُسے ذبح کر دیا۔ اسی طرح سنسار کے پرانیوں کا حال ہے۔ بدتمیزی دبے عقلی
دل میں بس گئی ہے۔ اسی کی وجہ سے سنسار پھر رہا ہے۔ اور چونکہ اگیان کا عمل دخل
ہے۔ وار پار نہیں سوجھتا۔ اندھے ہوگئے۔ اندھوں کی طرح پھر رہے ہیں۔ غور و تمیز
نام کو نہیں۔ اندھے نے لکڑی کا سہارا چھوڑا۔ اور بھی دُکھی ہوا۔ اسی طرح مالک کی
بھگتی کے بغیر سنسار کا دُکھ پرگٹ ہو رہا ہے۔

اس رمینی کا اصل مطلب و خلاصہ یہ ہے کہ جیو بنا رہتے ہوئے کیوں فضول "برہمہ"
کا فرضی خیال کرکے اور بھی فضول دُکھ مول لئے جائیں۔ جانتے ہیں کہ ہم جیو ہیں اور اس پر
بھی برہم بننے کا دعوے! جو خیال مضبوط ہے۔ اور پھر رہا ہے۔ وہی کام کریگا۔ کیوں
نہیں بھگتی کا آسرا ایسی حالت میں لیا جاتا؟

چھیاسٹھویں رمینی

سوئی ہیتو بندھو موہی بھاوے جات کُو مارگ مارگ لا دے

سو سیان مارگ رہی جائی کرے کھوج کبہوں نہ بھلائی ۲
سو جھوٹا جو سُت کے تجئی گورو کی دیا رام کو بھجئی ۳
کہنت ہے یہ جگت بھولانا دھن سُت دیکھی بھیا ابھمانا ۴
ساکھی۔ جیہ جو نیک پیان کئے مندر بھیا اُجیار
مرے جو جیتے مری گئے باچے باچن ہار ۵

ترجمہ رمینی ۱۴۶-(۱)۔ مجھ کو وہ دوست اور بھائی پسند ہے۔ جو بُری راہ جانے سے روک کر اچھی راہ پر لاوے۔ (۲)۔ وہی عقلمند راہ میں رہیگا اور تلاش کرتا ہوا الگم نہ ہوگا۔ (۳)۔ رسنت ستگورو مالک کے سچے پتر ہیں) جو لڑکے کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ (سچا وہ ہے) جو گورو کی دیا سے رام کو بھجے۔ (۴)۔ گویہ سنسار بھر میں بھولا ہے۔ مگر (ظاہرا) دھن اور اولاد کو دیکھ کر اُس کا ابھمانی بن گیا ہے۔ ساکھی۔ (۵)۔ جیو اگر ذرا بھی عزم بالجزم کرے۔ تو (دل کا) مندر ابھی روشن ہو جائے جو جیتے جی مرے وہ تو مر گئے بچنے والے بچ گئے۔

تشریح۔ سچا دوست اور سچا بھائی وہ ہے جو نیک اور سیدھا راستہ بتا دے اور بُری راہ سے پھر لائے۔ ایسے عقلمند اور دانا لوگ پنتھ میں کم شامل ہوتے ہیں اور تلاش حقیقت میں دھوکا نہیں کھاتے گورو کو ست پُرش کا سچا پُتر سمجھ کر اُن کی دیا سے مالک کو بھجنا چاہیے جو ست پُرش کے سچے پُتر ستگورو کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں دُنیا ہی کو نہ دیکھو۔ اولاد رُوپی دھن کو دیکھ کر لوگ اُس میں بھول جاتے ہیں۔ اور اُسی کے ہو رہتے ہیں اور سنسار کا بھرم بھاسنے لگتا ہے جب سنسار کی یہ دشا تو گورو بھگتی کو مضبوط کرکے

اُس سے ڈونگا ڈ- وہی پُھرنے لگیگا- اور آپ ذرا جیو کے ارادہ کرنے سے دل کا مندر روشن ہو جائیگا- یہ کام جیتے جی کرنا ہے- جو ایسا کرتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں جو ایسا نہیں کرتے وہ جیتے جی مر کر رہتے ہیں ٭

سرسٹھویں رمینی

دیہہ ہلائے بھگتی نہ ہوئی — سوانگ دھرے بہتے نر جوئی ۱
دھنگا دھنگی بھلو نہ مانا — جو کاہو موہی ہردے نہ جانا ۲
مکھ جیہ کچھو ہردے کچھو آنا — سپنیہو کبھوں موہی نہ جانا ۳
تے دُکھ پاوے یہی سنسارا — جو چیتو تو ہو ہو نیارا ۴
جو نر گورو کی نندا کرئی — شوکر سوان جنم سو دھرئی ۵
ساکھی- لکھ چوراسی یونی جیو — بھٹکی بھٹکی دُکھ پائے
کہہ کبیر جو رام ہی جانے — سو موہی نیکو بھائے ۶

ترجمہ رمینی ۶۷- (۱) جسم کے ہلانے ڈولانے میں بھگتی نہیں ہے- جو انسان ایسا کرتے ہیں- وہ بہت سے سانگ والے بنتے ہوئے ہیں- (۲)- دھینگا دھینگی اچھی نہیں ہے جس نے مجھ کو ہردے میں نہیں جانا (وہ کیا خاک کچھ پائیگا) (۳) منہ میں کچھ اور دل میں کچھ اور ایسے لوگ تو خواب میں بھی مجھ کو نہیں پاتے ہیں- (۴)- اُنکو اسی سنسار میں دُکھ ہوتا ہے اگر چیتو تو ابھی اس سنسار سے

نیارے ہو جاؤ۔(۵)۔جو لوگ گورو کی مذمت اور برائی کرتے ہیں۔ وہ کتے اور سؤر کا جنم پاتے ہیں۔ ساکھی۔(۶)۔چوراسی لاکھ یونی میں بھٹک بھٹک کر دُکھی ہوتے ہیں۔کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو رام کو جانتے ہیں وہ مجھ کو پسند ہیں (خواہ جو مجھ کو دھارن کرتے ہیں وہ رام کو پاتے ہیں)

تشریح۔ سنان دھیان۔پوجا پاٹ۔جپ تپ وغیرہ۔جسم کے حرکت دینے میں بھگتی نہیں ہے۔یہ ر دانگی ہیں۔جو مجھ کو گورو دھارن کرتے ہیں اُنکو بھگتی پراپت ہوتی ہے۔دھینگا دھینگی فضول ہے۔جو زبان سے کچھ کہتے اور دل میں کچھ اور کہتے ہیں اُن کو میں پراپت نہیں ہوتا۔خواب میں بھی نہیں ملتا۔ وہ سنسار میں دُکھی ہو کر بھٹکتے ہیں۔ اور جو گورو کے ننِدک ہیں۔ وہ کتے اور سؤر کے جنم میں جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ ؛

تاکید۔کبیر صاحب کا رُوپ گورو کا رُوپ ہے۔بغیر گورو بھگتی کے پرماتما نہیں ملتی۔ اب بھی جو کوئی گورو دھارن کرے وہ کبیر صاحب کا رُوپ تصور کرے مالک میں و گورو میں بھید نہیں مانا جاتا ؛

اٹھسٹھویں رمینی

چوپئی ۶۸

تہی بیوگ تے بھئے اناتھا　پرے نکنج بن پاوے نہ پاتھا　۱
(اسی جدائی سے ہوئے بیکس　پڑ گئے ہاتھی جنگل راہ)

وید نقل کہے جے جانے　جو سمجھے سو بھلو نہ مانے　۲
(وید بھی نقل جو　اچھا)

نٹ ور بند کھیل جو جانے تا گُرگن جو ٹھاکر مانے ۳
(نٹ کی طرح) (داؤپیچ)
اوہے جو کھیلے سب گھٹ ماہیں دُوسر کو لیکھا کچھو ناہیں ۴
(وہی) (حساب، پوچھ)
بھلو پوچ جو اوسر آوے کیسہو کے جن پورا پاوے ۵
(اچھا) (بڑا) (موقع) (کیسے) (آدمی)
ساکھی۔ جیکے ہے شر لاگے ہیئے۔ تب سو جانیگا پیر
(جسکے) (تیر) (لگی) (دل میں)
لاگے تو بھاگے نہیں۔ سُکھ سندھو نہار کبیر ۶
(سمندر) (دیکھتا ہے) (سند)

ترجمہ رمینی ۶۸ ۔(۱)۔ ایسے یوگ سے جو ناطہ ہو گیا ہے وہ ہاتھیوں کے جنگل میں گمراہ ہو کر راہ کھو بیٹھا ہے۔ (۲)۔ وید جو کہتا ہے وہ بھی نقل ہی ہے۔ وہ اچھا نہیں جانتا۔ (۳)۔ جو نٹ کی طرح داؤں پیچ کھیلتا ہے اگر وہی ٹھاکر ہے۔ (۴) اور اگر وہی سب گھٹ میں کھیل رہا ہے۔ تو دوسرے کا اُس میں حساب کیا ہے (۵) برا بھلا موقع چونکہ آتا رہتا ہے۔ آدمی کس طرح اُس کو پورا پا سکتا ہے۔ ساکھی۔ (۶)۔ جس کے کلیجے میں تیر لگتا ہے وہ کچھ درد کو جانتا ہے۔ اور جب تیر لگے تو وہ بھاگ نہ جائے۔ وہ کبیر کو سُکھ کا سمندر دیکھیگا۔

تشریح۔ جو جدائی کے صدمہ سے پریشان ہو کر ہاتھی کے جنگل میں مارے مارے پھر رہے ہیں انکو راستہ نہیں ملتا۔ دُکھی ہو کر ویدوں کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ مگر ویدوں میں اصلیت کہاں؟ وہ تو نقل اور عکس ہے۔ جن کو وید کی سمجھ آگئی۔ وہ اُسکو اچھا نہیں سمجھتے۔ اُس سے بھی گھبراتے ہیں کیونکہ وید کرم کانڈ بنا تا ہے جس کے پھل سے جیو بھلی بُری یونی میں آتا رہتا ہے۔ عکس یا سایہ کو کوئی کیا پا دیگا۔ اور اگر یہ کہو کہ وید کے

گیان کانڈ میں اصلیت ہے۔ تو وہاں یہ تعلیم ہے۔ کہ وہی ایک نٹ کی طرح مختلف قسم کے داؤں پیچ کھیلتا ہؤا سب کے گھٹ میں رمتا ہؤا۔ سب کا ٹھاکر ہے،، جب وہی برا بھلا کرتا رہتا ہے۔ اور برے بھلے موقعوں سے گذرتا رہتا ہے۔ تو پھر آدمی پورے طور پر اس کو کیسے پاسکتا ہے۔ جن کے کلیجہ میں تیر لگا ہے۔ جو ان لفظی گورکھ دھندوں سے گھبرا گئے ہیں۔ وہی زخمی کلیجہ والوں کے درد کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور جب یہ سمجھ بوجھ کا تیر لگ جائے تو بھاگے نہیں بلکہ اور مضبوطی کے ساتھ وچار میں لگے۔ تب وہ کبیر صاحب کی طرف رجوع ہوگا۔ اور ستگورسروپ اس کو سکھ کا سمندر پرتیت ہوگا،،

انہترویں رمینی

ایسا یوگ نہ دیکھا بھائی	بھولا پھرے لئے گپھلائی	۱
مہادیو کو پنتھ چلاوے	ایسو بڑو مہنت کہاوے (ایسا)	۲
ہاٹ باٹ میں لاوے تاری	کچے سدھن مایا پیاری (سدھوں کو)	۳
کب دتے ماواسی توری (دتاتریہ، دشمن)	کب شکدیو توپچی جوری (خام)	۴
کب نارد بندوق چلایا (بندوق)	بیاس دیو کب بمب بجایا (توپ، جوڑا)	۵
کرہیں لڑائی متی کے مندا	ای ہیں اتیھی کد ترکش بندا (نقارہ)	۶
بھئے برکت لوبھ من ٹھانا (بڈھی)	سونا پہری لجاوے بانا (یہ، سنیاسی، شرم دلاتے ہیں، خرقہ)	۷
گھوڑا گھوڑی کینہ بٹورا (تاکہ، اکٹھا)	گانو پاے لیش چلو کرورا (پھر کر، جس)	۸

پنچ کرو وتی کا سنیاسی

ساکھی - تیہ سُندری نہ سوہئی - سنکادک کے ساتھ
(عورت) (زیب دیتی ہے)
کبہوں کا داگ لگاوئی - کاری ہانڈی ہاتھ
(داغ) (کالی)

ترجمہ رمینی ۷۹ - (۱)۔ ایسا یوگ کس نے دیکھا ہے۔ کہ سنیاسی غفلت میں لٹے ہوئے پھر رہے ہیں۔ (۲)۔ مہادیو کا پنتھ چلاتے ہیں۔ اور بڑے مہنت کہلاتے ہیں۔ (۳)۔ بازار اور چوک میں سمادھی لگا کر بیٹھتے ہیں۔ (سچ ہے) کچے سادھوں کو مایا پیاری ہے۔ (۴) بھلا بتاؤ تو سہی دتاترے جی نے کب دشمن مارے تھے۔ کب شکدیو جی نے توپخانہ بنایا تھا۔ نارد جی نے کب بندوق چلائی تھی۔ بیاس جی نے بمب کب بجایا تھا۔ (۶)۔ یہ بے عقل (گیان پنتھ کے سنیاسی) لڑتے جھگڑتے پھرتے ہیں۔ یہ اتیتھی (اودسنیاسی) ہیں۔ یا ترکش بند (مسلح سپاہی) ہیں؟۔ ظاہرا ورکت (تارک الدنیا) ہو گئے۔ مگر من میں لالچ سمایا ہوا ہے۔ اور سونے کے زیور پہن کر یہ اپنے بانا کو شرم دلاتے رہتے ہیں۔ (۸)۔ (واہ رے سادھو پنا!) (خوب) گھوڑے گھوڑیاں جمع کرلیں۔ گانوں مل گیا۔ اب کروڑوں روپ میں حشمت چل گیا۔ ساکھی (۹) سنکادک رشی کے ساتھ عورت زیب نہیں دیتی۔ وہ کالی ہانڈی ہے۔ کبھی نہ کبھی داغ لگا کر چھوڑے گی۔



تشریح - گیان مارگ والے مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں۔ (۱)۔ ایک تو غفلت میں پڑے ہوئے دربدر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ (۲) دوسرے مہنت بن کر شیو کا پنتھ چلاتے ہیں۔ (۳) تیسرے دولت کی لالچ میں شہروں کے گلی کوچے میں دھونی رما کر تاڑی لگاتے ہیں۔ (۴) اپنا مت چلانے کے لئے ڈگ بجے کرتے پھرتے ہیں۔ (۵)۔ پانچویں

بحث و مباحثہ میں پڑے رہتے ہیں۔(۶)۔ چھٹے لڑنے جھگڑنے اور بات بات پر الجھنے نظر آتے ہیں۔(۷)۔ ساتویں ظاہرا تو درگت ہیں۔ مگر بدن کو زیور سے آراستہ رکھتے ہیں (۸)۔ آٹھویں گھوڑے گھوڑیاں اکٹھا کر کے جماعت جوڑ کر منڈلیک بن گئے ہیں (۹) نویں گانوں گرانوں پا کر لین دین و قرض بیوہار کرتے ہیں۔(۱۰) دسویں۔ بنے فقیر رکھ لی عورت اور کہتے پھرتے ہیں۔ آتما کچھ نہیں کرتا وہ نرلیپ ہے۔ اندریاں اگر اپنا اپنا بیوہار کرتے ہیں تو کیا ہرج ہے۔ الغرض یہ سب کے سب لڑا کے جھگڑالو۔ لالچی۔ مکار اور پاکھنڈی اپنے بانا کے شرم دلانے والے ہیں۔ اِن کے آچاریہ دتاترے۔ شکدیو۔ نارد۔ ویاس ایسے نہیں تھے ؛

سترویں رمینی

بولنا کاسوں بولئے بھائی	بولت ہی سب تتو نسائی	۱
بولت بولت باڑھ بکارا	سو بولئے جو پرے بچارا	۲
ملے جو سنت بچن دوئی کہئے	ملے اسنت مون ہوے رہئے	۳
پنڈت سوں بولئے ہتکاری	مورکھ سوں رہئے جھک ماری	۴
کہہ کبیر ای ادھ گھٹ ڈولے	پورا ہوئے بچارے بولے	۵

(حاشیہ: کس سے؛ ضایع ہو جاتا ہے؛ بڑھا نقص؛ دوچار؛ چپ رہئے؛ دیکھو ٹیکا نمبر ۲)

ترجمہ رمینی ۷۰۔(۱) کس سے بات چیت کی جائے۔ بولتے ہی تمام جوہر ضایع ہو جاتا ہے (۲)۔ بولتے بولتے نقص بڑھ گیا۔ ایسی بات کہنا چاہئے

جو وچار میں آسکے۔ (۳)۔ کوئی سنت ملجائے تو دو بات کہہ لیجئے۔ اگر اسنت ملے تو خاموشی اختیار کیجئے۔ (۴)۔ پنڈت کو ہِت اور لابھ کی بات سنائیے مورکھ سے بات کرنا جھک مارنا ہے۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ آدھا بھرا ہوا گھڑا شور کرتا ہے۔ جو پورے ہیں وہ بچار کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں ؛

تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے ؛

اکہترویں رمینی

سوگ بدھاوا سم کری مانا	مرتا کی بات اندر نہیں جانا	۱
جٹا توری پہراوے سیلی	یوگ یگتی کے گربھ دوہیلی	۲
آسن اُڑائے کون بڑائی	جیسے کاگ چیلھ مڑرائی	۳
جیسی بھیت تیسی ہے ناری	راج پاٹ سب گنے اجاری	۴
جیسے نرک تیسے چندن مانا	جس باور تس رہے سیانا	۵
لپسی لونگ گنے یک سارا	کھانڈے پری ہر کھا لکے چھار	۶

ساکھی۔ یہ بچارتے بہی گئے۔ گیو بُدھی بل چیت

دوئی ملی ایکے ہوئے رہے کاہی بتاؤں ہت ۷

ترجمہ رمینی ۷۱ - (۱) - جس نے رنج اور خوشی کو ایک جیسا سمجھ رکھا ہے - اُس کی مہما راجا اندر بھی نہیں جانتا - (۲) - دیوگیوں کا یہ حال ہے شاگرد کی چوٹی منڈادی - گلے میں سیلی پہنادی اور یوگ کی جکتی کا غرور کرنے لگے - (۳) - بالفرض اگر کسی یوگی کا آسن بھی یوگ کرنے سے اُٹھ جاتا ہے تو اس میں بڑائی کیا ہے؟ آسمان میں چیلھ اور کوّے بھی تو منڈلایا کرتے ہیں - (۵) - گیانی تو عورت اور دیوار کو ایک صورت میں دیکھتے ہیں اور راج پاٹ کو اُجاڑ کے برابر شمار کرتے ہیں (۵) - دوزخ کی بدبو اور چندن کی خوشبو اُن کے لئے ایک ہی طرح کی ہے - سیانے اور یادے انکو ایک رُوپ میں دکھائی دے رہے ہیں - (۸) یہ پیسی اور لونگ کو برابر جانتے ہیں - اور شکر کو چھوڑ کر خاک پھانکتے ہیں - ساکھی - اس وچار سے بُدھی اور چت کا بل جاتا رہا - جب دو ملکر ایک ہوگئے - تو اب ہت کی بات کس سے کہی جائے



تشریح - اس رمینی پر اگر پورے طور پر غور کیا جائیگا - تو حد درجہ کا نقص واقع ہوگا - اس لئے ہم اُس کو صاف صاف صرف چند لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کریں گے :-

حقیقت میں جو سم درشی اور سُکھ دُکھ - دوست دشمن - نیک و بد سب کو یکساں سمجھتا ہے - اُس کی حالت بہت اُونچی ہے - اگر کوئی ایسا ہو جائے تو اُس کا کیا کہنا ہے مگر یہاں تو گیانیوں میں صرف زبانی جمع خرچ ہے - یہ متوالے ایسے ایک دو میں مل رہے ہیں کہ خبر بھی کسی کی نہیں رکھتے - پھر ان کو اپدیش کیا دیا جائے اگر دو ہوں تو ایک دوسرے کو سمجھا دے :-

باقی مطلب واضح ہے - یہاں اصل میں توحید کا کھنڈن نہیں ہے - بلکہ ہنسی مذاق

میں اُن کے زبانی بیوہار اور عملی برتاؤ پر چٹکیاں لی گئی ہیں۔ ان کا ایکتو اور ادویت بجاد بھی مایا کی ایک لیلا ہے :۔

بہتروِیں رمینی

ناری ایک سنسارے آئی (عورت، دنیا میں)	مائے نہ واکے باپ نہ جائی (ماں، اُس کے) ۱
گوڑ نہ موڑ نہ پران ادھارا (پَیر، سر)	تامیں بھرمی رہا سنسارا (بھرم) ۲
دنا سات لو واکی سہی (تک)	بُدھ ادھ بدھ اچرج یک کہی (دانا، جاہل) ۳
واہی کی بندن کر سب کوئی (پوجا)	بُدھ ادھ بدھ اچرج بڑ ہوئی (پنڈت، مورکھ، بڑا) ۴

ترجمہ رمینی ۷۲ - (۱)۔ ایک عورت دُنیا میں آئی۔ نہ اُس کی ماں ہے۔ نہ اُس کو باپ نے پیدا کیا۔ (۲)۔ نہ اُس کے پاؤں ہے نہ سر نہ پران کا ادھار ہے۔ دُنیا اُسی میں بھرم رہی ہے۔ (۳)۔ سات دِن تک پنڈت اور آدھے پنڈت دونوں کو اُس کی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے۔ (۴)۔ اور تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ عالم اور جاہل خواہ آدھے گیانی۔ اُسی کی اُپاسنا اور پوجا کر رہے ہیں :۔

تشریح - (۱) ناری سے مراد مایا ہے۔ جو بالکل وہمی اور فرضی ہے۔ اور کسی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوئی۔ (۲)۔ پانوں اور سر و پران کے نہ ہونے سے مطلب یہ ہے

که وه نزاکار ہے - اور بھرم کی پیدا کرنیوالی ہے - (۳) - سات دِن سے مراد من بُدھی اور پنچ بھوتوں کے بیوہار کے سمے سے ہے (۴) - بُدھی یعنی پنڈت نرگن اپاسک ہیں آدھے پنڈت سگن اپاسک ہیں - سگن اور نرگن دونو مایا ہی کے روپ ہیں ۞

تہتر ویں رمینی

چلی جات دیکھو یک ناری ۔ تر گاگر اوپر پنہاری ۱
چلی جات وہ باٹے باٹا ۔ سوون ہار کے اُوپر کھاٹا ۲
جاڑن مرے سپیدی سوری ۔ کھسم نہ چینھے گھرنی بھولوری ۳
سانجھ سکار دِیا لے بارے ۔ کھسم چھانڈی سُمرے لگوارے ۴
واہی کے سنگ میں لسِدن رانچی ۔ پیا سوں بات کہے نہیں سانچی ۵
سووت چھانڈی چلی پیا اپنا ۔ ای دُکھ اب دھوں کہو کیہی سنا ۶
ساکھی - اپنی جانگھ اُگھاری کے ۔ اپنی کہی نہ جائے
کی جانے چت آپنا ۔ کی میرو جَن گائے ۷

ترجمہ رمینی ۷۳ - (۱) - دیکھو ایک عورت چلی جا رہی ہے - اُوپر گھڑا ہے - اور نیچے پنہاری ہے - وہ باٹ باٹ جا رہی ہے - سونے والے کے اوپر کھاٹ ہے - (۳) - رضائی کو بچا کر رکھتی ہے اور جاڑے مرتی ہے ـ

شوہر کو نہیں پہچانتی۔ گھر والی پاگل ہو گئی۔(۴)۔ صبح و شام چراغ روشن کرتی ہے۔ اور شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد سے ملتفت ہوتی ہے۔(۵)۔ اُسی کے ساتھ رات دن مست ہے۔ اور اپنے شوہر سے سچی بات نہیں کہتی (چھپاتی ہے)۔(۶)۔ اپنے شوہر کو سوتا ہوا چھوڑ گئی۔ یہ دُکھ اب بتاؤ کس سے کہا جائے۔ ساکھی۔ دانت اپنی زبان کھول کر اپنی بات کہی نہیں جاتی۔ یا تو اس کو اپنا چت جانتا ہے یا جیرا بھگت اُس کو گاتا ہے ؎



تشریح۔(۱)۔ یہاں عورت سے مراد سُرت یعنی توجہ سے ہے۔ وہ اُوپر کی طرف اُلٹے کنوئیں سے (جو انسان کے دماغ سے مقصود ہے) امرت روپی جل بھرنے چلی۔ آپ تو اُوپر ہے اور گھٹ روپی گھڑا اُس کے نیچے ہے۔ اِس طرح وہ چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔(۲)۔ وہ ساتوں باٹ یعنی مرحلے طے کرتی ہوئی اور اپنے اندر جا رہی ہے۔ اور سویا ہوا من جب سوشپتی میں چلا جاتا ہے تو جس کے آدھار پر یہ سوتا ہے۔ (اور بیوہار بھی کرتا ہے) وہ سُرت تو اُوپر سوشپتی کے استھان پر ہے۔ اور یہ نیچے رہ جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ سونے والے کے سر پر کھاٹ ہے۔(۴)۔ یہ سُرت جاڑے مرتی اور رضائی کو بچا رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جسم کام لینے کی چیز ہے۔ یہی رضائی ہے مگر اسکو نہیں برتتی۔ اسکے محفوظ رکھنے کی تدبیر سوچتی ہے۔ اُس سُرت کا بھینڈا را دیر ہے وہی اُسکا مالک ہے۔ مگر مالک کو چھوڑ کر یہ من کے ساتھ تعلق پیدا کر رکھتی ہے۔ اور اُسی کو اپنا شوہر بنا رکھتی ہے۔ کیسی دیوانی اور پاگل ہے۔(۵)۔ رات دن سُرت اسی من کے ترنگ میں رہتی ہے۔ اور اپنے سچے دھنی کے ساتھ سچا بیوہار نہیں کرتی۔ اِسی سے بازی نقصان رکھی ہے۔(۶)۔ بیبا یعنی مالک کو (اپنی نادانی سے) سوتا ہوا سمجھ کر چھوڑ گئی اور من کے ساتھ برتنے لگی۔ اور اُس دُکھ کو کون بیان کرے اور کس سے کیسے کہے۔

(۱)۔ یہ ران اٹھاؤ تولاج وہ ران اٹھاؤ تولاج ۔ کیسے اپنے مرم کی بات کہی جاوے ۔ یاتو اِس کو اپنا چیت سمجھ سکتا ہے ۔ یا اپنے ہمراز اُس کو جان سکتے ہیں ۔

چوہتروین رمینی

تہیا گپت ستھول نہیں کایا ۔ تا کے سوگ نہ تا کے مایا ۱

کمل پتر ترنگ یک ماہیں ۔ سنگ ہی رہے لپت پے ناہیں ۲

آشا اوس انڈن مہاں رہئی ۔ اگنت انڈ نہ کوئی کہئی ۳

نرادھار آدھار لے جانی ۔ رام نام لے اُچری بانی ۴

دھرم کہے سب پانی اہئی ۔ جاتی کے من بانی رہئی ۵

ڈھور پتنگ سرے گھریار ۔ تہی پانی سب کرے اہار ۶

پھند چھوڑی جو باہر ہوئی ۔ بہُری پنتھ نہیں جوہے سوئی ۷

ساکھی ۔ بھرم کا باندھل ای جگت کوئی نہ کیا بچار

ہری کی بھگتی جانے بنا بھو بوڑی مُوا سنسار ۸

ترجمہ رمینی ۷۴ ۔ (۱)۔ اُس وقت نہ سوکشم نہ ستھول تھا نہ کایا تھی اور اُس کے نہ سوگ تھا نہ مایا تھی ۔ (۲)۔ جس طرح لہر کے درمیان کنول کی پنکھڑی رہتی ہے ۔ خواہ جس طرح کنول کے پتے پر پڑا ہوا پانی لہراتا ہے اسیطرح نہ

رہتا تھا۔ مگر لیپ (آلودہ) نہیں تھا۔ (۳)۔ یہ جتنے انڈ یعنی ستارے اور سیارے وغیرہ گرے ہیں۔ اِن میں سب میں آسا اور باسنا تھی۔ جیسے اوس کی نمی درختوں میں رہتی ہے۔ یہ سب انڈے یعنی کرے بیشمار ہیں۔ مگر جب یہ برہمانڈ سے گھنٹے ہوئے رہتے ہیں۔ اِن کو علیحدہ علیحدہ کوئی نہیں کہتا۔ (۴)۔ آدھار کا خیال لیکر نرادھار کو سمجھا۔ اور تب رام نام کے ساتھ بانی پرگٹ ہوئی۔ (۵)۔ دھرم تب یہ کہتا ہے۔ کہ سب پانی پانی ہے۔ پانی میں پانی مل گیا۔ پانی ہی رہا مگر جاتی کے من میں بانی رہتی ہے۔ وہ تمیز کراتی رہتی ہے۔ (۶)۔ پانی میں جانور کیڑے گھڑیال سب سڑتے ہیں۔ اور اُسی پانی کو سب پیتے ہیں۔ (۷)۔ جو بندھن کو چھوڑ کر باہر ہو جائے۔ پھر اُس کو پینتھ کے تلاش سے کیا کام ؟ ساکھی۔ (۸)۔ یہ تمام دُنیا بھرم کے بندھن سے بندھی ہوئی ہے۔ کوئی وچار نہیں کرتا۔ مالک کی بھکتی کے بغیر سب بھوساگر میں غوطے کھا رہے ہیں ॥

تشریح۔ جب جیو اپنی اصلی حالت میں تھا۔ اُسوقت دُکھ۔ سُکھ۔ کارن سمتول اور سوکشم وغیرہ سے آزاد تھا۔ اور جیسے جل میں کنول نرلیپ رہتا ہے۔ ویسی ہی اُسکی حالت تھی۔ جب وہ کرُوں میں پیدا ہوُا۔ اُن کے ملاپ سے اُس میں آسا اور باسنا آئی برہمانڈ مجموعی حالت میں ایک ہے بیشمار نہیں ہیں۔ مگر جب برہمانڈ کے الگ الگ انڈوں کا حساب و تمیز شروع ہوُا۔ علیحدگی کی حالت پیدا ہوئی۔ اور آسا کا جال بچھ گیا۔ اُسوقت آدھار کو لیکر نرادھار کا خیال شروع ہوُا۔ اور رام نام رُوپی بانی پرگٹ ہوئی اور اُس نے نگاہ کو اونچی کر دیا۔ شاستروں کا تو یہ کتھن ہے۔ کہ اصلیت پانی ہے اور جیو جب اُس میں مل جاتا ہے۔ پانی ہی رہتا ہے۔ اور پانی بھی جیو اور جاتی کا دھرم ہے۔ لیکن سوچو پانی میں سب گل سڑ جاتے ہیں اور اُسی پانی کو سب پیتے ہیں۔

یہ آدرش اور معراج درست نہیں ہے۔ یہ مایا کے لپیٹ میں ہے۔ اس سے بھی اُونچے چلنے کی ضرورت ہے۔ جہاں پانی کی مثال نہیں گھٹ سکتی۔ جب اس مایا کے پھندے سے چھٹکارا مل جائے۔ تو پھر پنتھ کی کیا ضرورت ہے۔ پنتھ کی ضرورت صرف درمیانی مرحلہ میں ہے۔ یہ تمام سنسار مایا کے بھرم جال سے بندھا ہؤا ہے۔ نہ نگاہ اُونچی ہوتی ہے۔ نہ وچار پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ مالک کی بھگتی سمجھ کر نہیں کی جاتی۔ اس لئے سب سنسار سمندر میں غرقاب ہو رہے ہیں:۔

پچھترویں رمینی

تیہی صاحب کے لاگو ساتھا	دوئی دُکھ میٹی کے ہو ہو سناتھا
دشرتھ کُل اوتر نہیں آوا	نہیں لنکا کے رائے ستاوا
نہیں دیوکی کے گربھ ہی آیا	نہیں یشودا گود کھلایا
پرتھوی رمن دمن نہیں کریا	پیٹھی پتال نہیں بلی چھلیا
نہیں بلی رائے سو مانڈی راری	نہیں ہرناگش بدھل پچھاری
وراہ روپ دھرنی نہیں دھریا	کشتری ہی ماری نکشتری نہ کریا
نہیں گوبردھن کر بیٹے دھریا	نہیں گوال سنگ بن بن پھریا
گنڈک سالگرام نہ شیلا	متسیہ کچھ ہوئے نہیں جل ہیلا
دوارادتی شریر نہ چھانڈا	لے جگناتھ پنڈ نہیں گاڈا

(حاشیہ میں تشریحی الفاظ: اس، او تریہ گرہا، آیا، حمل، ناش، آکر، سایقہ، کی لڑائی، زمین کے، اٹھ سے، دوارکا، دوسند، ہو سہارا دالا، مہت، راجہ، ستایا، داخل ہوکر، دھوکا دیا، مایا، پچھاڑ کر، شے، داخل ہوکر)

۱۔ رام اوتار ۲۔ کرشن اوتار ۳۔ باون اوتار ۴۔ نرسنگھ اوتار ۵۔ وراہ اوتار ۶۔ پرسرام اوتار ۷۔ مچھ اوتار ۸۔ کچھ اوتار ۹۔ بدھ اوتار

۱۰

ساکھی - کہیں کبیر پکاری کے وا پنتھے مت بھول
جیہی راکھے انومان کری سو تھول نہیں سمتھول
جسکو قیاس کرکے شوکشم

ترجمہ رمینی ۵۷ - (۱) - اس مالک کا سہارا لو اور دوند کے دُکھ کو مٹا کر سہارے والے بن جاؤ - (۲) - وہ نہ تو دشرتھ کے کُل میں پیدا ہوا نہ لنکا کے راجہ کو مارا - (۳) - نہ دیوکی کے پیٹ میں آیا - نہ جسودا نے اپنی گود میں اُسکو کھلایا - (۴) - نہ اُس نے زمین کو آکر برباد کیا نہ پاتال میں داخل ہوا - نہ راجہ بلی کو دھوکا دیا - (۵) - اُس کی بلی راجہ سے لڑائی نہیں ہوئی - نہ اُس نے ہرناکش کو ہلاک کیا - (۶) - نہ وراہ رُوپ دھر کر زمین کو دھارن کیا - نہ (پرسرام ہو کر) کشتریوں کو مارا - (۷) - نہ اُس نے (کرشن روپ میں) گوبردھن پہاڑ ہاتھ پر اٹھایا - نہ گوالوں کے ساتھ جنگل جنگل پھرتا رہا - (۸) - نہ وہ گنڈک ندی ہے نہ شالگرام ہے - نہ پتھر ہے نہ متسیہ (مچھ) کچھ ہو کر جل میں داخل ہوا (۹) - نہ دوارکا میں اُس نے شریر تیاگ کیا - نہ بُدھ ہو کر جگناتھ میں اپنے پنڈ کو گاڑا ہے - ساکھی - (۱۰) کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں اس راہ میں کبھی نہ بھولو - جس کا تم قیاس کرتے ہو - وہ نہ سوکشم ہے نہ سمتھول ہے (دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے) ؛

تشریح - کچھ - مچھ - واراہ - نرسنگھ - باون - پرسرام - رام - کرشن - اور بدھ کے جو اوتار ہوئے ہیں - ان کو مالک کا اوتار نہ سمجھو - اس میں تمہاری غلطی ہے - حقیقت میں یہ مایا کے رُوپ ہیں ؛

چھہتر ویں رمینی

مایا موہ کٹھن سنسارا | یہے بچار نہ کاہو بچارا ۱
مایا موہ کٹھن ہے پھندا | ہوئے بویکی سو جن بندا ۲
رام نام لے بیرا دھارا | سو تیں لے سنسار ہی پارا ۳
ساکھی۔ رام نام اتی دُرلبھے اورے سے نہیں کام
آدی۔ انت اوریگ گیے رام ہی تے سنگرام ۴

ترجمہ رمینی ۷۶ - (۱)۔ سنسار کی مایا موہ بہت کٹھن ہے اس بچار کو کوئی نہیں وچارتا۔ (۲)۔ مایا موہ کا پھندا کٹھن ہے جو بویکی ہو وہی بھگت ہو سکتا ہے۔ (۳)۔ رام نام کے بیڑا کو دھارن کرے تب تو سنسار کے پار ہو جائیگا ساکھی - (۴)۔ رام نام بہت دُرلبھ ہے۔ اوروں سے کام نہیں۔ ابتدا انتہا اور جگ جگ میں اس رام ہی کے ساتھ لڑائی لڑنی چاہیئے ؛

تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے ؛

ستہتر ویں رمینی

ایکے کال سکل سنسارا | ایکے نام ہے جگت پیارا ۱

۲ تیا پرُش کچھو کتھو نہ جائی　سرب رُوپ جگ رہا سمائی
۳ روپ ارُوپ جا کے نہیں بولی　ہلکا گرُدا جائے نہ تولی
۴ بھوکھ نہ ترشنا دھوپ نہیں چھاہیں　دُکھ سُکھ رہِت رہے تیہی ماہیں
ساکھی۔ اپرم پرم روپ مگو رنگی نہیں تیہی سنکھیا آہی
۵ کہیں کبیر پکار کے　ادبھت کہئے تاہی



ترجمہ رمینی ۷۷۔ (۱) ۔ ایک ہی کال تمام سنسار میں ہے۔ ایک ہی نام سب کو پیارا ہے۔ (۲)۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ عورت ہے یا مرد تمام صورتوں میں وہی دُنیا میں محیط ہو رہا ہے۔ (۳) ۔ رُوپ کا ہے یا بغیر رُوپ کا ہے ۔ اُس کو کوئی جان نہیں سکتا۔ بھاری ہے یا ہلکا ہے اُس کا کوئی وزن نہیں کر سکتا۔ (۴) جہاں نہ بھوک ہے نہ پیاس ہے ۔ نہ دھوپ ہے نہ سایہ ہے وہاں یہ کال اُسمیں اُسکے اندر رہتا ہے ۔ ساکھی۔ (۵)۔ وہ اپرم پرم اور بینت رُوپ والا ہے ۔ اُسکا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں۔ کہ عجیب و غریب ہے:



تشریح ۔ کال پرُش برہمہ ہے۔ اُسیکا نام سبکو پیارا ہے ۔ وہی سارا رُوپ والا ہے۔ اور ساتھ ہی ارُوپ بھی ہے ۔ نہ اُسکو عورت نہ مرد۔ نہ وزنی نہ سُبک ۔ نہ صورت والا نہ بے صورت نہ بھوک نہ پیاس نہ دھوپ نہ سایہ ہے دُکھ سُکھ سے آزاد رہ کر وہ ان سب حالتوں کے اندر رہتا ہے ۔ سب میں محیط ہے ۔ وہی بڑا۔ بہت بڑھا ہوُا مختلف صورتوں والا ۔ بیشمار صورتوں والا۔ عجیب و غریب ہے (جہاں تک نام اور رُوپ ہیں سب اُس کے ہیں اسکے پرے حقیقت اور اصلیت ہے جو لفظوں سے ظاہر نہیں کی جا سکتی) :

اٹھہترویں رمینی

مانُش جنم چُوکے جگ ماجھی — تیہی تن کیر بہت ہیں ساجھی ۱

تات جننی کہے ہمرا بالا — سوارتھ لاگی کین پرتی پالا ۲

کامنی کہے مور پیا آہی — باگھنی رُوپ گراسے چاہی ۳

پُتر کلتر رہیں لَو لائے — جُنبک نائیں رہ منہ بائے ۴

کاگ گِدّھ دواد مَرن بچاریں — شوکر سوان دواو پنتھ نہاریں ۵

دھرتی کہے موہی مِل جائی — پَون کہے میں لیب اڑائی ۶

اگنی کہے میں ای تن جاروں — سو نہ کہے جو جرت اُباروں ۷

جیہی گھر کو گھر کہے گنوارے — سو بیری ہے گلے تمہارے ۸

سو تن تم آپن کے جانی — وشے سرُوپ بھولے گیانی ۹

ساکھی - اِتنے تن کے ساجھیا — جنمو بھری دُکھ پائے

چیتت ناہیں باورے — مور مور گوہرائے ۱۰

ترجمہ رمینی ۷۸ - (۱)۔ افسوس انسان کا جنم پاکر تم اس دنیا میں چُوک گئے۔ (سُنو) اس تمہارے تن و جسم کے شریک بہت ہیں۔ (۲). ماں باپ کہتے ہیں یہ ہمارا لڑکا ہے۔ اور خود غرضی کے خیال سے اُسکی پرورش کی ہے۔

(۳)۔ عورت کہتی ہے۔ یہ میرا خاوند ہے۔ اور شیرنی بن کر اُس کو کھانا چاہتی ہے (۴)۔ اولاد وا کا رب لو لگائے رہتے ہیں۔ اور گیدڑ کی طرح اُسکے ہڑپنے کیلئے منہ کھولے ہوئے ہیں۔ (۵)۔ کوّے اور گدھ دونوں اُس کی موت کے انتظار میں ہیں۔ سور اور کتے دونو راہ دیکھ رہے ہیں۔ (کہ کب مرے اور کب اُس کو پھاڑ کھائیں)۔ (۶)۔ زمین کہتی ہے یہ مجھ کو مل جائے (میں اس کو زمین کا پیوند بنالوں) ہوا کہتی ہے میں اِس کو اُڑا لیجاؤں گی۔ (۷)۔ آگ کہتی ہے واہ! میں اس کا تن بھسم کردوں گی۔ مارنے کی سب کو فکر ہے۔ بچانے کی کسی کو نہیں۔ (۸)۔ جس گھر کو گنوار گھر کہتا ہے۔ وہ گھر اسکا دشمن اور گلے پڑا ہوا ہے۔ (۹)۔ اے اگیانی انسان! تو اِس جسم کو اپنا سمجھتا ہے۔ اور بھول کر اندریوں کے بھوگ میں لپٹ ہوگیا ہے۔ ساکھی۔ (۱)۔ اِس تن کے اِتنے حصہ دار ہیں۔ اِس لئے جنم بھر دُکھ سہنا پڑے گا۔ اب بھی باولے چیت نہیں میرا میرا کہنا ہوا چلا تا رہتا ہے ؛

تشریح کی ضرورت نہیں مطلب واضح ہے ؛

اُناسویں رمینی

بڑھوت باڑھی گھٹاوت چھوٹی　　پرکھت کھر پرکھاوت کھوٹی　۱

کیتنک کہوں کہاں لو کہی　　اَور و کہوں پرے جو سہی　۲

کہے بنا موہی رہیو نہ جائی　　برھی لے لے کوکر کھائی　۳

ساکھی - کھاتے کھاتے جُگ گیا اجھوں نہ چیتو جائے
کہیں کبیر لکار کے جیو اچیتے جائے

ترجمہ رمینی ۷۹ - (۱) - جتنا بڑھاؤ بڑھتی ہی جاتی ہے - جتنا کم کرو اُتنی ہی چھوٹی ہوتی جاتی ہے - پرکھنے میں کھری اور پرکھانے پر ناقص ٹھہرتی ہے (۲) میں نے کتنا کہا - کب تک کہتا رہوں - اگر میرا کہنا صحیح مانا جائے تو اور بھی کہوں - (۳) - مگر کیا کروں کہے ہوئے بغیر مجھ سے رہا نہیں جاتا - جب وقت آتا ہے تو ہی کو کتے کھا جاتے ہیں - ساکھی - (۴) - کھاتے کھاتے جُگ ختم ہو گیا ابتک بھی آنکھ نہیں کھلی - یہ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں کہ جیو غافل چلا جا رہا ہے ۔

تشریح - اس مایا میں دو وصف ہیں (ربڑ کی طرح) جتنا بڑھاؤ بڑھ جاتی ہے اور جتنا گھٹاؤ گھٹ بھی جاتی ہے - ذرا مایا کی ایک چیز ہاتھ آنے دو - اب وہ اپنے سلسلہ میں بہت سی چیز کھینچ کھینچ کر لانا شروع کریگی - مثلاً کسی لڑکے کے ہاتھ ایک ٹوپی آگئی - اب اچھے جوتے کی خواہش ہوئی - جوتے کے ملتے ہی قمیض - کوٹ - پاجامہ - رومال وغیرہ کی ہوس پیدا ہو گئی - اور مایا نے اپنا روپ بڑھانا شروع کیا - یہ تو اسکے بڑھنے کی کیفیت ہے - اور اسی طرح اگر اسکو کم کرنے لگو تو یہ کم بھی ہو جاتی ہے - کسی شخص کو وراگ پیدا ہوا - گھر بار سے علیحدگی ہوئی آہستہ آہستہ مایا کے کار و بار اتنے گھٹ گئے کہ جس کا حد و حساب نہیں - یہاں ایک بات اور ہے - جب ضرورت کا مارا ہوا آدمی مایا کے سامان کو پرکھنے یا جانچنے لگتا ہے - وہ خالص نظر آتی ہے - اسکی قدر و قیمت بڑھتی ہے مگر جب وہ کسی مہاتما یا سنت کے ذریعہ پرکھائی اور جانچی جاتی ہے - اسوقت کھوٹی اور ناقص ٹھہرتی ہے - مثلاً ایک چیز سونا ہے - دنیاوی نقطہ نگاہ سے وہ کیسی ضروری اور قدر و قیمت کی

چیز ہے مگر پارمتھی درشٹی سے اس کی کیا عزت ہے!
یہی حال اودیا اور اگیان کا بھی ہے۔ جو مایا ہی کی صورت ہے اور یہ بھی گھٹتے بڑھتے خالص اور کھوٹے ہوتے نظر آتے ہیں۔
سب کچھ کہا گیا۔ کہاں تک کہوں اور کوئی سُننے والا ہو تو کہا بھی جائے۔ پھر بھی مجھ کو جیوؤں پر دیا آتی ہے۔ کہے ہوئے بغیر رہا نہیں جاتا۔ کیونکہ میں صاف صاف دیکھ رہا ہوں۔ جہاں جیوؤں کے گیان پھرنے کا وقت آیا اور امید بندھی کہ اب وہ سنبھل جائیں گے اُسی وقت کُتّے کی طرح بھونکنے والے شاستری اُن پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور کرم بھرم کے جال میں پھنسا کر اُن کو کھا جاتے ہیں اور اُن کی عقل و تمیز کھو جاتی ہے۔
جُگ جگانتر گذر گئے جیو اس طرح اوروں کی غذا بنے ہوئے اُن کے مُنہ کے نوالے ہو رہے ہیں۔ مگر ابھی کسی کو چیت نہیں ہے۔ اور نہ کوئی سوچ و سمجھ والا نظر آ رہا ہے۔
کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جیو اب بھی غافل نادان اور جاہل بنے ہوئے ہیں نہ اپنے تجربوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں نہ اوروں کے تجربوں سے۔ سب کے سب اگیان کی لہر میں بہے چلے جا رہے ہیں۔

اسوّیں رمینی

بہُتک ساہس کری جیہ اپنا　　سو ساہب سوں بھیٹ نہ سپنا
(بہت ہمت جی)　　(صاحب، ساتھ، خواب)
کھرا کھوٹ جن نہیں پرکھایا　　چھت لابھ سو مُور گنوایا　۲
(جس نے)　　(چاہتے ہیں فائدہ، اصل)
سمجھی نہ پرے پاتری موٹی　　اُچھی گاڑھی سب بھو کھوٹی　۳

۴

کہہ ہیں کبیر کبھی ڈہوکھوری جب چلی ہو جھینی آشا توری
کیسکو دوگے اولہنا باریک خواہش توڑ کر

ترجمہ رمینی ۸۰ - (۱) - بہت جیوں نے ہمت سے کام لیا - مگر صاحب کا دیدار خواب میں بھی نصیب نہیں ہؤا - (۲) جنہوں نے کھوٹے اور کھرے کی پرکھ نہیں کرائی - انہوں نے نفع کی خواہش میں اصل کو بھی ضایع کر دیا (۳) - موٹی اور پتلی (رسّی) کی سمجھ نہیں آئی - اچھی اور مضبوط سب کھوئی ہو گئی - (۴) - کبیر صاحب فرماتے ہیں جب تم باریک اور لطیف خواہشوں کا رشتہ توڑ کر چلو گے - اس وقت کس کو اولہنا دو گے - اور کس کی شکایت کرو گے -

تشریح - اس میں کلام نہیں - اکثر جیو ہمت اور حوصلے والے ہوئے جپ تپ سندھیا پوجا سے کام لیا - مگر ان کو مالک کا درشن نصیب نہیں ہؤا - انہوں نے کھرے کھوٹے کی پرکھ نہیں کرائی - (برہم کا اشٹ باندھا جو اصل میں برہمانڈی من ہے - اور اس وجہ سے نفع کو کون کہے - اصل پونجی بھی کھو بیٹھے - (اور اہم برہمہ - اہم برہمہ کہنے لگے) ان کو موٹی اور پتلی رسّی کی سمجھ نہیں آئی - مضبوط اور اچھی دونوں ہی کو ایک نظر سے دیکھا (اور برہمہ پھانس کی لطیف رسّی سے پھنس رہے) جس وقت اس لطیف آسا کے رشتہ کو بھی توڑ چلو گے - اسوقت سمجھ سکو گے - پھر بتاؤ - کسکو الزام دو گے ؟ یہ خود تمہارا ہی قصور ہے

اکیاسویں رمینی

دیو چریتر سُنو رے بھائی سو تو برہما دھیا نشائی

اُوجے سُنی مندودری تارا　　جیھی گھر جیٹھ سدا لگوارا ۲
سُرپتی جائی اہلیا چھلیا　　سُرگُورُ و گھرنی چندرما ہریا ۳
کہہ کبیر ہری کے گُن گایا　　کُنتی کرن کنوارے ہی جایا ۴

ترجمہ رمینی ۸۱ - (۱)۔ دیوتاؤں کا چرتر سُنو۔ برہما نے اپنی لڑکی کو آپ لگاڑا۔ (۲)۔ مندودری (راون کی بیوی)، تارا (بالی کی ستری تھی۔ ان کے یہاں ہمیشہ جیٹھے بھائی یعنی راج کرنے والے کے ساتھ ہی گٹھ پٹ ہوتی رہی ہے۔ (۳)۔ اندر نے دھوکا دیکر گوتم رشی کی ستری اہلیا کے ساتھ بھوگ کیا۔ چندرما دیوگورو برہسپتی کی ستری کو ہر لے گیا۔ (۴)۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ جیو ہری کے گن گاؤ۔ کُنتی نے کنوارے پن میں ہی کرن کو پیدا کیا تھا۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ تم ان کو کیا پوجتے ہو، اِن کی اخلاقی حالت ایسی گری ہوئی ہے۔

بیاسویں رمینی

سُکھ کا برکش یک جگت اُپایا　　سمجھی نہ پری وِشے کچھو مایا ۱
چھو گُشتری پتری یک جاری　　بھل دو پاپ پُنیہ ادھکاری

سواد اننت کچھو برنی نہ جاہیں کرچرتر کو تیہی ماہیں ۳
لذت بیحد اِسکے اندر
نٹ ور ساج ساجیا ساجی سو کھیلے جو دیکھے باجی ۴
بیان نٹ کی طرح بازی
مو ہا بپورا یُکتی نہ دیکھا شِو شکتی برنچ نہیں پیکھا ۵
دھوکا کھایا بیچارہ ترکیب دیکھا
ساکھی ۔ پردے پردے چلی گیا ۔ سمجھی پری نہیں بانی
جو جانے سو باچی ہے ۔ ہوت سکل کی ہانی ۶
سب نقصان بچیگا

ترجمہ رمینی ۸۲ ۔ (۱) ۔ مایا نے جگت میں سُکھ کا درخت پیدا کیا جو وشئے روپ تھا ۔ اِسکو کسی نے نہیں سمجھا ۔ (۲) ۔ چھ دھرشٹ شاستر والے کشتری چاروں جگوں میں پتری (پوتھی کتاب) پڑھتے رہے ۔ اور دو پھل پاپ پُنیہ کے ادھکاری ہوئے ۔ (۳) ۔ ایسی بے حد لذت بلی جسکا بیان نہیں ہوسکتا ۔ یہ سب اُن کے اندر تماشا کرتے رہے ۔ (۴) انہوں نے نٹ کی طرح کھیلنے کھلانے کا سامان کیا ۔ جو کھیلے وہ بازی کا مزہ دیکھے ۔ (۵) بیچارہ جیو نے فریب میں آکر یکتی کو نہیں دیکھا ۔ نہ شِو شکتی اور برہما کے کام پر غور کیا ۔ ساکھی ۔ پردہ پردہ دیکر چلا ۔ بانی یعنی کلام کو نہیں سمجھا ۔ جو سمجھ جائے وہ تو نجات پائیگا جو نہ سمجھے کا اُس کا نقصان ہوگا ۔

تشریح ۔ جو کچھ مایا کا بیوہار سُکھ وغیرہ ہے ۔ وہ وشئے بھوگ ہی ہے ۔ کھٹ درشن والے کشتری اِس وجہ سے کہے گئے کہ سب نے پُرشارتھ کو مکھیہ بنا کر اُسی کو اِشٹ سمجھا پُرش کا ارتھ جو پُرشارتھ ہے ۔ وہ بھی وشئے بھوگ ہے یہ چھیوں فلسفہ والے

پڑھنے پڑھانے ہی میں یُگ یگانتر لگے رہے۔ اور پاپ پُنیہ کو ہی بھوگتے رہے۔ برہم کا دھیان کر کے برہم کے اندر ہی وشئے کی لذت کا مزہ لوٹا گیا۔ کبھی سوئے کبھی جاگے کبھی مُکت ہوئے۔ کبھی پھنسے۔ نٹ کے تماشوں کی طرح یہ کام ہے۔ جو اس بازی کو دیکھے۔ اُس کو اِن کا کھیل نظر آتا ہے۔ افسوس ہے جیوں پر جنہوں نے برہما وشنو مہیش کی ترکیبی چال کو نہیں دیکھا۔ دھوکے میں پڑ گئے۔ انہوں نے ساری بات پردہ دیکر کہی ہے۔ کسی کو اِن کی بانی کی سمجھ نہیں آئی۔ جو اِن کی چال کو سمجھ جائے وہ تو چھوٹیگا۔ نہیں تو نقصان اٹھائے گا۔ سار بھید گھٹ درشن میں بھی نہیں ہے۔ وہ صرف یُکتی۔ پرمان۔ دلیل دے دے کر جیوں کو بھرماتے ہیں

تراسویں رمینی

کشتری کرے کشتریا دھرما ۔ وا کے بڑھے سوائی کرما ۱
جن اندھو گورو گیان لکھایا ۔ تاکر (اُس کا) من تہاں (وہاں) ہی لے آیا ۲
کشتری سو کٹمب سوں جُوجھے ۔ پانچوں میٹی (اُس کا) ایک کری بُوجھے ۳
جیو ہی ماری جیو پرتی (سے) پالے ۔ دیکھت جنم آپنو گھالے (گر کے) ۴
سالے کرے نشانے گھاؤ (زخم) ۔ جو جھی پرے تہاں من مت راؤ (خراب کرے) (راجہ) ۵
ساکھی ۔ من مست مرے نہ جیوئی جیو ہی مرن نہ ہوئے
شئو نیہ سینہی ام بن چلے اپن پو کھوئے ۶

دوسرا کی ترجمہ

ترجمہ رمینی ۸۳ - (۱) - کشتری جو کشتری کے دھرم کا پالن کرتا ہے - اُس کے سوائی کرم بڑھتے ہیں - (۲) - اے سادھو! جن کو گورو نے جہاں کا گیان لکھایا - اُن کا من اُنکو وہاں ہی لے کر دوڑ گیا - (۳) - کشتری وہ ہے جو کٹمب کے ساتھ لڑے - اور پانچوں (اندریوں) کو میٹ کر ایک کرے - (۴) - جو ایک جیو کو مارتا ہے - اور دوسرے جیو کو پالتا ہے - وہ دیکھتے دیکھتے اپنے جنم کو خراب کرتا ہے - (۵) - نشانہ پر زخم لگا کر دُکھ دے - (اُس دُکھ میں) من کا راجہ وہاں ہی مر کر جُوجھ جاتا ہے - ساکھی - (۶) - جو من مت ہے - (گورو مت نہیں ہے) وہ مُردہ ہے - زندہ نہیں ہے - (یُوں تو اصل میں) جیو کا مرن نہیں ہوتا - شُونیہ سِنیہی رام کی بھگتی کے بغیر وہ اپنی اصلیت کو کھو کر بھٹکتا پھرتا ہے ۰



تشریح - جو جس کا تصور کرتا ہے - اُسی میں لین اور محو رہتا ہے - جسکو گورو نے جہاں اور جس ستھان کا علم بخشا ہے - اُس کا من وہاں ہی اُسکو لے جاتا ہے قاعدہ کی بات ہے - جو کشتری اپنے کشتری کے دھرم کا پالن کرتا ہے - (عمل مشاقی سے) وہ ہمیشہ سوائی بڑھا کرتا ہے - اصلی کشتری وہ ہے - جو اوروں سے لڑنے کے عوض اپنے اندر لڑائی کرے - اور پانچوں اندریوں کو مار کر ایک کر دے - اگر وہ ایسا نہیں کرتا - اور کسی جیو کو مارتا اور کسی جیو کو پالتا ہے - تو سُنو اس کا جنم خراب ہوتا ہے کیونکہ جس کو مارے گا اور جس کو دُکھ دے گا - اُس کا من اُس دُکھ کو پراپت ہو گا - یہ مُسلمہ بات ہے - کشتری کو من مت نہیں - بلکہ گورو مت ہونا چاہیئے - من مت زندہ نہیں - بلکہ اپنے من کا آپ مارا ہُوا ہے - اگر یہ کہو - کہ جیو نہیں مرتا سو تو صحیح ہے

اصل میں جیو نہیں مرتا۔ مگر یہاں مرنے سے یہ مُراد ہے۔ کہ شُدھ بنیہ سینیہی رام کے نہ جاننے سے وہ اپنی اصلیت سے غافل ہو کر دھوکے میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ کبھی کسی دیوتا کو پُوجتا ہے۔ کبھی برہمہ پیچھے باندھتا ہے۔ اور اُن ہی میں مرتا کھپتا رہتا ہے کیونکہ اصلیت اُن سے پرے ہے۔ جیو کو اصلیت کی سمجھ گورو مت ہونے سے آتی ہے۔

چوراسویں رمینی

جو جیہ اپنے دُکھے سنبھارُد — سو دُکھ بیاپی رہا سنسارُد ۱
(جس جیو نے)

مایا موہ بندھ سب لوئی — الپے لابھ مول گو کھوئی ۲
(لوگ) (تھوڑے) (نفع) (زر اصل گیا)

مور تور میں سبے بگوتا — جننی اُدر گربھ مہاں سُوتا ۳
(ضائع گیا) (ماں) (پیٹ) (حمل) (میں) (سویا)

اہی بہو رُوپ کھیلے بہو تُوتا — جن بھونرا اَس گئے بہوتا ۴
(سنسار) (زیادہ زور) (ان) (ایسے) (بہت)

اُپجے کھپے یُونی پھری آوے — سُکھ کا لیش سپنے ہو نہیں پاوے ۵
(تالب) (ذرا) (خواب میں بھی)

دُکھ سنتاپ کشٹ بہو پاوے — سو نہ ملا جو جرت بجھاوے ۶
(درد تکلیف بہت) (جلتے ہوئے نذ)

مور تور میں جرے جگ سارا — دھگ جیون جھُونٹھا سنسارا ۷
(دھکا ہے)

جھُونٹھے موہ رہا جگ لاگی — اِن تے بھاگی بہُری پھِنی آگی ۸
(سے) (پھر) (پھر)

جے ہت کے راکھے سب لوئی ۔ سو سو سیان یا جے نہیں کوئی ۹
(جو) (فائدہ) (لوگ)

ساکھی ۔ آپو آپو چینتے نہیں ۔ اَو کہوں تو رسیا ہوے
(اور)

کہے کبیر سُپنے جگے ۔ نراستی استی نہیں کوے ۱۰
(خفا)
(نیستی) (ہستی)

ترجمہ رمینی ۸۴ ۔ (۱) ۔ اے جیو! جس دُکھ سے سارا سنسار دُکھی ہے ۔ تو اپنے آپ کو اِس دُکھ سے بچائے ۔ (۲) ۔ سب لوگ مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ اور تھوڑے نفع کے خیال سے اصل پُونجی کو بھی کھو رہے ہیں (۳) ۔ "میرا تیرا" کرنے میں سب لوگ کھو گئے ۔ اور ماں کے پیٹ اور گربھ میں سوے ۔ (۴) ۔ جنمے مرے ۔ بار بار یُونی میں آئے اور خواب میں بھی سُکھ نہیں مِلا ۔ (۵) ۔ یہ سنسار بڑے زور سے انیک رُوپ میں کھیلتا ہے لوگ (رس یعنی لذاتِ نفسانی کے چاہ میں) بہت ضایع گئے (یعنی جیسے شام کے وقت بھونرا بھولو نکی پنکھڑیوں میں پھنس جاتا ہے ۔ ویسے ہی یہ بھی سنسار میں پھنس رہتے ہیں) ۔ (۶) ۔ دُکھ درد تکلیف بہت سہتے ہیں ۔ اور انکو کوئی ایسا نہیں مِلتا ۔ جو اِن کے دُکھ کی آگ کو بجھاوے ۔ (۷) تمام سنسار "میرے تیرے پنے" کی آگ میں جل رہا ہے ۔ دھکار ہے اور لعنت ہے اِس جھوٹے سنسار کی زندگی بسر کرنے پر ۔ (۸) سب لوگ جھوٹے موہ کے جال میں پھنسے ہیں ۔ ایک آگ سے بھاگتے ہیں پھر دوسری آگ میں پڑتے ہیں ۔ (۹) جو لوگ عقل و تمیز کر کے اپنے فائدے کی بات سوچتے ہیں وہ عقلمند بھی بجھتے نہیں ۔ (انکا فلسفہ کام نہیں آتا) ۔ ساکھی ۔ انکو خود اپنے آپ سوچنا چاہیے تھا ۔ اگر میں کہتا ہوں کہ اپنے آپ کو سوچو ۔ تو یہ غصہ میں آتے ہیں ۔

کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ یہ خواب میں جگے ہیں ۔ نہ یہ ہست ہیں نہ نیست ہیں ؞

تشریح ۔ مطلب واضح ہے ۔ خلاصہ اور اصل جوہر اِس گورُو بانی سے ظاہر ہوگا ۔ ؎

آپ آپ کو آپ پچھانو
کہا اور کا نیک نہ مانو

سَت پُرش رادھاسوامی دیال

بیجک سندیش کا پہلا حِصّہ

بنام رمینی
ختم ہُوا

ست کبیر کا بیجک

دوسرا حصّہ

پہلا شبد

سنتو بھکتی ستگورو آنی

ناری ایک پُرش دوئی جائے بُوجھو پنڈت گیانی

پاہن پھوڑی گنگ یک نکری چھُوندس پانی پانی

تیہی پانی دوئی پربت بوڑے دریا لہر سمانی

اُڑ مکھی تروَر کے لاگی بولے ایکے بانی

وہی مکھی کے مکھا ناہیں گربھ رہا بن پانی

ناری سکل پُرش وہی کھایا تاتے رہیو اکیلا

کہے کبیر جو اب کی سمجھے سوئی گورو ہم چیلا

ترجمہ معہ شرح - (۱) سنتو! ست گورو نے بھکتی سکھائی ہے۔

ستگورو بانی وچار

کارن روپی مایا نے دو پُرش الیشور اور جیو خواہ الیشور اور برہمہ کو پیدا کیا پنڈت گیانی اِس کو سمجھو۔ (۲) ہیتر روپی من کو چھوڑ کر راگ روپی گنگا کی دھارا بہ نکلی۔ چاروں طرف پانی ہی پانی ہے۔ اِس پانی میں دو زبردست پہاڑ ڈوب گئے۔ ایک تو جیو جو سنکلپ وکلپ اور راگ دویش کرتا ہے۔ دوسرا الیشور جو سرشٹی اور پرلے کا اہنکاری ہے۔ یہ کھیل کر کے جو من روپی لہر نکلتی ہے وہ پھر مایا روپی سنسار میں سما گئی۔ خواہ اُس کو یوں سمجھو برہمہ ہیتر ہے۔ اُس سے مایا روپی گنگ برآمد ہوئی۔ جسمیں جیو اور الیشور غرق ہو گئے۔ اور وہ مایا لہر کی صورت میں پھر برہمہ میں سما گئی۔ (۳) مایا روپی مکھی اُڑ کر سرشٹی روپی درخت سے چمٹ گئی۔ اور ایک طرح بھرم اور دھوکے کا بیوہار کرتی ہے۔ اس مکھی کے کوئی مکھا نہیں ہے۔ یعنی کسی کو یہ اپنا پتی تسلیم نہیں کرتی۔ اور اس میں یونہی بغیر بیج (نطفہ) کے گربھ ہوتا ہے۔ یہ محض خیالی ہے اور خیالی رچنا کرتی ہے۔ (۴)۔ اس ناری روپی مایا نے جیو اور الیشور سارے پُرشوں کو کھا لیا صرف اکیلا ایک پُرش (مالک) بچ رہا۔ جو مایا سے پرے ہے۔ جو کوئی اِس رمز کو گیان کے دِل سے سمجھ لے وہ گورو ہے اور ہم اُس کے چیلا ہیں ❊

دوسرا شبد

سنتو! جاگت نیندن کیجے

کال نہ کھائے کلپ نہیں بیاپے دیہہ جرا نہیں چھیجے

اُلٹی گنگ سمندر ہی سوکھے ششی اور سور گراسے
(سمندر، جسم، چاند، سورج، کمزور، نوار کرے)

نو گرہ ماڑی رہ گیا بیٹھے جل میں بنب پر کاسے
بن چرنن کے دس دشی دھاوے بن لوچن جگ سوجھے
سسا سو الٹی سنگھ کو گراسے اِی اچرج کو او بوجھے
اوندھے گھڑا نہیں جل ڈوبے سودھے سوں گھٹ بھریا
جیہی کارن نر بھن بھن کرے گورو پرساد تے تریا
بیٹھی گپھا میں سب جگ سوجھے باہر کچھو نہ سوجھے
الٹا بان پارتھی لاگے سورا ہوئے سو بوجھے
گاین سے کہے کبھوں نہیں گاوے ان بولا نت گاوے
نٹ ور باجی پیکھنی پیکھے انہد ہیتو بڈھاوے
کیتھنی بدنی نج کے جوہے اِی سب اکتھ کہانی
دھرتی الٹی اکاس ہی بیدھے اِی پرش ہی کی بانی
بنا پیالہ امرت اچوہے ندی نیر بھری راکھے
کہے کبیر سو یُگ یُگ جیوے رام سُدھا رس چاکھے

ترجمہ۔ (۱)۔ اے سنتو! حالت بیداری میں سوؤ۔ اور جاگتے ہوئے ایسی نیند۔ لو کہ نہ تمکو کال کھا سکے نہ کلپ بیاپ سکے۔ اور نہ تمہارا جسم بڑھاپے کیوجہ سے کمزور ہونے پاوے۔ (۲)۔ گنگا الٹ کر سمندر کو سوکھ لیا اپنے ہیں

جذب کرلے) اور چاند سورج کو گرس لے۔ روگی نو گرہ کو مار کر بیٹھ جائے اور جل کے اندر جو (نور کا) عکس ہے۔ وہ روشن نظر آوے۔ (۳)۔ بغیر پاؤں کے چاروں طرف دوڑے۔ اور بغیر آنکھ کے سارا جگت دکھائی دینے لگے۔ خرگوش اُلٹ کر شیر کا شکار کرے۔ اِس تعجب کی بات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ (۴)۔ اوندھے گھڑے میں جل نہیں بھرتا ہے۔ سیدھے ہی میں بھرتا ہے۔ جس اگیان کے بس میں ہو کر جیو جُز ویات میں پھنسا ہُوا سب کو الگ الگ سمجھ رہا ہے۔ اِس اگیان کے ساگر سے گورو کی پرساد (کرپا) سے پار ہو گا۔ (۵)۔ (ہردے)۔ گپھا میں بیٹھنے سے سارا جگ اپنے اندر دکھائی دے رہا ہے۔ باہر کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ تیر اُلٹ کر خود تیر انداز کو لگتا ہے۔ اِس معمّہ کی سمجھ کسی بہادر اور سچے سُورما کو ہے۔ (۶)۔ گانیوالا نہیں گاتا۔ ان بولا چُپ گاتا ہے۔ نٹ یعنی بازیگر کے تماشے کو اُسکا کھیل دیکھتا ہے۔ اور انحد کے ہہٹ کو بڑھاتا ہے۔ (۷)۔ جتنی کتھنی بدنی بات چیت قیل و قال ہے۔ یہ سب اکتھ کہانی ہے۔ زمین اُلٹ کر آسمان کو چھید رہی ہے۔ یہ پُرش کی بانی ہے۔ (۸)۔ بغیر پیالے کے امرت پیتا ہے۔ ندی نالے بھرے ہوئے الگ دھر رکھیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جو رام رس امرت کو پیتے ہیں وہ جگ جُگ جیتے ہیں۔

تشریح۔ بیجک کے تمام ٹیکہ کرنیوالے نیندن لفظ کو نیند نہ لکھ کر اصل مطلب کا خون کر گئے ہیں۔ "نیندن کیجئے" کے معنی ہیں سونا۔ اور "نیند نہ کیجئے" کے معنے ہیں نہ سونا دیکھو دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور اِسلئے اُنکا مطلب بالکل ہی خبط ہو گیا۔ اور لفظ کے اُلٹ پھیر سے انہوں نے اصل مُراد کا خون کر دیا۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ اِس شبد کی تشریح کی جاتی ہے :۔

(۱) اے سنتو! تم بیداری میں خواب کی حالت اپنے اندر پیدا کرو۔ اسی وقت تم

اصلیت کی طرف سے سو رہے ہو اور دُنیا کی طرف سے جاگ رہے ہو بہتر ہے کہ اس دُنیا کی بیداری میں اِس طرح سو رہو۔ کہ نہ کال کے شکار ہو نہ کلپ (امتدا و زمانہ مدید) کے چکر میں آؤ۔ اور بڑھاپا کے مصائب سے آزاد رہو۔ دُنیا کی بیداری میں یہ تینوں باتیں ہیں انسان کال سے مارا جاتا ہے۔ دوم کلپ کے لحاظ سے بُدھ ٹکتی۔ سوگ نرک۔ سُکھ دُکھ سہتا ہے۔ سوم بڑھاپا آتا ہے۔ جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ عقل ماری جاتی ہے۔ خواب میں بیداری اور بیداری میں خواب کی حالت میں رہنا یوگیوں کا ایک رمز ہے جن لوگوں کو یہ حالت نصیب ہے۔ اُن کا کام بھی ہوتا رہتا ہے۔ وہ دُنیا کے مصائب سے آزاد رہتے ہیں۔ دُنیاوی بیداری میں انسان "میرا تیرا" کرنیکا عادی ہو کر مالک کی طرف سے رشتہ تعلق توڑ بیٹھتا ہے اور کال کرم۔ جنم مرن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر اِس بیداری کو سُرت شبد یوگ کی مدد سے (جسکو انہد مارگ کہتے ہیں) خواب میں منتقل کر لے۔ تو ان بلاؤں سے چھوٹ جائیگا۔ اِس تبدیلی حالت کا جو نتیجہ ہوگا۔ وہ آگے کی کڑیوں میں بیان کرتے ہیں:۔

(۲) گنگا اُلٹ کر سمندر کو اپنے میں سُکھا لیگی۔ چاند سُورج کو اپنے میں جذب کر لیگا۔ بیمار نوگرہ کو مار کر بیٹھ رہیگا۔ اور جل میں علسی صورت کا پرکاش ہوگا۔ گنگا رُوح انسانی ہے۔ اور سمندر اصلیت ہے۔ اِسی طرح چاند روح اور سُورج ذات ہے۔ بیمار رُوح اور نوگرہ[۱] کال و مایا سے مُراد ہے۔ جل یہ بھو ساگر ہے۔ بمب رُوح ہے۔ جو جل میں عکس کی شکل میں صرف مدھم رُوپ میں پرگٹ ہے۔ اب اگر یہ رُوح دُنیاوی بیداری میں اپنے اندر خواب کی حالت پیدا کرنیکا جتن کرے تو اُلٹ کر ذات کا وصال حاصل کر کے اُس سے ایک ہو رہے۔ درمیانی تفرقہ کا

---

[۱] نوگرہ کا مطلب جسم کی نو کھڑکیوں سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ انسان جب اِنکو طے کر کے دسویں دوار میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو اِن کی بلاؤں و بیماریوں سے چھوٹ جاتا ہے لیکن نوگرہ کا مطلب خود بھی اچھا اور صاف طور پر واضح ہے۔ اسلئے کھینچ تان کرنا بے سُود ہے:۔

پردہ مٹ جائے۔ ابھی تک اُس میں دوئی ہے۔یعنی قطرہ اور سمندر ذرہ اور سورج اصل و عکس کی غلط سمجھ موجود ہے ۔اِس غلط سمجھ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ رُوح مالک سے جو اپنی ذات ہے۔ اپنے کو جُدا سمجھتی ہے ۔ اور نوگرہ (نوستارے تو انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوکر اسکو روگ سوگ میں پھنساتے ہیں) کے جال میں پھنسی ہوئی روگ سوگ کی شکار ہورہی ہے اور اپنے کو پانی کا عکس سمجھ کر مدھیم پرکاش اَور محدود حالت میں مقید کر رکھا ہے۔ اگر یہ دُنیاوی حالتوں کی طرف سے آنکھ پھیر لے تو اس کی حالت بالکل اِس کے برعکس ہو جائے۔ ~~~

قطرہ میں بحر کا تماشا ہو ذرہ میں نُور کا نظارہ ہو
چمکے پانی کے عکس میں خورشید خود ہی خورشید ہوں مہہ و ناہید
رنج و کلفت سے ہو نجات ابھی پائے انسان اپنی ذات ابھی

(۳) بغیر پاؤں کے ہر چہار طرف دوڑتا رہے۔ اَور بغیر آنکھ کے سارا جگت سوجھنے لگے۔ خرگوش شیر کا شکار کرنے لگے۔ یہ تعجب کی بات کو کون سمجھے۔ انسان جس وقت اپنے تعلق کا رشتہ ذات مالک کے ساتھ مِلا دیتا ہے ۔ اور اپنے دِل کے اندر داخل ہونیکی تدبیر کو جانکر اُس سے کام لینے لگ جاتا ہے۔ یہ حالتیں خودبخود پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ تمام راستہ آپ ہی آپ پاؤں سے چلے بغیر طے ہونے لگتے ہیں۔ ظاہری آنکھ کے بغیر اپنے اندر سب کچھ سُوجھنے لگتا ہے۔ اَور یہ کمزور روح (جیو) جو خرگوش کی طرح شیر یعنی کال کا شکار ہے اُلٹا شیر کو مار کھاتی ہے۔ یعنی اُس پر غالب آکر جنم مرن کے جھگڑوں سے نجات پاتی ہے۔ ~~~

اپنے اندر جو آپ داخل ہو ذات حق سے خود آپ واصل ہو
بن چلے راستہ کرے طے آپ نہ لگے اُس کو پُنیہ اور نہ پاپ
رُوح کی منزلیں نہیں آسان سمجھے کبھی کس طرح انہیں انسان
"درہ پست و بالا ہست کوہ ہائے بلند و صحرا ہست" حکیم سنائی

اپنے اندر جو چمکے ذات کا نُور　　ملے اِدراک و فہم سچا ضرور
آسمان و زمین نظر آویں　　پردے سب پھٹ کے پھٹ پھٹا جاویں
موت پر فتح سچی حاصل ہو
سمجھے جو ذات حق کا واصل ہو

(۷) جو دُنیا کی بیداری میں ہیں وہ اُوندھے گھڑے کی طرح ہیں۔ اُوپر سے دھار آتی ہے۔ مگر اُسمیں پانی داخل نہیں ہوتی۔ وہ باہر ہی باہر نکل جاتی ہے۔ یہ جسم اوندھا گھڑا ہے۔ اُسکو اُلٹ دو تاکہ گھڑا بھر جائے۔ اور اصلیت کی دھار کا پانی اس میں داخل ہونے لگے۔ پھر دوئی کا تفرقہ خود بخود دُور ہونے لگیگا۔ کیونکہ اندر باہر ایک ہی دھار سمائی ہوئی رہیگی۔ گُرو کے صُحبت و خدمت سے اَوندھے گھڑے کے سیدھے کرنے کی تدبیر ہاتھ آتی ہے۔ اَور اِنسان بھو ساگر کے پار ہوتا ہے۔ (یہ سُرت شبد یوگ کے ابھیاس کا طریقہ ہے):-

مِثل اَوندھے گھڑے کے ہے انسان　　جِسم کے فکر میں ہے وہ غلطاں
پانی اندر نہیں سماتا ہے　　برسا باہر کی سمت جاتا ہے
اُلٹو تم اِس گھڑے کو سیدھا کرو　　جِتنا جی چاہے پانی بھر بھر لو
دُنیا سے اپنا منہ اگر موڑ دو　　اور رشتہ جو ذات سے جوڑ دو
پاؤ روحانیت کا فیض ابھی　　نہ سہو درد و رنج جیتے جی
بات مُشکل ہے پر نہیں آساں　　کیسے سمجھیگا راز یہ انساں
جا کے مُرشد کی کر کرو صحبت
اُس کی خدمت سے پاؤ گے عظمت

(۸) مال کے گُپھا میں بیٹھے ہوئے سارا اندرونی جگت دیکھے باہر کی طرف سے بالکل بے تعلق ہو جائے۔ تو پھر تیرانداز شکاری کال جو اِس کو مار رہا ہے۔ آپ

اپنے تیر کا نشانہ بنے گا۔ اور اِس کے لئے خود ہلاک ہو جائیگا۔ گپھا سے مراد یہاں بھنور گپھا سے بھی ہے۔ جو ست لوک کے نیچے ہے۔ اور ابھیاسی کو اُس میں سے گذرنا ہوتا ہے:

دل کا دروازہ کھول کر یکبار — کھولے اندر کی سمت اپنی نظر
نہ کبھی موت اُس کو آئے گی — موت ہرگز اُسے نہ پائے گی
آؤ تم آؤ دل کے مسکن میں — نہ پھنسو دامِ زالِ پُرفن میں

دررِ رُوحت عجب تماشا ئے
آسماں زیر دامنش بالائے

"ست پُرش رُدھا سوامی دیال"

(۷) دُنیا کے راگ و نغمے اُس کے لئے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اندرونی نغمے جو اِس وقت خاموش نظر آتے ہیں جاگ اُٹھتے ہیں اور عامل و شاغل بازیگر کا تماشا بنا ہُوا خود بازی ہے۔ بازیگر کو دیکھیگا اور انہد کا فائدہ حاصل ہونے لگیگا۔ اِس کڑی کا مطلب یہ ہے۔ کہ سُرت شبد خواہ انہد مارگ کے ابھیاس سے جب دل کے پردے پھٹنے لگیں گے۔ اندر کی سُریلی صدائیں گونجتی ہوئی نظر آویں گی۔ اُن کو سُن کر روحانیت کے اثرات پیدا ہونے لگینگے۔ دُنیا کا طلسم اپنی اصلی شکل میں نظر آجائے گا اور پھر وہ پھنسا نہ سکیگا:

دِل میں ہے تیرے بزمِ رُوحانی — اور باہر ہے دامِ شیطانی
رُوح کے بزم کا شریک ہو کر — سُنئے تو صوتِ سرمدی اللہ
"ہر چہ گویم شنو بہ گوش تمیز — رُوح راکِش رساں بہ صوت عزیز
چشم را بند و مرو نگہ دو کش — بر فلک رُو کشادہ کن تو روش
ما ہر ربی ست رُوح و سّرِ خداست — ذکر بے کام و بے زباں اور است
ہست در بند جسم انسانی — بشنوی صوتِ پاک رحمانی"

ست گُرُو شیو برت لال جی مہاراج

"باد ما ہر دم است بانگ کلیم جنبش تو انشنوی کلام قدیم"
"ہمہ عالم پرست از آواز لیک در ہائے گوش خود کن باز"
"باز گردن ہمیں بس است ترا بند سازے رو شنیدن را"
"بشنوی یک کلام نا مقطوع از حدوث وفنا بود مرفوع"
"اوّل و آخرش جو بیحد شد زاں سبب نام او بانحد شد"
"عالم صوت از ظہور گرفت از حضورش بساط نور گرفت"
"گر باظہار رو نیاورو سے نام آواز در جہاں نہ بُدے"

"بشنو آں بانگ پُر سرور از گوش
کن فراموش خویش را ذی ہوش" شاہ نیاز

(۷) کسی کی تحریر و تقریر میں نہ بھولو۔ اپنی حالت کو دیکھو۔ یہ ناقابلِ بیان ہے پُرش کی بانی یہ ہے۔ کہ زمین آسمان کو سوراخ کر دیتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو صرف اپنے اندر ابھیو کی تلاش کرنی چاہئے۔ "جو ہے" کا مطلب تلاش و جستجو ہے کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ابھیاس کا عمل کیا جائے۔ تو جسکو تم زمین کہہ رہے ہو۔ وہ آسمان پر چڑھ جائیگی۔ یعنی رُوح خواہ سُرت اُونچے چڑھ کر کچھ کی کچھ ہو جائیگی۔

اوروں کو دیکھتے ہو کیوں ہر دم کس لئے اُن کی سُنتے ہو پیہم
اپنے اندر کرو تلاش سدا سُنو خود دل میں روح کا نغمہ
آسمان پاؤں کے تلے لاؤ اور زمیں آسماں پہ پہنچاؤ

(۸)۔ یہ جسم پیالہ ہے۔ اِسکے بغیر امرت پیو اور ندی نیر کو بھر رکھو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو اس طرح (انہد مارگ کے وسیلے سے) رام رس کا امرت پیتے ہیں وہ حیات جاودانی پاتے ہیں

نوٹ۔ شرح کرنیوالوں نے اس شبد کے سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے۔ اوپر ہم نے

جو شرح کی ہے - اُس کی تائید میں یہاں کبیر صاحب کا اویایک شبد داخل کرتے ہیں:-

محرم ہوئے سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا

بید کتیب پار نہیں پاوے — کہن سونن سے نیارا
ذات برن کُل کریا ناہیں — نہیں سندھیا نیم اچارا
بن جل بوند پڑے جہاں بھاری — نہیں میٹھا نہیں کھارا
سُن محل میں نوبت باجے — کینگرے بین ستارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے — بن سورج اُجیارا
بنا نین جہاں موتی پوہے — بن سُر شبد ادچارا
جو چل جائے برہم جہاں درسے — آگے اگم اُپارا
کہیں کبیر تہاں رہن ہماری — کوئی بُوجھے گورمکھ پیارا

تیسرا شبد

سنتو گھر میں جھگرا بھاری

رات دوس ملی اُٹھی اُٹھی لاگیں پانچ ڈھوٹا یک ناری ۱
نیارو نیارو بھوجن چاہیں پانچوں ادھک سوادی
کوئی کاہو کا ہٹا نہ مانے آپو ہی آپو مرادی ۲
دُرمتی کیر دو ھا گنی میٹے ڈھوٹے چانپ چپیرے
کہہ کبیر سوئی میرا جن گھر کی رار نبیرے ۳

(حاشیہ: ذات، مرد، الگ، غذا، زیادہ لذت پسند، مردکا، خودمطلبی، نفس، بدتمیزی کی، دابیں، دباوے، مردوں، بھگت، جھگڑا، فیصلہ کرے؛ اوپر کے پانچ بچے ۔ ایک منہ ۔ زبان)

ترجمہ۔ (۱)۔ سنتو گھر میں بہت بڑا جھگڑا مچا ہے۔ ایک عورت بدتمیزی اور پانچ مرد۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ روز رات دِن اُٹھ اُٹھ کر ستاتے رہتے ہیں۔ (۲)۔ پانچوں الگ الگ غذا چاہتے ہیں اور پانچوں ہی بڑے لذّت طلب اور لذت پسند ہیں۔ کوئی کسی کے روکے نہیں رُک سکتا سب کے سب حد درجہ کے خودغرض ہیں۔ (۳)۔ اگر کوئی شخص عورت کی جو بدتمیزی سے بھرا ہے نقص کو میٹ دے اور مردوں کو قابو میں رکھ کر گھر کا جھگڑا مٹا دے اُس کی نسبت کبیر صاحب فرماتے ہیں وہ میرا بھگت ہے۔

چوتھا شبد

سنتو دیکھت جگ بورانا

۱ سانچ کہوں تو مارن دھاوے جھوٹے جگ پتیانا

نیمی دیکھے دھرمی دیکھے پرات کرہی اسنانا

۲ آتم ماری پکھانے پُوجیں اُن میں کچھو نہ گیانا

بہتک دیکھے پیر اولیا پڑھیں کتاب کرانا

۳ کرے مُرید تدبیر بتادیں اُن میں اُوہے جو گیانا

آسن ماری ڈنبھ دھری بیٹھے من میں بہت گمانا

پیتر پاتھر پوجن لاگے تیرتھ گرب بھلانا ۴
(پیتل، غرور)

مالا پھیرے ٹوپی دیہنے چھاپ تیلک انومانا
(پہنتے)

ساکھی شبدے گاوت بھولے آتم کھبری نہ جانا ۵
(آتما کی خبر)

ہندو کہے موہی رام پیارا ترک کہے رہمانا
(رحمان)

آپس میں دواؤ لری لری موئے مرم نہ کاہو جانا ۶
(دونوں، لڑ، مرے، بھید، کوئی)

گھر گھر منتر جے دیت پھرت ہیں مہما کے ابھمانا
(جو، دیتے پھرتے، عزت، مغرور)

گرو وا سہت ششیہ سب بوڑے انت کال پچھتانا ۷
(گرو، ساتھ، مرید، ڈوبے، آخر، وقت)

کہے کبیر سنو ہو سنتو ای سب بھرم بھولانا

کیتک کہوں کہا نہیں مانے آپ ہی آپ سمانا ۸
(کتنا، کہنا)

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔

پانچواں شبد

سنتو اچرج یک بھو بھائی
(ہوا)

کہوں تو کو پتیائی
(میں، کون، اعتبار کرے)

ایکے پرش ایک ہے ناری تا کر کرہو بچارا
(ہے)

پانچواں شبد

ایکے انڈ سکل چوراسی بھرم بھولا سنسارا ۲
ایکے ناری جال پسارا جگ میں بھیا اندیشا
کھوجت کاہو انت نہ پایا برہما وشنو مہیشا ۳
ناگ پھانس لیئے گھٹ بھیتر موسی سکل جگ کھائی
گیان کھڑگ بن سب جگ جوجھے پکڑی کاہو نہ پائی ۴
آپوہی مول پھول پھلواری آپوہی چن چن کھائی
کہے کبیر سوئی جن اوبرے جیہی گورو لیو جگائی ۵

ترجمہ - (۱) - اے سنتو! ایک بہت بڑے اچنبھے کی بات ہے۔ اگر میں اسکو کہوں تو اعتبار کون کرے گا - (۲) - بھلا وچار تو کرو - ایک ہی پرش و ایک ہی استری ہے - ایک ہی انڈے سے تمام لکھ چوراسی جونی ہے - اور اس میں سارا سنسار بھرما اور بھولا ہے - (۳) - ایک ہی ستری نے جال پھیلایا ہے جس کا تمام دنیا کو خوف ہے - برہما - وشنو - مہیش کھوج کھوج کر تھک گئے - کسی کو اس کی انتہا نہیں ملی - (۴) - گھٹ (دل) کے بھیتر ناگ پھانس لئے ہوئے ساری دنیا کی چوری کی ہے - سب لوگ گیان کی تلوار کے بغیر اس کے ساتھ لڑ رہے ہیں - وہ آج تک کسی کی گرفت میں نہیں آئی - (۵) - آپ ہی بیج ہے آپ ہی پھول پھلواڑی ہے - آپ ہی چن چن کھاتی ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں وہی بھگت بچ سکتا ہے جسکو گورو نے بیدار کر لیا ہے ؛

تشریح اس شبد میں مایا کی خصوصیت کا بیان ہے - اور اس کو کبیر صاحب نے

ایک عجیب طریقہ پر بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اِس اچنبھے کا اعتبار کون کریگا؟ ایک ہی شے ہے جو پُرش بھی ہے۔ اور ستری بھی ہے۔ (مایا کے دو حصے پُرش و پرکرتی ہوئے ہیں) اُس نے ایک ہی انڈا برہمانڈ کو بنایا۔ جس میں چوراسی لاکھ جیو جنتوں کی جُونیاں نظر آتی ہیں۔ اس ایک استری نے ایسا جال پھیلایا ہے۔ کہ سب اُس سے ڈرے ہوئے ہیں۔ اور برہما وشنو مہیش کسی کو بھی باوجود تلاش کرنے کے اُس کا پتہ نہیں ملتا۔ دِل کے اندر ناگ پھانس یعنی تین گنوں کی پھنسانیوالی رسی لئے ہوئے سب کو باندھ کر اُس کا مال و اسباب لوٹ رہی ہے۔ اور مزہ یہ ہے۔ کہ لوگ اُسکے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ مگر گیان کی کھڑک کسی کے پاس نہیں ہے۔ اسوجہ سے کوئی اسکو پکڑ نہیں سکتا یہ مایا آپ ہی سب کچھ بیج باغ۔ پھول پھل۔ مالی۔ باغبان ہے۔ اور سب کی نوچ نوچ کر کھانیوالی ہے۔ اِسکے فریب سے صرف وہ لوگ بچ سکتے ہیں جنکو گورو نے جگایا ہے

چھٹواں شبد

سنتو اچرج یک بھو بھاری پُتر دھرل مہتاری ۱
پِتا کے سنگ ہی بھئی باوری کنیا رہل کنواری
کھسم ہی چھوڑ سسر سنگ گونی سوکن لیہو بچاری ۲
بھائی سنگ ساسورے گونی ساسو سوتنیا دینھا
نند بھوج پرپنچ رچیو ہے مور نام کہی لینھا ۳
سمدھی کے سنگ ناہیں آئی سہج بھئی گھر باری

۴

کہہ ہی کبیر سُنو ہو سنتو۔ پُرش جنم بھیو (ہتو) ناری



ترجمہ۔ (۱)۔ اے سنتو! ایک بڑے اچنبے کی بات ہے بیٹے نے ماں کو پکڑ لیا۔ (۲)۔ کنواری کنیا باپ کے ساتھ بیاہی ہو گئی۔ شوہر کو چھوڑ کر سسر کے ساتھ چلی گئی۔ اس کو کیوں نہیں وچار لیتے۔ (۳)۔ بھائی کے ساتھ سسرال گئی۔ اور اپنی ساس ہی کے ساتھ سوت پنا کرنے لگی۔ نند اور بھاوج نے مل کر پرپنچ مچایا کہ میرا نام کہدیا ہے۔ (۴)۔ سمدھی کے ساتھ نہیں آئی۔ یوں ہی گھر باری ہو گئی۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! پُرش کا جنم ستری ہو گیا۔

تشریح۔ ماتا = مایا — بھائی = اہنکار — سمدھی = برہم

پُتر = جیو — ساس = آدی مایا

پِتا = برہم — نند = بانی

کنّیا = مایا — بھوجائی = مایا

کھسم = برہم

سُسر = من

(۱)۔ یہ سب جو کچھ تماشا ہے مایا کا ہے۔ مایا ہی نے سب کچھ رچا ہے۔ چونکہ جیو مایا کا پُتر ہے۔ اور مایا ہی کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اسلئے پہلی کڑی میں تعجب کے لہجہ میں بیٹے کے ماں کے دامن پکڑنے کا تذکرہ کیا ہے۔ (۲)۔ آدی مایا سے چونکہ برہم کی پیدائش ہے۔ اِس لئے اُس نظر سے وہ برہم کی ماں ہوئی۔ اور چونکہ پھر جگت کی مایا برہم سے نکلی ہے۔ اِسلئے برہم اُسکا باپ ہوا۔ یہ کنواری جگت مایا برہم ہی کے ساتھ لپٹی رہتی ہے۔ اور باپ ہی کو شوہر بنا رکھا ہے۔ پھر اگر غور کرو۔ تو اِسی برہم کی پیدائش

من سے ہے۔ کیونکہ مایا اور برہمہ سب ہی من کے آدھار پر رہتے اور من ہی سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس نظر سے چونکہ من برہمہ کا باپ ہوا۔ اور مایا برہمہ کے ساتھ رہتی ہے۔ من مایا کا سُسر بھی کہلایا۔ شوہر کا باپ سُسر ہوتا ہے۔ مایا من کے پیچھے پڑ گئی۔ اور منو سے جگت میں آئی۔ اسلئے اُسکی بابت کہا گیا۔ کہ اُس نے شوہر کا ساتھ چھوڑا۔ اور سُسر کے ساتھ تعلق کا رشتہ جوڑا۔ (۱۳)۔ اِس مایا کا بھائی اہنکار ہے۔ کیونکہ اہنکار میں میرا تیرا اپنا ہی مایا کا رُوپ ہے۔ مایا نے اہنکار کے ساتھ اہنکار سے جگت میں آدمی مایا کو جو برہمہ کی ماں ہونیکی وجہ سے اُسکی ساس ہوئی۔ اپنی سوت ٹھہرایا۔ یعنی اُس کی رقیب بن گئی۔ بانی اُسکی نند ہے۔ کیونکہ بانی برہمہ کی بہن ہے۔ اور مایا بانی کی بھاوج ہوئی۔ مایا اور بانی نے ملکر پرپنچ مچایا۔ اور جھگڑنے لگیں۔ کہ میرا نام کیوں لے دیا۔ بانی ہی سے کہا جاتا ہے۔ کہ مایا پرپنچ والی ہے۔ اگر بانی نہ ہو تو کوئی کیسے کہے۔ مایا کام تو سب کرنا چاہتی ہے۔ مگر اپنے آپ کو گپت رکھنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ عام عورتوں کا خاصہ ہے۔ نند بھاوج کا جھگڑا اکثر بات میں اسی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ دونو ہی بچنا چاہتی ہیں۔ اور دونوں ہی ایک دوسرے کو تہمت لگاتی رہتی ہیں۔ بانی سے مُراد جہاں عام علم کلام ہے۔ ساتھ ہی دید بانی بھی مراد ہے۔ پرمان یا سند کے وقت لوگوں کو کہتے ہیں۔ وید ایسا کہتا ہے۔ اور پھر وید بانی اپنے وقت اور باری پر مایا کو کہتی ہے۔ کہ فلاں پرپنچ مایا کا ہے۔ یہ جھگڑا ہے۔ دونوں میں سے کوئی اپنا نام نہیں پرگٹ کرنا چاہتیں۔ (۱۴)۔ اِس مایا کی لڑکی بُدھی ہے۔ جس نے جیو کے ساتھ بیاہ کیا۔ بُدھی جیوؤں میں برہمہ کے ساتھ نہیں آئی۔ جواب اس نئے رشتے کے لحاظ سے مایا کا سمدھی ہوا۔ بُدھی نے جیوؤں کو ایسا دبوچ لیا کہ جیو جو پُرش تھے۔ اُس کے زیر اثر عورتوں کی طرح رہنے لگے۔ اور اپنی مردانگی کو جواب دے بیٹھے :-

ساتواں شبد

سنتو کہو تو کو پتیائی جھوٹا کہت ساچ بنی آئی ۱
لوکے رتن ابیدھ اَمولک نہیں گاہک نہیں سائیں
چمکی چمکی چمکے دِرگ دوہوں دِشی سرب رہا چھریائی ۲
آپو ہی گورو کرِپا کچھو کینہو نِرگن الکھ لکھائی
سہج سمادھ اُنمنی جاگے سہج ملے رگھورائی ۳
جہاں جہاں دیکھو تہاں تہاں سوئی من مانک بیدھیو ہیر
پرم تتو یہ گورو تے پایو کہہ اُپدیش کبیر ۴

ترجمہ۔ (۱)۔ اے سنتو! میں کہوں تو کون اعتبار کریگا۔ کیونکہ جھوٹ کہتے کہتے اب وہی سچ سمجھا جانے لگا۔ (۲)۔ وہ قیمتی ان بیدھا جواہر چمک رہا ہے مگر نہ کوئی اسکا گاہک ہے۔ نہ کوئی مالک ہے۔ چمکتا ہے۔ خوب چمکتا ہے دونوں طرف آنکھوں کے سامنے چمک رہا ہے۔ اور اُس نے چمک کی جھڑی لگادی

۱؎ لوکے لوکے۔ مرزاپوری بولی میں چمکنے کو کہتے ہیں۔ راجہ وشوناتھ سنگھ جی نے ٹیکا میں اُسکا ترجمہ "لگن کے" کرتے ہیں۔ جو بالکل غلط اور بے معنی ہے (۲) چھریائی کا ارتھ ہے "جھرلائی"۔ یہ بھی مرزاپوری بولی ہے۔ چھریائی کا استعمال اب متروک ہے "جھرلائی"، بولتے ہیں اس کا ارتھ برسنا ہے۔

ہے (۳)۔ جب گورو نے خود دیا کی۔ تب نرگن الکھ لکھا گیا۔ اور اُمنی کی سہج سمادھی کے جاگنے پر بہ آسانی رگھورائی مل جاتے ہیں۔ (۴) جہاں جہاں دیکھئے اُس ہیرا نے من موتی کو بیدھ رکھا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اس پرم تتو کا اپدیش گورو سے مِلا ہے ؛

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔ تاہم کچھ تھوڑی سی صراحت کر دیجاتی ہے۔ دُنیا جھوٹ کا بیوہار کرتی ہوئی جھوٹ ہی کو سچ جانتی ہے۔ ورنہ وہ پرم تتو اپنے قدرتی جلال کے ساتھ ہر جگہ چمک رہا ہے۔ نور کی جھڑی لگی ہوئی ہے۔ پرم پرکاش کی بارش ہے۔ مگر ملتا صرف اُنکو ہے۔ جن پر گورو کی دیا ہوتی ہے۔ اور جنکی سہج ورتی جاگ کر اُمنی کی سہج سمادھی میں اسی کو آسانی سے پاتے ہیں۔ جس کا من موتی ہٹوا ہٹوا ہے۔ اُسکو پرم تتو کا ہیرا بیدھ دیتا ہے۔ اوروں کو نہیں ؛

آٹھواں شبد

سنتو آوے جائے سو مایا

ہے پرتی پال کال نہیں واکو نا کہوں گیا نہ آیا ۱

کیا مکسود (مقصد) مچھ (موت) مچھ (پالنے والا) ہونا شنکھا سُر نہ سنگھارا

اہے دیال دروہ نہیں واکے کہہ ہو کون کو مارا ۲

وے کرتا نہ براہ کہاویں دھرتی دھرے نہیں بھارا
ای سب کام صاحب کے ناہیں جھوٹھ کہے سنسارا ۳

کھنبھ پھاری جو باہر ہوئی تاہی پتج سب کوئی
ہرناکش نکھ اُدر بدارے سو نہیں کرتا ہوئی ۴

بامن رُوپ نہ بلی کو جانچے جو جانچے سو مایا
بِنا بویک سکل جگ جہنڈے مایا جگ بھرمایا ۵

پرشورام کشتری نہیں مارا ای چھل مایا کینھا
ستگورو بھگتی بھید نہیں جانے جیو امتھیا دینھا ۶

سرجن ہار نہ بیاہی سیتا جل پکھان نہیں بندھا
وے رگھوناتھ ایک کے سمرے جو سمرے سو اندھا ۷

گوپی گوال گوکل نہیں آئے کر لے کنس نہ مارا
ہے مہربان سبن کو صاحب نہیں جیتا نہیں ہارا ۸

وے کرتا نہیں بودھ کہاویں نہیں اسُر کو مارا
گیان[۲] ہین کرتا کے بھرمے مایا جگ سنگھارا ۹

وے کرتا نہیں بھئے کلنکی نہیں کلنگ ہی مارا
ای چھل بل سب مایا کینھا یتن ستن سب ٹارا ۱۰

دش اوتار ایشوری مایا کرتا کے جن پوجا

[۱] جل پر پل نہیں باندھا۔ [۲] گیان سے خالی بے عقل

کہے کبیر سُنو ہو سنتو اُپجے کھپے سو دوجا

(پیدا ہو مرے — دوسرا)

ترجمہ ۔ صاف اور واضح ہے۔ چھٹویں کڑی میں اپتھیا متھیا کی جگہ آیا ہے۔ یہ غلط العام فصیح ہے جیسے لوگ خالص کو نخالص کہدیتے ہیں دسویں کڑی میں ستین ستن کے معنی ستی اور ست والے کئے ہیں۔ مایانے اُن کو دھوکا دیا۔ کلنگ ملیچھ دیش کے رہنے والوں کو کہتے ہیں ؂

تشریح ۔ اوتار صرف مایا کے ہوتے ہیں۔ آنے جانے والی مایا ہے۔ ذات حق کو نہ کسی سے دشمنی ہے۔ نہ نفرت ہے۔ ذات حق کو کیا ضرورت ہے کہ وہ کسی کو دھوکا فریب دے اور مار دھاڑ کرے اِس لئے یہ دس اوتار مایا کے ہیں ؂

نواں شبد

سنتو بولے تے جگ مارے

اَن بولے تے کیسے بنہیے ۔ شبدے کوئی نہ بچارے

پہلے جنم پُوت کو بھیو باپ جنمیا پاچھے

باپ پُوت کی ایکے مایا اہی اچرج کو کاچھے

اندر راجا ٹیکا بیٹھے لبشہر کرے کھواسی

سیوان یا پرا دھرنی بُجھاکرو بلی گھر میں داسی

کاگج کار کالا گُتّٹر آگئے ۔ بَیل کرے پٹواری
کالا نکالکر

کہیں کبیر سُنو ہو سنتو بھینسے نیاؤ نواری
عدالت فیصلہ کرتا ہے

ترجمہ ۔ (۱)۔ سنتو! کیا کہوں ۔ اگر بولتا ہوں تو دُنیا مارتی ہے ۔ بغیر بولے بنتی نہیں ۔ شبد کو کوئی نہیں وچارتا ۔ (۲) پہلے بیٹے کا جنم ہوا ۔ باپ کا جنم پیچھے ہوا ۔ باپ بیٹے کی مایا ایک ہی ہے ۔ ایسی تعجب کو کون دیکھے (۳) چوہا تیلک لگا کر راج گدی پر بیٹھا ہے ۔ سانپ اُس کی خواصی ہیں ہے بیچارہ کُتا زمین کا مالک بنا ہے ۔ اور بلی گھر میں لونڈی ہے ۔ (۴)۔ کالا کالا لکھا ہوا کاغذ آگے رکھ کر بیل پٹواری کا کام کرتا ہے ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ اے سنتو! بھینسا عدالت کا فیصلہ سناتا ہے ۔

تشریح ۔ چوہا = من سانپ = اہنکار کُتا = چت ۔ بلی ۔ بدھی
کالا کاغذ = ؔوید ۔ بیل = کرم کانڈی پنڈت ۔ بھینسا ۔ دیکشا دینے والا گورو ۔

(۱) ۔ بولو تو جھگڑا ہوتا ہے ۔ بغیر بولے کام بگڑتا ہے ۔ کوئی غور کرنیوالا اس شبد پر غور کرے ۔ (۲) ۔ پہلے جیو پیدا ہوا تب برہمہ پیدا ہوا ۔ کیونکہ جب جیو میں بدھی آئی تب ہی اُس نے برہمہ کا خیال کیا ۔ اور برہم کے خیال کو پیدا کیا ۔ اگر جیو نہ ہوتا تو برہم کو کیسے کوئی جانتا ۔ اسلئے پہلے جیو پیچھے جیو کے گیان درشٹی سے برہمہ جو مایا باپ بیٹے دونوں کے ساتھ لگی ہوئی ہے ۔ وہ ایک ہی ہے ۔ کیسے تعجب کی بات ہے ۔ (۳) ۔ جیو نے جس من سے برہم کا خیال دلایا ہے ۔ اُسکی چار حالتیں ہیں ۔ من ۔ بدھ ۔ چت اہنکار ۔ من کا خواص چوہا کی طرح ہے ۔ جو چنچل رہتا ہے وہی راجہ ہے ۔ اہنکار کا

خواص سانپ کا سا ہے۔ جو پھن نکالکر دوڑتا ہے۔ زہریلا ہے۔ یہ من کا خواص اور نائب ہے۔ چت کا خواص کُتے کی طرح ہے۔ جو زمین پر پڑا رہتا ہے۔ اور ذرا سی آہٹ پاکر دوڑ جاتا ہے۔ یہ من کا ماتحت زمیندار اور ٹھاکر ہے۔ بُدھی کا خواص بلّی کا سا ہے۔ آنکھ ڈٹائے ہوئے بیٹھی رہتی ہے۔ جہاں شکار کو دیکھا۔ جھپٹی۔ جیو نے اِن ہی چاروں کی مدد سے برہم کا وچار کیا۔ چت میں چیتن ہے۔ من میں منن ہے۔ اہنکار دردڑھ کرتا ہے۔ بُدھی یقین دلاتی ہے۔ (۴)۔ کالا کاغذ وید شاستر ہیں جو راج کے قانون ہیں اور بَیل جو کرم کانڈی پروہت ہیں وہ گاؤں کے پٹواری ہیں۔ جو پوتھی پتر اُلٹ اُلٹ کر دھرم کرم سمجھاتے رہتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں۔ کہ فلاں کرم سے سورگ یا نرک ملیگا اور بھینسا گمن پھکنے گورُو ہیں۔ جو کرم کی عدالت کا فیصلہ سُناتے ہیں جیو کی قسمت کا فیصلہ گویا اِن کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھو یہ کیفیت ہے :۔

دسواں شبد

سنتو راہ دونوں ہم دِیٹھا

دیکھا
ہند : ترک ہٹا نہیں مانے سواد سبن کو میٹھا ۱

منع کرنیسے
لذت سب
ہندو برت اِکادشی سادھیں دُودھ سِنگھاڑا سیتی

سے
اَن کو تیاگیں من نہیں ہٹکیں پارن کرے سگوتی ۲

چھوڑیں
انّاج
تُرک
روکیں
نعرہ
گوشت
ترک روجا نماج گجاریں بسمل بانگ پکاریں

مسلمان
روزہ نماز
گذاریں
بسم اللہ
ان کو بہشت کہاں تے ہوئی سانجھے مرگی ماریں ۳

ہندو کی دیا مہر ترکن کی۔ دونوں گھٹ سے بھاگی
وے ہلال وے جھٹکا ماریں آگ دونوں گھر لاگی
ہندو ترک کی ایک راہ ہے ستگور دای ہے بتائی
کہہ ہیں کبیر سنو ہو سنتو۔ رام نہ کہیو کھدائی

ترجمہ اور مطلب واضح ہے۔ دونوں ایک سے ہیں۔ چاہے رام کہو یا خدا کہو ہندو مسلمان دونوں بیرحم ہیں ؂

گیارھواں شبد

سنتو پانڈے نپن کسائی
بکرا ماری بھینسا کو دھاوے دل میں درد نہ آئی
کری اسنان تلک کری بیٹھے بدھی سوں دیوی پوجائی
آتم رام پلک موں بنسیں رُدھر کی ندی بہائی
اتی پُنیت اونچے کل کہیئے سبھا ماہیں ادھکائی
ان تے دکشنا سب کوئی مانگے ہنسی آوے موہی بھائی
باپ کٹن کو کتھا سُناویں کرم کراویں نیچا

۴ بُوڑت دو اُد پر سپر دیکھا گہے ہاتھ بم کھینچا
گارے بدھے ستے ترک کہا دے اُن تے وے کا چھوٹے
۵ کہیں کبیر سُنو ہو سنتو کلی کے براہمن کھوٹے

ترجمہ و مطلب بہت صاف ہے ؎

بارھواں شبد

سنتو متے ماتو جن رنگی

۱ پیت پیالہ پریم سُدھا رس متوالے ست سنگی
اردھ اُردھ نے بھاٹی رُدیی برہمہ اگنی اُدگاری
۲ مُوندا مدن کرم کٹی کس مل سنتت چووے اگاری
گورکھ دت وسشٹ ویاس کبی نارد شُک مُنی جوری
۳ سمجا بیٹھی شنبھو سنکادک تہاں پھری اُدھر کٹوری
انبریش آدیاگ جنک جڑ سیس سہس مکھ پانا
۴ کہاں لوں گنوں اننت کوٹی لے امہل مہل دیوانا

ٹ جگہ پہ ؎

دھرو پرہلاد وبھیکھن ماتے ۔ ماتی شیو کی ناری
نرگن برہمہ ماتو برندابن اجھوں نہ چھوٹی کھماری
سُر نر مُنی جتی پیر اولیا جن رے پیا تن جانا
کہہ ہیں کبیر گونگے کا شکر کیونکر کہے بکھانا

ترجمہ ۔ (۱) - اے سنتو! بھگت لوگ جو بھگتی کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں۔ مت سے ماتے ہیں۔ پریم امرت رس کے پیالہ کے پیتے ہی ست سنگی بھی مست ہو گئے۔ (۲)- اردھ اُردھ میں بھٹی لگی ہے۔ اور اُس میں برہم اگنی مشتعل ہے۔ بیج کا ڈھکن دیا ہؤا کرم کا میل کٹ کر اور کس کس کر کاٹا جا رہا ہے۔ اور (عرق) رس رس کر چُو رہا ہے۔ (۳)۔ گورو گورکھناتھ۔ رشی دتاترے۔ رشی وششٹ۔ دیاس جی شاعر۔ دیو رشی نارد اور مُنی شکدیو جی اُسکو اکٹھا کر رہے ہیں یسجا ئیں شیو۔ سنک۔ سننداں۔ سنت کمار وغیرہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُن کے درمیان پریم رس کا پیالہ گردش میں ہے۔ انبریش راجا۔ یاگیہ ولکیہ آتم درشی۔ ودیہہ جنک جڑ بھرت اور ہزار منکھ والے سیس ناگ جی اُس کو شوق سے پی رہے ہیں۔ کس کس کا شمار کروں۔ بیشمار کروڑ آدمی موقع اور محل بے موقع اور بے محل اُس کو پی پی کر دیوانہ ہوئے ہیں۔ (۴)۔ دھرو۔ پرہلاد اور وبھیکھن مست ہیں۔ (پاروتی) شیو کی اردھنگنی بھی مست ہے۔ (۵) نرگن برہمہ برندابن میں ایسا متوالا ہؤا۔ کہ اب تک اُس کی خماری نہیں گئی۔ سُر۔ نر۔ مُنی۔ جتی۔ پیر۔ اولیا جس جس نے پیا۔ اُس اُس نے جانا۔ (۶)۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ یہ گونگے کا شکر ہے کوئی کیسے بیان کر سکے۔

تشریح ۔ مطلب صاف ہے ؛۔

تیرھواں شبد

رام تیری مایا دوند مچاوے
گتی متی واکی سمجھی پرے نہیں سُر نر منی ہی نچاوے ۱
کا سیمر کے شاکھا بڑھائے پھول انوپم بانی
کیتک چاترک لاگے رہے ہیں چاکھت رُوآ اڑانی ۲
کاہ کھجور بڑائی تیری پھل نہیں کوئی پاوے
گریشم رِتو جب آئے تلانی چھایا کام نہ آوے ۳
اپنے چتر اَور کے سکھوے کنک کامنی سیانی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو رام چرن رتی بانی ۴

ترجمہ ۔(۱)۔ اے رام! تیری مایانے دوند (سُکھ ۔ دُکھ ۔ زندگی ۔ موت جنم مرن) کا جھگڑا مچارکھا ہے ۔ اُس کی گتی متی کسی کی سمجھ میں نہیں آتی دیوتا ۔ رشی ۔ منی ۔ سب کو ناچ نچاتی ہے ۔(۲)۔ سیمر کا درخت ہرا بھرا شاخوں سے لدا ہے ۔ بے نظیر خوبصورت پھول لگے ہوئے ہیں ۔ مگر اس سے کیا ہُوا ۔ کتنے پرند دھوکا کھاکر آئے ۔ پھول پر چونچ مارا ۔ اور اُس کے اڑتے ہوئے

رواں اُنکو لگ گئے۔ اَور پھل نہیں مِلا (۳)۔ اے کھجور! تیری بڑائی کیا ہوئی۔ پھل اُونچے لگے ہیں۔ کسی کو نصیب نہیں ہوتے۔ اَور جب دھوپ کا موسم آجاتا ہے۔ کسی کو سایہ کا بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ (۴)۔ (یہ مایا) آپ تو سیانی ہے۔ اوروں کو بھی سِکھاتی ہے۔ اور (جیووں کے پھنسانے کیلئے) کنک اور کامنی کے رُوپ میں سیانی بنی ہوئی ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! مالک کے چرن کی بھگتی قبول کرو (یہی مایا سے چھوٹنے کی تدبیر ہے)۔

چودھواں شبد

۱　رام پرا سنشے گانٹھی نہ چھوٹے تاتے پکڑی پکڑی یم لوٹے
ہوئے مسکین کُلین کہاوے تم یوگی سنیاسی

۲　گیانی گُنی شُور کبی داتا۔ ای متی کاہو نہ ناسی
سمرتی وید پران پڑھے سب انوبھو بھاو نہ درسے

۳　لوہ ہرینہ ہوئے تو کیسے جو نہیں پارس پرسے
جیت نہ ترہو۔ موئے کا ترہو جیتے جو نہ ترے

۴　گہی پرتیتی کیو جنہہ جاسوں سوئی تہاں مرے
جو کچھو کیو گیان اگیانا سوئی سمجھ سیانا

۵　کہیں کبیر تاسوں کیا کہئے دیکھت درشٹی بھلانا

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ اے رام سے بمکھ لوگو! تمہارے شکوک کی گرہ نہ کھلے گی۔ اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ جم راج پکڑ کر تم کو لوٹتا رہیگا۔ (۲)۔ اے یوگیو اور اے سنیاسیو! تم غریب بھی بنتے ہو۔ اور ساتھ ہی کلین یعنی عالی نسبی کا غرور بھی رکھتے ہو۔ جتنے گیانی گُن والے۔ بہادر۔ پنڈت اور سخی ہیں۔ کسی نے گیان۔ گُن۔ دلیری۔ پنڈتائی اور دان کی عقل کو دُور نہیں کیا۔ (یہ سب کے گلے کی پھانسی ہے۔ اور سب اسکے غرور کے مارے مارے جارہے ہیں) ۔(۳)۔ سب ویدشاستر اور پوران پڑھتے ہیں۔ مگر انوبھو کسی کو بھی نہیں ہوتا۔ (اور یہی کتابیں قید کرنیکی زنجیریں ہو جاتی ہیں) بھلا جب تک لوہا پارس سے نہ چھوجائیگا وہ سونا کیسے ہوگا! (۴)۔ جو زندگی میں نہیں ترتا۔ وہ مرے پیچھے بھی کیا تریگا۔ ترنا زندگی میں ہے۔ جس نے جسکا یقین اور عقیدہ باندھا ہے وہ وہاں ہی مرے گا۔ اور اپنے اِشٹ۔ مطلوب۔ مقصود اور معبود میں لے ہوگا۔ (۵)۔ جس نے جس گیان اگیان سے تعلق پیدا کیا ہے۔ اُسی سمجھ کو لیکر سیانا بنا ہُوا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اُسکو کیا کہا جائے۔ اُس نے تو دنیا کو (ظاہری نظر سے) دیکھا۔ اور اُسی میں از حد خود رفتہ ہوگیا۔

پندرھواں شبد

رام رام چلی بنا بن میں ہو۔ گھر چھوڑے جات جولاہو ۱
گج نو گج (رام بمکھ بننے) دس گج اُنیس کی پُریا ایک تنائی
سات سُوت نو گاڈ (گڈھا) بہتری پاٹ (پڑی) (عرض) لاگو ادھکائی ۲

تا پیٹ تُول نہیں لچن اماٹی۔ پچپن سیر اڑھائی
تامیں گھٹے بڑھے رتیو نہیں کرچ کر گھرہائی ۳
نِت اُٹھی بَیٹھ گھسم سوں بربس تا پر لاگ تہائی
بھینگی پُریا کام نہ آوے جولہا چلا ریسائی ۴
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو جنھ یہ سرشٹی اپائی
چھاڑی پسار رام بھجو بورے بھو ساگر کٹھنائی ۵

ترجمہ۔(۱)۔ رام بُمکھ مایا بُننے چلی۔ جولاہا گھر چھوڑے جاتا ہے۔ (۲)۔ ایک گز۔ نو گز۔ دس گز اور اُنیس گز کی پُڑیا بنائی۔ سات سوت۔ نو گڑھے بہتر پاٹ کثرت سے بن گئے۔(۳)۔ اُس پیٹ یعنی چادر کی گز سے نہیں پائی جاتی۔ اور ایسی سستی ہو گئی۔ کہ پیسے کی ڈھائی سیر لگی ہے۔ اسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اور گھر والی ستری نے ہاتھ میں چوٹی پکڑ رکھی ہے (۴)۔ روز اُٹھ بَیٹھ کر۔ شوہر سے زبردستی کرتی رہتی ہے۔ اور اُس پر تہائی کا جھگڑا مچاتی ہے۔ بھینی ہوئی پُڑیا کام نہیں آتی۔ جولاہا غصہ میں ہو کر گھر چھوڑ چلا۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو سُنو جس نے یہ سرشٹی پیدا کی ہے۔ اُس کے پسارے کو چھوڑ کر رام کو بھجو۔ بھو ساگر کے پار جانا کٹھن ہے ؛

تشریح۔ (۱) جولاہا۔ جیو (۲)۔ ایک گز۔ آتما۔ (۳)۔ نو گز۔ بُدھی۔ اہنکار۔ من۔ شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ (یہ پانچ تن ماترا) اور ایک آتما سب ملکر نو

ہوئے۔ (۴)۔ دس گز = دس اندریاں - پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں (۵)۔ سات سُوت = پانچ مہا سھقول بھُوت - آکاش - وایو - تیج - جل - پرتھوی - اہنکار اور بُدھی - (۶)۔ نو گاو - نوگڈ ھا - نو اندریاں - تن کے نو دوار - (۷) بہتر بھاگ بہتر کوٹھے - یعنی ہزاروں پاٹ (یہ بولنے کا محاورہ ہے)۔ (۸)۔ پُڑیا = شریر ؛

خلاصہ - جس وقت رام بھکھ مایا نے اپنا تانا بانا پھیلایا۔ اُس نے آتما کے میل سے پہلے سوکشم تتو پیدا کئے۔ اور بتدریج اُن کی مدد سے یہ پُڑیا یعنی جگت بنایا۔ اُسی جگت سے پھر شریر روپی چادر بنایا۔ اور اِس چادر کی وہ کثرت ہوئی کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ یہاں تک کہ پیسے کی ڈھائی سیر بکنے لگی۔ اِسی میں جیو لپیٹا اور مایا اُسکی استری بن کر رہنے لگی اور اپنا بیوہار کرانے لگی۔ اِس بیوہار میں اُس نے جیو کی چوٹی ہاتھ میں کر لی۔ اور زبردستی تین حق۔ ایک اپنا (بہ حیثیت استری) دوسرا اولاد تیسرا جیو کا مقرر کیا۔ یہ جگت اچھے بُرے کرم کے جل سے تر بتر ہو گیا۔ جیو اُس کو دیکھ کر پریشان ہُوا اور بھاگا کبیر صاحب کے اُپدیش کے موافق اگر یہ سارے پسارے کو چھوڑ کر رام کو بھجے تب تو ٹھیک ہے۔ ورنہ بھو ساگر کے پار جانا کٹھن ہے ؛

سو لھواں شبد

۱ رام راجھی جنتر باجے کرچرن بیہونا ناچے
کربن باجے سُنے شروَن بن شروے شروتا سوئی

۲ پاٹن سویش سبھا بن اودھیر بوجھو مُنی جن لوئی

اندریہ بن بھوگ سواد جبھیا بن اکشے پنڈ بھُونا
جاگت چور مندر تہاں مُوسے گھسیم اچھت گھر سُونا
بیج بن انکر پیڑ بن ترور بن پھُولے پھل پھلیا
بانجھ کی کوکھی پُتر اوتریا بن پگ تروہ چڑھیا
مسی بن دوایت کلم بن کاگج بن اکشر سُدھی ہوئی
سُدھی بن سہج گیان بن گیاتا کہے کبیر جن سوئی

ترجمہ:- (۱)۔ اے مُکھ لوگو! یہاں سُوراخ دار جنتر بجتا ہے۔ اور بغیر ہاتھ پاؤں کے ناچ ہو رہا ہے۔ (۲)۔ ہاتھ کے بغیر بجتا ہے۔ کان کے بغیر سُنتا ہے ایسا سُننے اور سنانے والا ہے۔ شہر آزاد ہے۔ سبھا بغیر موقع کی ہے۔ مُنی لوگو سمجھو۔ (۳)۔ اندری کے بغیر بھوگ بلاس۔ زبان کے بغیر لذت جسم کے بغیر لافانی ہے۔ جاگتے ہوئے چور گھر کو چورا رہا ہے۔ اور شوہر کے ہوتے ہوئے گھر خالی ہے۔ (۴)۔ بغیر بیج کا انکھوا اور تنے کا درخت ہے۔ اور بغیر پھُولے ہُوئے اُس میں پھل لگے ہوئے ہیں۔ بانجھ کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہُوا۔ اور بغیر پاؤں کے درخت پر چڑھ گیا۔ بغیر سیاہی کے دوات۔ بغیر کاغذ کی قلم ہے۔ اور بغیر حرف کے علم ہوتا ہے۔ سہج سمادھی کے بغیر روشن ضمیری ہے۔ بغیر گیان کے جانتے والا ہے۔ کبیر صاحب ایسا فرماتے ہیں:۔

تشریح۔ یہ نرگن برہم کے کھیل کی لیلا ہے۔ حقیقت میں وہ ایسا ہی ہے اور اسی طرح کام کرتا ہے۔ رہتا ہُوا نظر نہیں آتا۔ یہاں محض خیال کی طاقت سے چنا

ہے۔ مطلب واضح ہے۔ اِس لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے ؞

سترھواں شبد

۱ رام گائی اَورن سمجھاوے ہری جانے بن بِکل پھرے
جا مُکھ بید گایتری اچرے تا سو بچن سنسار ترے
۲ جاکے پاؤں جگت اُٹھی لاگے۔ سو برہمن جیو بدّھ کرے
اپنا اونچ پنچ گھر بھوجن گھربن کرم کری اُدر بھرے
۳ گرہن اماوس ڈھکی ڈھکی مانگے کر دیپک سے کوپ پرے
اِکادشی برتو نہیں جانے بھوت پریت ہٹی ہردے دھرے
۴ تجی کپور گانٹھی بش باندھے گیان گمائے مگدھ پھرے
چھیجے ساہو جو پرجی پاوے سنت جنن کی کوٹ کرے
۵ کہیں کبیر جہّبا کے لنپٹ یہی بدھی پرانی نرک پرے

ترجمہ۔(۱)۔ آپ رام رام گا کر اوروں کو سمجھاتا ہے۔ مگر خود ہری کو نہیں جانتا۔ بیاکل اور بے چین پھرتا ہے۔(۲) جس مُنہ سے وید اور گایتری پڑھے جاتے ہیں۔ اُس کے بچن سے سنسار کے ترنے کی امید کی جاتی ہے جسکے پاؤں تمام دُنیا پڑتی ہے۔ دیکھو وہی براہمن جیو ذبح کرتا پھرتا ہے

اُونچے نیچے گھر میں بھوجن کرتا ہے اور قابل نفرت کام کرکے اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ گرہن اور اماوس کے موقع پر اُچھل اُچھل کر مانگتا پھرتا ہے۔ ہاتھ میں چراغ لئے ہوئے کنوئیں میں گرتا ہے۔(۴)۔ اُسکو اکادشی برت کی تمیز بھی نہیں ہے بھوت اور پریت کا یقین کرتا رہتا ہے۔ کافور کو چھوڑ کر زہر کو گرہ میں باندھتا ہے گیان کو کھو کر اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا ہے۔(۵)۔ ایماندار کو کمزور کراتا اور چوروں کو (ساعت وغیرہ بتاکر) طاقتور کرتا ہے۔ اور جو سنت جن ہیں۔ اُن کی غیبت کرتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ زبان اِندری کے غلام اسیطرح نرک میں پڑتے ہیں:۔

تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے:۔

اٹھارھواں شبد

رام گُن نیارو نیارو نیارو

اَبوجھا لوگ کہاں لوں بُوجھیں بوجھن ہار بچارو ۱
(الگ)

کیتے رام چند تپسی سوں جن یہہ جگ ٹھما یا
(نادان) (ٹھگ)

کیتے کانھ بھئے مُرلی دھر تن بھی انت نہ پایا ۲
(کتنے) (کار سدھا کیا)

متسیہ کچھ بارہ سروپی بامن نام دھرایا
(کرشن)

کیتے بُدھ بھئے نِکلنکی تن بھی انت نہ پایا ۳

کیتے سدھ سادھک سنیاسی جن بن باس لسبایا

کیتے منی جن گورکھ کہئے تن بھی انت نہ پایا ۴
جاکی گتی برہمے نہیں پائی شیو سنکادک ہارے
تاکے گن نر کیسے پیہو کہے کبیر پکارے ۵
پاؤگے

ترجمہ وتشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ خلاصہ کہنے کا یہ ہے۔ کہ رام نام کوئی اور ہی چیز ہے۔ اوتار۔ سدھ۔ سادھک وغیرہ کوئی اُس کی سمجھ نہیں رکھتے ؞

اُنیسواں شبد

اے سنت رام جیو ہو پرانی تُم بُوجھو اکتھ کہانی
اِس وقت
جاکو بھاؤ ہوئے ہری اوپر جاگت رین بہانی ۱
رام
ڈابنی ڈارے سُنو نہا ڈورے سنگھ رہے بن گھیرے
ڈاین ڈال پر خرگوش رسی شیر رات دن
پانچ کُٹمب ملی جوجھن لاگے باجن باج گھنیرے ۲
باجے بجنے لگے بہت
رود مرگا سنشے بن ہانکے پارتھ بانا میلے
ہرن بارہ سنگا شک شکاری تیر لگادے
سایر جرے سکل بن ڈاہے مچھ اہیرا کھیلے ۳
جنگل جلے مچھلی شکار
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو جو یہ پد نرجھارے
تشریح کرے
جو یہ پد کو گائے بچارے آپ ترے اوُر تارے ۴
اور

ترجمہ ۔ (۱)۔ پرانی! اسی وقت رام نام جپو۔ اور تم اکتھ کہانی بوجھو جس کا پریم ہرہی میں رہتا ہے۔ وہ صبح شام جاگتا رہتا ہے۔ (۲)۔ ڈاین شاخ پر بیٹھی ہے۔ اور خرگوش کو رسّی سے باندھ رکھا ہے۔ شیر جنگل کو گھیرے ہوئے ہے۔ پانچ کٹمب کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے۔ اور طرح طرح کے باجے بج رہے ہیں۔ (۳)۔ شک شبہات کے ہرن بارہ سنگا وغیرہ بن میں ہانکے ہوئے ہیں اور شکاری تیر لئے ہوئے بیٹھا ہوا ہے۔ سارے جنگل میں آگ لگی ہوئی اور مچھلی کو شکار کھیلنے کی سوجھی ہے۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو اس پد کی تشریح کرے اور اس کو گا کر بچارے۔ وہ آپ بھی ترے اور دوسروں کو بھی تارے :۔

تشریح ۔ (۱)۔ ڈاین = مایا۔ (۲)۔ سونہا یعنی خرگوش = بھوگ بلاس۔ (۳)۔ سنگھ = کال۔ (۴)۔ پانچ کٹمب = کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ (۵) باجے = وید۔ سمرتی۔ پوران۔ (۶)۔ جنگل = سنسار۔ (۷) مچھلی = جیو۔

اوپر کی پہلی کڑی کا مطلب صاف ہے۔ دوسری کڑی سے فرماتے ہیں۔ دیکھو کیسے اندھیر کی بات ہے۔ اس مایا نے کس طرح اپنا جال پھیلایا ہے۔ مچھلی روپی جیو سے کہا۔ کہ تو شکار کھیل۔ اپنے بھوگ وشئے بلاس کے چارہ روپی خرگوش کو رسّے سے باندھ کر الگ ڈالی پر بیٹھی ہوئی ہے۔ کال سارے جنگل میں چکر لگا رہا ہے۔ دلی جذبات کام کرودھ وغیرہ الگ لڑ رہے ہیں۔ اور ہنکوا کر کے ہرن وغیرہ الگ ہانک دیئے گئے ہیں۔ تاکہ شکاری جیو اُن کو اپنے تیر کا نشانہ بنا دے۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ سارے جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں جیو بچارا ایسا شکار کھیلے تو کیسے کھیلے :۔

شعر ۔ درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

بیسواں شبد

کوئی رام رسک رس پیوگے پیوگے سُکھ جیوگے ۱
پھل امرت بیج نہیں بوکلا شُک پکشی رس کھائی
چوئے نہ بُند انگ نہیں بھنجے داس بھنور سنگ لائی ۲
نگم رسال چاری پھل لاگے تا میں تین سمائی
ایک ہے دُورِ چہے سب کوئی جتن جتن کوئی پائی ۳
گیو بسنت گریشم رتو آئی بہری نہ تروَر آوے
کہے کبیر سوامی سُکھ ساگر رام مگن ہوئے پاوے

ترجمہ۔(۱)۔ کوئی رام رس پئیگا، اگر پئیگا تو خوشی سے جئیگا۔(۲)۔ وہ رس امرت کا پھل ہے۔ اُس میں نہ بیج ہے نہ چھلکا ہے۔ اَور طوطا پرند اُس کے رس کو پیتے ہیں۔ ایک قطرہ اُس کا چوتا نہیں اور نہ جسم کو بھگوتا ہے۔ بھگت رُوپی بھونرا اُس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔(۳) وید رس والا درخت ہے۔ اُس میں چار پھل لگے ہوئے ہیں۔ تین تو اُس میں لگے رہتے ہیں۔ چوتھا بہت دُور ہے اَور بڑے جتن سے ملتا ہے اور کسی شاذ کو ملتا ہے (۴)۔ بسنت کا موسم چلا گیا۔ گرمی کی رُت آئی۔ پھر اِس درخت میں پھل پھول نہ آویں گے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جو رام میں مگن ہیں۔ وہی اُس سُکھ ساگر سوامی کو پاتے ہیں۔

تشریح - رام کے پریم کا پھل لذیذ - خوشی کا دینیوالا اور زندگی کا بخشنے والا ہے۔ طوطے رُوپی پریمی اُسکو چکھتے ہیں۔ اُس میں نہ چھلکا ہے۔ نہ بیج ہے۔ کہ کھاتے وقت گلے میں اٹکے۔ بھگت رُوپی بھونرے اُس کے ساتھ لگے رہتے ہیں اِسکی ایک تعریف اور بھی ہے۔ کہ نہ وہ چوتا ہے۔ نہ شریر کو لگتا ہے۔ وید رسیلی درخت ہے۔ اُسکے پھل دھرم ارتھ کام موکش ہیں۔ تین تو خیر قریب ہیں۔ اور کرم سے مل بھی جاتے ہیں۔ مگر چوتھا موکش اتنی دُور ہے۔ کہ شاذ بڑی تدبیر سے کسی کو ملتا ہوگا۔ مگر یہ رام رس پریم سے کو مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی اسکا خواہشمند ہو۔ بسنت رُوپی انسانی زندگی کے بہار کے دن چلے گئے۔ اور بڑھاپا رُوپی پت جھاڑ کے دن آگئے۔ اب اِس وید کے درخت کے پھل پھول آنیکے دن کہاں ہیں۔ کرم تو جوانی اور طاقت ہی کے وقت کیا جاسکتا ہے۔ جوانی گئی۔ طاقت گئی۔ زور گیا۔ بل گیا۔ کوئی کیا کرم کانڈ کریگا۔ لیکن رام کے پریم میں مگن ہونا ممکن ہے۔ جو اُس میں مگن ہونگے۔ اُن کو وہ مل رہیگا ؛

اکیسواں شبد

رام نہ رمسی کون دنڈ لاگا ۔ مری جیسے کا کری ہے ابھاگا ۱

کوئی تیرتھ کوئی منڈت کیشا ۔ پاکھنڈ بھرم منتر اپدیشا ۲

وِدّیا وید پڑھی کر ہنکارا ۔ انت کال مکھ پھانکے چھارا ۳

دُکھت سُکھت سب کٹمب جیو بلسے ۔ مرن بیر ایکا سر دکھ پیلسے ۴

کہہ کبیر یہ کلی ہے کوئی ۔ جو رہ کروا نکسے لوٹی ۵

ترجمہ :- (۱) تجھ کو کون پاپ لگا ہے۔ کہ رام میں نہیں رمتا۔ بدنصیب! تو مر جائے گا تب کیا کرے گا؟ (۲)۔ کوئی تیرتھ جاتا ہے کوئی کیس صاف مونڈا دیتا ہے۔ کوئی پاکھنڈ بھرم میں پھنسا ہے۔ کوئی منتر کا اُپدیش کرتا ہے۔ (۳) کوئی وید و دیا پڑھ کر غرور کرتا ہے۔ اور آخر وقت اپنے مُنہ میں خاک ڈالتا ہے۔ (۴) (ہم نے مانا کہ) دُکھ سُکھ میں کسی طرح کٹمب کو کھلاتا پلاتا رہیگا۔ مگر مرتے وقت تو تو اکیلے دُکھ پاویگا۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ کلجگ کھوٹا ہے۔ جو گڑوا میں رہیگا وہی ٹوٹی سے نکلیگا (جو دِل میں ہے وہی پھل پائیگا)

تشریح۔ مطلب صاف ہے ؛

بائیسواں شبد

اَبدھو چھوڑہُو ۔ من بستارا

۱ سو پد گہہ ہُو جاہی تے سدگتی۔ پر برہمہ تے نیارا

نہیں مہادیو نہیں مہمد ۔ ہری ہجرت تب ناہیں

۲ آدم برہمہ نہیں تب ہوتے نہیں دُھوپ نہیں چھاہیں

اسّی سہسر پیگمبر ناہیں سہس اٹھاسی مُونی

۳ چندر سوریہ تارا گن ناہیں مچھ کچھ نہیں دونی

وید کتاب سمرتی ناہیں نہیں تمہ نہیں پارساہی

باانگ نواج کلما نہیں ہوتے رامو ناہیں کھودا ئی ۴
آدی انت من مدھیہ نہ ہوتے آتش پون نہ پانی
لکھ چوراسی جیو جنتو نہیں ساکھی شبد نہ بانی ۵
کہیں کبیر سُنو ہو ابدھو آگے کرہو بچارا
پُورن برہمہ کہاں تے پرگٹے کِرتم کِن اُپچارا ۶

ترجمہ صاف ہے۔ شبد کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہے وہ من کا خیالی پھیلاؤ ہے۔ اُس کو چھوڑ کر اُس پد کی طرف توجہ کرو۔ جو پر برہمہ پد سے بھی اونچا ہے۔ اور اُس وقت کا خیال کرو۔ جب نہ دیو تھے نہ دیوتا۔ نہ پیغمبر تھے نہ رسُول۔ نہ اوتار تھے نہ ہستی نہ چاند تھے نہ سُورج۔ عبادت۔ بھجن۔ وید۔ کتاب شاستر۔ رام۔ خدا۔ ابتدا۔ انتہا۔ وسط کچھ بھی نہ تھا۔ سو چو یہ حیقاتی رچنا کس نے کی۔ اور پُورن برہم گیان کہاں سے آیا؟

تئیسواں شبد

ابدھو کُدرتی کی گتی نیاری

رنک نواج کرے وہ راجا بھُوپتی کرے بھکاری ۱
دے تے لونگ ہی پھل نہیں لاگے چندن پھُول نہ پھُولے

مچھ شکاری رمے جنگل میں سنگھ سمندر ہی جھولے ۲
ریڑا رُدکھ بھیا ملیا گری۔ چہوں دِشی پھوٹی باسا
تین لوک برہمانڈ کھنڈ میں دیکھے اندھ تماسا ۳
پنگل میرو سو میٹر اُلنگھے تر بھون مکتا ڈولے
گونگا گیان بگیان پرکاشے انہد بانی بولے ۴
باندھی اکاس پتال پٹھاوے سیس سورگ پر راجے
کہیں کبیر رام ہیں راجا جو کچھ کریں سو ساجے ۵

ترجمہ۔ (۱)۔ اُس کی قدرت کی بات نیاری ہے۔ وہ غریب کو راجہ اور راجہ کو فقیر بناتا ہے۔ (۲)۔ وہ جو چاہے سو کرے۔ لونگ میں پھل اور چندن میں پھول نہیں ہوتے۔ (وہ چاہے تو) مچھلی سے جنگل میں شکار کرائے اور شیر کو سمندر کے جھولے میں جھلائے۔ (۳)۔ (وہ چاہے تو اریڈ کا درخت ملیاگر چندن ہو جائے۔ اور اُس کی خوشبو چاروں طرف پھیل جائے۔ اور اندھا تین لوک برہمانڈ کھنڈ میں تماشا دیکھنے لگے۔ (۴)۔ (وہ چاہے تو) لولا لنگڑا میرو سمیر پربت پر چڑھ جائے۔ اور مکت ہوئے ہوئے لوگ بھی ترلوکی میں گھومنے پھرنے لگیں اور گونگا گیان وگیان کا پرکاش کرتا ہوا بیچار اور انہد تقریر کرنے لگے۔ (۵)۔ (وہ چاہے تو) اکاس کو باندھ کر پتال بھیج دے اور سیس کو آسمان پر چڑھا دے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں رام راجا جو کچھ کریں اُنکو سب زیب دیتا ہے۔

تشریح کی ضرورت نہیں۔

چوبیسواں شبد

ابدھو سو یوگی گورو میرا جو اہی پد کا کرے نبیرا ۔۱
تروَر ایک مول بن ٹھاڑھو بن پھولے پھل لاگا
شاکھا پتر کچھو نہیں واکے اشٹ گگن مکھ جاکا ۔۲
پوَ من پتر کچھو بن تُنبا بن جیھیا گُن گاوے
گاون ہارکے روپ نہ ریکھا ستگورو ہوئی لکھاوے ۔۳
پکشی کھوج مین کو مارگ کہے کبیر دواُو بھاری
اپرم پار پرشوتم مورتی کی بلہاری ۔۴

ترجمہ - (۱) - اے ابدھو! وہ یوگی میرا گورو ہے۔ جو اِس پد کی شرح کردے - (۲) - ایک درخت ہے۔ جو بغیر جڑ کے کھڑا ہے۔ اور بغیر پھول کے اس میں پھل لگے ہیں۔ ڈال پات کچھ بھی نہیں۔ اُس کا رُخ آٹھوں آسمان کی طرف ہے۔ (۳) - جو ڑ کے بغیر پتے۔ ہاتھ کے بغیر تُنبا۔ اور بغیر زبان کے گُن گاتا ہے۔ گانے والے کے رُوپ ریکھا کچھ نہیں ہے۔ ستگورو ہو تو اِس کو لکھاوے۔ (۴) پکشی اور مین کے راہ سے تلاش کر کبیر صاحب دونوں کو بھاری بتاتے ہیں۔ اپرم پار پرشوتم کی مورتی کی بلہاری ہے ؛

تشریح - (۲) - یہ من ایک درخت ہے۔ جس کی کوئی جڑ نہیں اور کھڑا ہے۔ پھول کے

بغیر اس میں پھل لگتے ہیں۔ اگر یہ کہو کہ وہ آتما سے پیدا ہوا ہے۔ تو آتما کی تعریف یہ ہے۔ کہ اس سے نہ تو کوئی چیز پیدا ہوئی اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اس من روپی درخت کے ڈالی و پتے بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے انگ وعضو کا پتہ نہیں اور آٹھوں گگن یعنی چداکاش میں پھرتا ہے۔ (۳)۔ پو کہتے ہیں ایک آدھار کو۔ بغیر آدھار کے اس میں پتے لگے ہیں اور بغیر ہاتھ کے اس کا دھڑ ہے۔ بغیر زبان کے گن گاتا ہے۔ مگر وہ گانیوالا بھی ایسا ہے۔ جسکے روپ رنگ ریکھا کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف گورو کی گیان سے اس کی سمجھ آتی ہے۔ (۴) اس کے پانے یا اسکے جاننے کے دو راستے ہیں۔ ایک تو مین مارگ۔ مچھلی کا راستہ ہے جیسے مچھلی میگھ منڈل کو چڑھ جاتی ہے۔ دوسرا پکشی یعنی بہنگ مارگ ہے۔ جیسے چیلہ اور گدھ وغیرہ ایک جگہ سے اچھلکر اوپر آکر منڈلاتے ہیں۔ یہ وہ تو راستہ بھاری ہیں اور جسم کے اندر سرت اپرم پار پرشوتم کی مورتی کا دھیان کرتی ہوئی ان دونوں طریقوں سے اوپر کی طرف رجوع ہوکر اس من کا پتہ پاتی ہے۔ اور اس پر غالب آجاتی ہے ؛

پچیسواں شبد

ابدھو۔ دے نتو راول راتا ناچے باجن باج براتا ۱

(مست ہے) (یعنی) (باجے)

مور کے ماتھے دولہہ دینہو اکتھا جوری کہا تا

(غیر ممکن البیان) (کہلاتا)

منڈئے کے چارن سمدھی دینہو پتر بیواہل ماتا ۲

(بیاہا) (کھات)

دلہن لیپی چوک بٹھائیے نربھے پد پربھاتا

(چوکا دیکر)

بھات ہی الٹی برات ہی کھایو بھلی بنی گشلا تا

(صبح) (چاول) (خیریت)

پانی گرہن بھئے بھو منڈو سکھمنی سرت سماتا
کہیں کبیر سنو ہو سنتو بوجھو پنڈت گیانا

ترجمہ - (۱) - اے ابدھو! وہ راجہ (آتما) نتوں میں مست ہے - باجے ناچ رہے ہیں - اور بارات نچ رہی ہے - (۲) - دولہہ کے سر پر موری نہیں ہے بلکہ موری کے سر پر دولہہ ہے - اور ایسی جوڑ ہے - جو بیان میں نہیں آتی - منڈپ کے چارن سمدھی کو (نیگ) دیتے ہیں سمدھی چارن (بھاٹ) کو نیگ نہیں دیتا - اور بیٹے نے ماتا کو بیاہ لیا - (۳) - دولہن بیاہی گئی اور چوک بٹھایا گیا - اور نربھے پد میں پہنچے اور صبح ہو گئی - بھات کو بارات والے نہیں کھاتے بلکہ بارات والوں کو بھات کھاتا ہے - کیسی اچھی خیریت ہے - (۴) - پانی گرہن ہاتھ پکڑنے یعنی شادی کرنے کے رسم کو کہتے ہیں - اس کے ہوتے ہی بھو وستار) ملا گیا - اور سرت سوشمنا ناڑی میں سمائی - کبیر صاحب سنتوں سے کہتے ہیں - پنڈت گیانا اس کو بوجھیں ❊

تشریح - (۱) - راجہ = من - (۲) - برات = بدھی - چت - آہنکار - (۳) - باجے = ورتیاں - (۴) - موری = کرم کانڈ - (۵) - دولہہ = من - (۶) - منڈپ = معاملہ سے چکہ - (۷) - چارن = بھاٹ = وید - (۸) - سمدھی = برہم - (۹) - پتر = من (جو مایا سے پیدا ہوا) - (۱۰) - ماتا = مایا - (۱۱) - دولہن = مایا - (۱۲) - چوک = جسم - (۱۳) - نربھے پد = مایا میں رہے - (۱۴) - بھات = وشے ❊

یہ بڑا مزیدار شبد ہے - پرم سنت کبیر صاحب سنسار کے متوں کا حال دیکھ کر فرماتے ہیں - کہ یہ سب من کا بیوہار ہے - اور من مایا میں رہے ہوتا ہے - حقیقت اتنی دور ہے - کہ

لوگوں کو اُس کی خبر بھی نہیں پڑتی۔ ستسند بھگتی بھاؤ کو دیکھ کر آپ کہتے ہیں۔ کہ خوب! من جورا جا ہے۔ جیسے تنتو کے بیوپاریں مستا ہے۔ یہ بیا ہنے چلا ہے۔ براتی تو پنچی۔ چت اور اہنکار ہیں۔ اور بلینتے والے باجے پرتیاں ہیں۔ مگر یہاں اُلٹا تماشا ہے سو پنچوں کو باجنا چاہیئے۔ سو تو نہیں وہ ناچ رہی ہیں۔ اور برات کو ناچنا چاہیئے۔ سو وہ باج رہی ہیں ؛؛

موڑ سے مراد کرم ریتی ہے۔ موڑ بھی دولہا کے سر پر دبجاتی ہے۔ سو یہاں یہ کھیل ہے۔ کہ من روپی دُولہا خود کرم ریتی موڑی کی چوٹی پر ہے وہ دبا نہیں۔ بلکہ اُسکو اپنے تابع کرلیا۔ ایسی جوڑ ہے جو بیان میں نہیں آتی۔ قاعدہ کی بات ہے کہ شادی کے وقت بھانٹ لوگ گوت اُچار کرتے ہیں۔ تب اُن کو نیگ دیا جاتا ہے۔ یہاں اس شادی کے منڈپ کے بھانٹ وید ہیں۔ جو کرم بادھی کا گوت اچار کرتے ہیں۔ اُنکو کچھ نیگ ملنا چاہیئے تھا۔ سو تو نہیں۔ اُلٹے یہ نیگ میں سمدھی کو دیتے ہیں۔ جو مایا کا باپ ہے یعنی کرم کا مقصد وید برہم کی پراپتی بتاتے ہیں۔ کرم کیا گیا۔ شادی ہو گئی۔ اور من نے شادی کس کے ساتھ کی ؟ ہتی ماتا مایا کے ساتھ کی۔ یہ ماتا ہی اُس کی دُلہن ہے ؛؛

چوک کو لیپ کر اُس پر دُلہن کو بٹھاتے ہیں۔ یہاں یہ کھیل ہوا۔ کہ دُلہن لیپی گئی یعنی مایا ہی کا دھیان دتصور کرکے اُس پر جسم یعنی شریر روپی چوک کو بٹھایا۔ اور ایسا بھولا کہ مایا تک کے مقصد کو جسم کے سُکھ کے تابع کیا۔ ویدوں کا دھرم کیا ہے۔ کرم کر وادر شبہ اُشبہ کرم کی وجہ سے کبھی چندر لوک کبھی پتری لوک کو جاؤ۔ یہ آنا جانا بھوگنا شریر کا ہوتا ہے۔ اور نادان اسی کو برہم پد کہتے ہیں ؛؛

براتی شادی میں بھات کھاتے ہیں۔ بدلے چت اہنکار کو جو بھات دیا گیا وہ اناریوں کا دستہ تھا انہوں نے اُس کو کیا کھایا۔ بلکہ دستے بھوگ نے ان کو کھا ڈالا۔ یہاں تک کہ لوک پرلوک میں ہر جگہ یہ اُن ہی کے جال میں پھنسے رہے ؛؛

بہت اچھا! پانی گرسن کا سم لنا ہو گیا۔ شادی ہو گئی۔ یہ وہ یعنی سنسار بنلہ اور جیسے استری پرش کا سنجوگ ہوتا ہے۔ ویسے ہی من سُرت دنیا راشکتما ناڑی کے راہ چڑھ کر مایا ہی کے ساتھ ملا۔ کبیر صاحب سوال کرتے ہیں۔ پنڈتو! گیانیو! سمجھو۔ تم نے کیا کیا ہے جو کچھ کرم دھرم یوگ یگیہ، جپ، تپ۔ تم کرتے ہو یہ من کا تتوں کے ساتھ کھیل ہے۔ اور وہ کھیل پھر بھی جسم ہی تک محدود رہتا ہے۔ من سب کچھ کر کے مایا ہی سے جڑتا ہے۔ اور وقت پر پھر سنسار میں آ کر کھیل کھیلنے لگتا ہے :-

چھبیسواں شبد

کوئی رے برلا دوست ہمارا بھائی رے بہُت کا کہئے
گاھن بھجن سنوارے سوئی جیوں رام رکھے تیوں رہیئے
آسن پون یوگ شرُوتی سنجم جیوتش پڑھی بیلانا
چھو درشن پاکھنڈ چھانوے اے کل کاہو نہ جانا
آلم دُنی سکل پھری آئے کل جیو ہی نہیں آنا
تاہی کری کے جگت اُٹھاوے من میں من نہ سمانا
کہیں کبیر یوگی اور جنگم پھیکی ان کی آسا
رامے رام رٹے جیوں چاتک نشچے بھکتی نواسا

ترجمہ:- (۱) کوئی شاذ ہی ہمارا دوست ہے اس سے زیادہ کیا کہا جائے

ادوست وہ ہے) جو بھگتی بھجن کو سنوارے اور جیسے رام انھیں تیسے رہے۔ (۲)۔ لوگ آسن پرانا یام۔ یگ اور ویدک سنجم کر کے اور جوتش پڑھ کر دیوانے ہو گئے۔ کھٹ شاستر اور نیائے پاکھنڈ پڑھتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی چین اور کل نہیں ملا (۳)۔ (تیرتھ والے) دنیا اور عالم کا چکر لگا آئے۔ مگر جیو کو قرار نہیں آیا۔ اسی تیرتھ ورت ہے۔۔ وہ جگت کو اٹھا نا (یعنی بھو کو دور کرنا) چاہتے ہیں۔ مگر من میں نہیں سماتا۔ یعنی شانتی نہیں آتی۔ (۴) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یوگی اور جنگم کی آس پھیکی ہے۔ اگر پپیہا کی طرح رام رام رٹتے رہینے تو یقیناً بھگتی میں تو اس پائے ٭

تشریح کی ضرورت نہیں صاف ہے ٭

ستائیسواں شبد

بھائی اُدبھت روپ انوپ کتھا ہے کہے تو کو پتیائی
جہاں جہاں دیکھوں تہاں تہاں سوئی سب گھٹ رہیو سمائی ۱
لچھی بن سکھ بے درین دکھ ہے نیند بنا سکھ پاوے
جس بن جیو ی روپ بن آشک رتن بیہونا روے ۲
بھرم بن گیان ملے بن پرکھے روپ بنا بہو رو پا
تھتی بن سرت رہس بن آنند ایسا چرت انو پا ۳
کہیں کبیر جگت بن یانک دیکھو چت انو مانی

۴

بہری ہیری لا بھے لوبھ کٹمب سب بھجھو نہ سارنگ پانی

ترجمہ ۔(۱) بھائی عجیب روپ ہے۔ عجیب کہانی ہے۔ کہنے سے کون اعتبار کرے گا۔ جہاں جہاں دیکھتے ہیں وہاں وہاں وہی ہر ایک کے گھٹ میں سمایا ہوا ہے۔ (۲) دولت کے بغیر سکھ اور بغیر دکھ کا افلاس ہے۔ بغیر نیند کے سکھ سے سوتا ہے۔ جیوتی (کیرتی) کے بغیر جش انیک نام اروپ کے بغیر عشق ہے۔ اس رتن کے بغیر (جیو) روتا ہے۔ (۳) بغیر بھرم کا گیان ہے بغیر من کے نرکھنے والا ہے۔ بغیر روپ کے ہزاروں روپ والا ہے۔ بغیر توجہ کے ستتی ہے۔ بغیر لیلا (باتماشے) کا آنند ہے۔ ایسا بے نظیر چرتر ہے۔ (۴)۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ چیت کو لگا کر انومان سے دیکھو۔ یہ جگت ایسے رتن سے خالی ہے۔ اس کٹمب کے لوبھ اور لالچ کو چھوڑ کر رام کو بھجو۔

تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب بہت صاف ہے۔

اٹھائیسواں شبد

بھائی رے گیتا ایک برنجی دیو ہے بھار اُبھر بھو بھائی
نو ناری کو پانی پیت ہے ترشا توُ نہ بجھائی
کوٹھا بہتری ادو لاے بجھر کیوانڑ لگائی
کھونٹا گاڑی ڈوری دریڈہ باندھو تیہی ادوری پرٹی

چاری برکش چھو شاکھا واکے پتر اٹھارہ بھائی
اینتک لے گیا گم کینھو گیا ائی ہریائی ۳
اہی مساتو ابرن ہیں ساتو نو اور چودہ بھائی
اینتک گیئے کھائی بڈھایو گیتا تو نہ اگھائی ۴
کھونتا میں راتی ہے گیتا شویت سینگ بھائی
ابرن برن کچھو نہیں واکے بھکش ابکشیے کھائی ۵
برہما وشنو کھوج کر آئے شیو سنکادک بھائی
سدھ انت وہی کھوج پرے ہیں گیتا کن ہونہ پائی ۶
کہیں کبیر سنو ہو سنتو جو یا پد اسکھائی
جو یا پد کو گائے بچارے آگے ہووے تر جائی ۷

ترجمہ (۱)۔ اے بھائی برہمانے (بانی روپی) ایک گائے بنائی ہے اُس کا بوجھ ناقابل برداشت ہے۔ نو عورتیں بھر بھر کر اُسکو پانی پلاتی رہتی ہیں۔ تب بھی اُس کی پیاس نہیں بجھتی۔ (۲)۔ بہتر کوٹھوں کے اندر اس کو بند کیا۔ اور اُس پر بجر کیواڑ لگا دیئے۔ اور مضبوط میخ گاڑ کر موٹی رسی سے باندھ دیا۔ تب بھی وہ گائے سب کو توڑ کر بھاگ گئی۔ (۳)۔ چار درخت (چار وید) چھ شاکھا (کھٹ درشن) اٹھارہ پتے (اٹھارہ پوران) یہ سب گائے گم (گپ) کر گئی

لے گم کی جگہ اصل لفظی یہ گپ تھا۔ جسکے معنی کھا جانے کے ہیں اگر گم ہے تو اسکے معنے چلے جانے کے ہیں

یابھاگ گئی۔ گائے بڑی سرکش ہے۔ (۴)۔ یہ سات چکر۔ سات آورن۔ نوکھنڈ اور چودہ لوک سب گائے نے کھالئے۔ پھر بھی وہ آسودہ نہ ہوئی۔ (۵)۔ یہ گائے اپنے کھونٹا میں مست ہے۔ اور سفید سینگوں والی ہے۔ رنگ بیرنگی اس میں کچھ نہیں ہے۔ حلال حرام سب چٹ کر جاتی ہے۔ (۶)۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش شیو۔ سنکادک۔ بے شمار سدھوں نے اُسکو کھوجنا چاہا۔ مگر اُس کا پتہ نہ لگا (۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو اِس پد کا ارتھ لگاوے اور گائے کو دچاوے وہ بھوساگر کے پار ہو جائے گا۔

تشریح۔ دگڑی (۱)۔ تو نادی۔ تو ندھی خواہ نوسدھی۔ (کڑی ۴) سات۔ سات چکر (۱) گدا۔ اندری۔ نابھی۔ ہردے کنٹھ۔ تیسرا تل۔ سہس دل کنول۔ سات آورن۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ اکاش۔ اہنکار۔ بدھی۔ نوکھنڈ اور چودہ لوک مشہور ہیں۔ شبد کا مطلب واضح ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی بانی یا کتابوں سے اصلیت کا پتہ لگانا چاہے۔ تو یہ بالکل غیر ممکن ہے۔ اِسکا جنگل سخت خوفناک ہے کوئی اِس کے باہر نہیں جا سکتا۔

انتیسواں شبد

بھائی رے نین رسک جو جاگے

پربرہما اِبی گت اوناشی کیسے ہو کے من لاگے ۱

املی لوگ کھماری ترشنا کتہوں سنتوش نہ پاوے

کام کرودھ دونو متوالے مایا بھری بھری پیا وے

برہمہ کلار چڑھاینی بھاٹی لے اندری رس چا کھے

کلال چڑھایا بھٹی

سنگ ہی پوچ ہوے گیان پکارے چتر ہوئی سو ناکھے

بدمست ہوکر چالاک لاگ جائے

شنکٹ سوچ پوچ یا کلی موں بہوتک بیادھی شریرا

کلی جگ میں بہت مرض جسم میں تردد

جہواں دھیر گھنبیراتی بزمل تہاں اٹھی مل ہو کبیرا

جس جگہ بہت صاف وہاں ملو

ترجمہ - (۱) - بھائی ! اگر عشق پسند اور پریم والی آنکھیں جاگ جائیں تو کسی نہ کسی طرح گیان سروپ اور لازوال پر برہم میں من لگ جائے - (۲) - لوگ لذاتِ نفسانی کے نشہ میں چور ہیں - لالچ کی خماری نہیں گئی - پھر کیسے قناعت آوے کام کرودھ دونوں متوالے ہیں - اور مایا دشٹے کا پیالہ بھر بھر کر پلاتی ہے - (۳) برہمہ روپی کلال نے بھٹی چڑھا رکھی ہے - اس سے اندری رس (کی شراب) لیکر پی رہے ہیں - ساتھ ہی بدمست ہو کر گیان پکار اٹھتے ہیں - کوئی چالاک آدمی ہو تو البتہ اس سے بچے - (۴) اس کلی یگ میں تردد اور فکر اور نادانی بہت ہے - اور شریر کے روگ بھی بہت ہیں - جس جگہ دھیر گنبھیر اور بہت صاف صفائی ہے - اٹھ کر کبیر اس سے مل رہو -

تشریح - مطلب صاف ہے - برہمہ سے مراد برہمانڈی من ہے - جو برہمانڈ میں ویاپک ہے جیسے ہمارا پنڈی من پنڈ کیساتھ کھیل کرتا ہے - ویسے ہی برہمانڈ میں اسکا کھیل ہوتا ہے - حقیقت اسکے پرے ہے

تیسواں شبد

بھائی رے دوئی جگدیش کہاں تے آئے کہو کون بھرمایا

۱ اللہ رام کریما کیشو ہری حجرت نام دھرایا

گہنا ایک کنک تے گہنا۔ تامیں بھاؤ نہ دوجا

۲ کہن سُنن کو دوئی کری تھاپا یک نماج یک پوجا

وہی مہادیو وہی محمد ۔ برہما آدم کہیے

۳ کوئی ہندو کوئی ترک کہاوے ایک جمیں پر رہیے

وید کتاب پڑھیں وے کُتبا وے مُلنا وے پانڈے

۴ بگت بگت کے نام دھرایو یک ماٹی کے بھانڈے

کہہ کبیر وہ دونو بھولے رام ہی کن ہو نہ پایا

۵ وے کھسیا وے گائے کٹاویں بادے جنم گنوایا

ترجمہ صاف ہے۔ مطلب بھی صاف ہے ؂

اکتیسواں شبد

۱ ہنسا سنشے چھوری کوہیا گیا ہے بچھرو ٹے ڈھیا

گھر گھر ساوج کھیلے اہیرا پاردھ اوٹا لیٹی

۲ پانی ماہیں تلیچی گا بھو بھری ڈہوری ہلورو ڈیئی

دھرتی برسے بادل بھیگے بھیٹ بھیا پیراؤ
زمین برستی ہے　بھیگتے ہیں　تالاب کا کنارہ ہُوا　تیرنے والا
ہنس شکھانے تال اڑانے چیلے بیدھا پاؤ ۳
خشک ہوئے　تالاب اڑ گئے　پھنسایا　پاؤں نے
جو لگی کر ڈولے پگو چلئی تو لگی آش نہ کیجے
جب تک ہاتھ حرکت کرے پاؤں چلے تب تک　امید
کہے کبیر جیہی چلت نہ دیکھے تاسو بچن کا کا لیجے ۴
جسکو چلتے ہوئے　اس کا　کیا

ترجمہ۔(۱) ہنس سنشے کے چاقو سے مارا گیا۔ گائے دودھ پیتی ہے اور بچھڑا دوہا جاتا ہے۔ (۲) گھر گھر بھید شکار کھیل رہا ہے۔ اور شکاری کا گوشت نوچا جا رہا ہے۔ گرم ریت ٹھنڈے پانی میں تڑپ رہی ہے۔ دھولی (گرد) کوئی نہیں بھٹکتا۔ گرد تو بھٹکتی اور پھوٹتی ہے۔ (۳) زمین برستی ہے اور بادل بھیگتے ہیں۔ اور تالاب کے کنارے کے ٹیلے تالاب میں تیر رہے ہیں۔ ہنس تو سوکھ گئے اور تالاب اڑ گئے۔ پاؤں نے کیچڑ کو پھنسا لیا۔ (۴)۔ جبتک ہاتھ ہلتا ہے اور پاؤں چلتا ہے۔ تب تک (کبھی) امید نہ کیجیگا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جسکو ہم چلتے پھرتے نہیں دیکھتے اُس کے بچن کا کیا پرمان مانیں؛

تشریح۔(۱)۔ اے ہنس روپی جیو! تو شکوک اور وسوسات کے چھُوری سے ہلاک ہُوا تجھ کو بچھڑا کی شکل میں مایا کو دُوہ　کر اُس کا دودھ یعنی اصل جوہر پینا چاہیئے تھا۔ تجھ کو اُس کا رُوپ سمجھ میں آتا۔ مگر نہیں (اُلٹی مایا تجھ کو چُوس رہی ہے۔ (۲)۔ یہاں جیو رُوپی شکاری خود شکار ہو رہا ہے۔ وہ من کو مارتا مگر من اُس کو مار رہا ہے۔ پانی میں بھو بھُور کو ٹھنڈی ہونا چاہیئے تھا۔ مگر وہ گرمی سے پریشان ہے۔ پانی ہیں وید شاستر اور گرمی سے تڑپتا ہُوا بھو بھُور جیو ہے۔ جیو کو چاہیئے تھا کہ گیان سیکھتا۔ اگیان روپی گرد کو صاف کر لیتا مگر اگیان ہی اُس کو

اٹاتار ہتا ہے۔(۳)۔ بادل سے زمین تر ہوتی ہے۔ مگر یہاں انتہہ کرن کی زمین کے الٹے انبھو کے بادل کو تر کر رہی ہے۔ یعنی اُس پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ اور چار وید جو مریادا کے بندھن اور محدود فاعدے ہیں۔ وہ اُلٹے گیان کے تالاب کے کنارے کھڑے رہنے کے عوض اُسکے پترک ہونا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اُن کی حیثیت صرف تالاب کی چاردیواری کی ہے۔ اور جیو روپی ہنس خشک ہو گئے۔ اور گیان کا تالاب اڑ گیا۔ جو گیان کو پاکر اڑ جاتے ہیں ہنس نال کا موتی چُن کر اُڑ جاتے ہیں۔ مگر یہاں اُلٹی بات ہو گئی۔ مطلب یہ ہے۔ گیان کا کوئی ادھکاری نہیں رہا۔ کیچڑ اور سنسار ہے۔ اُس کا کام پاؤں روپی جیو کے پھنسانے کا تھا۔ مگر یہاں جیو نے خود سنسار کو باندھ رکھا ہے۔ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔(۴)۔ سنو جبتک تم انسان کی طرح بیوہار کرتے ہو۔ چلتے پھرتے ہو۔ تب تک اور کسی طریقہ سے گیان کی امید نہ کرو۔ وہ تو اُسوقت ملیگا۔ جب تم اپنی شکل والا گورو جسکو تم اپنی طرح جذبات والا دیکھو گے۔ حاصل کرو گے۔ جس ایشور کو آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اُس کے بچن کو کیا مانیں۔ یہ کبیر صاحب کا کلام ہے

بتیسواں شبد

ہنسا ہو چت چیت سویرا ۔ ان پرپنچ کیل بہُتیرا ۱
پاکھنڈ روپ رچیو ان تِرگُن ۔ تیہی پاکھنڈ بھول سنسارا
گھر کو کھسم بدھک ہو راجا ۔ پرجا کا دھوں کرے بچارا ۲
بھکتی نہ جانے بھکت کہاوے ۔ تجی امرت بِش کے لئے سارا
آگے بڑے ایسے ہی بھولے ۔ بن ہو نہ مانل کہا ہمارا ۳

کہیں ہمار گانٹھی باندھو نس باسر ہی ہو ہو ہشیارا
ئے کلی کے گورد بڑے پرپنچی ڈاری ٹھگوری سب جگ مارا ۴
وید کتاب دوے پھند پسارا تے پھندے پر آپ بچارا
کہہ کبیر تے ہنس نہ بچھڑے جیہی میں ملیو چھوڑاون ہارا ۵

ترجمہ۔ (۱) اے ہنس! جلد چیت کرو۔ اِن دھو کے باز گوروؤں نے بہت پرپنچ کیا ہے۔ (۲)۔ انہوں نے ترگن پاکھنڈ کو رچا۔ اور اسی پاکھنڈ میں سارا جگ بھول گیا۔ برہما جو اِس برہمانڈ کا راجا ہے۔ وہ قصائی ہے۔ کال ہے۔ مہا کال ہے۔ اور جب اُس کا یہ حال ہے۔ تو اُس کی رعیت جیو کیا کرے (۳)۔ (سب اسی برہم کے دھوکے میں بھولے)۔ بھگتی کا اصل مطلب سمجھے بغیر بھگت کہلاتے ہیں۔ امرت کو چھوڑ کر زہر کو اچھی چیز سمجھ کر اختیار کر لیا۔ پہلے جو بڑے بزرگ ہو گئے ہیں۔ وہ بھی بھولے کیونکہ اُن میں سے کسی نے ہماری بات نہیں سُنی۔ (۴)۔ اگر ہمارا کہنا گرہ باندھتے ہو۔ تو رات دن ہوشیار رہو۔ (ورنہ) کلی یگ کے گورو بڑے فریبی ہیں۔ یہ جال ڈال کر ساری دنیا کو مار رہے ہیں۔ (۵)۔ وید اور قرآن دونوں نے جال پھیلایا ہے۔ اس پھندے میں پڑے ہوئے تم آپ بچارلو۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جس کو میں نجات دہندہ مل گیا۔ وہ ہنس کبھی جُدا نہیں ہوئے۔ اُن کو ہر وقت وصال حاصل ہے۔

تشریح۔ مطلب واضح ہے۔ ترگن۔ ست۔ رج۔ تم۔

تینتیسواں شبد

ہنسا پیارے سرور تجے جائے

جیہی سرور بیچ موتیا چُنتے ۔ بہو بدھی کیلی کرائے
سُوکھے تال پُرینی جل چھوڑے کمل گیو کمھلائے
کہہ کبیر جواب کی بچھڑے ۔ بہُری ملے کب آئے

ترجمہ ۔(۱)۔ بیچارے ہنس! تم (شریر روپی) تال کو چھوڑ کر چلے جا رہے ہو۔ یہ وہی تال ہے۔ جس کے بیچ میں تم (گیان روپی) موتی چُنتے تھے۔ اور طرح طرح کے عیش کرتے تھے۔ (۲)۔ (افسوس) تال خشک ہو گیا۔ کنول کے درخت کو جل نے چھوڑ دیا۔ کنول مُرجھا گئے۔ اے میرے ہنس! کبیر صاحب کہتے ہیں اب کے (اس مرتبہ کے) بچھڑے ہوئے کون جانے پھر کب تم ملو گے۔

چونتیسواں شبد

ہری جن ہنس دشا لئے ڈولیں نرملی نام چُنی چُنی بولیں
مُکتا ہل سے چونچ لُبھادے مون رہے کے ہری گن گادے

مان سرو ور تٹ کے باسی رام چرن چت انت اداسی ۳
(اندروں سے بے تعلق)

کاگ بدھی نکٹ نہیں آوے پرتی دن ہنسا درشن پاوے ۴
(گناہ) (نزدیک)

نیر کشیر کو کرے نبیرا کہیں کبیر سوئی جن میرا ۵
(پانی دودھ) (فیصلہ) (بھگت)

ترجمہ۔(۱)۔ مالک کے بھگت ہنس کی حالت کو لئے ہوئے دنیا میں ڈولتے پھرتے ہیں۔ اور چن چن کر نرمل اور لطیف نام کا اُچارن کیا کرتے ہیں۔(۲)۔ ان ہنسوں کی چونچ میں ٹکسال ہوتی ہے۔ جس سے وہ اوروں کو اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں۔ یا تو وہ خاموش رہتے ہیں۔ یا تو زبان ہو کر مالک کے گن گاتے رہتے ہیں۔(۳)۔ یہ ہنس مان سرور کے رہنے والے اپنے چت کو مالک کے چرنوں میں گاڑ رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے اداسین رہتے ہیں۔(۴) کوّے کی عقل کا اُن کے پاس گذر نہیں۔ ان ہنسوں کو روزانہ بلا ناغہ مالک کا درشن ملتا رہتا ہے۔(۵)۔ یہ دودھ اور پانی کا نرنے (فیصلہ) کرتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میرے سچے بھگت یہی ہنس ہیں۔

تشریح۔(۱)۔ بھگت کس کو کہتے ہیں؟۔ بھگت وہ ہیں۔ جو زبانی جمع خرچ سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ ہنسوں کی طرح اُن کی رہنی۔ اُن کی زندگی اور ان کا بیوہار ہوتا ہے۔ اُن کی زندگی دھرم کی زندگی ہے۔ اُن کی رہنی پریم کی رہنی ہے۔ اُن کا بیوہار بھگتی کا بیوہار ہے۔ سنسار میں رہتے ضرور ہیں۔ مگر سنسار کے ہو کر نہیں رہتے۔ اُن کے منہ سے جو چنے ہوئے منتخب اور نرمل شبد نکلتے ہیں۔ وہ مالک کے نام ہی ہیں۔ جیسے سمندر کے اندر لطافت کی لہریں اٹھتی ہیں۔ ویسے ہی بھگتوں کی منتخب بانی۔ چُنے ہوئے کلام اور

نرمل بچنوں سے مالک کے نام ہی کا آرادھن خود بخود ہوتا رہتا ہے۔

(۲)- ان ہنسوں کی چونچ میں خوش نما۔ شاندار۔ آبدار اور خوبصورت مکتاہل موتی ہوتا ہے۔ جس کے دیکھنے سننے اور سپرش کرنے سے جیو خود بخود ان کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور اس مکتاہل موتی کے پربھاؤ سے جیوؤں کو مکتی کا دھن- پرمارتھ کی دولت اور پریم کی ذات کا حصہ پراپت ہوتا ہے۔ یہ مکتاہل کا ارتھ ہے۔ ان ہنسوں میں دو وصف نظر آتے ہیں۔ یا تو وہ چپ رہتے ہیں۔ یا مالک کے نام کی صدا بلند کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی وصف نہیں ہے۔ جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرے۔

(۳)- مان سرور کیا ہے؟- سُن کے ستھان میں ایک امرت کا کنڈ ہے جس میں غوطہ لگانے سے لطافت- پاکیزگی اور نرملتا آتی ہے۔ یہ مان سرور باہر نہیں گھٹ کے اندر ہے روح رسیدہ کا اس کے ساتھ دائمی سمبندھ رہتا ہے۔ "اٹھتے- بیٹھتے کھڑے اُتارتے- کہیں کبیر ہم وہی ٹھکانے"۔ ہنسوں کا اس مان سرور سے گہرا تعلق ہے۔ گو وہ شریر میں رہتے ہوئے نظر آویں۔ مگر چت اُسی مرکز پر گڑا رہتا ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ اس مقام پر ہمیشہ نشست رکھنے سے اُن کی بانی میں اُسی کا اثر اپنا کرشمہ دکھاتا رہتا ہے۔ اور ان کی بات اثر سے خالی نہیں رہتی۔ یہ اِس کے کنارے کے رہنے والے ہیں۔ مالک کے چرنوں میں چت رہتا ہے۔ دوسری طرف سے اُداسین اور بے تعلق رہتے ہیں۔ گو دُنیا کا بیوہار کرتے ہوئے نظر آئیں۔ "مگر دل بایار دست بکار" کے مصداق ہوتے ہیں۔

(۴)- کاگ کیا ہے- سنسار پنا۔ کاگ بدھی یہ ہے۔ سنساری عقل و تمیز کی توجہ کی نظر ہمیشہ و ہر حالت میں دُنیا ہی کی طرف رہتی ہے۔ جیسے کوا جب دیکھیگا وشٹا اور غلاظت ہی کو دیکھیگا۔ ہنسوں میں یہ بدھی نہیں ہوتی۔ کیوں؟- کیونکہ ان کو اپنے انتر میں روز مالک کا درشن ملتا رہتا ہے۔ اور تو کہتے ہیں یہ اس کو پرتکش دیکھتے ہیں۔ اور اسکے اثرات کو برابر جذب کرتے ہیں۔ جو جس کی صحبت میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ویسا ہی اُسکا عمل و شغل

ہوتا ہے۔ جنکو مالک ... نصیب ہے۔ وہ کس طرح سنسار کی طرف رُخ کر سکتے ہیں۔ یہ بنی بنائی بات ہے "تخم تاثیر و صحبت اثر"۔

(۵)۔ اِن ہنسوں کا اور جوہر ذاتی اور ذاتی خاصہ اور بھی ہے۔ دودھ اور پانی ملا کر رکھ دو۔ یہ دُودھ کو پی لینگے۔ اور پانی کو چھوڑ دیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ سُنو۔ اِن کی چونچ میں کچھ اِس قسم کا اثر ہوتا ہے۔ کہ جہاں چونچ لگائی دودھ پھٹ جاتا ہے۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ دونوں الگ تھلگ اور وہ اس ترکیب سے دودھ لے لیتے ہیں اور پانی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ اثر بھگتوں کی کسنے والی کسوٹی میں ہے۔ وہ مالک کے نام کی کسوٹی ہے۔ "کبیر کسوٹی رام کی برلا ٹھہرے کوے۔ رام کسوٹی وہ ٹکے جو نام سنیہی ہوے" کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جس پرانی میں یہ گُن نظر آ دیں۔ اُن کو میرا بھگت سمجھو۔

پینتیسواں شبد

ہری مور پیو میں رام کی بہوریا ـــ رام مور بڑا میں تن کی لہوریا ۱
(میرا پیارا) (ہیں چھوٹی)
ہری مور رہنٹا میں رتن پیوریا ـــ ہری کو نام لے کاتل بہوریا ۲
(میرے چرخا) (کاتتی ہوں)
چھ ماس تاگ برس دِن کُکڑی ـــ لوگ بولے بھل کاتل بہوری ۳
(اچھا) (کاتتی ہے پیچاری)
کہیں کبیر سوت بھل کاتا ـــ رہنٹا نہ ہوے مکتی کو داتا ۴
(اچھا) (چرخا) (کا دینے والا)

ترجمہ۔ (۱)۔ ہری میرے پیارے ہیں ہیں رام کی جورُو ہوں۔ رام میرے بڑے ہیں۔ میں اُن سے چھوٹی ہوں۔ (۲)۔ میرے ہری رہنٹا ہیں اور میں رتن

پیوریا (ایک طرح کا کپڑا) ہوں۔ ہری کا نام بے کربس کاتتی رہتی ہوں۔
(۳)۔ چھ مہینہ میں تاگا کیا۔ اور برس دن میں کُکڑی بنائی۔ لوگ کہتے ہیں۔ وہ خوب اُس نے کاتا ہے۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سُوت تو اچھا کاتا۔ مگر ہنٹا گٹنی کا دینے والا نہیں ہے:۔

تشریح۔ ہری کا نام لیکر اُپاسنا شروع کی۔ اور جیسے رہنٹے کے گرد سوت کات کر لپیٹا جاتا ہے۔ ویسے ہی نام کو کاتتی رہی چھ مہینہ میں تاگا بنا۔ اور برس دن میں کُکڑی ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دل سے بھکتی بھاو کے دھار پیدا کئے۔ اور وہ ہری کے ارد گرد جا کر لپٹ گئے۔ پرتیاہار میں چت کے سُوت کو کھینچ کھینچ کر ایک جگہ ٹھہرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ سُوت کا تنا ہے۔ اور دھارنا کُکڑی بنانا ہے۔ چھ مہینہ روشنی کا سادھن کیا جاتا ہے۔ جو دشٹی کا سادھن کہلاتا ہے۔ اور برس دن میں یہ پورا ہوتا ہے۔ اس عمل سے ایک طرح کا لابھ تو ہؤا۔ مگر اس سے مُکتی نہیں ملتی۔ مُکتی تو اسوقت ملے گی:۔ جب ادھشٹان روپی چرخا کا بھی خیال جاتا رہے۔ اور پریتم اور پریمی دونوں مل کر ایک ہو جائیں:۔

چھتیسواں شبد

ہری ٹھگ ٹھگت ٹھگوری لائی۔ ہری بیوگ کس جیہو رے بھائی ۱
کو کا کو پرش کون کا کی ناری۔ اکتھ کتھا یم جال پساری ۲
کو کا کو پرش ... سنتاپا ۳

ٹھگی ٹھگی مُول سبن کو لینھا　　رام ٹھگوری بِرلے چینھا　۴
کہہ کبیر ٹھگ سوں من مانا　　گئی ٹھگوری ٹھگ پہچانا　۵

ترجمہ ۔(۱)۔ہری ٹھگ نے جگت میں ٹھگوری پھیلائی ہے۔اے جیو! ہری سے جُدا رہ کر تم کیسے جیوگے۔(۲)۔کون کس کا شوہر۔کون کس کی ستری غیر ممکن البیان کہانی ہے۔جمراج نے جال بچھایا ہے۔(۳)۔کون کس کا بیٹا کون کس کا باپ۔کس کے مرنے پر کس کو دُکھ ہُوا ہے؟ (۴)۔ٹھگ نے ٹھگ ٹھگ کر سب کی پونجی لے لی ہے۔رام کی ٹھگوری کو کوئی شاذ سمجھتا ہے۔(۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔اِس ٹھگ کو میرے من نے پسند کیا۔جب ٹھگ کی پہچان آ گئی۔ٹھگوری کا خیال بالکل جاتا رہا۔

تشریح۔ بیجک کے اگر اور شبدوں کو چھوڑ دیا جائے۔تو اکیلا یہ شبد لاکھ روپیہ کا ہے۔بشرطیکہ کسی کو اِس کی سمجھ آ جاوے۔سُنو:۔

ہری کیوں ٹھگتا ہے؟ تاکہ اُس کی طرف تمہارا چت جائے۔ہری نام ہے ہرنے والے کا۔ وہ ہمیشہ تمہارے چت کو اپنی طرف رکھنا چاہتا ہے۔تاکہ تم اِدھر اُدھر نہ بھٹکو۔مگر چونکہ تم سنساری پدارتھوں میں پھنستے ہو۔اس لئے وہ ایسی لیلا کرتا ہے۔کہ جس سے تم اُس کی طرف جھکو۔اِسی کو ٹھگوری کہا گیا ہے۔اگر یہ ٹھگوری نہ کی جائے تو پھر کون ہری سے جُدا رہ کر جی سکتا ہے۔اس دُنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہے۔نہ بیٹا نہ بھائی نہ ستری۔یہ سب جمراج کا جال ہے۔رام ان سب کو ٹھگ لیتے ہیں۔محض اِس غرض سے کہ جیو اپنا چت ان میں نہ لگائیں۔اِس ٹھگوری کو کوئی شاذ ہی پہچانتا ہے۔مبارک ہے یہ ٹھگ! جب اِس کا روپ سمجھ میں آ جاتا ہے۔پھر ٹھگوری کا لفظ

و خیال سب معدوم ہو جاتے ہیں ॰

سینتیسواں شبد

ہری ٹھگ ٹھگت سکل جگ ڈولا گون کرت مُکھ مُوسے نہ بولا ۱

بالاپن کے میت ہمارے ہمیں چھانڈی کہاں چلے سکارے ۲

تم اُس پُرش ہوں ناری تمہاری تمری چال پاہن ہُوتے بھاری ۳

ماٹی کا دیہہ پون کو شریرا ہری ٹھگ ٹھگت سو ڈرل کبیرا ۴

ترجمہ - (۱) - (شریر جیو سے کہتا ہے) ہری ٹھگ تمام جگت کو ٹھگ رہا ہے - اور جب (یہ جیو) چلنے لگتا ہے - تو مُنہ سے نہیں بولتا ہے - (۲) - اے ہمارے بالاپن کے میت - تم ہم کو چھوڑ کر اتنی جلد کہاں چلے - تم ہمارے ایسے پُرش ہم تمہاری ناری ہیں - تمہاری چال تو پتھر سے بھی بھاری ہے - (۴) استھول دیہہ مٹی کا ہے - اور شریر (سُوکشم) ہوا کا ہے - ہری کے ٹھگنے سے کبیر ڈرتے ہیں ॰

تشریح - ٹھگ کے لفظ سے چوکنے کی ضرورت نہیں ہے - اس کی مختصر صراحت اُوپر کے شبد نمبر میں آگئی ہے - پہلے ٹیکا کار ٹھگ کے لفظ سے چونک کر اُلٹا کا سٹ ارتھ کر گئے - حالانکہ شبد صاف ہے - ہری کے معنے ہی ہرنے والے اور ٹھگنے والے

کے ہیں ۔

اڑتیسواں شبد

ہری بن بھرم بگرُ بن گندا

جہاں جہاں گئے اپن پو کھوئے تیتھی پھندے بہُو پھندا ۱
یوگی کہے یوگ ہے نیکو ۔ دُویتا اور نہ بھائی
چُنڈت مُنڈت مون جٹا دھری تنہوں کہاں سدھی پائی ۲
گیانی گنی شور کبی داتا ۔ اے جو کہہ ہیں بڑ ہم ہیں
جہاں سے اُوپجے تہاں ہی سمانے چھوٹی گئے تب سب ہیں ۳
بائیں دائیں تجو بکارے ۔ بج کے ہری پد گہیا
کہہ کبیر گونگے گڑ کھایا ۔ پُوچھے سوں کا کہیا ۴

ترجمہ ۔ (۱) ۔ ہری کے (جانے) بغیر بھرم ہوتا ہے ۔ اور گورُو کے بغیر گندا ہو جاتا ہے ۔ جو جو جہاں جائیں گے ۔ اپنے آپا کو کھوئیں گے ۔ اور اپنے آپا کے کھونے سے بہت پھندے پیدا ہونگے ۔ یوگی کہتے ہیں ۔ یوگ اچھا ہے اور دوسرا طریق اچھا نہیں ہے ۔ چوٹی دھاری ۔ سر مُنڈے سادھو مونی جٹا دھاری ۔ ان سب میں سے کس کو سدھی ملی ہے ۔ کسی کو بھی نہیں ہے ۔

(۳)۔ گیانی گنی۔ سُور۔ داتا یہ سب اپنے آپ کو بڑے کہتے ہیں۔ یہ جہاں سے (جس مایا سے) نکلے۔ اُسی میں سمائے۔ اور اُن کی ساری ہنگی جاتی رہی۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ دہنے اور بائیں کے جو نقص ہوں ان کو چھوڑو۔ صرف ہری کے پد کو مضبوطی سے پکڑو۔ (اُس وقت کچھ لُطف آئیگا)۔ مگر یہ گونگے کا گڑ ہے۔ کوئی پُوچھے بھی تو کیسے بتایا جائے ❊

تشریح۔ مطلب بالکل صاف ہے۔ اینچ پینچ کرنے اور لفظوں کے توڑنے مروڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹیک میں 'بگر' کا ارتھ اور ٹیکا کاروں نے بگاڑنے کے کئے ہیں وہ غلط ہے۔ یہی محاورہ ہے۔ یوں ہی بولا جاتا ہے۔ ہاں آگے بن کا لفظ آیا ہے اُس پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ مگر محاورہ میں اکثر اسی طرح بولا جاتا ہے ❊

اُنتالیسواں شبد

ایسے ہری سوں جگت لرتو ہے   پنڈر کتھوں گرڑ دھرتو ہے ۱
موسے بلاری کیسے ہیتو   جھمک کھے کیہری سوں کھیتو ۲
اچرج یک دیکھا سنسارا   سونہا کھید کنجر اسوارا ۳
کہہ کبیر سُنو سنتو بھائی   یہہ سیدھی کوئی بِرلے پائی ۴

ترجمہ۔ (۱)۔ دُنیا ایسے ہری کے ساتھ لڑتی ہے۔ (بھلا سانپ نے بھی

کہیں گرڑ کو پکڑتا ہے۔ (۲)۔ چوہا کی بلی کے ساتھ کیا نسبت ہے۔ گیدڑ شیر کے مقابلہ میں کیسے میدان میں آسکتا ہے۔ (۳)۔ دُنیا میں ایک تعجب نظر آرہا ہے۔ کُتے پہ پیل سوار کو (بھونک بھونک کر) بھگانا چاہتے ہیں۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو بھائی! سُنو۔ یہ بھید کسی شاذ کی سمجھ میں آتا ہے :-

---

تشریح۔ یہ جو سنساری مت متانتر ہیں۔ وہ حقیقت کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ جیسے کُتا ہاتھی کو دیکھ کر بھونکتا ہے۔ جس کو دیکھئے وہ شاستراتھ کرنے کو تیار۔ مگر کوئی پُوچھے تو سہی گیدڑ کیا شیر کا مقابلہ کریں گے۔ چوہا کیا بلی کو بھگائیگا۔ سانپ کیسے گرڑ کو کھا جائیگا۔ یہ جھُوٹے مت متانتر سچائی کا کیا مقابلہ کریں گے۔ کوئی شاذ آدمی اس کی سمجھ رکھتا ہے :-

---

چالیسواں شبد

پنڈت باد بادو سو جھُوٹھا

۱ رام کے کہے جگت گتی پاوے کھانڈ کہے مُکھ میٹھا
پاوک کہے پانو جو ڈاہے۔ جل کہے ترِشا بجھائی
۲ بھوجن کہے بھوک جو بھاجے تو دُنیا ترِی جائی
نر کے سنگ سُووا ہری بولے ہری پرتاپ نہیں جانے
۳ جو کبھوں اُڑی جائے جنگل کو تو ہری سُرت نہ آنے
بن دیکھے بن ارس پرس بن نام لیئے کا ہوئی

دھن کے کہے دھنک جو ہوتے رِزدھن رہت نہ کوئی ۴
سانچی پریت وشئے مایا سوں ہری بھکتن کی ہانسی
کہہ کبیر یک رام بھجے بن باندھے یم پور جاسی ۵

ترجمہ وتشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ محض زبانی طور پر دھرم کی کتھا کرنے سے روحانی فائدہ کبھی نہیں ہوتا۔

اکتالیسواں شبد

پنڈت دیکھو من موں جانی
کہو دہوں چھوت کہاں تے اپجی تب ہیں چھوت تم مانی ۱
نادے بندے رُدھر یک سنگے گھٹ ہی میں گھٹ سجے
اشٹ کمل کی پوہومی آئی یہ چھوت کہاں اپجے ۲
لکھ چوراسی بہت باسنا سو سب سری بھو مانی
ایکے پاٹ سکل بیٹھارے سینچی لیت دھوں کا کی ۳
چھوت ہی جیون چھوت ہی اچون چھوت ہی جگ اپجایا
کہہ کبیر تے چھوت بورجت جاکے سنگ نہ مایا ۴

سے تب ہیں یہ تبھی ہ

ترجمہ :- (۱)۔ پنڈت! تم اپنے من میں سوچ کرو چار و۔ کہ تم بھلا کیسے چھُوت چھات مانتے ہو۔ اور یہ چھُوت کہاں سے آئی ہے۔ (۲)۔ ناد۔ بند۔ خون۔ یہ سب یک ساتھ ہیں۔ گھٹ میں گھٹ سنوارا اور ساجا جاتا ہے۔ اور سب ایک ہی قاعدہ میں اشٹ دل کمل (نابھی چکر) کے نیچے یعنی گربھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں سب ایک سے ہیں پھر یہ چھُوت کہاں سے پیدا ہوتی ہے۔ (۳) لکھ چوراسی جونی کی باسنائیں سب سٹر کر مٹی ہو جاتی ہیں۔ سب (جیو) ایک ہی پاٹ (صف) میں بٹھائے جاتے ہیں۔ کیا تم نے کسی کو سینچ کر کاٹ لیا ہے؟ (یعنی ہندوؤں کے طریقہ کے موافق گنگا جل چھڑک کر اُس کو بھی پوتر کر کے الگ کر لیا ہے؟)۔ (۴)۔ اور بالفرض اگر چھُوت مانتے ہی ہو تو سُنو! چھُوت ہی کھاتا ہے۔ چھُوت ہی پیتا ہے۔ چھوت ہی سے جگ پیدا ہوا ہے۔ ہاں اگر چھُوت سے کوئی پاک صاف ہے۔ تو صرف وہ ہے۔ جس کے ساتھ مایا نہیں ہے ؎

تشریح۔ مطلب صاف ہے ؎

بیالیسواں شبد

پنڈت شُودھی کہہ ہُو سمجھائی۔ جاتے آواگمن نسائی
(صاف کر کے کہو) (جس سے آواگون چھُوٹ جائے)

ارتھ دھرم او کام موکش پھل کون دشنا بسے بھائی
(اور)

اُتر دکشن پُورب پشچم ۔ سورگ پیتال کے مایے
(طرف) (درمیان)

بن گوپال بٹھور نہیں کبت ہُوں نرک جات بدہوں کا ہے ۲
ان جانے کو نرک سورگ ہے ہری جانے کو ناہیں
جیہی ڈر کو سب لوگ ڈرت ہیں سو ڈر ہمرے ناہیں ۳
پاپ پُنیہ کی شنکا ناہیں سورگ نرک نہیں جاہیں
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! جہاں پد تہاں سماہیں ۴

ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ الفاظ سہل ہیں کہنے کا مطلب صرف اتنا ہی ہے کہ جن کو گیان ہے۔ اُنکو نرک سورگ کچھ نہیں ہے۔ اِن کا خوف صرف اگیانیوں کو رہتا ہے۔ اور وہ اگیان کی وجہ سے پاپ پُنیہ میں پھنسے رہتے ہیں

تینتالیسواں شبد

پنڈت متھیا کرو بچارا نا وہاں سرشٹی نہ سرجنہارا ۱
ستھول استھول پون نہیں پاوک ربی ششی دھرنی نہ نیرا
جیوتی سروپی کال نہ اُوہواں بچن نہ آہی شریرا ۲
کرم دھرم کچھوؤ نہیں اُوہواں نا کچھو منتر نہ پوجا
سنجم سہت بھاؤ نہیں ایکو سو تو ایک نہ دوجا ۳
گورکھ رام ایکو نہیں اُوہواں نا وہاں بھید بچارا

ہرتی ہر برہمہ نہیں شیو شکتی تیرتھو نہیں آچارا ۴
مایا باپ گورو جاکے پاہیں سو دوجا کی اکیلا
کہہ کبیر جواب کی سمجھے۔ سوئی گورو ہم چیلا ۵

ترجمہ وتشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ اصلی پد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جہاں کوئی حالت نہیں ہے۔ نہ کسی حالت کا انومان ہو سکتا ہے۔ نہ وہ ایک ہے نہ انیک ہے۔ وہ ستھول ہے نہ سوکشم۔ خلقت۔ خالق سورج چاند۔ منتر پوجا سنجم۔ بھاو۔ رام۔ گورکھ۔ شیو وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اور نہ وہاں کوئی ہے۔ نہ اس کے باپ ہے نہ گورو ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

چوالیسواں سبد

بوجھو پنڈت کرہو بچارا پرش اہے کی ناری ۱
براہمن کے گھر برہمنی ہوتی یوگی کے گھر چیلی
کلما پڑھی پڑھی بھئی ترکنی کلی میں ہے اکیلی ۲
برنہیں برے بیاہ نہیں کرئی پتر جنم ہو نیہاری
کارے موندے یک نہیں چھانڈے ابہوں آدی کنواری ۳
مایک رہے جائی نہ سسرے سائیں سنگ نہ سووے
کہہ کبیر وے جگ جگ جیوے جاتی پانتی کل کھووے ۴

ہر لفظ واضح ہے

پینتالیسواں شبد

کون مُوا کہو پنڈت جنا سو سمجھائے کہو موہی سنا ۱
مُوئے برہما وشنو مہیشا پاروتی سُت مُوئے گنیشا ۲
مُوئے چندر مُوئے ربی کینا مُوئے ہنومت جن باندھی سیتا ۳
مُوئے کرشن مُوئے کرتارا یک نہ مُوا جو سرجن ہارا ۴
کہیں کبیر مُوا نہیں سوئی جاکے آوا گمن نہ ہوئی ۵

سب صاف ہے ؛

چھیالیسواں شبد

پنڈت اچرج یک بڑا ہوئی
یک مرے مُوئے ان نہیں کھائی یک مرے سیجھ رسوئی ۱
کری کے سنان تیلک کری بیٹھے نو گن کاندھ
ہانڈی ہاڈ ہاڈ تھاری مُکھ اب کھٹ کرم بنیئو ۲

دھرم کتھے جہاں جیو بدھے تہاں اکرم کرم کرے میرے بھائی
جو تو ہرے کو براہمن کہیئے تو کیہی کہیئے کسائی ۳
کہیں کبیر سنو ہو سنتو بھرم بھوُ کی دُنیائی
اپرم پار پار پُرشوتم یہہ گتی برلے پائی ۴

تشریح۔ تعجب کی بات ہے کہ اگر گھر میں کوئی مرجاتا ہے۔ تو چھوت لگتی ہے۔ اور گھر میں کھانا نہیں پکایا جاتا۔ اور ایک کو مار کر تکلف کے ساتھ رسوئی تیار کرائی جاتی ہے۔ اور مزہ یہ کہ سنان تیلک اور کندھے پر جینو ڈال کر ہانڈی سے ہڈی نکال کر منہ میں اسی ہڈی کو رکھ کر چوستے ہیں۔ یہ کھوٹے کرم ہے۔ دھرم کی کتھا کرنا اور جیو ذبح کرنا کیا ناجائز کام نہیں ہے۔ اگر تم براہمن ہو۔ تو پھر قصائی کس کو کہنا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ ؂

سینتالیسواں شبد

پنڈت بوجھ پیو تم پانی
جا ماٹی کے گھر میں بیٹھے تا میں سرشٹی سمانی ۱
چھپن کوٹی یادو جہاں بنسے منی جن سہس اٹھاسی
پگ پگ پیغمبر گاڈے تے سری ماٹی ماسی ۲
مچھ کچھ گھریار بیانے رُدھر نیر جل بھریا

ندیا نیر نرک بہی آوے پشو مانس سب سڑیا ۳
ہاڈھری جھر گود گلی گلی دُودھ کہاں تے آوے
سو تم پانڈے جیون بیٹھے مٹیا ہی چھوت لگاوے ۴
بید کتاب چھوڑی دیہو پانڈے ای سب من کے کرما
کہیں کبیر سُنو ہو پانڈے ای سب تمھرے دھرما ۵

تشریح۔ پانی میں سچ مچ تمام غلاظت جذب ہوتی رہتی ہے یہی حال مٹی اور سارے تتوں کا ہے :۔

اڑتالیسواں شبد

پنڈت دیکھو ہردے بچاری۔ کون پُرش کو ناری ۱
سہج سمانا گھٹ گھٹ بولے واکو چرت انوپا
واکو نام کہا کہی لیجے۔ ناؤہی برن نہ روپا ۲
تیں میں کاہ کرے نرورے کیا تیرا کیا میرا
رام کھودائے شکتی شیوا ایکے کہو دھوں کاہی نبیرا ۳
وید پُران کُران کتیبے۔ نانا بھانتی بکھانی
ہندو ترک جین اوجوگی ایک کل کاہو نہ جانی

چھ درشن میں جو پرمانا　　تاسو نام من ماتا
کہہ کبیر ہم ہیں ہیں بورے　　ای سب کھلک سیانا　۵

تشریح- آتما نہ مرد ہے نہ عورت ہے ۔

انچاسواں شبد

بوجھ بوجھ پنڈت پد نربانا　　سانجھ پرے کہواں بسے بھانا　۱
نیچ اونچ پربت ڈھیلا بھیت　　بن گاین تہواں اُٹھ گیت　۲
اوس نہ پیاس مندر نہیں جہواں　　سہسر و دھینو دوہاوے تہواں　۳
نیتے اماوس نت سنکرانتی　　نت نت نوگرہ بیٹھے پانتی　۴
میں تو ہی پوچھوں پنڈت جنا　　ہردیا گرہن لاگو کیہی کھنا　۵
کہہ کبیر اتنو نہیں جان　　کون شبد گور دلا گا کان　۶

ترجمہ- (۱)- پنڈت! پد نروان کو بوجھو۔ شام ہونے پر سورج کہاں غروب ہوتا ہے- (۲)- نہ وہاں پستی ہے نہ بلندی۔ نہ ٹیلا ہے نہ دیوار ہے- اور بغیر گانیوالے کے انحد راگ کی سوہاونی صدا سنائی دیتی ہے- نہ وہاں اوس ہے نہ پیاس ہے- نہ وہاں گھر دوار ہے- اور ہزاروں دھینو گائے دہاں دُھائی جاتی ہیں- (۴)- روز اماوس اور شنکرانت ہے- اور روز نو گرہ

پانت میں بیٹھے رہتے ہیں۔ (۵) میں تجھ سے اے پنڈت، پوچھتا ہوں۔ کہ دل میں کس وقت گرہن لگتا ہے (۶)۔ اگر اتنی بھی سمجھ نہیں ہے۔ تو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کس گورو کا شبد تیرے کان میں لگا ہے:۔

پچاسواں شبد

بوجھ بوجھ پنڈت بروا نہ ہوئی | آدھ بسے پُرش آدھا بسے جوئی ۱
بروا ایک سکل سنسارا | سورگ سیس جڑ گیل پتالا ۲
۱۲ پکھُڑی چوبیس پاتا | گھن بروہ لاگی چھوں گھاتا ۳
پھلے نہ پھولے واکی ہے بانی | رین دوس بکار چوئے پانی ۴
کہہ کبیر کچھو اچھو نہ چھیا | ہری بروا پرتی پالت ایہا ۵

ترجمہ معہ تشریح۔ ایک درخت ہے۔ آدھا مرد آدھا استری۔ وہ درخت پرش و پرکرتی کے ملاپ سے بنا ہے۔ یہ ساری دُنیا میں پھیلا ہُوا ہے اُسکا سر آسمان میں ہے۔ اور اس کی جڑ پاتال میں ہے۔ بارہ پنکھڑی اسمیں سال کے بارہ مہینہ ہیں جس کو تم کال کہہ سکتے ہو۔ اور چوبیس پتے چوبیس پرکرتی ہیں۔ جن کو مایا کہہ سکتے ہو۔ اور اُس کی گھنی بروہ چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ (بروہ بڑ کی ان جڑوں کو کہتے ہیں جو شاخوں سے پھوٹ کر نیچے کی طرف لٹک آتی ہے۔ اور پھر ان سے نئے بوٹے بن جاتے ہیں) چیت بنھو

نہیں ہے۔ مگر اس سے شبد پرگٹ ہوتا ہے۔ اور رات دن) بکار کا پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ یعنی جیو کی درشٹی سے یہ سب جنجال پُرش اور پرکرتی کے میل ہی سے ہوتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جب کچھ بھی نہیں تھا۔ تب بھی مالک اس درخت کو جانتا تھا۔ یعنی یہ پُرش پرکرتی سب اسی کے آدھار پر ہیں اور اس لئے وہ پُرش اور پرکرتی سے نیارا ہے ؎

اِکانواں شبد

بُوجھ بُوجھ پنڈت من چیت لائے ۔ کبھوں بھرل بہے کبھوں سکھائے
کبھن اُودے کبھو ڈوبے کبھن اُگاہ ۔ رتن نہ ملے پاوے نہیں تھاہ
دریا ناہیں سِیس بہے نیر ۔ مچھ نہ مرے کھیوٹ رہے تیر
کہہ کبیر یہ من کا دھوکا ۔ بیٹھا رہے چلا چل چوکھا

ترجمہ معہ تشریح۔ اے پنڈت من چیت لا کر من کی دشا کا وچار کر۔ کبھی تو یہ بھر کر چھلکتا اور بہنے لگتا ہے کبھی بالکل خشک ہو جاتا ہے۔ (کبھی تازہ کبھی پژمردہ) کبھی (سورج کی طرح) طلوع ہوتا ہے۔ کبھی غروب ہوتا ہے۔ (کبھی ہمت و حوصلہ کے وقت بلند نگاہ و اولوالعزم ہوتا ہے۔ کبھی پست ہمتی میں گر جاتا ہے) کبھی سمندر کی طرح ایسا عمیق اور گہرا ہو جاتا ہے۔ کہ نہ کسی کو اس کے رتن یعنی اصلیت کا پتہ ملتا ہے۔ اور نہ تھاہ ملتی ہے۔ یہ ندی نہیں ہے مگر کبھی کبھی

ایک رس پانی بھی بہنے لگتا ہے۔ یعنی سہج درتی کے وقت یہ سم درشی ہو جاتا ہے اور تب نہ مچھلی مرتی ہے نہ ماجھی اپنا جال ڈالتا ہے۔ یعنی جس وقت من ستھر ہو جاتا ہے جنم مرن کا جھگڑا مٹ جاتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ پرپنچ جو کچھ نظر آرہا ہے۔ من کا دھوکا ہے۔ تم بیٹھے ہوئے چلے چلو۔ یعنی سہج درتی بنا لو۔ آپ ہی آپ راہ طے ہوتی چلے گی۔ اور ہاتھ کا مقصد ہاتھ آئے گا۔ اسی کے سلسلہ میں آگے کا شبد ہے:۔

باونواں شبد

جھول لیجئے برہم گیانی

گھوری گھوری برشا برساوے پریا بُند نہ پانی
چینٹی کے پگ ہستی باندھے چھیری بیگے کھایو
اُودھی ماہیں تیکھی مچھا چھوڑے گیہہ کرایو ۲
میڈھک سرپ رہے یک سنگے بلّی شوان بیاہی
نت اُٹھی سنگھ سیار سوں جوجھے ادبھت کتھو نہ جاہی ۳
سنشے مرگا تن بن گھیرے پارتھ بانا میلے
ساگر جرے سکل بن ڈاہے مچھ اہیرا کھیلے ۴
کہہ کبیر یہ ادبھت گیانا کو یہ گیان ہی بوجھے

بن پنکھے اُڑی جائے اُگاسے جیو ہی مرن نہ سُوجھے

بغیر پر   اُڑ جائے   آسمان

ترجمہ۔ (۱)۔ اے برہم گیانیو! تم خوب جھُولو۔ مُوسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ مگر ایک بُوند پانی بھی نہیں پڑا۔ (۲)۔ چیونٹی کے پاؤں میں ہاتھی کو باندھا۔ اور بھیڑیا کو بکری نے کھا لیا۔ سمندر سے چھپا کچھری نکلی ہے ... اُس نے چوڑا گھر کرایا۔ (۳) مینڈک اور سانپ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ بلّی کُتّے کے ساتھ بیاہی گئی ہے۔ روز شیر اُٹھ کر گیدڑ کے ساتھ لڑتا ہے کیسے کوئی اِس تعجب کی بات کو بیان کرے۔ (۴)۔ سنشے رُدپی مرگا نے تن رُوپی جنگل کو گھیر لیا ہے شکاری اپنا تیر کمان سے جوڑتا ہے۔ سمندر جل رہا ہے۔ سارے جنگل میں آگ لگ رہی ہے۔ مچھلی شکار کھیل رہی ہے (۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ عجیب و غریب گیان ہے۔ اِس کو کون سمجھے اگر سمجھے تو بغیر پر کے آسمان کو اڑ کر چلا جائے۔ اور جنم مرن سے آپ چھٹکارا پا جائے۔

تشریح۔ (۱)۔ چیونٹی = جیو۔ (۲)۔ ہاتھی = کال۔ (۳)۔ بکری = جیو (۴)۔ بھیڑیا = کال (۵)۔ سمندر = سنسار۔ (۶)۔ چھپا کچھری = جیو (۷) مینڈھک = جیو (۸) سانپ کال (۹) بلّی = مایا (۱۰) کُتّا = جیو (۱۱)۔ شیر = کال۔ (۱۲) گیدڑ = جیو (۱۳)۔ سائر بھو ساگر (۱۴) بن = بھو ساگر (۱۵) مچھلی = جیو۔

جو لوگ برہم گیان میں پڑے ہیں۔ وہ پڑے رہیں۔ وہ بھرم کا جھُولا ہے۔ بھرم کا جل خوب برسے مگر ایک بُوند بھی اُس سے نہ گریگی کیونکہ وہ بھرم ہی بھرم ہے۔ کیونکہ اُس کی حیثیت صرف واچک گیان کی ہے۔ لیکن اگر جیو بھگتی مارگ میں چلیں تو یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ کال اور

مایا پر غالب آجائیں گے۔ اور سنشے اور بھرم رُوپی مرگ جو تن رُوپی جنگل کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں بھکتی کے پرکاش ہوتے ہی جل جائیں گے۔ اور مچھلی رُوپی جیو اس میں شکار کرنے لگیگا۔ اگر یہ حاصل ہو جائے تو کیا کہنا ہے۔ چیونٹی رُوپی جیو اس اپنے پاؤں سے کال کو باندھ لیگا۔ بکری رُوپی جیو کال رُوپی بھیڑیا کو کھا جائے گا۔ چھانچھری رُوپی جیو سنسار رُوپی سمندر سے نکل کر اپنا گھر کشادہ کر لیگا۔ مینڈھک رُوپی جیو سانپ رُوپی کال کے ساتھ رہیگا۔ کُتیا رُوپی جیو بلّی رُوپی مایا سے بیاہ کر لیگا۔ اور گیدڑ رُوپی جیو شیر رُوپی کال کو روز لڑائی کے لئے للکارتا رہیگا۔ اور سنشے کے دُور ہونے سے اصلی عجیب وغریب گیان کے پراپت ہوتے ہی جیو بغیر پر کے آسمان کو اُڑ جائے گا۔ اور جنم مرن کا کھٹکا دُور ہو جائے گا۔

ترپنواں شبد

۱　وہ بروا چینھے جو کوئی　جرا مرن رہتے تن ہوئی
(درخت　پہچانے　بڈھاپا　موت سے　آزاد جسم)

۲　بروا ایک سکل سنسارا　پیڑ ایک پھوٹل تین ڈارا
(پھوٹی　شاخ)

۳　مدّھیہ کے ڈار چاری پھل لاگا　شاکھا پتر گنت کو باگا
(درمیان　شاخ　چار　شاخ　پتّے　شمار کرنے کون دوڑتا ہے)

۴　بیلی ایک ترِبھون لپٹانی　باندھے تے چھوٹیں نہیں پرانی
(اتا　تروکی　سکے　چھوٹینگے)

۵　کہہ کبیر ہم جات پکارا　پنڈت ہوئے سو کرے بچارا

ترجمہ وتشریح۔ اس سنسار کے درخت کو جو کوئی پہچان لے۔ موت وضعیفی

سے اُس کا جسم آزاد ہو جائے گا۔ وہ درخت ایک ہے۔ سارے سنسار میں پھیلایا ہے۔ اِس ایک درخت کے ستّ۔ رج۔ تم کی تین شاخیں ہیں۔ اور اس کے درمیان چار پھل ارتھ۔ دھرم۔ کام۔ موکش لگے ہیں۔ اِن کے سوا اور شاخ و پتے اِتنے ہیں۔ کہ کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ اِس سنسار روپی درخت کے ساتھ ایک مایا روپی بیلی (لتا) لپٹی ہوئی ہے۔ یہ جیو کو باندھ لیتی ہے۔ اُس کا چھوٹنا مشکل ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ہم پکار کر کہے جاتے ہیں۔ پنڈت ہو تو اس پر غور کرے۔

چوونواں شبد

سائیں کے سنگ سائر آئی
(سسرال)

سنگ نہ سوتی سواد نہ جانی گئے جوبن سپنے کی نائی ۱
(سوئی)　(لذت)

جنا چاری ملی لگن سوچائی جنا پانچ ملی منڈپ چھپائی
(طرح)

سکھی سہیلی منگل گاویں دُکھ سُکھ ماتھے ہردی لگائی ۲

نانا روپ بھری من بھانوری گانٹھی جوری بھئی پتی آئی
(ہلدی)

ارگھے دے دے چلی سوبا سنی چوک ہی راند بھئی سنگ سائیں ۳
(ارگھ)

بھیو بواہ چلی بن دولہہ باٹ جان سمدھی سمجھائی
(ابھی باسنا)　(میں ہی)

کہہ کبیر ہم گونے جیسے تب گنت لے تور بجائی ۴
(جائیں گے ترنگے)　(ناک لیکر)　(زرسنگا بھا)　(بجاکر)

ترجمہ و تشریح - اِس ترلوکی کا مالک کال برہمہ ہے - اُسی کے ساتھ جیو سنسار رُوپی سسرال میں پایا۔ اُس کو اس کی صُحبت کا مزہ نہیں ملا - اور ساری عُمر مُفت میں ضائع ہوئی - (۲) - چار جنے یعنی من - بدھ - اہنکار - چت نے اُس برہمہ کے ساتھ شادی کرنے کا لگن دھرایا۔ اور پانچ بھُوت پرتھوی جل - تیج - وایو - آکاش نے منڈپ (اس شریر) کو بنایا۔ سکھی سہیلی جو اندریوں کی برتیاں ہیں۔ منگل راگ روپی کرم دھرم کے گیت گا گا کر اس کے ماتھے سُکھ دُکھ کی ہلدی لگائی - (۳) - مختلف شکلوں میں من کی باسناؤں کی بھانوری پڑی - اور برہمہ کے ساتھ گویا پتی پتنی کا رشتہ جوڑا گیا۔ یعنی گورو چیلا کے تعلق کے ساتھ بیعت کی گئی - اَرگھ رُوپی اہم برتی کا ارگھ دیکر یہ چوک ہی میں رانڈ ہوگئی۔ یعنی اپنے آپکو آزاد سمجھ کر سائیں کا خیال ہی بھولا دیا (۴) - بیاہ ہونے کو تو ہوگیا۔ مگر یہ بغیر دولہہ کے ہے۔ راہ چلی جا رہی ہے - - وہاں اُس کو سمدھی رُوپی ہمشٹی گیان نے بودھ کرایا کہ تو جا کہاں رہی ہے۔ "اہم برہما سمی" کی ورتی تو ساتھ ہے۔ اہم پنا اہنکار ہے جہاں "اہم" ہے وہاں سائیں کے ساتھ ملاپ کیسا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ جیو کو ایسا دھوکا ہوا۔ مگر ہم گونے (مکلاوہ) جاتے وقت نرسنگھا بجا کر اپنے سائیں کے ساتھ چلیں گے یعنی سُرت شبد ابھیاس میں انحد باجے بجتے ہیں راستہ طے کرتے ہوئے چلیں گے۔ اور اس طرح بھو ساگر سے پار ہو جائیں گے ٭

پچیسواں شبد

نَل کے ڈھاڑپن دیکھو آئی　　کچھو اکتھ کتھا ہے بھائی

آدمی　حماقت　ڈھیٹھ پنا

سنگھ شادول یک ہر جوتن سیکس بو ہنی دھانا
بن کے بھلوئیا چاکھر پھیرے چھاگر بھئے کساتا
کاگا کپڑا دھوون لاگے بُگلا کررے دانتا
ماچھی مونڈ مونڈاون لاگی ہم ہوں جاپ براتا
چھیری بیاگھ ہی بیاہ ہوت ہے منگل گاوے گائی
بن کے روجھ ہی داتج دیہیئے گوہ بوکنداے جائی
کہیں کبیر سنو ہو سنتو جو یہ پد ارتھاوے
سوئی پنڈت سوئی گیاتا سوئی بھگت کہاوے

ترجمہ۔ (۱)۔ انسان کی حماقت اور ڈھیٹھائی تو دیکھو۔ عجیب وغریب نا قابلِ بیان کہانی ہے۔ (۲)۔ ہل میں شیر جُتے ہیں۔ بنجر زمین میں دھان بونے چلے ہیں۔ جنگل کے بھولانیوالے نرالی کرنے والے ہیں۔ اور بھیڑ بکری کسان ہے۔ (۳) کوّا کپڑا دھوتا ہے۔ بگلا دانت کٹکٹا رہا ہے۔ مکھی بارات میں جانے کے لئے حجامت کروا رہی ہے۔ (۴) شیر و بکری کا بیاہ ہو رہا ہے۔ گائے منگل گا رہی ہے۔ ہرن کو دہیز میں دیا جا رہا ہے۔ اور گوہ جو زہریلا جانور ہے وہ دلہن کی پالکی کے ساتھ جا رہا ہے۔ (۵) کبیر صاحب کہتے ہیں جو اس پد کا مطلب بتا دے۔ وہی پنڈت گیانی اور بھگت ہے ؎

تشریح۔ (۱)۔ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بغیر سمجھے واچک گیان مارگ میں چلتے ہیں۔ وہ

بڑے ڈھیٹھ ہیں - (۲) - دِل کی زمین کو صاف نہیں کیا - اور نہ ظرف کو اچھا بنایا - (سادھن سے بھی کچھ کام نہیں) اور گیان کا دھان بونے چلے - ہل میں من اور بُدھی روپی شیر بیل کی بجگہ جوتے ہیں - جو کبھی اس کھیت کو اچھی طرح نہ جوتیں گے - اور اہنکار نرالی کرتا ہے - یعنی اہم ورتی کو مضبوط کرتے ہوئے اہنکار ہی کو بڑھاتے ہیں - اور جیت رُوپی بھیڑ کسان ہے - جو پیدا ہوتے ہی کھیت کو برابر کھاتی رہے گی - کہنے کا مطلب ہے - کہ جبتک چار طرح کا سادھن شم - دم وغیرہ نہ کر لیا جائے - تب تک کام کرنے کا نتیجہ لاحاصل ہی ہے - یہاں تک تو تیاری کا مضمون ہے - کیونکہ جب اناج وغیرہ گھر میں آئیگا - تب شادی ہوگی - اب آئندہ سُنیئے - (۳) - کوّا کالا کلوٹا شریر صفائی میں لگا ہے - اور من لیگلے کی صورت کا مکار دانت پیستا ہے - اور اہم ورتی اپنی صفائی کراتی ہے - کہ میں بھی برات میں چلوں گی - جیو بکری اور کال (برہمہ) سنگھ ہے - ان کی شادی ہو رہی ہے - گاے من کی سہج خوشی کی ورتی ہے - وہ منگل گا رہی ہے - اور پھُدکتے ہوئے ہرن دہیز میں ملتے ہیں یہ من کی مرت ورتیاں ہیں - جو ایکاگرتا کو آنے نہ دینگی - اور زہریلا گوہ جو جیو رُوپی دُلہن کی پالکی کے ساتھ جاتا ہے - اہنکار کا سنسکار ہے - جو کبھی زہر کا اثر پھیلائے بغیر نہ رہیگا - کہنے کی غرض یہ ہے - کہ جو کچھ یہاں کام ہو رہا ہے - وہ اہنکار کے ساتھ ہے - اور اس لئے اُس کا انجام اچھا نہیں ہوگا ؛

چھپنواں شبد

نر کو نہیں پرتیتی ہماری
جھوٹھے بنج کیو جھوٹھے سن پونجی سبے ملی ہاری

کھٹ درشن مِلی پنتھ چلایو ترِ دیوا ادھکاری
راجا دیش بڑو پرپنچی رئیت رہت اُجاری ۲
اِت تے اُت اُو اُت تے اِت رہو یم کی سانٹ سنواری
جیوں کپی ڈور باندھی باجی گر اپنے کھوسی پراری ۳
یہے پیٹھ اُتپتی پرلے کو دِشیا سبے لکاری
جیسے شوان اَپا دن راجی تیوں لاگی سنساری ۴
کہہ کبیر یہ ادبھت گیانا مانو بچن ہمارو
اَجہوں لیہوں چھوڑائے کال سوں جو گھٹ سُرتی سنبھارو ۵

ترجمہ معہ تشریح ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں (۱) ۔ انسان ہمارا اعتبار نہیں کرتا ۔ جھوٹوں کے ساتھ جھوٹا بیوہار کرکے سب اپنی اصل پونجی کو کھو رہے ہیں ۔ (۲) ۔ کھٹ درشن کا پنتھ چلا ہے ۔ برہما ۔ وِشنو ۔ مہیش ادھکاری ہیں ۔ سب اِن ہی میں بھولے ہیں ۔ اگر کوئی اور آگے بڑھا تو برہم رُوپی راجا کا اِشٹ باندھا ۔ جو ترلوکی کا کال اور برہمانڈی من ہے ۔ وہ بڑا پرپنچی ہے ۔ اور رعیت کو ویران کرتا رہتا ہے ۔ کیونکہ اصلی گیان کسی کو نہیں ہونے پاتا ۔ سب میرے تیرے پنے میں پھنسے رہتے ہیں ۔ (۳) ۔ کرم دھرم کرتے کراتے کوئی اِدھر کوئی اُدھر ۔ سورگ نرک میں پڑ کر جمراج کے شکار ہوتے ہیں اور جیسے رسّی سے بندھا ہوا بندر بازیگر کے اشاروں پر خوشی سے اِدھر اُدھر ناچتا ہے ۔ وہی اِنکا بھی حال ہے ۔ (۴) یہ سنسار جنم مرن اور اُتپتی پرلے کا بازار ہے ۔ جہاں سب شے لکار

کا سودا بکتا ہے۔ اور جیسے کتے بے عزت ہونے میں راضی رہتے ہیں۔ اور مار کھانے پر بھی نہیں ہٹتے۔ ویسے ہی سنساریوں کا حال ہے (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ عجیب گیان ہے۔ اگر تم میرا بچن مانو۔ تو میں آج ہی تم کو کال سے چھڑاوں۔ بشرطیکہ دل میں اپنے سُرت کو ایکاگر کرو۔ یعنی سُرت شبد یوگ کے مارگ چلو۔

ستاونواں شبد

تا ہری بھجے　نہ آدت چھوٹے

(عادت)

شبدے سمجھی سُدھارت ناہیں اندھرے بھئے ہیئے کی پھوٹی　۱

(اندھا ہوا　دل کی آنکھ)

پانی ماہیں پکھان کی ریکھا۔[1] ٹھونکت اُٹھے بھبھُو کا

(میں　پتھر　نقش مثال　ٹھونکنے وقت　شعلے)

سہس گھڑا نیت ہی جل ڈارے پھر سُوکھے کا سُوکھا　۲

(ڈالے)

سیتے سیتے سیت انگ بھو شیتن بڈھی ادھکائی

(سفید سفید　سفید　جسم ہوا　نیند)

جو سنی پات رو گی ابھی مارے سو سادھن بسدھی پائی　۳

(سادھوؤں نے)

(سنیپات　کو)

انہد کہت کہت جگ بنسے انہد سرشٹی بانی

نکٹ پیانا یم پر دھاوے بولے ایک ہی بانی　۴

(نزدیک　کہاں　جم لوگ)

---

[1] ریکھا معنی یہاں نقش کے ہیں۔ مثال کے ہاں۔

ستگورو ملے بہت سُکھ لہیا ستگورو شبد سُدھارے
کہہ کبیر سو سدا سُکھاری جو یہ پد ہی بچارے 5

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ نہ ہری کو بھجتا ہے۔ نہ عادت بدلتی ہے۔ شبد کو سُن کر سمجھ بھی لیتا ہے۔ مگر اپنا سُدھار نہیں کرتا۔ دِل کی آنکھیں پھُوٹ گئی ہیں۔ (۲)۔ پانی میں پتھر کی طرح ہے۔ اُس کو ٹھونک دو۔ تو ابھی آگ کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ روز ہزاروں گھڑے ڈالتے رہو۔ مگر خشک کا خشک ہے۔ اِس کے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان پانی کے پتھر کی طرح بن گیا ہے۔ ہزاروں اُپدیش دو۔ مگر اثر نہیں ہوتا۔ (۳)۔ سفید سفید ہوتے ہوتے تمام جسم میں سفیدی دوڑ گئی۔ بُوڑھا ہو گیا۔ مگر پھر بھی غفلت کی نیند بڑھتی ہی گئی اگر کسی نے یوگ وغیرہ کر کے سِدھی بھی پائی۔ تو ادھر بھی بُری ہے۔ کیونکہ وہ روگی کا سنپات ہے۔ جو ہلاک کئے بغیر نہیں رہتا۔ مقصد کچھ اَور ہے وگ کرتے کچھ اور ہیں۔ اسی طرح (۴) اَنحد کہتے کہتے دُنیا خاتمہ پر آتی ہے جاتی ہے۔ اِسی اَنہد میں سرشٹی ہے۔ اس سے الگ کیوں نہیں ہوتے جم پور کے کوچ کا وقت نزدیک آتا جاتا ہے۔ مگر اب تک وہی ایک بانی انہد انہد بولتا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ انہد مارگ بھی سادھن ہے مقصد یہ نہیں ہے۔ اُس کا بھی تیاگ کرنا ہے۔ اس میں اٹک رہنا غلطی ہے۔ (۵) سچا آنند گورو کی پراپتی میں ہے۔ بشرطیکہ گورو کے کلام سے فائدہ اٹھایا جائے کیونکہ یہی اصل مقصد ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں وہ ہمیشہ سُکھی رہتے ہیں جو اِس پد کو بچارتے ہیں ؂

اٹھاونواں شبد

نر ہری لاگی دَو بکار　بن ایندھن مِلے نہ بُجھاونہارا
میں جانوں توہی تے بیاپے جرت سکل سنسارا　۱

پانی ماہیں اگنی کو انکر بل نہ بجھاون پانی
ایک نہ جرے جرے نونار یُکتی نہ کاہو جانی　۲

شہر جرے پہرو سُکھ سووے کہے کو شل گھر میرا
گُریا جرے وستو نج اُبرے بکل رام رنگ تیرا　۳

گُو بجا پُرش گلے یک لاگی پوچی نہ من کی سادھا
کُرت بچار جنم گو کھیسا اِی تن رہل اسادھا　۴

جانی بُوجھی جو کپٹ کرت ہے۔ تیہی اَس منا نہ کوئی
کہہ کبیر سب ناری رام کی موبے اور نہ ہوئی　۵

ترجمہ اور تشریح۔(۱) اس جیو کو مایا کی آگ لگی ہے۔ اور بغیر ایندھن کا بجھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ یعنی بجھانے بھی جو آتا ہے۔ وہ اور بھی اپنا ایندھن اُس میں ڈال دیتا ہے۔ اور آگ تیز ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ آگ اور کہیں سے نہیں نکلی۔ اے جیو! یہ آگ تجھ ہی سے نکلی ہے۔ اور سارا سنسار جل رہا ہے۔ (۲) اس آگ میں جو پانی ڈالتا ہے اُس میں

آگ کا بیج رہتا ہے۔ جیسے تیل اَور گھی وغیرہ مگر بجھانیوالا پانی نہیں مِلتا۔ لوگ فضول کرم دھرم وید پوران کو اُدھار کا ذریعہ مانتے ہیں۔ وہ اَور بھی مایا کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی ابتدا مایا سے ہے۔ ایک جو آتما ہے وہ تو نہیں جلتا۔ جلتے ہیں پنچ تتو اور من بُدھی۔ چت اہنکار۔ اِن ہی میں آگ لگتی ہے۔ مگر کسی کو اُس کے بجھانے کی تدبیر معلوم نہیں ہے۔ (۳)۔ شریر رُوپی شہر جل رہا ہے۔ اَور اُس کا چوکیدار سا گتی جیو البتہ سُکھ سے سوتا ہے۔ وہ اپنے گھر کو بچا ہوُا سمجھتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ قریہ (گاؤں) جل رہا ہے۔ جلا کرے۔ اصلی شئے آتما کو تو نقصان نہیں پہنچتا۔ کہنے کو تو یہ کہتا ہے۔ مگر اے رام! جیو پھر بھی بیاکل ہی رہتا ہے۔ اِس کو شانتی نہیں مِلتی (۴)۔ پُرش کے گلے ایک بُری ستری لگی ہے۔ وہ مایا ہے۔ خوب ناچ نچاتی ہے۔ مگر ایک بھی آسا کو پورا نہیں ہونے دیتی۔ بچار کرتے کرتے جنم چلا گیا۔ یہ تن اسادھ ہی رہا۔ یعنی وچار مارگ سے اور گیان مارگ سے کوئی فائدہ نہیں ہوُا۔ اُس کا انبھو سب کو ہے۔ مگر (۵) جو جان بوجھ کر کپٹ کرتے ہیں۔ اور سچائی کو قبول نہیں کرتے۔ اُن سے زیادہ مندمت کون ہے۔ سُنو۔ یہ سارے جیو رام کی ناری ہیں یہی اِن کی حیثیت ہے یہ اور کوئی نہیں ہیں۔ اِس لئے سب کو بھگتی کرنی چاہیئے تب برہم اگنی اور مایا اگنی سے چھٹکارا مِلے گا۔

اُنسھٹواں شبد

مایا مہا ٹھگنی ہم جانی

ترگن پھانس لئے کرڈولے بولے مدھوری بانی ۱
کیشو کے کملا ہوئے بیٹھی شیو کے بھون بھوانی
پنڈا کے مورتی ہوئے بیٹھی تیرتھ میں بھئی پانی ۲
یوگی کے یوگنی ہوئے بیٹھی راجا کے گھر رانی
کاہو کے ہیرا ہوئے بیٹھی کاہو کے کوڑی کانی ۳
بھکتن کے بھکتنی ہوئے بیٹھی برہما کے برہمانی
کہیں کبیر سنو ہو سنتو یہ سب اکتھ کہانی ۴

ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔ مایا سب کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ چاہے دیوتا ہو۔ چاہے انسان۔ چاہے کوئی بھی ہو۔

ساٹھواں شبد

مایا موہ ہی موہت کینھا تاتے گیان رتن ہر لینا ۱
جیون ایسا سپنا جیسو جیون سپن سمانا
شبد گورو اپدیش دیو میں چھانڈیو پرم ندھانا ۲
جیوتی ہی دیکھ پتنگ ہی ہلسے پشو نہیں پیکھے آگی
کام کرودھ نر مگدھ پرے ہیں کنک کامنی لاگی ۳

ستید سیکھ کتابیں پڑھیں پنڈت شاستر بچارے
ستگورو کے اپدیش بنا تم جانی کے جیو ہی مارے ۴
کرو بچار بکار دبیری ہرو ترن تارنے سوئی
کہہ کبیر بھگونت بھجن کرو دوتیا اور نہ کوئی ۵

مطلب ظاہر ہے۔ مایا کے فریب کی وجہ سے لوگ اگیانی بنے ہیں۔ اور خواب کی زندگی پاکر ستری اور دولت پر ایسے گر رہے ہیں۔ جیسے چراغ پر پروانہ گرتا ہے۔ وید و قرآن پڑھ کر بھی ہندو مسلمان جانوروں کو ذبح کرتے ہیں۔ اس کے تیاگنے ہی میں بھلائی ہے۔

اکسٹھواں شبد

مری ہو رے تن کا لے کری ہو　　پران چھٹے باہر لے دھری ہو ۱
کایا بگو چن ان دن باٹی　　کوئی جارے کوئی گاڑے ماٹی ۲
ہندو لے جارے ترک لے گاڑے　　ای پرپنچ دونوں گھر چھاڑے ۳
کرم پھانس یم جال پسارا　　جیوں دھیمر مچھری گہی مارا ۴
رام بنا نر ہوئی ہو کیسا　　باٹ ماٹھہ گوبر ڈرا جیسا ۵
کہہ کبیر پاچھے پچھتے ہو　　یا گھر سے جب واگھر جے ہو ۶

ترجمہ - (۱) جب مروگے تب اِس تن کو لیکر کیا کروگے - پران کے نکلنے پر اِس کو باہر کہاں رکھوگے - (۲) جب جسم مُردہ ہوگیا - اُس کے ناش کرنے کے مختلف طریقے ہیں - کوئی جلاتا ہے کوئی گاڈتا ہے - (۳) ہنُدو جلاتے ہیں مُسلمان گاڈتے ہیں - دونوں گھروں کے پرپنچ کو چھوڑنا پڑتا ہے - (۴) کرم کی پھانسی جم نے پھیلا رکھی ہے - جیسے مچھوا مچھلی کو پکڑ کر مارتا ہے - (۵) اے آدمیو! بغیر رام کے تمہارا حال ویسا ہی ہوگا - جیسے کیڑے کا راہ میں ہونا ہے - (۶) - کبیر صاحب فرماتے ہیں - تم اُس وقت پچتاؤگے - جب اس گھر سے اُس گھر کو جاؤگے ۔

باسٹھواں شبد

مائی میں دونوں کُل اُجیاری

بارہ کھسم نیہرے کھایوں سورہ کھایوں سسراری ۱
ساس ننند پٹیا باندھل کھسورا پرلو گاری
چار دل مانگ میں تا سو ناری کی سہری ورچل ہماری ۲
جنتا پانچ کو کھیا میں راکھوں ادراکھوں دوئی چاری
پار پروسنی کروں کلیوا سنگ ہی بدھی مہتاری ۳
سہجے بہوری سیج بچھاوو سوتل پانوں پساری

آؤں نہ جاؤں مروں نہ جیوں صاحب میٹیو گاری ۴
(صاحب نے) (گالی)
ایکے نام میں رنچ کے گہہ لیوں تب چھوٹل سنساری
(نام کو) (لیا) (چھوٹا)
ایکے نام میں بدی کے لیکھو کہے کبیر پکاری ۵
(شرط)

ترجمہ۔ (۱)۔ مائی میں دونوں کل میں اُجلی ہوں۔ بارہ شوہر میں نے پیہر میں کھائے اور سسرال میں سولہہ (۲)۔ ساس نند کو پکڑ کر (کھاٹ کی) پاٹی سے باندھ دیا۔ اور جیٹھ کے ساتھ مجھ کو گالی لگی۔ میں اُس استری کی مانگ کو آگ لگا دوں۔ جس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا ہے۔ (۳)۔ پانچ کو تو میں نے گود میں رکھ لیا۔ اور دو چار کو بھی رکھتی ہوں۔ پرائے پڑوسیوں (ہمسایوں) کا ناشنہ کرتی ہوں۔ اور ساتھ بدھی مان کو بھی۔ (۴)۔ یوں ہی سیج رہتی ہے سیج بچھا کر پاؤں پھیلا کر سوتی ہوں۔ (۴)۔ نہ کہیں آتی ہوں نہ جاتی ہوں۔ صاحب نے میری گالی میٹ دی ہے۔ (۵) میں نے ایک نام کو خاص کر اختیار کر لیا ہے۔ تب سے یہ سنسار چھوٹ گیا۔ تم بھی ایک ہی نام شرطیہ قبول کرو۔ کبیر صاحب پکار کر ایسا کہتے ہیں۔

تشریح۔ یہ شبد چیتن شکتی دچار پر ہے۔ چد شکتی کہتی ہے۔ کہ میں دونوں کل یعنی لوگ پرلوک میں مشہور یا عزت اور قابل قدر ہوں۔ جب چیتن شکتی پھرنے لگتی ہے۔ سارا جگت خیالی اور متھیا معلوم ہونے لگتا ہے۔ بارہ تنتو یہ ہیں۔ اہنکار بدھی۔ پانچ تن ماترا۔ اور پانچ مہا بھوت۔ ان کا خیالی لے بدھی کے استھان میں ہوتا ہے۔ جو پیہر ہے اور سولہ تتوں میں پانچ کرم اندریاں پانچ گیان اندریاں چار۔ انتہکرن اور دو پردھان اور آتما کا خیال یہ سب سولہ سسرال یعنی من کے استھان

میں لے ہوتے ہیں۔ من اَور بُدھی میں اِس قدر فرق نہیں ہے۔ صرف کہنے ہی کا ہے۔ سانس سمبشٹی بُدھی ہے۔ تنند ویشٹی بُدھی ہے۔ یہ دونوں چدشکتی کے آدھین ہو جاتے ہیں۔ جیٹھ ہے برہمہ اُس سے گالی لگتی ہے۔ یعنی لوگ کہتے ہیں چدشکتی کا تعلق برہم سے ہے۔ ناری سے مُراد یہاں مایا ہے۔ جس کو چدشکتی اپنا بردھی سمجھتی ہے۔ پانچ جنا کام۔ کرودھ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار ہیں۔ جو چدشکتی میں رہتے ہیں۔ دو سگُن اَور نرگُن دو جا ہیں چار اَوستھا جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی اَور تُریا ہیں۔ ہمسایہ اور دوسری چت کی ورتیاں ہیں۔ جو اِس کے لپیٹ میں آجاتی ہیں۔ اَور بُدھی اُس کی ماں ہے۔ کیونکہ ظاہرا وہ اِسی سے پیدا ہوتی ہے چیتن شکتی کہتی ہے کہ میں یوُں ہی پاؤں پھیلا کر سہج طریقہ میں سو رہتی ہوں۔ نہ کہیں آتی ہوں نہ جاتی ہوں۔ اَور جب مالک یعنی پرم تتو کے ساتھ مجھ کو مُتعلق سمجھا جاتا ہے۔ تب گالی مٹ دی جاتی ہے۔ اور بھید دُور ہو جاتا ہے۔ جب نگاہ وحدت پسند ہو جائے۔ اور صرف ایک نام سے تعلق ہو۔ تب یہ سنسار مٹ جاتا ہے۔ اَور میں دویت یعنی دو تتوؤں کی تعلیم نہیں دیتی میرے یہاں صرف ایک ہی نام شرطیہ مانا اور منایا جاتا ہے۔ یہ چدشکتی کہتی ہے۔ جس کو کبیر صاحب نے باآواز بلند سُنایا ہے ؎

ترِسٹھواں شبد

مَیں کا سوں کہوں کو سُنے کو پتیائے ۔۔۔ پھُلوا کے چھُووت بھنور مری جائے ۔۔ ۱

گگن منڈل بیچ پھُول ایک پھُولا ۔۔۔ تر بھو ڈار اوپر بھو مُولا ۔۔ ۲

جوتئے نہ لوئے سینچئے نہ سوئی ۔۔۔ بن ڈار بنا پات پھُول ایک ہوئی ۔۔ ۳

پھول بھل پھلاں مالن بھل گی کھل　　پھولوا بنسٹی گیل بھنورا نراسل ۴

کہہ کبیر سُنو سنتو بھائی　　پنڈت جن پھول رہے لوبھائی ۵

ترجمہ اور تشریح۔ جتنے یوگ۔ جپ تپ۔ سنجم۔ نیم ہیں۔ سب خیالی۔ فرضی اور وہمی ہیں۔ اگر اس طرح صاف صاف کہا جائے۔ تو کسی کو اعتبار نہ ہوگا۔ لوگوں نے یوگ کیا من میں خیالی طور پر ایک حالت پیدا کر کے مضبوط کر لی۔ اور اپنے اندر پرکاش کو پرگٹ کیا۔ وہی پھول ہے۔ اُس کے سُونگھتے خواہ چھُوتے ہی من رُوپی بھونرا مر گیا۔ یہ پھول یا یہ پرکاش اصل میں ہمارے خیال ہی نے اپنے اندر پیدا کیا تھا۔ جو بیچ آسمان میں ہے۔ اُوپر اُس کی جڑ اور نیچے اس کی شاخیں ہزاروں پنکھڑیوں کی صورت میں لٹکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس کے جوتنے۔ بونے۔ سینچنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں یہ بغیر شاخ۔ ڈالی۔ پتوں کا پھول ہے۔ کیونکہ خیالی ہے۔ یہ خوب کھل گیا۔ مایا روپی مالنی نے اُس کو لیکر گُتھ لیا۔ اور جب یہ غائب ہو گیا من رُوپی بھونرا نا امید ہو کر پچھتانے لگا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ سادھن کرنیوالا اپنے اندر خیالی صورت کا دھیان لگا کر اُس کو پرگٹ کر لیتا ہے۔ مگر جب اور وِرتیوں کے پیدا ہوتے ہی وہ غائب ہو جاتا ہے۔ تب یہ نا امید ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ابھیاس ٹھیک نہیں ہوتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! پنڈت لوگ اِس دھیان رُوپی خیالی پھول میں لبھائے ہوئے ہیں ؂

چونسٹھواں شبد

جو لہا بنیو ہو ہری　　ناما　　جیا گے سُر نر مُنی دھرس دھیانا

تانا تنے کا اُدھٹا لینھے ۔ چرکھی چاروں ویدا
سبد کھونٹی یک رام زاین پورن کام ہی مانا ۲
بھوساگر یک کٹھوت کینھوں تایں ماڈی سانی
ماڈی کو تن ماڈی رہیو ہے ۔ ماڈی برلا جانی ۳
ترِبھون ناتھ جو مانجن لاگے شیام مُرریا دینا
چاند سورج دوئی گار کینھو مانجھ دیپ کیا تانا ۴
پائی کری کے بھرنا لینھو وے باندھے کو راما
وے اسے بھری تینھوں لوکے باندھے کوئی نہ رہے اُپانا ۵
تین لوک یک کرگہہ کینھو ۔ ڈگمگ کینھو تانا
آدی پرش بیٹھاون بیٹھے کبیرا جیوتی سمانا ۶

ترجمہ اور تشریح ۔ (اس شبد میں تمام جولاہوں کے اصطلاحات مُستعمل ہوئے ہیں ۔ جو عام آدمیوں کو معلوم نہیں ہوتے) فرماتے ہیں ۔ (۱) ۔ اے جولاہے ہری نام (کا سوت) بنو ۔ جس کا سُر زمنی سب دھیان لگاتے ہیں ۔ (۲) ۔ چاروں وید کی چرخی ہے ۔ اُس میں جو رام زاین ۔ اور پورن کام روپی سبد کھونٹی ہے ۔ اُس میں تانا تننے کے لئے اپنا انگوٹھا روپی من کو لگا دو ۔ اور انگوٹھا لگا کر سوت کو نکالو ۔ (۳) ۔ یہ سنسار بھوساگر روپی کٹھوت ہے ۔ اور باسنا روپی ماڈی (ریچھ) اُس میں سانی ہوئی ہے ۔ یہ جو شریر ہے ۔ اُسی باسنا روپی ماڈی کا بنا ہوا ہے ۔ کوئی شاذ آدمی اس کی سمجھ رکھتا ہے ۔

(۴)۔ ترلوکی ناتھ کی دیا سے اِس سُوت کو مانجھا (صفائی) نصیب ہوتی ہے۔ اور اگر یہ سُوت کہیں ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ تو وہ آپ اُس میں مُرری دیکر جوڑ دیتے ہیں۔ چاند اور سُورج یہ دونو گاڑے یعنی کرگہہ کے دونوں سرے ہیں جن کے درمیان یہ نام کا تانا تنا جاتا ہے۔ چاند اور سُورج پران اور پرکرتی کے رُوپ ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ نام پران اور پرکرتی دونوں میں بھین جاتا ہے۔ اور یہی مانجھ دیپ یعنی درمیانی حلقہ ہے (۵)۔ پائی کرنا کُونچ سے صاف کرنا اور سُلجھانا ہے۔ تاگا بن گیا۔ اُس سے باندھا کون گیا؟ رام باندھے گئے۔ یعنی نام لینے سے اُن کے ساتھ تعلق پَیدا کیا گیا۔ اور یہی نہیں بلکہ تینوں لوک اُن کے ساتھ بندھ گئے۔ اَور تانا پانا اُبانا یعنی خوب تن کر اینٹھا ہُوا سا ہوگیا۔ (۶)۔ اِس طرح نام کا سُوت پھیل گیا۔ اور تین لوگ کرگہہ کی صُورت بن گئے۔ جب ذرہ اِس تانا بانا کو ڈگمگایا۔ یعنی نظر کو اُونچی کی۔ آدی پُرش نے بیٹھانا چاہا یعنی کہا۔ اب تم آرام کرو۔ مُکتی کا آنند لو۔ خوب کام کیا ہے۔ مگر کبیر صاحب کو اِس طرح کا بَیٹھنا اَور منڈلیک رِشی بننا منظور نہیں تھا۔ وہ جوت میں سما گئے ؂

پینسٹھواں شبد

یوگیا پھیری گیو نگر مجھاری	جائے سمان پانچ جہاں ناری	۱
گیئہ دیسانتر کوئی نہ بتاوے	یوگیا گپھا بہُری نہیں آوے	۲
جری گو کنتھ دھوجا گو لوٹی	بھجی گو ڈنڈ کھپر گو لوٹی	۳

کہہ کبیر یہ کلی ہے کھوٹی جو رہ کروا نکسیل ٹوٹی ۴
کلجگ لوٹا نکلے

ترجمہ معہ تشریح - (۱) یوگی برہمانڈ میں آیا - اور پھر (یوگ کرکے) وہاں جہاں پانچ ستریاں (یعنی پانچ پران - اپان - دیان - سمان - ویان) اٹھیں سما گیا (۲) - سمادھی کی حالت میں یوگی کا من دیس بدیس سے گذرتا ہوا گیا خواہ شریر چھوڑ گیا - اب یوگی پھر دیہہ روپی گپھا میں واپس نہیں آتا - (۳) بکنٹھ روپی شریر خشک ہو گیا - اور یوگ کی دھوجا ٹوٹ گئی - اب نہ یوگی پران روپی (میرو ڈنڈ) ڈنڈ سے تعلق رکھتا ہے نہ کھپر (روپی شریر) سے اُس کو کام ہے - (۴) - کبیر صاحب کہتے ہیں - یہ کلی جگ بڑا کٹھن ہے - جو لوٹا میں رہتا ہے - وہی ٹوٹی کی راہ سے نکلتا ہے - یعنی جس مقصد کو لیکر سادھنا کی گئی - وہ پراپت ہو گیا - اور ویسا ہی پھرنے لگا :-

چھیاسٹھواں شبد

یوگیا کے نگری بسے مت کوئی جو رے بسے سو یوگیا ہوئی ۱
یہ یوگیا کے اُلٹا گیانا کارا چولا (گدڑی) ناہیں میانا ۲
پرکٹ سو کنتھا گپتا دھاری (کالا) تامیں مول (جسم) سنجیون (درمیانہ) بھاری ۳
وا یوگیا کی جوگتی (ظاہر) جو (جسم) بوجھے (باطنی) رام (اصل) رمے سو تری (جڑی) بھون سوجھے ۴
امرت بیلی چھن چھن پیوے (حالت) کہہ کبیر سو یگ یگ (ترلوکی) جیوے ۵

ترجمہ وتشریح۔ یوگی کے گھر میں کوئی نہیں بستا۔ جو کوئی اُس کی محبت اختیار کرے۔ وہ بھی یوگی ہو جائے۔ (۲)۔ اس یوگی کا گیان اُلٹا ہے اُس کا مارگ سیدھا نہیں ہے۔ (اپنے اندر وہ اُلٹی راہ چلتا ہے۔ اور دماغ کی طرف سُرت کو لیجاتا ہے) اور اُس کا یہ کالا چولا جو شریر ہے۔ اُس کو جھوٹا نہ سمجھو۔ (اِس کے اندر ساری ترلوکی بھری ہوئی ہے)۔ (۳)۔ یہ جو شریر پرگٹ ہے۔ اُسی کے اندر وہ گُپت ہے۔ اور اُسی میں قیمتی سنجیونی بوٹی موجود ہے۔ (۵)۔ اِس یوگی کی حالت کو جو کوئی جانے وہ رام میں رمنے لگے اور ترلوکی کی سُوجھ اُس کو پراپت ہو۔ (۶)۔ وہ امرت رس کو اپنے اندر امرت بیلی سے لے کر لحظہ لحظہ کھائے گا۔ اور کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ یگ یگ جیئے گا۔

سرسٹھواں شبد

جو پے بیج رُوپ بھگوانا	تو پنڈت کا بُوجھ (گیا) آنا	۱
(اگر) کہاں من کہاں بُدھی اونکارا	رج ست تم (گن) گن تین پرکارا (آکر)	۲
بش امرت پھل پھلے انیکا	بہودھا بید کہے ترلے (قسم) کا	۳
کہہ کبیرتے (پیدا) میں (اس لئے) کیا (متعدد) جانوں	کو دُھوں (بہت) (کون بھلا) چھوٹل (چھوٹا) کو اروجھاں (ترنے کو) (کون پھنسا)	۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ اے پنڈت! اگر تمہارا بھگوان بیج رُوپ ہے۔ تو

پھر تم کیا اور کیوں وچار کرتے ہو۔ (کیونکہ پھر تو اُسی بیج سے برابر درخت پھل پھول بیج پیدا ہی ہوتے رہیں گے۔ اُس سے چھٹکارا کیسے ہو گا۔)۔(۲)۔ کہاں کا من۔ کہاں کی بُدھی۔ کہاں کا اونکار اور کہاں کے تین پرکار کے گن۔ ست۔ رج اور تم! (۳)۔ اُس میں تو خود مختلف اور متعدد پھل پھلتے رہیں گے۔ وید ترنے اور مُکتی پانے کے لاکھ اُپائے بتاتے ہیں۔ (مگر ہوتا کیا ہے۔) (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جب یہ حال ہے۔ تو میں کیا بتاؤں کون مُکت ہے۔ اور کون بندھا ہُوا ہے (اِس کا فیصلہ کرنا امر محال ہے)۔

اٹھسٹواں شبد

جو چرکھا مری جاے　　بُڑھیّا　　نا　　مرے
مَیں کاتوں سُوت ہجار۔ چرکھوا　　نا　　مرے
بابا میرو بیاہ کرو ہو۔ اچھّا　　بَر　　نکالی
جو لگ اچھّا بر نہ ملے تو لگ تم ہی بیاہی
پرتھمے نگر پہونچتے پری گو　　شوک　　سنتاپ
ایک اچنبھا ہوں دیکھا بیٹی　　بیاہے　　باپ
سمدھی کے گھر نمدھی آیو۔ آیو بہو کے　　کیھالی
گوڑا چُولھا دے دیو　　چرکھا دیو　　ڈڑھائی

دیو لوگ مری جاہینگے ایک نہ مرے بڑھلے
یا مین رنجن کارنے چرکھا دیو دڑھائے ۵
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو چرکھا لکھے جو کوئی
جا کو چرکھا لکھی پرے تاکو آواگمن نہ ہوئی ۶

ترجمہ۔ (۱)۔ چرخا = کال چکر۔ (۲)۔ بڈھئی = کال۔ (۳)۔ ہزار سوت = من کا تانا بانا۔ (۴)۔ بابا = گن پھکے گورُو۔ (۵)۔ بر = ایشور۔ (۶)۔ پہلی نگرہ = پہلی تعلیم۔ (۷)۔ باپ = ایشور۔ (۸)۔ بیٹی = مایا۔ (۹) سمدھی = من۔ (۱۰)۔ مندھی = من کا تصورِ اِشٹ۔ (۱۱)۔ گوڑا چولھا = گوڑ والا چولھا۔ یعنی کھانا پکانے کا اوزار جو نِت نیم ہے۔

تشریح۔ (۱)۔ کال چکر تو مریگا۔ من ہمیشہ سنکلپ وکلپ کے سُوت کاتتا رہے گا۔ اور اس طرح اِس کا چرخا پھر پھر ہوتا رہیگا۔ (۲)۔ جیو کن پھکے گورُو سے کہتا ہے میری شادی اچھا بر کھوج کر کردو۔ جب تک بر نہ مِلے۔ تم آپ ہی میرے ساتھ بیاہ کرلو۔ میں تمہارا ہی دھیان کیا کرونگا۔ (۳) جب شِکشا اِس کن پھکے گورُو نے دیا تو جیو کو معلوم ہؤا۔ کہ جس ایشور کا دھیان کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی پیدا کی ہوئی بیٹی مایا کے ساتھ لپٹا ہؤا ہے۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ یہ دیکھ کر رنج ہؤا۔ کیونکہ جب وہ خود مایا کے ساتھ ہے۔ تو جیو کیسے مایا سے چھُوٹیگا۔ (۴)۔ سمدھی روپی من ہے جس نے جیو مایا کو پیدا کیا۔ اُس کے گھر میں مندھی یا اُس کے دھیان کا اِشٹ پرگٹ ہؤا۔ وہ جورو کا بھائی یعنی سالا ہے۔ وہ خود مایا وی ہے۔ اُس سے یہ نتیجہ ہؤا۔ کہ اُس

کے دھیان سے مایا اور بڑھتی گئی۔ سو کشم ریتی سے سوکشم سرشٹی بنی۔ اس سے فائدہ کیا ہُوا۔ کیونکہ کال چکر تو پھر مضبوط ہو گیا۔ (۵)۔ سُنو دیو وغیرہ فانی اور ناشمان ہیں اُنکا اشٹ فضول ہے۔ وہ تو مرے مگر برہمی روپی کال برہمہ تو نہیں مرا۔ وہ چرخا بنا تا ہی رہیگا۔ صرف من کی تفریح و دلبستگی کیلئے چرخے کو درڑھ کرتا رہیگا۔ (۶)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو کوئی اس کال چکر کو پہچان لے اور چکر اُسکو نظر آجائے اُس کا جنم مرن البتہ دور ہوگا۔ مگر یہ بات دیو پوجا سے ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب اِس چکر میں ہیں۔

اُنہتر واں شبد

۱ نیتری نیتر انوپم باجے واکے اَشٹ گگن مُکھ گاجے
(پیارے جنتر / اے جنتر / بے نظیر / اس کا)
تو ہی گاجے تو ہی باجے۔ تو ہی لئے کر ڈولے

۲ ایک شبد میں راگ چھتیسو انہد بانی بولے
(ہاتھ)
مُکھ کو نال شروَن کو تُمبا ست گور ساج بنایا
(ڈنڈی / تونبا)

۳ جبھّا تار ناسکا چرہی مایا موم لگایا
(زبان / ناک / کوڑی)
گگن منڈل میں بھیا اُجیارا اُلٹا پھیر لگایا

۴ کہہ کبیر جن بھئے بویکی جن نیتری من لایا
(ہوئے)

ترجمہ۔(۱)۔ جنتر = من رُوپی باجا۔ (۲)۔ نال = ڈنڈی جو بین خواہ ستار میں لگی رہتی ہے (۳) تُمبا = تونبا۔ جو ستار میں ہوتا ہے۔ (۴) چرہی = کوڑی جو

سنت کبیر کا بیجک

تاروں کے پیچھے لگی رہتی ہے ؛

تشریح ۔ یہ من باجا ہے ۔ جس کا مُنہ اشٹ گگن یعنی اشٹ دل کنول کی طرف کُھلا رہتا ہے ۔ (۲) ۔ یہی من باجتا ہے ۔ یہی ہاتھ والا من حرکت میں رہتا ہے ۔ اُسکے ایک دُھن میں چھتیسوں راگ رہتے ہیں اور یہی انہد باتی بولتا ہے ۔ (۳) ۔ اس کے نکھ میں میرو دنڈ کی ڈنڈی لگی ہوئی ہے ۔ اور تونبا رُوپی کان ہیں ۔ زبان کا تار ہے ۔ جس سے راگ کی دھن نکلتی ہے ۔ اور ناک کی کوڑی ہے ۔ جس کے سر پے پر دھیان جمایا جاتا ہے ۔ اور مایا کا موم لگا ہے ۔ تاکہ سوراخ اور چھدر شریر کے بھرے ہیں ۔ اور دل میں یکسوئی آوے ۔ آواز سُریلی رہے ۔ ست گورو نے یہ سامان (دیا سے) بنا دیا ہے ۔ (۴) جس وقت من کو اُلٹایا گیا جیسے ستار کو اُلٹ کر چھیڑا جاتا ہے ۔ تب اُسی وقت چد آکاش میں روشنی پرگٹ ہوتی ہے ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ جس نے اس من روپی جنتر کو بجایا ۔ وہ ویکی اور گیانی ہو گیا ؛

یہ سُرت شبد یوگ کا مضمون ہے ۔ (زیادہ صراحت کیلئے **پنتھ سندیش** کو غور کے ساتھ پڑھو تاکہ یہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے ۔ بغیر اُس کے مطالعہ کے اس کو اچھی طرح سمجھنا مشکل ہے ۔ کیونکہ ابھیاس کا مضمون ہے)

ستر٘واں شبد

جُس مانس نر کی تن (یعنی) ماس پشُو کی رُدھر رُدھر یک سار جی

پشُو کا ماس بھکھے سب کوئی نر ہی بھکھے سیار اجی

برہمہ کُلال میدنی بھریا - اُپجی بنسی کِت گیا جی
ماس مچھریا جو پے کھیا - جو کھیت نی میں بوئیا جی ۲
ماٹی کو کرے دیوا دیوی - جیو کاٹی کاٹی دیا جی
جو تیرا ہے سانچا دیوا - کھیت چرت کیوں نہ لیا جی ۳
کہیں کبیر سنو ہو سنتو - رام نام نت لیا جی
جو کچھ کیا جبھا کے سوارتھ بدل کرارا دیا جی ۴

(کمھار، ہانڈی، بھرا، پیدا ہوئی، مری، کہاں، گائے، اگر، کھاتے ہو، چڑھائیں، لیا، دیا، روز، زبان، لذت، بدلہ، سخت)

ترجمہ معہ تشریح - (۱) - اِنسان و حیوان کا گوشت اور خون ایک طرح کا ہے اِنسان جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں - اور اِنسان کا گوشت گیدڑ کھاتے ہیں (۲) - برہمہ رُوپی کمھار نے جگت رُوپی ہانڈی کو (انہیں سے) بھرا ہے - گائے رُوپی پرکرتی کہاں سے پیدا ہوئی - اور کہاں مری ؟ - (اُسی میں لے ہوئی) تم گوشت اور مچھلی کیوں کھاتے ہو - کھیت میں جوت بو کر کیوں نہیں اپنا پیٹ بھرتے - (۳) - افسوس ! جیوا تم مٹی کے دیوی دیوتا بنا کر اُن کے لیئے جاندار کو ذبح کر کے چڑھاتے ہو - اگر تمہارا سچا دیوتا ہے - تو وہ کھیت کیوں نہیں چرتا (۴) - کبیر صاحب فرماتے ہیں - روز رام نام کا سُمرن کرو - جو کچھ زبان کی لذت کے لیئے از خُد کرو گے - اُس کا سخت بدلہ تم سے لیا جائے گا ۔

اکہتروال شبد

چاترک کاہے پُکارے دُوری سو جل جگت رہا بھرپوری

(پپیہا)

جیہی جل ناد بند وکا بھیدا کھٹ کرم سہت اُپانو ویدا ٢
جیہی جل جیو سیو کا باسا سو جل دھرتی امر پرکاسا ٣
جیہی جل اُنبجے سکل شریرا سو جل بھید نہ جان کبیرا ٤

ترجمہ معہ تشریح۔ (١)۔ اے پپیہا روپی جیو! تو کیوں کہتا ہے۔ کہ جل دُور ہے۔ وہ تو سارے سنسار میں بھرپور بھرا ہے۔ (٢)۔ اسی جل میں ناد بند کا بھید موجود ہے۔ (سب اسی سے پیدا ہوئے) وید نے بھی کھٹ کرم سے اُس کو بتایا ہے۔ (٣)۔ اسی جل میں جیو اور شیو رہتے ہیں۔ اسی جل نے دھرتی (زمین) میں امر کا پرکاش کیا ہے۔ (٤) جس جل سے سارے شریر پیدا ہوئے اُس جل میں کبیر صاحب بھید نہیں مانتے ؎

بہترواں شبد

چلہو کا ٹیڑھو ٹیڑھو ٹیڑھو

دسو دوار نرکے تیں بوڑے تو گندھی کو بیڑھو ١
پھوٹے نین ہردے نہیں سوجھے متی ایکو نہیں جانی
کام کرودھ ترشنا کے مارے بوڑی موئے بن پانی ٢
جارے دیہہ بھسم ہوئے جائی گاڈے ماٹی کھائی
شوکر شوان کاگ کے بھوجن تن کی یہے بڑائی ٣

چیت نہ دیکھ مُگدھ نربورے تُم تے کال نہ دُوری
(غرقاب / دیوانے / سے)
کوٹن جتن کرے بہُونیرے تن کی اوستھا دھوری ۴
(کرو / تدبیر / بہت / جسم / حالت / خاک)
بالو کے گھروا میں بیٹھے چیتت ناہیں ایانا
(ریت / گھر / سوچتے / خیال)
کہہ کبیر ایک رام بھجن بن بُوڑے بہُت سیانا ۵
(ڈوبے)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱) ۔ تو کیوں ٹیڑھے راستہ چلتا ہے ۔ سر سے پاؤں تک تو نرک سے بھرا ہے ۔ اور بدبُو کا خزانہ ہو رہا ہے ۔ (۲) ۔ آنکھ کا اندھا ۔ ہردے کا ملین ۔ عقل سے خالی ۔ کام کرودھ ترشنا میں غرق ۔ تو بغیر پانی کے ڈوبیگا ۔ (۳) شریر جل گیا تو راکھ ہوگا یا مٹی میں مل کر خاک ہو جائے گا ۔ یا سؤر کُتے ۔ کوے کھائیں گے ۔ یہ اس کی بڑائی ہے ۔ (۴) ۔ اے دیوانے اچیت! تو کیسا نادان ہؤا ہے ۔ تُو تو کال کے مُنہ میں ہے ۔ لاکھ تدبیر کرے ۔ مگر اس کو تو خاک ہونا ہی ہے ۔ (۵) ۔ ریت کے گھر میں رہکر تو سوچتا نہیں ۔ عیاں راچہ بیاں ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ ایک رام نام کے بھجے ہوئے بغیر بہت سیانے ڈوب گئے ۔

تہتروال شبد

پھیر پرو گیا پھُولے پھُولے پھُولے
(پھیر پڑ گیا / پھُولے)
جب دس ماس اردھ مُکھ ہوتے سو دن کاہے بھُولے
(بیوقوف)

جیوں ماکھی سوادے گہی بھرے سوچ سوچ دھن لینا
موئے پیچھے لیہو لیہو کرے بھوت رہن کس دینا ۲

جارے دیہہ بھسم ہوئے جائی گاڑے مائی کھائی
کانچے کُمبھ اُدھک جیوں بھریا تن کی یہے بڑائی ۳

دیہری لے برناری سنگ ہے آگے سنگ سہیلا
مرتو کیتھا لئے سنگ کھٹولا پھری پُنی ہنس اکیلا ۴

رام نہ رمسی موہ کے ماتے پری ہو کال بس کوآ
کہیں کبیر نر آپ بندھائے جیوں نلنی بھرم سوآ ۵

ترجمہ صاف ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ فضول بھرم میں پڑے ہو۔ دس مہینے اُلٹے پیٹ میں لٹکتے رہے۔ اُس کو بھول گئے۔ دھن دولت کے جوڑنے میں لگے ہو۔ مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ کس نے بھوت یعنی پنچ بھوتک شریر کو رہنے دیا ہے۔ یہ کچا گھڑا پانی سے بھرا ہے۔ جلد ٹوٹ جائیگا۔ ستری پُتر کوئی ساتھ نہ ہوگا۔ ہنس اکیلا جائے گا۔ موت کھاٹ لئے کھڑی ہے تم چرخی کے طوطے کی طرح آپ پھنسے ہو۔ کسی نے تم کو نہیں پھنسایا ہے ؎

چوہتروال شبد

بوجھیا ایسو ہے بد کرنی جا کے گگن اکاس نہ دھرنی ۱

ہاتھ نہ واکے پاؤں نہ واکے رُوپ نہ واکے ریکھا
بنا ہاٹ ہٹوائی لاوے کرے بیائی لیکھا ۲
کرم نہ واکے دھرم نہ واکے یوگ نہ واکے مُکتی
سینگی پاتر کچھو نہیں واکے کاہے کو مانگے مُکتی ۳
تیں موہی جانا میں توہی جانا میں توہی ماںہہ سمانا
اُتپتی پرلے ایک نہیں ہوتے تب کہو کون کو دھیانا ۴
یوگیا ایک آن کیو ٹھاڑھو رام رہا بھرپوری
اوشدھ مُول کچھو نہیں واکے رام سجیون مُوری ۵
نٹ ور باجی پیکھنی پیکھے باجی گر کی باجی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! بھئی سو راج براجی ۶

ترجمہ و تشریح۔(۱)۔من رُوپی یوگی بڑا شرطیہ کام کرنے والا ہے اُس کے آسمان۔زمین۔گگن کچھ نہیں ہے۔(۲)۔ہاتھ پاؤں رُوپ ریکھا کچھ بھی نہیں رکھتا۔بغیر بازار کے بازاری ہو کر خرید وفروخت اور حساب کتاب کرتا رہتا ہے۔(۳)۔نہ اُس کے کچھ کرم ہے۔نہ دھرم۔نہ یوگ نہ مُکتی۔نہ سینگی باجا ہے نہ کچھ ہے۔اور نہ وہ مُکتی چاہتا ہے۔(۴) وہ کہتا ہے) تونے مجھ کو جانا۔مَیں نے تجھ کو جانا میں تجھ میں سما رہا ہوں۔جب اُتپتی پرلے ایک بھی نہیں تھا۔تب (بھلا) کون کس کا دھیان لگاتا تھا۔(۵) یوگی نے "ایک" کو لا کر کھڑا کر دیا۔(وہ کہتا ہے) یہی ایک رام سب جگہ بھرپور

پیدا ہو رہا ہے۔ اِس یوگی کے دوا علاج اور کچھ بھی نہیں ہے۔ (صرف) رام کی سنجیونی موری (جڑی) کافی ہے۔ (۵)۔ بازیگر کا تماشہ ہو رہا ہے۔ اُس تماشہ کو دیکھو۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اِس تماشہ کے سمجھ لینے سے راج پراپتی اور آنند ہی آنند ہے۔

نوٹ۔ بدکرنی کا ارتھ سارے ٹیکا کاروں نے بدکار کیا ہے۔ وہ غلط ہے مرزاپور میں "بدکر کام کرنا" شرط باندھ کر کام کرنا کہلاتا ہے۔ اِسی طرح اس کا اُلٹا ارتھ کیا گیا ہے۔ حالانکہ ساری بات صاف ہے۔ اور اس سے سہج ورتی اور سہج یوگ کا پتہ لگتا ہے۔

پچھتروال شبد

ایسو بھرم بگرچن (بگاڑنے والے) بھاری

بید کتاب دین (اور) دوجک (دوزخ) کو (کون) پُرشا (مرد) کو (کون) ناری (ستری)　۱

ماٹی (مٹی) کو گھٹ (گھڑا) ساج (سجا کر) بنایا ناد ہی بند سمانا

گھٹ بنسے کیا نام دھروگے اہمک (احمق) کھوج بھُلانا　۲

ایکے تو چا ہاڈ (ہڈی) مل موترا (برباد ہو گا) ایک رُدھر یک گُودا

ایک بُند (بوند سے) تے سرشٹی رچو ہے (بنائی) کو (کون) براہمن کو (کون) شُودرا　۳

رجوگن برہما تموگن شنکر ستوگن ہری ہوئی
کہیں کبیر رام رمی رہیا ہندو ترک نہ کوئی

مطلب واضح ہے ؛

چھتیسواں شبد

آپن پو آپ ہی بسرو
جیسے شوان کانچ مندر میں بھرمت بھونکی مریو
جیون کیہری بپو نرکھ کوپ جل پرتما دیکھ پریو
ویسے ہی گج پھٹک شلا میں دسنن آنی اریو
مرکٹ موٹھی سواد نہ بہرے گھر گھر رٹت پھریو
کہیں کبیر نلنی کے سوٹنا توہی کونے پکڑیو

ترجمہ - (۱) اپنی ذات کو آپ ہی خود بخود بھول گیا۔ جس طرح کتا شیش محل میں بھرم کھا کر آپ ہی بھونکتا پھرتا ہے - (۲) - جیسے شیر کا بچہ کنوئیں کے پانی کو دیکھ کر اس میں جا کر گر پڑا - اسی طرح ہاتی صاف شفاف چٹان میں اپنے ہی عکس کو دیکھ کر اس سے لڑنے لگ گیا۔ بندر مٹھی کی لذت (لالچ) کے بس میں آکر گھر گھر شور مچاتا پھر رہا ہے کبیر صاحب فرماتے ہیں

اسی طرح اے چرخی کے طوطے! تجھ کو کس نے پکڑ رکھا ہے؟ ٭

تشریح۔ گیان سروپ اور گیان رُوپ ہوتا ہُوا وہ اپنے آپ کو بھُول گیا۔ اور اپنی ذات سے بے خبر بنا۔ کیا یہ اندھیر نہیں ہے۔ مگر اس میں تعجب ہی کیا ہے؟ تعجب تو اُس وقت ہوتا۔ جب اس طرح نہ ہوتا۔ تم اپنے سامنے آئینہ رکھ کر اپنی اصلی ذات کی طرف سے غافل ہو کر اس کے عکس میں تفریح تلاش کرتے ہوئے بھُول جایا کرتے ہو۔ شیشہ میں کیا ہے؟ تمہارا ہی تو اُلٹا اور دوسری طرح کا عکس نظر آ رہا ہے۔ تم اُس کو اور کا اور سمجھتے ہو۔ بچہ اسی کے ساتھ کھیلنے لگتا ہے۔ منہ بناتا ہے۔ ٹھوڑی چڑھاتا ہے۔ ناک سکوڑتا ہے۔ آنکھیں دکھلاتا ہے جیسا کرتا ہے ویسا ہی اُس میں نظر آتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے واہ وا اُس میں بچہ ہے اور کھیلنے کُودنے کا خواہشمند ہے۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ میں آپ ہی آپ آئینہ نما۔ آئینہ میں رُو نما اور ذات حقیقی ہوتا ہُوا حق نما ہوں۔ کاش اگر گیان اور اگیان کی اصلیت کی تم کو خبر ہو جاتی۔ تو تم سمجھ لیتے۔ کہ اِن کی مراد کیا ہے ٭

سُنو! مزیدار قصّہ ہے ایک شیش محل تھا۔ اُس کے اندر ایک کُتّا داخل ہو گیا شیش محل کے شیشہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ وہ اب جدھر نگاہ کرتا ہے۔ کُتّے ہی کُتّے نظر آ رہے ہیں۔ اصل سے نقل۔ نقل سے نقل۔ ذات سے عکس اور عکس سے عکس بے شمار تعداد میں ہر چہار طرف نمایاں ہو گئے۔ کُتّے نے سمجھا (اس میں ہزاروں کُتّے ہیں)۔ وہ کبھی کسی کی طرف اور کبھی کسی کی طرف جھکتا ہے۔ اور ان کو دیکھ کر بھونکتا پھرتا ہے۔ اس اکیلے کُتّے کی آواز۔ آواز بازگشت بن کر سارے محل میں گُونج اُٹھی۔ حشر برپا ہو گیا۔ کُتّے ہی کُتّے اُس کے اندر نظر آ رہے ہیں۔ اور ہر چہار طرف شور مچ رہا ہے۔ مگر اصلیت کیا ہے؟ ایک سے انیک اور گیان سے اگیان پیدا ہونے کا دلچسپ نظارہ دیکھو اور سمجھو کہ حقیقت کیا ہے ٭

قصہ ہے۔ کسی جنگل میں ایک شیر رہا کرتا تھا۔ دن میں سینکڑوں جانوروں کو ہلاک کر ڈالتا تھا۔ جانوروں نے آپس میں مشورہ کیا۔ اور شیر سے جا کر کہا۔ تم ہمارے راجہ بن جاؤ۔ اور ضرورت کے مطابق روز ایک ایک جانور ہم میں سے خود تمہارے پاس آجایا کریں گے۔ ہم کو کھالیا کرنا اس طرح پر جنگل بھی ویران نہ ہوگا۔ آپ کی رعایا آباد رہے گی۔ اور آپ کی حکومت بھی قایم رہے گی۔ شیر نے اس رائے کو پسند کیا۔ اُس دن سے برابر ایک ایک جانور اپنی اپنی باری پر آجاتے اور شیر آرام سے رہتا۔ اتفاق کی بات چند روز بعد ایک خرگوش کے جانیکی باری آئی۔ وہ ذرا منچلا تھا۔ مرنے کا خواہشمند نہیں تھا۔ سوچا کیا تدبیر کروں۔ کہ میں بھی نہ مروں اور یہ بد بلا بھی جانوروں کے سر سے ٹل جائے۔ وہ ایک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگا۔ دیر ہوگئی۔ آخر ایک بات اس کی سمجھ میں آئی۔ اور وہ وقت مقررہ کے بعد شیر کے پاس آیا۔ شیر غصہ سے پریشان تھا۔ بھوک لگی ہوئی تھی۔ جھنجھلا کر بولا۔ دیر سے کیوں آیا۔ مکار اور عقلمند خرگوش نے جواب دیا۔ جہاں پناہ میں کیا کروں۔ راہ میں ایک شیر ملا وہ آنے نہ دیتا تھا جب میں نے اس سے کہا کہ میں اپنے راجہ کے پاس جا رہا ہوں۔ مجھ کو جانے دے۔ وہ بولا۔ کیا مجھ سے بھی کوئی زبردست شیر یہاں رہتا ہے۔ تو جا۔ اس کو خبر کردے کہ میں حریف کی صورت میں اُس کا دُشمن ہوں۔ پہلے وہ مجھ سے نپٹ لے۔ پھر حکومت کا دعوےٰ کرے۔ اسوجہ سے بات چیت کرتے ہوئے دیر ہوگئی۔ میں بالکل بے قصور ہوں۔ اب آپ شوق سے مجھ کو کھا لیجئے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ کا بہ حیثیت راجہ یہ دھرم ہے۔ کہ اپنے دُشمن کو پسپا کر کے تب دُوسرا کام لیجئے۔ تاکہ سلطنت میں خلل نہ واقع ہو۔ شیر کو حیرت ہوئی۔ غصہ سے بولا۔ چل مجھ کو دکھا دے پہلے میں اس کا کام تمام کر کے تب اور طرف توجہ کروں گا۔ خرگوش شیر کو ساتھ لایا۔ اور ایک صاف پانی کا کنواں دکھا کر اس سے کہا۔ آپ کا حریف اس میں رہتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو۔ وہ مجھ پر حملہ کر بیٹھے تو پھر آپ کو کسی اور جانور کی تلاش کرنی پڑے گی۔ اس کو للکاریئے۔

وہ باہر آ کر آپ سے لڑیگا۔ نادان شیر نے کنوئیں میں جھانکنا شروع کیا۔ اسی کا عکس پانی میں نظر آیا۔ اس نے سمجھا خرگوش سچا ہے للکارا اور اس کے گرجنے کی آواز ہر چہار طرف گونج اٹھی اور کنوئیں میں سے بصورت آواز بازگشت باہر آئی۔ شیر اپنے آپے سے باہر جاتا رہا۔ کنوئیں میں اچھال ماری اور برباد ہوگیا۔ خرگوش ہنستا اور مسکراتا ہوا اپنے ہمجنسوں کے پاس آیا۔ اور اُن کو تمام جنگل کے مکت اور آزاد ہونے کی خوشخبری سنائی۔ اب سوچو شیر دو نہیں تھے۔ ایک ہی تھا۔ وہ اپنے ہی عکس کے بھرم سے ہلاک ہوا۔ اسی طرح اودیت سے دویت بھکش پیدا ہوکر دکھ اور کلیش کا کارن بنتا ہے۔

تیسرا قصہ ایک ہاتھی کا ہے۔ کسی جنگل میں ایک لحیم و شحیم موٹا تازہ مغرور ہاتھی رہتا تھا۔ اس کا تن و توش دیکھ کر ایک گیدڑ اور لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ کہنے لگے کس طرح یہ مست اور متوالا ہاتھی مارا جائے۔ تاکہ اس کا گوشت ہمارے کھانے میں آوے دونوں ہی چالاک اور ہوشیار تھے۔ سوچ وچار سے سب کچھ ممکن ہے۔ ایک کمزور آدمی اگر عقل رکھتا ہو۔ تو دشمنوں کی کثیر جماعت کو چٹکی بجاتے ہوئے۔ خاک و خون میں ملا سکتا ہے۔ صرف عقل کی ضرورت ہے۔ عقل ایک دو نہیں ہزاروں تدبیریں سمجھا سکتی ہے۔ احساس اور غور کے پیدا ہونے اور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ دونوں دیر تک اس مضمون پر غور کرتے رہے۔ ادب کے ساتھ ہاتھی کے پاس گئے۔ اور کہنے لگے۔ مہاراج جی کی جے ہو۔ آپ کو قدرت نے ہم سب پر راج کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہمارا کوئی راجہ نہیں ہے۔ اگر آپ ہماری سنیں۔ تو لومڑی کو اپنا وزیر بنا لیں۔ اور گیدڑ کو سپہ سالاری عطا فرما دیں۔ اور ہم دونوں تمام جنگل کو آپ کا محکوم کر دیں گے۔ ہاتھی یہ بات سن کر خوش ہوگیا۔ کون شخص دنیا میں ایسا ہے۔ جس کو عزت اور حکومت پیاری نہیں ہے وہ بولا بہت اچھا۔ میں تمہاری رائے سے متفق ہوں۔ چلو۔ میرے سر پر تاج شاہی رکھو۔ اور اسی وقت میں تم کو وزارت اور سپہ سالاری کے عہدے منظور کرونگا

لومڑی بولی۔ جہاں پناہ! جنگل کے جانور اسوقت تک ہماری بات نہ مانیں گے۔ جب تک آپ کی خداداد طاقت کا تماشہ نہ دیکھ لینگے۔ مہاراج یہ دُنیا ایسی ہی ہے۔ یہ فطرتاً ظاہر پرست اور نمائش پسند ہے۔ قریب ہی ایک پھٹک شلا ہے۔ اس میں آپ ہی جیسا ایک ہاتھی رہتا ہے۔ اس سے مل کر ذرا زور آزمائی کیجئے۔ ہم دونوں آپ کے مددگار رہیں گے۔ ہاتھی نے کہا بہت اچھا چلو۔ تینوں پھٹک شلا کے پاس آئے وہ آئینہ کی طرح مصفّا تھی۔ ہاتھی نے اس میں اپنی ہی مورتی دیکھی۔ بھڑ بھیٹا۔ دانت ٹوٹ گئے۔ اور لڑتے لڑتے بے دم ہو کر گر پڑا۔ اپنی طاقت سے آپ مارا گیا۔ اور جب وہ مر گیا۔ لومڑی اور گیدڑ عرصہ تک خوش ہو کر اس کا گوشت کھاتے رہے۔ اب دیکھئے پتھر میں اور کچھ نہیں تھا۔ ہاتھی کی اپنی بے حرکت مورتی تھی۔ نادان نے کچھ نہیں سمجھا اور ناحق ہلاک ہُوا۔ اسے سادھو اسی طرح اس جگت کی لیلا ہے۔ بھرم اور اگیان اسی صورت میں اپنا کام کرتے ہیں۔

چوتھا قصّہ اور بھی مطلب خیز ہے۔ کسی آدمی نے ایک تنگ اور چھوٹے منہ کے گھڑے میں کچھ بیر رکھ چھوڑے تھے۔ ایک بندر کی نگاہ اُس پر جا پڑی۔ موقع کی تاک میں لگا رہا۔ جب آدمی کہیں کام کو نکل گیا۔ اُس نے جھٹ پٹ گھڑے کے اندر ہاتھ ڈال دیا اور مُٹھی میں تھوڑے سے بیر لیکر مُٹھی بند کر لی مُٹھی گھڑے سے نکالنا چاہتا تھا مگر وہ کیسے نکلے۔ کوششیں کرتا ہے۔ محنت کرتا ہے نہ مُٹھی باہر نکلتی ہے۔ نہ گھڑا الگ ہوتا ہے۔ اگر ایک ایک کر کے بیر نکال لیتا۔ تو آسانی سے اسکا کام ہو جاتا۔ مگر اگیان نے قید و بند کی حالت پیدا کر دی۔ وہ پھنس رہا۔ آخر وہ پریشان ہو کر مُٹھی کو گھڑے کے اندر پھنسائے ہوئے چلاتا ہُوا ادھر اُدھر پھرا کیا۔ اس بیر والے کو خبر ہوئی۔ اس نے آکر دو ڈنڈے سر پر رسید کئے۔ کھوپڑی پھٹ گئی۔ بندر مر گیا۔ یونہی مورکھ اس دنیا کے گھڑے میں اپنی زندگی کی مُٹھی پھنسا دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ دُنیا ہم سے چمٹی ہوئی ہے اور اپنے اگیان کو نہیں دیکھتے۔

پانچواں قصہ گو معمولی ہے۔ مگر بہت معنی خیز ہے۔ کہیں ایک گھومنے والی چرخی رکھی ہوئی تھی۔ اِس کے سر پر آم کا خوبصورت پھل دھرا ہُوا تھا۔ ایک طوطے کی نگاہ پڑی چرخی کے قریب اُڑ تا ہُوا آیا۔ پاؤدان پر پاؤں جمایا۔ پھل پر چونچ مارنے لگا۔ پاؤدان نیچے کی طرف گھوم گیا۔ اس نے دوسرے پاودان پر پاؤں دھر کر پھر چونچ مارنی چاہی۔ وہ بھی نیچے کی طرف کھسک گئی۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس طوطا پھڑ پھڑاتا ہُوا اسی طرح چرخی کے ساتھ پھنسا ہُوا اپنی جہالت کا تماشا دکھا رہا ہے۔ چاروں طرف تماشائی کے غٹ کے غٹ کھڑے ہوئے اس کی حرکت پر قہقہہ مار رہے ہیں نہ پھل ملتا ہے نہ چرخی کو چھوڑ سکتا ہے۔ یہ کیا ہے۔ کبیر صاحب پرم پُرش صدا دیتے ہیں اے چرخی کے طوطے! کس نے تجھ کو گرفتار کر رکھا ہے۔ کیا تو آپ ہی نہیں پھنس رہا ہے۔ یہ جیو پرج پرم اگیانی رنگدار طوطا ہے۔ جو کال بھگوان کے چکر کے پیٹ میں پھل کی خواہش سے پریشان ہے۔ سنت آزاد نورانی پرندے ہیں۔ جو پھل کے اوپر پرواز کرتے ہوئے ندا دیتے ہیں۔ اور اگیان کے پھندے سے اُس کو چھڑانا چاہتے ہیں۔

یہ شبد چھوٹے شبد کی تشریح ہے۔ سمجھنے والوں کے لئے ایک ضخیم دفترِ معرفت سے زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ اگر اس پر اچھی طرح غور کر لیا ہے۔ تو نہ کہیں بندھ ہے۔ نہ موکش ہے۔ نہ کسی نے کسی کو پھنسایا ہے۔ نہ کہیں کسی نے اپنا جال بچھا رکھا ہے۔ پرانی اپنے ہی گیان کے بس میں آکر پھنس رہے ہیں۔

کبیر صاحب سنت گورو کی ساکھی ہے:

اپنے اُرجھے اُرجھیاں دیکھے سب سنسار
اپنے سُرجھے سُرجھیاں یہ گورو گیان بچار

ستہتر واں شبد

آپن آس کیجے بہوتیرا (بہت اپنی امید) — کاہو نہ مرم پاوے ہری کیرا (کوئی بھید کا) ۱

اِندری کہاں کرے بشراما (آرام) — سو کہاں گئے جو کہتے راما ۲

سو کہاں گئے جو ہوئے سیانا — ہو مرتک وے پدھی سمانا (ہوکر مُردہ میں) ۳

رامانند رام رس چاکھے — کہیں کبیر ہم کہی کہی تھاکے ۴

مطلب صاف ہے۔(۱)۔ ہزار اُمید کرو۔ کسی کو رام کا بھید نہیں ملتا۔(۲)۔ اندریوں کو کس میں ئے کا بسرام ملتا ہے۔ اور وہ کہاں گئے۔ جو رام کہتے تھے۔ (۳)۔ جو بڑے سیانے تھے وہ کہاں گئے۔ وہ اُسی پد میں جا کر سما گئے (۴)۔ رامانند (کبیر صاحب کے گورو) رام رس کو چکھتے تھے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں ہم کہہ کہہ کر تھک گئے۔

اٹھہتر واں شبد

اب ہم جانا ہو ہری باجی کا کھیل

ڈنک بجائے دکھائے تماشا بہری سو لیت سکیل (ڈنکا — پھر مالک تماشہ وہ لیتا ہے سمیٹ)

ہری باجی سُر نرمُنی جھنڈے مایا چیٹک لایا
گھر میں ڈاری سبھے بھرمایا گیان ہردے نہیں آیا ۲
باجی جھوٹ باجیگر ساچا سادھن کی متی ایسی
کہیں کبیر جن جیسی سمجھی تاکی گتی بھو تیسی

مطلب صاف ہے ۔

اُناسیواں شبد

کہو ہو امبر کاسوں لاگا چیتن ہارے چیت سو بھاگا ۱
امبر مدّھے دیسے تارا ایک چیتے یک چیتاون ہارا ۲
جو کھوجو سو اُوہوں ناہیں سو تو آہی امرپد ماہیں ۳
کہہ کبیر پد بوجھے سوئی مکھ ہردیا جاکے یک ہوئی ۴

ترجمہ ۔ (۱) ۔ اے امرجیو! تو کس سے لگا ہے ۔ اے چیتنے والے! تو جلد چیت ۔ (۲) ۔ اسی تیرے امر رُوپ میں تارا دکھائی دیتا ہے ۔ (روشنی اور پرکاش ہے) اور اسی میں ایک چیتانیوالا اور چیتنے والا ہے (گورو اور چیلا دونوں تیرے ہی اندر ہیں) ۔ (۳) ۔ تو جو وہاں (اور جگہ) تلاش کرتا ہے ۔

دہاں کچھ نہیں ہے۔وہ (حقیقت) تو صرف امر پد میں ہے۔ (اور امر پد تجھ میں تیرے اندر ہے)۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اس پد کو وہی سمجھیگا۔ جس کے دل اور زبان ایک ہیں۔

اسیواں شبد

بندے کرے آپ نبیرا

آپ جیت لگھو آپ ٹھور کرد موئے کہاں گھر تیرا ۱

یہی اودہیر نہیں چینہو پرائی انت کوئی نہیں تیرا ۲

کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! کٹھن کال کو گھیرا ۳

ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔

اکیاسیواں شبد

تُو۔ تو۔ ررا ممّا کی بھانتی ہو سب سنت اُدھارن چوری ۱

بالمیک بن بوئیا چینی لیو شکد یو

کرم بنورا ہوئی رہا شوت کاتے جیدیو ۲

تین لوک تانا تنو برہما وِشنو مہیش

۳ نام لیت مُنی ہاریا سُرپتی سَکل نَریش
جِن جِبھے گُن گائیا بِن بستی کا گیہہ
۴ سُونے گھر کا پاہُونا تا سُوں لاوے نیہہ
چاری بید کنیڈا کیو نِرنکار کیو رانس
۵ بلتے کبیرؔ چوندری پہرے ہری کا داس

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ (رام میں دو حرف رَ۔ مَ ہیں) تُم رَ مَ کی طرح ملے جُلے رہو۔ (مالک سے الگ نہیں ہو)۔ سُنو سنتوں نے تمہارے پہننے کے لئے چُوزی (ساڑی) بنائی ہے۔ (یعنی بھگتی کا مارگ دکھایا ہے)۔ (۲)۔ والمیک نے رام نام کے کپاس کی کھیتی کی جنگل میں بیج بویا۔ شُکدیو نے کپاس کو چُنا۔ اُس میں سے اُس کا بنولہ جو کرم ہے۔ وہ تو الگ رہا۔ جَےدیو نے سُوت کاتا۔ (۳) اور۔ برہما۔ وِشنو۔ مہیش۔ یعنی رج۔ ست۔ تم کے تین کھونٹی میں تانا تن کر رکھ دیا۔ مُنی۔ اندر۔ راجا سب اُس کا نام لے لے کر ہار گئے۔ مگر وہ پراپت نہ ہُوا۔ کیونکہ ابھی اُس کا تانا ہی تنا گیا ہے۔ (۴)۔ اور بغیر زبان کے گن گاتے ہوئے (یعنی اجپا جاپ کرتے ہوئے) بغیر بستی کے گھر کا دھیان لگایا۔ اور برہم جو شُونیہ کے گھر کا مہمان ہے اُس سے پریت لگائی (اُن کی حد صرف یہاں ہی تک ہے۔)۔ (۵)۔ چار دیدوں نے اب اُس تانا کا کینڈ اکیا۔ اور نرنکار کے راچھ کیا۔ یہ سب ہو گیا۔ آخر میں کبیر صاحب نے اُس کی چوزی یعنی ساڑھی بنا دی۔ جس کو ہری کے داس پہنتے ہیں یعنی بھکتی کے پینتھ کو بہت سہل

کر دیا۔

بیاسیواں شبد

تم یہی بدھی سمجھو لوئی۔ گوری مکھ مندر جا گے ۱
یک سگن کھٹ چکر ہی بیدھ۔ ہے بن پرش کو لھو ما بجے
برہمے پکری اگنی میں ہومے مچھ گگن چڑھی گا جے ۲
نت اماوس نت گرہن ہوئی راہو گراسے نت دو بجے
سر بھی بھکشن کرت بید مکھ گھن برسے تن چھیجے ۳
تر کٹی کنڈل مدھ مندر باجے او گھٹ امبر بھیجے
پوہومی کے پانی امبر بھر یا ای اچرج کا بیجے ۴
کہیں کبیر سنو ہو سنتو یوگن سدھ پیاری
سدا رہے سکھ سنجم اپنے بسودھا آدی کماری ۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ اے لوگو! تم اس طرح سمجھو کہ گوری جو مایا ہے۔ اس کے منہ میں مردنگ بجتا ہے۔ یعنی وہی سب کچھ کرتی ہے۔ اور اسی کے سلسلہ میں سارا کام ہوتا ہے۔ یہ شبد وغیرہ سب آدی مایا کے زبان سے نکلتے ہیں۔ (۲)۔ سگن اپاسک کھٹ چکر کو بیدھتے ہیں

وہ بیل کو نہیں دھوتا بلکہ اُلٹے کو ٹھو کو ما نجتا ہے ۔کہنے کا مطلب یہ ہے
کہ یہ شریر ہی کو اردگیہ اور سیدھی والا بنانا چاہتے ہیں ۔ اور آتما کا انکو
خیال نہیں رہتا ۔ اور یہ بھیر جو بیرج ہے ۔ اُسی کو تر کُٹی کے اگنی کُنڈ
میں ڈال کر آہوتی کرتے ہیں ۔ اور سُرت یعنی توجہ کی مچھلی کو آسمان پر چڑھاتے
ہیں ۔ یعنی کھٹ چکر کو بیدھ کر سُرت کو اُوپر کی طرف لیجاتے ہیں ۔ (۳)۔
روز ان کے یہاں گرہن اماوس لگا رہتا ہے ۔ اور راہو ہمیشہ دوتیج
کو گرسن کرتا رہتا ہے ۔ یعنی جس وقت یہ پُتلیوں کو کھینچکر شیو نیتر میں
جما کر دھیان کرتے ہیں ۔ وہی گرہن ہے ۔ کیونکہ روز ابھیاس میں چندرلین
لگتا ہے ۔ اور راہو روپی کال برہمہ کا دھیان دوتیج روپی آتما کو گرسن
کر لیتا ہے ۔ اور سُر بھی گائے جو کنڈلنی ہے ۔ اُس کا منہ ترکُٹی کے استھان
پر کھُل جاتا ہے ۔ اور بید مُکھ سے چُوتے ہوئے امرت کو پی جاتی ہے ۔ جو دماغ
کی طرف سے برستا ہے ۔ اور شریر کمزور ہو جاتا ہے ۔ (۴)۔ جب سُرت
کی اندر چڑھائی ہوتی ہے ۔ تو ترکُٹی منڈل کے درمیان مردنگ کی آواز
اُدم اُدم سنائی دیتی ہے اور اُس کا اثر کل جسم پر پڑتا ہے ۔ اور یہ
اُس کے اثر کے پانی سے گویا تر بتر ہو جاتا ہے ۔ اور کنول روپی ترکُٹی کے
پھُول کے پانی سے شریر بھر جاتا ہے ۔ یہ تعجب کی بات کس سے کہیں ۔ (۵)
کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ اے سنتو! یوگی کو سِدھی پیاری ہے ۔ اور وہ
اسی کے سنجم کے سُکھ میں مست اور خوش رہتا ہے ۔ اور مایا رُوپی بسودھا
کماری کی کماری ہی بنی رہتی ہے کیونکہ اِس سدھی شکتی روپی
مایا کو کون بھوگتا ہے ۔

کہنے کی غرض یہ ہے ۔ کہ یوگ کا مقصد اگر سدھی شکتی ہے ۔ تو وہ

روحانیت کی نظر سے کچھ نہیں ہے ؛

تراسیواں شبد

۱ بھُولا وے احمک (احمق) نادانا تم ہردم رام ہی نہ جانا
برِبس (زبردستی) آنی کے گائے پچھاری گلا کاٹی جیو آپ لیا
۲ جِیئت جیو مُردا (مُردہ) کری ڈارا تِس کو کہت (کہتے ہے) ہلال (حلال) کیا
جا ہی ماس کو پاک کہت ہیں تا کی اُتپتی سُن بھائی
۳ رَج بیرج سوں ماس اُپانی ماس ناپاک سو تُم کھائی (گوشت پیدا ہوا گوشت)
اپنو دوش کہت (کہتے ہے) نہیں احمک (احمق) کہت (کہتا ہے) ہمارے بڑن کیا
۴ اُس کی کھُون (خون) تمہاری گردن جِن تم کو اُپدیش دیا (بزرگوں نے)
سیاہی گئی سپیدی آئی دِل سپید ا جھوں نہ ہُوا
۵ روجا (روزہ) نماج (نماز) بانگ (اذان) کیا کیجے ہُجرے (حُجرہ) بھیتر (آج ہی) بیٹھ مُوا
پنڈت بید پُوران پڑھے اور مُلتا (مولوی) پڑھے کرانا (قرآن)
۶ کہیں کبیر وے نرک گئے جن ہر دم رام ہی نہ جانا

مطلب صاف ہے ؛

چوراسیواں شبد

کاجی تُم کون کتاب بکھانی

(قاضی)

جھکھت بکت رہو نِس باسُر متی ایکو نہیں جانی ۱

(بکتے جھکتے) (رات دن) (عقل)

سُنکتی انومانے سُنت کرت ہو میں نہ بد ونگا بھائی

(سنت) (مانونگا)

جو کھدائے تیر سنتی کرتے تو آپ کاٹ کیوں نہ آئی ۲

(خدا) (سنت)

سُنتی کرائے تُرک جو ہونا اورت سوں کا کہئے

(سنت) (مسلمان) (عورت) (کو) (کیا)

اردھ شریرا ناری بکھانے تاتیں ہندو رہیئے ۳

(یقیناً) (جسم) (عورت) (اُس سے)

گھالی جنیوُ براہمن ہونا میہری کا پہرایا

(ڈال کر) (عورت) (کیا) (پہنایا)

اُو تو جنم کی شُدرانی پروسے تم پانڈے کیوں کھایا ۴

(کھانا پروستی ہے)

ہندو تُرک کہاں تے آیا کِن یہ راہ چلائی

(سے) (کس نے)

دِل میں کھوج کھوج دِل ہی میں بھست کہاں کن پائی ۵

(بہشت)

چھاڑو پسارا رام بھجو بورے جور کرت ہو بھاری

(جور ظلم)

کبیر نہ اوٹ رام کی پکڑی انت چلا پچ ہاری ۶

(پریشان ہو کر)

مطلب واضح ہے۔

پچاسیواں شبد

بھولا لوگ کہے گھر میرا
جا گھر واہیں بھولا ڈولے سو ناہیں گھر تیرا ۔۔۔۔۔۔۔ ۱
ہاتھی گھوڑے بیل باہنو سنگرہ کیو گھنیرا
بستی میں سے دیو کھدیری جنگل کیا بسیرا ۔۔۔۔۔۔۔ ۲
گانٹھی باندھی کھرچ نا پٹھیو بہر کیو نہیں پھیرا
بی بی باہر حرم محل میں بیچ میاں کا ڈیرا ۔۔۔۔۔۔۔ ۳
نو من سوت اُرجھی نہیں سُرجھے جنم جنم ارو جھیرا
کہیں کبیر سنو ہو سنتو یہ پد کرو نبیرا ۔۔۔۔۔۔۔ ۴

ترجمہ و تشریح ۔ (۱) لوگ بھول کر کہتے ہیں کہ گھر میرا ہے جس گھر میں تم غرور اور ناز سے پھرتے اور ٹہلتے ہو وہ گھر تمہارا نہیں ہے ۔ (۲) ہاتھی گھوڑے ۔ بیل ۔ سواری سب کچھ اکٹھا کر لیا ۔ (مگر جب مر گئے) بستی ہے نکال دیا ۔ او جنگل میں جگہ دی گئی ۔ (۳) ۔ نہ کچھ اپنی گرہ میں ہے نہ کوئی وہاں خرچ بھیجتا ہے اور نہ کوئی وہاں جاتا ہے ۔ بیوی تو حرم اور محل میں ہے ۔ اور میاں کا ڈیرا بیچ جنگل میں ہے ۔ (۴) ۔ کرم کا نومن سوت الجھتا ہی رہتا ہے سلجھتا نہیں ۔ اور جنم جنم کی الجھنی ہے ۔

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو! اِس پد کو سمجھو:

چھپاسیواں شبد

کبیرا تیرا گھر کندلا میں یا جگ رہت بھُلانا
گورو کی کہی کرت نہیں کوئی امہل مہل دیوانا ۱
سگل برہمہ میں ہنس کبیرا کاگن چونچ پسارا
من مت کرم دھرے سب دیہی ناد بندو بستارا ۲
سگل کبیرا بولے بانی پانی میں گھر چھایا
اننت لوٹ ہوت گھٹ بھیتر گھٹ کا مرم نہ پایا ۳
کامنی رُوپی سگل کبیرا مرگا چرندا ہوئی
بڑ بڑ گیانی منی ور تھاکے پکڑی سکے نہیں کوئی ۴
برہما برُن کوبیر پُورندر پیپا پرہلاد چاکھا
ہرناکش نکھ اُدر بدارا تن ہُو کو کال نہ راکھا ۵
گورسکھ ایسو دت دِگمبر نام دیو جیدیو داسا
اُن کی کھبری کہت نہیں کوئی کہاں کئے ہیں باسا
چوپر کھیل ہوت گھٹ بھیتر جنم کے پاسا ڈارا

دم دم کی کوئی کھبری نہ جانے کری نہ سکے نروارا ۷
چاری دشامیں منڈ رچو ہے رُدم شام بچ ڈلی
تا اوپر پچھو اجب تماشا مارے ہے یم کلی ۸
سب اوتار جا سوہی منڈل اننت کھڑو کر جورے
اُد بُھت اگم اتھاہ رچو ہے ای سب شوبھا تورے ۹
سگل کبیرا بولے بیرا اجہوں ہو ہشیار آستری
کہیں کبیر گورو سگی درپن ہر دم کرو پکارا ۱۰

ترجمہ معہ تشریح۔(۱)۔اے کبیر! تیرا گھر کیچڑ (دلدل) میں ہے۔ تو اس دُنیا میں کیوں بھُولا ہے۔ کوئی گورو کی تعلیم پر نہیں چلتا۔ سب موقع بے موقع دیوانے بنے رہتے ہیں۔(۲)۔اس تمام برہمہ (برہمانڈ) میں ایک کبیر ہی ہنس ہیں۔ باقی سب کوّے ہیں۔(جو ناجائز غذا کے لئے) چونچ پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور (گورومت کو چھوڑ کر) من مت ہو کر کرم کرتے رہتے ہیں۔ اور ناد بند کے بستار میں جنمتے مرتے رہتے ہیں۔(۳)۔کبیر سب کو ایک بانی بولتے ہیں۔ کہ تم لوگوں نے سیلاب کی راہ میں گھر چھایا ہوا ہے بیشمار لوٹ ہو رہی ہے۔ اور وہ لوٹ تمہارے ہی اندر ہو رہی ہے۔(کیونکہ سیلاب تمہارا دل ہی میں ہے۔) مگر کسی کو اس دل کی خبر نہیں ملتی۔(۴)۔اے کبیر! کامنی یعنی ستری روپی مایا ہرن وغیرہ کی صورت میں سب کو چرتی جا رہی ہے بڑے بڑے گیانی۔ منی تو تھک گئے۔ مگر کوئی بھی اسکو پکڑ نہ سکا۔(۵)۔ برہما۔ وِشنو۔ کبیر اندر پیپا پرلاد بھگت سب (جلتی کے رس کو)

چکھا۔ مگر خبر نہیں کہاں گئے۔ (جس نرسنگھ نے) ہرناکش کا پیٹ اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا تھا۔ اُس کا بھی تو پتہ نہیں ہے۔ (۶)۔ گورکھ ناتھ۔ یوگی دتاترے۔ اور بھوت۔ نام دیو۔ اور جید یوجی ایسے داس اور سیوک کی خبر نہیں ہے۔ کہ کہاں سکونت رکھتے ہیں۔ (۷)۔ اس دل کے اندر چوپڑ (چوسر) کا کھیل ہو رہا ہے۔ اور جنم کا پانسا ڈالا جا رہا ہے۔ دم کے دم میں کیا ہو جائے گا۔ کوئی نہیں بتا سکتا۔ (یعنی جیو زرد اور گوٹوں کی طرح جنمتی اور لال ہو ہو کر مرتی کٹتی رہتی ہے۔) (۸)۔ (اُسی چوسر کا تلازمہ ہے جس کی بساط میں چار اطراف ہوتے ہیں۔ اور بیچ میں گوٹ رکھنے کی جگہ رہتی ہے) چاروں طرف منڈپ رچے گئے ہیں۔ اِدھر اُدھر شام اور روم ہیں اور بیچ میں دِلّی ہے۔ اس کے اوپر عجیب کھیل ہے۔ جہاں سے جمراج اپنے نکل کو مرد کر ان کو بچاتا اور مارتا کوٹتا رہتا ہے۔ (چونکہ اوپر کی کڑی میں دلدل اور سیلاب کا تلازمہ بیان کرتے آئے ہیں۔ یہاں دکھاتے ہیں کہ گوٹ چاروں طرف سے گھوم پھر کر بیچ (دِلّی) میں آئی۔ اور پھر وہاں از سرِ نو جمراج کی شکار ہوئی۔) (۹)۔ یہ سب اوتار اُس کے ہیں۔ جس نے بے شمار پرتھوی منڈل جوڑ جوڑ کر بنائے ہیں۔ اور ان کی کاریگری اگم اور اتھاہ ہے۔ اور یہ سب اُسی کی شوبھا سے شوبھایمان ہو رہے ہیں۔ (۱۰)۔ سب کو کبیر پُکار کر کہتے ہیں۔ کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ کبیر گورو کا سروپ چیتن کیا ہوا صاف ستھرا آئینہ ہے۔ اُس میں اپنے آدرش اور معراج کی جھلک دیکھو اور ہر دم اُسی گورو کے روپ کو پکارو۔ یعنی اُس کا تصور اور سمرن کیا کرو۔

ستاسیواں شبد

کبیرا تیرو گھر کند لا میں منے اہیرا کھیلے
دلو داری آنند میرگا رُچی رُچی شر میلے ۱
چیتیت راول پاوَن کھنڈا سہج ہی مُول باندھے
دھیان دھنش دھری گیان وان بن یوگ سار شر سادھے
کھٹ چکر بیدھی کمل بیدھو جیب جائے اُجیاری کینہا
کام کرودھ اردو لوبھ موہ سے ہانکی ساوج دینہا
گگن مدّھے روکنی دوارا تہاں دِوس نہیں راتی
داس کبیر جائے سو پہنچیو سیب بچھڑے سنگ سنگھاتی

ترجمہ و تشریح۔(۱) اے کبیرا تیرا گھر دلدل میں ہے۔ اور تیرا من گھر ہی میں شکار کھیلتا رہتا ہے۔ لذات نفسانی اور سنسار کے بھوگ ولاس یہ چرند (ہرن) ہیں۔ اور اِن ہی کو وہ اپنے پسند کے موافق مارتا رہتا ہے۔ یعنی اِن کے بھوگ ولاس میں پڑا رہتا ہے۔ (لیکن جب)۔(۲) اس شکاری من کو آتما اُجہ کا چیت آتا ہے۔ تب یہ پاکی و پاکیزگی کا کنٹھا باندھتا ہے۔ اور یوں ہی اُس کی جڑ کو مضبوطی سے باندھتا ہے۔ دھیان کی کمان گیان کا جنگل اور یوگ کے تیر سے کام لیتا ہے۔ (۳)۔ اب اِندیوں کے

بھوگ ولاس کو چھوڑ دیتا ہے۔ کھٹ چکر کو بیدھتے ہوئے جب سہس دل کمل پر آکر دھیان لگاتا ہے۔ تب روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کام کرودھ لوبھ۔ موہ سب کو ہانک کر بھگا دیتا ہے۔ (۴)۔ گگن کے درمیان جو دسواں دوار ہے۔ اور جہاں روکنے والا پھاٹک ہے۔ (جب من شکار کھیلتا ہوا وہاں پہنچتا ہے۔ تو) وہاں نہ رات ہے نہ دن ہے۔ (من کے پہنچتے ہی) کبیر اس جگہ جاکر داخل ہو گئے پھر سب دنیا کے سنگی ساتھی بچھڑ جاتے ہیں۔

اٹھاسیواں شبد

ساوج نہ ہوئی بھائی ساوج نہ ہوئی واکی ماس بھکھے سب کوئی
ساوج ایک سکل سنسارا ابی گتی واکی جاتا ۱
پیٹ پھاڑی جو دیکھے بھائی آہی کریج نہ آتا ۲
ایسی واکی ماس رے بھائی پل پل ماس بکائی
ہاڈ گوڑے گھور لوا سے آگی دھنواں نہیں کھائی ۳
شر او سینگھ کچھو نہیں واکے پونچھ کہاں وہ پائی
سب پنڈت ملی دھندے پریا کبیرا بنوری گائی ۴

(بین السطور حواشی: شکار — شکار — اس کا گوشت کھاتے — شکار — پھاڑ کر — ہے کلیجے — نہیں — آنت — اس کی گوشت — گوڑ نے میں پھینکدیا — آگ — فروخت ہو — سر — اور سینگ — اس کے — پڑگئے — ایک طرح کا راگ)

ترجمہ معہ تشریح۔(۱)۔ وہ شکار نہیں ہے۔ مگر سب اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ (یعنی مایا اس میں کچھ نہیں ہے مگر سب اس کی لالچ میں پڑے ہیں)

(۲)۔ تمام دُنیا میں وہی شکار ہے۔ اور اُس کی بات عجیب ہے۔ لیکن جب اُس کے پیٹ کو چیر کر دیکھیں تو کلیجے میں ایک آنت بھی نہیں نظر آئے گی (یعنی اصل میں وہ کچھ نہیں ہے۔ مگر بھاستی ہے۔)۔ (۳)۔ اُس کا گوشت پل پل دُنیا میں بکتا ہے۔ ہڈی۔ پاؤں کو گھور یعنی کوڑے میں پھینک دیتے ہیں۔ اور آگ اور دھواں کے بغیر اس کا گوشت پکتا ہے۔ (یعنی باوجود نہ ہونے کے اُسی کا کاروبار ہوتا ہے۔ اور ہڈی پاؤں کچھ بھی اُس کے نہیں ہیں۔ اور نہ اس کا گوشت آگ اور دھواں میں سیجھتا ہے)۔ (۴)۔ (اس کے سوا) اُس شکار کے سر میں سینگ بھی نہیں ہے۔ اور نہ اُس کے پُونچھ ہے۔ مگر تمام پنڈت اُسی کے پُوجا دھندے میں لگے ہوئے ہیں۔ کبیر (یہ حالت دیکھ کر) بنوری گا رہے ہیں۔ (بنوری جولاہوں کا بنایا ہوا گیت ہوتا ہے۔ جسکو پچرا بھی کہتے ہیں) ؂

نواسیواں شبد

سُو بھاگے کیہی کارن لوبھ لاگے رتن جنم کھوئے

پُورب جنم بھُومی کے کارن بیج کاہے کو بوئے ۱

پانی سے بُنج پنڈے ساجے اگنی ہی گنڈ رہایا

دس مہینے ماتا کے گربھ گڈھی بہر لاگی لی مایا ۲

بالک سے پُنی بردھ ہُوا ہے۔ ہوئی رہے سو ہوئے

جب یم اے ہے باندھے بے جے ہے نین بھری کا روئے ۳
جیون سکے جنی آشا راکھو کال گہے ہے سواسا
باجی ہے سنسار کبیرا چت چیتی ڈارو پاسا ۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ نیک بختو! کس واسطے لوبھ و لالچ میں مبتلا ہوئے اور رتن روپی جنم کو کھو بیٹھے۔ پہلے جنم کے سنسکار روپی زمین میں پھر دوبارہ کیوں ویسا ہی بیج بویا۔ (۲)۔ پانی سے تیر اشریر بنا۔ پھر وہ جٹھر اگنی یعنی پیٹ کی اگنی میں ڈالا گیا۔ دس مہینے بعد ماتا کے گربھ سے نکل کر پھر مایا کے چکر میں آگیا۔ (۳)۔ بچہ سے پھر بوڑھا ہوا۔ جو ہونا تھا وہ تو ہوگیا۔ جب موت میں جمراج آ کر مشکیں کسیگا۔ آٹھ آٹھ آنسو آنکھوں سے روئیگا (۴)۔ زندگی کی اُمید مت رکھو۔ کیونکہ کال نے سر کے بال پکڑ رکھے ہیں۔ اے کبیر! یہ دُنیا طلسم ہے۔ اور شعبدہ کی بازی ہے چیت کر پانسہ ڈالو۔ تاکہ جیت ہو جائے۔ ورنہ جو ہارے تو پھر وہی آواگون کا چکر رہیگا۔

نوے واں شبد

سنت مہنتو سمرو سوئی کال پھانس سوں باچا ہوئی ۱
دتا ترے مرم نہیں جانا متھیا سواد بھولانا
سلل متھی کے گھرت کو کاڈھیو تاہی سمادھی سمانا ۲

گورکھ پون رکھے نہیں جانا یوگ یکتی انو مانا
ردھ سدھ سنجم بہوتیرا پار برہمہ نہیں جانا ۳
دسشٹ سریشٹ وڈیا سمپورن رام ایسو سکھ ساکھا
جاہی رام کے کرتا کہئے تن ہو کو کال نہ راکھا ۴
ہندو کہے ہم ہی لے جاروں ترک کہے مور پیر
دونوں آئے دین میں جھگڑیں ٹھاڑھے دیکھیں ہنس کبیر ۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ سنتو۔ مہنتو! تم اُسی کو سمرو۔ جس کو کال کی پھانس سے نجات ہوئی ہو۔ سُنو (۲)۔ دتا ترے رشی (جن کو گیانی سمجھتے ہو۔) وہ بھی مرم سے واقف نہیں تھے۔ فضول اور متھیا (وچار کے) لذت میں بھول گئے۔ (یہ متھیا وچار کیا ہے؟) پانی کو متھ کر اُس سے گھی کو نکالتا ہے۔ اور وہ اسی (وچار کی) سمادھی میں محو ہو گئے۔ (۳)۔ گورکھ ناتھ نے پران کی رکشا کا مرم نہیں جانا۔ صرف یوگ یکتی کا قیاس ہی کیا۔ ردھی سدھی اور بہتیرے سنجم میں پھنس گئے۔ اور پار برہمہ کے گیان سے نا واقف رہے۔ (۴)۔ وسشٹ رشی کو سریشٹ وڈیا میں پورن کہتے ہیں۔ جس کے رام ایسے شاگرد ہوئے ہیں۔ اِن رام کو لوگ کرتا کہتے ہیں۔ مگر کال سے اُن کو نجات نہیں ملی۔ وہ بھی مر کے (پس تم ایسے آدمیوں کو کیا گورو دھارن کرتے ہو) گورو دھارن کرو ہنس کبیر کو جن کو موت اور کال نہیں ہے۔ (۵)۔ کبیر صاحب کی نسبت ہندو کہینگے۔ کہ ہم جلاویں گے۔ اور مسلمان کہیں گے۔ کہ ہمارے پیر ہیں۔ (ہم دفن کریں گے) دونوں مرنے والے

جھگڑیں گے۔ اور ہنس کبیر اُن کی لیلا کھڑے ہوئے دیکھیں گے۔

اکیانوے واں شبد

جو دیکھا سو دُکھیا دیکھا تن دھری سُکھیا نہ دیکھا
اُدے استی کی بات کہت ہوں تاکر کرد بویکا ۱
پائے باسے سب جگ دُکھیا کیا گرہی بیراگی
شُکا چاریہ دُکھ ہی کے کارن گربھے مایا تیاگی ۲
یوگی دُکھیا جنگم دُکھیا تاپس کے دُکھ دُونا
آسا ترشنا سب گھٹ بیاپے کوئی محل نہیں سُونا ۳
سانچ کہوں تو سب جگ کھینچے جھوٹ کہو نہیں جائی
کہیں کبیر تیئی بھئے دُکھیا جن یہ راہ چلائی ۴

ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔

بانوے واں شبد

ناؤ من کو جیھو ہے بھائی تن چھوٹے کہاں سمائے

سنک سنندن جیدیو ناما　انبریش پرہلاد سُدا ما　۲
بھگت سہی من اُن ہو نہ جانا　بھگتی ہیت من اُن ہو نہ گیانا　۳
بھرتھری گورکھ گوپی چندا　تا من ملی ملی کیو انندا　۴
جا من کے کوئی جان نہ بھیوا　تا من مگن بھئے شکدیوا　۵
شیو سنکادک نارد شیشا　تن بھیتر من اُن ہوں نہ پیکھا　۶
ایک نرنجن سکل شریرا　تا ئیں بھرمی بھرمی رہل کبیرا　۷

ترجمہ - مطلب صاف ہے - کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ جتنے بھگت رشی منی ہوئے ہیں - سب من کے تماشے میں پھنسے رہے ہیں - سارے شریروں میں ایک من ہے - اور اسی کے مزے میں جیو بھرم رہا ہے - اس کو سمجھنا چاہئے :-

---

ترانوے واں شبد

بابو ایسو ہے سنسار تہارو اے کلی ہے بیوہارا
کو اب انکھ سہے پرتی دن کو ناہیں نہ رہنی ہمارا　۱
سمرتی سو بھاو سبے کو اوجانے ہردیا تو نہ بوجھے
نرجیو آگے سرجیو کتھاپے لوچن کچھو نہ سوجھے　۲
تج امرت بش کا ہے کو انچوے گانٹھی باندھو کھوٹا

چورن کو دیئے پاٹ سنگھاسن سا ہُو کو کینھو اوٹا ۳
کہتہ کبیر جھوٹھو مِلی جھوٹھا - ٹھگ ہی ٹھگ بیوہارا
تین لوک بھری پور رہو ہے ناہیں ہے پتیارا ۴

ترجمہ و تشریح - بھائی! تمہارا سنسار ایسا ہے اور کلی جُگ کا بیوہار بھی ایسا ہی ہے - کون رات دن بھرم میں پڑا رہتا ہے - یہ ہمارا اصول نہیں ہے - (۲) - لوگوں کی جیسی عادت پڑ گئی ہے - ویسے ہی وہ سمرتی سو بھاو سے کام کرتے رہتے ہیں - مگر دِل کے جوہر پر کوئی غور نہیں کر سکتا - اِن ناداتوں کو دیکھو) بیجان دیوی دیوا کے سامنے جاندار کو ذبح کرتے ہیں - اِن کو آنکھوں سے کچھ نہیں دکھائی دیتا - (۳) - امرت کو چھوڑ کر زہر کو پیتے ہیں اور اپنی گانٹھ میں کھوٹا سکہ روپیہ پیسہ / باندھتے ہیں - چور جو کرم کانڈی گورو ہیں - اُن کو تو عزت کے ساتھ تخت و سنگھاسن پر بٹھاتے ہیں - اور جو اعتبار والے ایماندار سادھو مہاتما ہیں - ان کو کنارے کر دیتے ہیں - اور چھپا دیتے ہیں - (۴) - کبیر صاحب فرماتے ہیں جھوٹوں سے جھوٹے ملے ہیں - اور ٹھگ کا ٹھگ کے ساتھ بیوہار ہو رہا ہے - تین لوک اسی طرح کے آدمیوں سے بھرا ہے - اعتبار والا کوئی نہیں ہے ؛

چورانوے واں شبد

کہو نرنجن کونی بانی

ہاتھ پاؤں مُکھ سمرن نہ جہیا کا کہی چہو ہو پرانی ۱
جیوتی ہی جیوتی جیوتی جو کہئے جیوتی کون سہدانی
جیوتی ہی جیوتی دسے مارے تب کہاں جیوتی سمانی ۲
چاری بید برہما نج کہیا تن ہو نہ یاگتی جانی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! بوجھو ہو پنڈت گیانی ۳

ترجمہ اور تشریح۔ (۱)۔ اے جیو! تم نرگن برہمہ کو کس لفظ سے پرگٹ کروگے۔ کیونکہ جب اُس کے ہاتھ پاؤں مُنہ کان زبان کچھ بھی نہیں ہے تو پھر اس کا سمرن کیسے کروگے (اُس کا تو تم کو انومان بھی نہ ہوگا)۔ (۲)۔ اگر کہو وہ روشنی ہے تو روشنی کی نشانی کیا ہے؟۔ کیونکہ اس میں تو ایک جوتی کے بعد دوسری جوتی کا خیال پیدا ہوتا جائیگا۔ اور ایک خیال دوسرے کو کھاتا جائیگا۔ آخر میں وہ جوتی کہاں سمائیگی۔ (نہ نرگن نہیں ہوا بانی کا وشے بن گیا۔ حالانکہ کہا گیا ہے۔ وہ آکار والا نہیں ہے۔ جوتی میں تو آکار ہوتا ہے)۔ (۳)۔ برہمانے چار وید بتائے اُن کو بھی اصلیت پتہ نہیں لگا۔ کیونکہ وہ بانی ہی میں پھنسے رہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ گیانی پنڈتو! اس کا وچار کرو۔

بیجانوے واں شبد

کو اَس کرے نگر کوتوَلیا ماسُ پھیلا گدھ رکھوریا

۲ مُوس بھَو ناو مجاری کنڈہریا سووے داڈُر سرپ پہریا
چوہا بھَوا کشتی بلی مینڈک سانپ چوکیدار

۳ بَیل بیائے گائے بھئو بانجھا بچھوے دُہیا تن تن سیانجھا
بچھڑے دوہا جاتا ہے تین تین وقت

۴ نِت اُٹھی سنگھ سیار سون جُوجھے کبیر کا پد جن برلا بوجھے
روز اُٹھ کر شیر گیدڑ ساتھ لڑے کلام بھگت شاذ

ترجمہ و تشریح۔ (۱) یہ شریر نگر ہے۔ اس کی کوتوالی یعنی رکھوالی کون کرے ماس روپی بھوگ ولاس اور اندری سواد پھیلا ہؤا ہے۔ من کوان کی طرف سے کیسے روکا جائے۔ (۲) اتناشا ہے، چُوہا روپی مانش جنم بھوساگر سے ترنے کی) ناو یعنی کشتی ہے۔ مگر اُس کے ساتھ مایا روپی بِلّی لگی ہوئی ہے۔ وہ بچے تو کیسے بچے۔ جیو روپی مینڈک سو رہا ہے۔ اور کال روپی برہمہ سانپ اُس کی حفاظت میں ہے۔ (۳) بیل بچہ دیتا ہے اور گائے بانجھ ہو گئی ہے۔ اور بچھڑے کو تین تین وقت دوہا جاتا ہے۔ رگائے ہے گایتری جس نے اصلیت کو چھپا رکھا۔ بیل ہوئے شبد برہم یا مہا واک جو بچہ روپی ارتھ پرگٹ کرتا ہے اور اُس کے نیچے ہوئے گرنتھ جو ست رج تم کی درشٹی سے تین تین دفعہ دوہے جاتے ہیں۔ جیسا ہے ویسا ارتھ لگاتا ہے۔) (۴) شیر روز اُٹھ کر گیدڑ سے لڑتا ہے۔ کبیر صاحب کا پد کوئی شاذ ہی سمجھتا ہے۔ شیر ہے گیان اور گیدڑ ہے بیفکی مان میں روز ہاتھا پائی ہؤا کرتی ہے) ؛

چھیانوے واں شبد

کاہی رو دُھوگے بہوترا بہت گئے پھرے نہیں پھیرا

۲ ہمری بات تب تیں نہ سنبھارا بات گربھ کی تیں نہ بچارا
۳ اب تیں رودیا کا تیں پایا کیہی کارن تیں موہی رووایا
۴ کہیں کبیر سنو نر لوئی کال کے بش پرومت کوئی

ترجمعہ تشریح - بھائی بند سب چلے گئے - پھیرے نہیں پھرے - اب تم کیا کہہ کہہ کر روؤ گے - (۲) اتب تو ہماری بات نہیں سُنی - اور اپنے غرور کی بات پر غور نہیں کیا - اب رو کر تم نے کیا پایا - اور مجھ کو کیوں رلایا (یعنی ہم دیا کے ساتھ تم کو چتانے آئے - اور تم نے ہماری بات نہیں مانی) (۴) - کبیر صاحب فرماتے ہیں - اے لوگو! کال کے پھندے میں نہ پڑو -

ستانوے واں شبد

۱ اللہ رام جیو تیری نائیں جن پر مہر ہو ہو تم سائیں
کیا موںڈی بھومی شر نائے کیا جل دیہہ نہائے
۲ کھون کرے مسکین کہاوے گن کو رہے چھپائے
کیا بھو اُجو مجن کینھے کا مسجد شر نائے
۳ ہردے کپٹ نواج گجارے کا بھو مکّا جائے

ہندو ایکادشی - چوبیس روجا مسلم تیس بنائے
گیارہ ماس کہو کن ٹارو - اسے کیہی مانہہ سمائے ۴
پورب دشی میں ہری کو مندر پچھم اللہ مکاما
دل میں کھوج دلے میں دیکھو یہے کیما راما ۵
جو کھدائے مسجد میں بست ہے اور ملک کیہی کیرا
تیرتھ مورت رام نواسی دوئی میں کن ہو نہ ہیرا ۶
وید کتاب کہو کن جھوٹا جھوٹا جو نہ بچارے
سب گھٹ ماہیں ایک کر لیکھے بھے دوجا کر مارے ۷
جیتے مرد اورت اُتپانے سو سب روپ تمہارا
کبیر پونگڑا الہ رام کا سو گورو پیر ہمارا ۸

مطلب صاف ہے۔

اٹھانوے واں شبد

آدو دے آدو مجھے ہری کو نام اور سگل تجو کونے کام
کہاں تب آدم کہاں تب ہوا کہاں تب پیر پیغمبر ہوا ۱ ۲

کہاں تب جمی کہاں اسمانا   کہاں تب بید کتاب کرانا ۲
جن دُنیا میں رچی مسید   جھوٹھا روجا جھوٹی اید ۴
سانچ ایک اللہ کو نام   تا کو نیئے نیئے کرو سلام ۵
کہو دھوں بہشت کہاں تے آئی   کس کے کہے تم چھری چلائی ۶
کرتا کرِ تم باجی لائی   ہندو ترک دوئی راہ چلائی ۷
کہاں تب دِوس کہاں تب رائی   کہاں تب کرِتم کی اُتپاتی ۸
نہ واکی جاتی نہ واکی پانتی   کہیں کبیر واکے دوس نہ رائی ۹

ترجمہ و مطلب صاف ہے ❊

ننانوے واں شبد

اب کہاں چلیو اکیلے منتا   اُٹھی نہ کرہو گھر کی چنتا
کھیر کھانڈ گھرت پنڈ سنوارا   سو تن لے باہر کے ڈارا
جیہی شر رچی رچی باندھیو پاگا   سو شر رتن بڈار جہیں کاگا
ہاڑ جلے جس جلے کاٹھی جھوری   کیس جرے جس ترن کے کوری
آدت سنگ نہ جات کو ساتھی   کاہ بھئے دل باندھے ہاتھی

مایا کے رس لینی نہ پایا — انتر یم بلار ہوئے دھایا ۶
کہیں کبیر نل اجہوں نہ جاگا — یم کا مدگر مانجھ سر لاگا ۷

ترجمہ و مطلب صاف ہے۔

سو وال شبد

دیکھو لوگو ہری کی سگائی — مائی دھرے پوت دھیا سنگ جائی ۱
ساس ننند ملی اَدل چلائی — ماندریا گھر بیٹی جائی ۲
میں بھنوئی رام میرا سارا — ہم ہیں باپ ہری پتر ہمارا ۳
کہیں کبیر ہری کے بوُتا — رام رمے سو کوکوری کے پوتا ۴

ترجمہ اور تشریح۔ (۱) لوگو! رام کی سگائی دیکھو۔ یعنی رام کی طرف پریم بھاؤ پیدا کرو۔ (ورنہ اس دنیا میں) تم دیکھتے ہو۔ کہ ماں نے بیٹے کو پکڑا ہے۔ اور بیٹی کے ساتھ جا رہی ہے۔ (ماں مایا ہے پوت جیو ہے۔ لڑکی بدھی ہے۔ جیو روپی پتر کو مایا لپٹتی ہے۔ اور بدھی جو اسی مایا کی لڑکی ہے۔ اسی کے ساتھ رہتی ہے)۔ (۲)۔ ساس اور ننند نے ملکر حکومت چلائی۔ اور مداری کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی۔ (یعنی بدھی کرم کی باسنا سے پیدا ہوتی ہے۔ بس یہ باسنا جیو کی ساس ہے۔ اور سرت یعنی توجہ ہی بدھی کی بہن ہے۔ جس سے جیو چین

معلوم ہوتا ہے۔ سو باسنا اور ترشنا یہ دونوں جیو پر قبضہ رکھتے ہیں۔ اور ہماری جو من ہے۔ اُسکے یہاں اِچھیا روپی بیٹی پیدا ہوتی ہے ۱۔(۳) میں بہنوئی اور رام میرا سالا ہے۔ میں باپ ہوں اور رام میرا بیٹا ہے۔ اگو کہنے میں یہ بُرا معلوم ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ جب دل میں پریم پیدا ہو جاتا ہے۔ تو سارے رشتہ اُسی کے ساتھ باندھے جاتے ہیں۔ جیسے "رام ہمارے باپ ہیں رام ہمارے مات۔ رام ہماری ذات۔ ہے۔ رام ہمارے پانت" سب کچھ رام ہی ہو جاتے ہیں۔ (۴) کبیر صاحب کہتے ہیں۔ ہم سب کچھ ہری ہی کی طفیل کہہ رہے ہیں پس اے گنیا روپی مایا کے بیٹو! رام میں تم رمو۔

سو کے بعد پہلا شبد

دیکھ دیکھ جیو اچنبھ ہوئی	یہ پد بُوجھے بِرلا کوئی	۱
دھرتی اُلٹی اکاشے جائی (زمین، آسمان)	چیونٹی کے مکھ ہستی سمائی (منہ، ہاتھی)	۲
بنا پَونے جہاں پربت اُڑے (ہوا، پہاڑ)	جیو جنتو سب برکشا بُوڑے (درخت، ڈوبے)	۳
سُوکھے سرور اُٹھے ہِلولا (تالاب)	بِن جل چکوا کرے کلولا (چکوا، کھیل)	۴
بیٹھا پنڈت پڑھے پُران	بن دیکھے کا کرے بکھان	۵
کہہیں کبیر جو پد کو جانا (جاننے کے لئے)	سوئی سنت سدا پرمانا	۶

ترجمہ وتشریح۔ اے جیو! دیکھو کیسے تعجب ہوتا ہے۔ اس پد کو کوئی عقلمند

سمجھیگا۔ (۲)۔ زمین اُلٹ کر آسمان کو گئی اور ہاتھی چیونٹی کے مُنہ میں سما گیا۔ (یہ اصل میں سُرت کی چڑھائی کا مضمون ہے۔ جب سُرت اُلٹی۔ تو یہ اوپر گگن کو چڑھی۔ یہی سُرت چیونٹی ہے۔ جب یہہ نرمل اور شُدھ ہوکر اُوپر کو اُٹھی تو ہاتھی روپی کال خود اس کے مُنہ میں سما گیا۔ یعنی سُرت کال پر غالب آئی)۔ (۳) بغیر ہوا کے پہاڑ اُڑتے ہیں۔ اور بغیر بارش کے جیو جنتو درخت سب غرقاب ہوتے ہیں (یہ بھی وہی مضمون ہے۔ سُرت کے اُوپر کی طرف توجہ کرنے سے سرشٹی روپی پہاڑ خود بخود بغیر ہوا کے اُڑ جاتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اور بغیر جل کے سب ڈوب جاتے ہیں۔ یعنی سنسار نہیں رہتا)۔ (۴)۔ خشک تالاب لہرانے لگتا ہے۔ اور بغیر جل کے چکور کھیل کرتے ہیں (سُرت کے اُوپر چڑھنے سے اس خشک شریر میں خاص قسم کی رُوحانی تری آجاتی ہے۔ اور دل رُوپی چکور بغیر پانی کے خوشی کے کھیل کرتا ہے)۔ (۵)۔ پنڈت بیٹھا ہوا پُوران پڑھتا ہے۔ اور بغیر دیکھے ہوئے کا ذکر کرتا ہے۔ (یعنی اندر ہی اندر انحد بانی کا پرکاش ہوتا ہے۔ اور وہ شبد آگے کا راستہ کھولتا جاتا ہے)۔ (۶)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جو اس پد کو سمجھے وہی سنت سُوجان ہے۔

سو کے بعد دوسرا شبد

ہو داری کی لے دیو تو ہی گاری	تم سمجھو سو پنتھ بچاری ۱
گھر ہو گھر تا نہیں جو اپنا	تن ہوں سوں بیٹے نہ پنا ۲
براہمن اور کشتری پانی	سو تن ہوں کہل نہ مانی ۳

یوگی اور جنگم جیتے وے آپ گئے ہیں تے ۴
کہیں کبیر یک یوگی تم بھرمی بھو بھوگی ۵
ہوئے

ترجمہ و تشریح۔(۱)۔(داری کی! پیار کا لفظ ہے۔ جو کبیر صاحب نے اپنے خاص شاگردوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں) اے داری کے تم کو کیا کہوں۔ گیا گالی دوں (اوروں کو جانے دو) تم ہی سو پنتھ کو سمجھ کر اُس پر چلو۔ (۲)۔ (افسوس ہے) گھر کے لوگ بھی اپنے نہیں اور سجن میں بھی اُن سے بھینٹ نہیں ہے۔ (وہ بھی سنتوں کے گھر کے ہو کر مارگ کو بھولا دیتے ہیں)۔(۳)۔ (یہی حال اور برہمن کشتری اور ویش کا ہے) وہ بھی کہنا نہیں مانتے۔(۴)۔ جتنے یوگی اور جنگم ہیں۔ وہ تو خود اپنے آپے سے گئے ہوئے ہیں (اہنکاری ہو گئے ہیں۔ کہنا نہیں سُنتے)۔(۵)۔ کبیر صاحب جو ایک یوگی ہیں اپنے کہتے ہیں۔ تم لوگ آپ بھرم بھرم کر (سُکھ دُکھ کے) بھوگی ہوئے ہیں۔

سو کے بعد تیسرا شبد

لوگو! تم ہی متی کے بھیرا
بھولے

عقل
جیوں پانی پانی میں ملی گو تیوں ڈھوری ملے کبیرا ۱
خاک

مل گیا
جو میتھل کو سچا باس تو ہی مرن ہوئے مگہر پاس ۲
گیا

مرتبہ ماسٹر اسٹھان دیا چار

مگہر مرے مرن نہیں پاوے انتے مرے تو رام لجاوے ۳
(دوسری جگہ)
مگہر مرے سو گدھا ہوئی بھل پرتیتی رام کی کھوئی ۴
(یقین)
کیا کاشی کیا مگہر اوسر ہردے رام بسے میرا
جو کاشی تن تجے کبیرا تو رامے کون نہورا ۵

نوٹ۔ لوگوں کو وشواس ہے۔ کہ جو مگہر میں مرتے ہیں وہ گدھے کا جنم پاتے ہیں۔ اور جو مہتلا میں مرتے ہیں۔ وہ مکتی پاتے ہیں۔ مگہر اصل میں مگدھ کو کہتے ہیں جو بنارس سے آگے کا علاقہ ہے۔ اور جہاں بدھ بھگوان کے مت کا زیادہ پرچار ہوا تھا چونکہ پہلے لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہاں بہت جایا کرتے تھے۔ اس لئے ہندوؤں نے تعصب ہٹ دھرمی اور ضد سے لوگوں کو یہ یقین دلا دیا۔ کہ مگہر میں مرنے سے گدھے کا جنم ہوتا ہے۔ اور مکتی نہیں ملتی۔ اب مگہر بستی بلیا اور گورکھ پور کے ضلعوں کو کہتے ہیں۔ اور بستی کے ضلع میں ایک خاص جگہ کا نام بھی مگہر ہے جہاں کبیر صاحب گپت ہوئے تھے۔

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ لوگ نادان اور بھولے ہیں۔ جیسے پانی میں پانی ملجاتا ہے۔ ویسے ہی کبیر خاک میں مل جائیں گے۔ (۲)۔ اگر (روحانی طور پر) مہتلا دیس میں سچا باس ہے۔ تو مگہر ہی میں مرنا ہو۔ (اس سے نقصان کیا ہوتا ہے)۔ (۳)۔ (اس حالت میں) جو مگہر مرے گا اس کی موت نہ ہوگی۔ (وہ تو امر ہو جائے گا)۔ (اور جو کہیں ڈر کے مارے) دوسری جگہ مرنے جاتا ہے۔ تو رام کے لئے وہ شرم کا باعث ہے۔ (۴)۔ (جو لوگ ایسا کہتے ہیں

کہ) گھر میں مرنے سے گدھے کا جنم ہوتا ہے۔ اُن کو رام کی پرتیت نہیں ہے؟

سو کے بعد چوتھا شبد

کیسے کے تروں ناتھ کیسے کے تروں
(کس طرح) اب بہو (کس طرح بھرو) کوٹل ۱
کیسی تیری سیوا (بہت) پوجا (عجیب) کیسو تیرو دھیان
اوپر اُوجر دیکھو بک (بگلے کے) انومان ۲
بھاو تو بھوونگ (اجلا) دیکھو اتی بھچاری (انداز)
سُرت سچا نہ (سانپ) دیکھو متی تو (بہت) منجاری (ناقص) ۳
اتی تو برودھی دیکھو اتی رے دیوانا (بلی)
چھو (بہت) درشن (پکشپاتی) دیکھو بھیش لپٹانا ۴
کہیں کبیر سُنو نر (بھیس) بندا
ڈاینی ڈنبھ پرے سب (انسان) پھندا ۵

ترجمہ اور تشریح۔(۱)۔ کیسے ترنا ہوگا ناتھ! (۲)۔ تیری پوجا اور دھیان کیسے کیسے ہائے اُوپر تو سفید بگلے کی طرح نظر آتا ہے۔(اور)۔(۳) بھاو سانپ کی طرح ویبھچاری کا ہے۔ سُرت سچی نہیں ہے۔ وہ بلی کی طرح امکار۔ ہنسک۔ خودغرض اور پکشپاتی ہے۔(۴) بڑا پکشپاتی اور بڑا دیوانہ ہے۔ کھٹ درشن والے بھی صرف بھیس (ظاہری لباس) میں پھنسے ہیں۔(۵)۔ کبیر صاحب

فرماتے ہیں۔ اے انسان بندہ! سارے لوگ ڈاین رُوپی مایا کے پھندے میں پڑے ہیں ؛

سو کے بعد پانچواں شبد

یہ بھرم بھوت سبے جگ کھایا جن جن پُوجا تن جہنڈایا
انڈہ نہ پنڈ پران نہیں دیہا کاٹی کاٹی جیو کیتنک ایہا
بکری مُرگی ڈہینحو چھیوا اگل جنم ان اَدسر لیوا
کہیں کبیر سُنو نر لوئی بھوتوا کے پُوجے بھوتوا ہوئی

نوٹ۔ پُورب میں اور خاص مرزا پور بنارس میں جب کِسی کو بھوت لگتا ہے۔ تب اُس کو بلدان دیتے ہیں۔ زیادہ تر بکری۔ مُرغی۔ اور سُوّر کا بچہ چڑھایا جاتا ہے ؛

ترجمہ اور تشریح۔ (۱) اس بھرم کے بھوت نے سب کو کھالیا۔ جس نے پُوجا وہی دھوکے میں پھنسا۔ (۲)۔ نہ اُس بھوت کے انڈ ہے نہ پنڈ ہے۔ نہ پران ہے نہ جسم ہے۔ مگر لوگ کِتنے جیوں کو کاٹ کاٹ کر اُس کو چڑھاتے رہتے ہیں۔ (۳)۔ بکری۔ مُرغی اور سؤر کا بچہ چڑھایا۔ یہ سب آگے کے جنم میں اُس سے اپنا بدلہ لیں گے۔ (خواہ چڑھانے والے کو دوسرا جنم دھارن کرنا پڑے گا)۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ لوگو سُنو! جو بھوت کو پُوجیں گے۔ مرنے کے پیچھے وہ پشاچ اور بھوت ہی کا چولہ پاویں گے ؛

سو کے بعد چھٹواں شبد

بھنور اڑے بک بیٹھے آئے ـ رین گئی دِ وسو چلی جائے ۱
ہل ہل کانپے بالا جیو ـ نا جانے کا کریہے پیو ۲
کانچے باسن ٹکے نہ پانی ـ اڑی گئے ہنس کایا کمبھلائی ۳
کاگ اڑاوت بھجا پرانی ـ کہیں کبیر ای کتھا سرانی

ترجمہ و تشریح - (۱) - سنت جن روپی بھونرے جو پریم کے رس کے بھوکے تھے۔ ان کی جگہ بگلے رُوپی پاکھنڈی آکر بیٹھے۔ جیو نکو دھوکا میں پھنسایا۔ رات چلی گئی دن بھی گذر جائیگا۔ (۲)۔ جیو بچارا نادانی سے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ کہ کیا جانے مالک کیا کریگا۔ (۳)۔ مٹی کے کچے گھڑے میں پانی نہیں ٹھہرتا۔ جب ہنس رُوپی جیو نکل گیا۔ تو شریر آپ مرجھا جاتا ہے۔ یعنی جب سُو بدھی نہیں رہتی تب کُو بدھی آجاتی ہے۔ (اس وقت)۔ (۴)۔ مُردہ جسم کے کھانیوالے کوؤں کو کوئی کیسے ہٹا دے۔ یعنی نادان جیو جن کو پاکھنڈی کھا رہے ہیں۔ اُنکو کیسے دور کیا جاوے۔ ہانکتے ہانکتے ہاتھ درد کرنے لگا۔ (اب آخری سمے ہمارے کوچ کا بھی آگیا۔ چلو کسی طرح یہ جھگڑا ختم ہوا۔

سو کے بعد ساتواں شبد

کھسم بن تیلی کے بیل بھیو

۱ بیٹھت ناہیں سادھ کی سنگت نادے جنم گنوایو
پہی بہی مرہو پچہو رنج سوارتھ جم کے ڈانڈ سہیو

۲ دھن دارا سُت راج کاج ہت ماتھے بھار گہیو
کھسلم ہی پھپانڈی وشے برنگ بانچو باپ کے بیج بویو

۳ جھوٹھ مُکتی نر اس جیون کی پریت کو جھوٹھ کھیو
لکش چوراسی جیو جنتو میں سایر جات بھیو
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو اُن شوان کی پونچھ گہیو

تشریح و ترجمہ کا خلاصہ۔ مالک کو نہیں یاد کیا۔ سادھوؤں کی صحبت میں نہیں بیٹھے۔ تیلی کے بیل کی طرح برابر جُتے رہے۔ لذات نفسانی کا خیال رہا۔ اور مردہ پرستی کرتے رہے۔ زندہ پرستی کا خیال نہیں۔ اور جو مر گئے ہیں۔ اوتار وغیرہ اُن کا جھوٹا پرشاد کھاتے رہے نتیجہ اس کا یہ ہوا۔ کہ لکھ چوراسی میں بھرمتے رہے۔ اور اس بھوساگر سے ترنے کے لئے دُم بھی پکڑی تو کُتے کی۔ جو کبھی سہارا نہیں دے سکتا۔ مُردہ بھوت کا اشٹ باندھنا کتے کی دم پکڑنا ہے۔ (بھوت گذرے ہوئے و مرے ہوئے کو کہتے ہیں۔)

سو کے بعد آٹھواں شبد

اب ہم بھیل بہر جل مینا پُورب جنم تپ کا مد کینھا

تب میں اچھلو من بیراگی | تجلوں کٹمب رام رٹ لاگی
تجلوں کاشی ہمتی بھوری | پران ناتھ کہو کا گتی موری
ہم ہی کوسیوک تم ہی ایانا | دوئی مہاں دوش کائی بھگوانا
ہم چلی آئیلی تمہارے شرنا | کتہوں نہ دیکھو ہری کو چرنا
ہم چلی آئیلی تمہارے پاسا | داس کبیر بھل کئیل نراسا

ترجمہ وتشریح۔ (۱)۔ مہاراج! اب ہم پھر پریم روپی جل کی مچھلی ہوئے پہلے تو پہلے جنم کے تپ کا غرور کیا تھا۔ اور (۲)۔ تب من کو اچھا ویراگ ہوا۔ اور رام کی رٹ لگا کر کٹمب کو چھوڑ دیا۔ (۳) خوف کو دور کیا۔ (کاشی چھوڑی بدھی اچھی نہیں ہوئی۔ اے پران ناتھ! میری کیا حالت ہوگی۔ (۴)۔ تم تو عیاں ہو۔ ہم اچھے سیوک نہیں ہیں۔ پھر دونوں میں سے کس کا قصور ہے۔ (یعنی ہم نے تمہاری سیوا نہیں کی۔ یا آپ خود ہم کو نہیں ملے)۔ (۵) اب (اے کبیر روپی گورو!) ہم تمہارے شرن میں آئے ہیں۔ کیونکہ کہیں بھی ہری کے چرن نہیں دیکھے۔ (۶)۔ اب ہم تمہارے پاس چلے آئے۔ آپ نے اے کبیر! خوب ہم کو نا امید کیا!

سو کے بعد نواں شبد

لوگ بولے دوری گئے | یامت کوئی کوئی جانے دھیرا

دشرتھ سُت تیہوں لوکے جانا رام نام کو مرمے آنا ۲
جیہی جیہ جانی پرتس لیکھا رجو کی کہے اُرگ جو پیکھا ۳
بِدلی پھل اُتم گن جانا ہری تیاگی من مکتی نہ مانا ۴
ہری اُدھار جیسن مین ہی نیرا اور جتن کچھو ہے کبیرا ۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ لوگ کہتے ہیں۔ کبیر بہت دُور پہنچے ہیں۔ مگر اُس کی سمجھ کسی دانا کو ہوگی۔ (۲)۔ تین لوک والے دشرتھ کے لڑکے کو مانتے ہیں۔ مگر رام نام کا بھید کچھ اور ہی ہے۔ (یعنی کبیر صاحب اوتاری رام کا نام نہیں لیتے۔ یا کہ وہ کچھ اور ہی ہے۔)۔ (۳)۔ جس کو جیسا سمجھ پڑا ویسا دیکھا۔ جیسے رسّی کے دیکھنے سے سانپ کا بھرم ہوتا ہے۔ (۴)۔ گو اس نام کے سمرن سے اُتم پھل ملیں گے۔ مگر ہری کے تیاگ میں من مکتی کو نہیں مانتا۔ (۵)۔ جیسے پانی مچھلی کا ادھار ہے۔ ویسے ہی ہری بھگت کے ادھار ہیں۔ اس کے سوا کچھ اور بھی کبیر صاحب کہتے ہیں۔ (وہ یہ ہے کہ ہری کی پراپتی کبیر روپ گورو کی پراپتی میں ہے)۔

سو کے بعد دسواں شبد

کرم کا لکھیل کہاں لگ میٹی ہو جو جُگ کوٹی سِرائی
گورو وسِشٹ منی لگن سوچایا سو رہیہ منتر یک دینھا

جو سیتا رگھوناتھ بیاہی پل ایک سنچ نہ کینھا ۲
نارد منی کے بدن چھپایو کینھوں کپی سوں روپا
ششوپال ہو کے بھجا اپائے آپن ہو دھ سرو یا ۳
تین لوک کے کرتا کہئے بالی بدھیو برسیا لی
ایک سمے ایسی بن آئی ان ہو اوسر پالی ۴
پاربتی کے بانجھ نہ کہئے ایش نہ کہئے بھکھاری
کہہ کبیر کرتا کی باتیں کرم کی بات نیاری ۵

ترجمہ و تشریح - (کرم کی گتی نیاری ہے) ۔(۱) قسمت کا لکھا ہوا کبھی نہیں مٹ سکتا ۔ چاہے کتنی ہی مدت کیوں نہ گذرے ۔(۲) ۔ گورو وسشٹ نے سورج کا منتر پڑھ کر لگن دھرائی تھی ۔ رام کی شادی سیتا کے ساتھ ہوئی ۔ مگر ایک پل کی بات بھی سچی نہیں ہوئی ۔(۳) نارد نے خوبصورتی مانگی اس غریب کو بندر کا روپ دیا ۔ اور کرشن روپ میں ششوپال کو قتل کیا ۔ اس کرم کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ آپ (جگناتھ میں بونے لنگڑے صورت میں ایک کا شر بردھارن کیا ۔ (۴) ۔ کہنے کو تین لوک کے مالک ہیں ۔ مگر بالی کو زبردستی ہلاک کیا ۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ بھی مارے گئے (کرشن کی موت بھیل کے ہاتھ سے ہوئی) ۔(۵) پاروتی کو بانجھ اور شیو کو فقیر نہ سمجھو ۔ یہ کرتا کی باتیں ہیں ۔ کرم کی بات نیاری ہے ۔

سو کے بعد گیارہواں شبد

ہے کوئی پنڈت گیانی اُلٹ بید کو بُوجھے
پانی میں پاوک جرے اندھے آنکھی سُوجھے ۱
گائے تو ناہر کو کھایا ہرنا کھایو چیتا
کاگا لگرے پھاندی کے بٹیرن باجے جیتا ۲
مُوسا تو منجارے کھایو سیارے کھایو شوانا
آدمی کے اُپدیش جانے تاسو ویسے بانا ۳
ایکے تو دادُر سو کھایو پانچوں بھے بھووَنگا
کہیں کبیرؔ پکاری کے ہیں دواؤ ایک سنگا ۴

ترجمہ اور تشریح - (۱)۔ کوئی پنڈت گیانی ایسا ہے۔ جو اُلٹے وید کو سمجھے۔ (یہاں) پانی میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور اندھے کو سب کچھ سوجھائی دے رہا ہے۔ (یعنی جس وقت سُرت کی پانی رُوپی دھار اُوپر کو سوشمنا ناڑی کے راستہ سے چلی۔ اُوپر سہس دل کنول میں روشنی پرگٹ ہوئی۔ اور بغیر آنکھ والی سُرت سب کچھ دیکھنے لگی۔) (۲)۔ گائے نے شیر کو ہرن نے چیتے کو کھا لیا۔ کوّا پھنسانیوالے شکاری کو چٹ کر گیا۔ اور بٹیر نے باز کو مغلوب کر لیا۔ (گاؤ۔ ہرن۔ کوّا۔ بٹیر جیو سے مُراد ہے۔ اور شیر چیتا شکاری

باز۔ کال سے مُراد ہے۔ یعنی جیو کال پر غالب آیا۔) ۔(۳)۔ چُوہے نے بلّی کو اور گیدڑ نے کُتّے کو کھا لیا۔ جو آدمی یعنی سب سے قدیم سنت مت کے اُپدیش کو جان گیا۔ اُس کا بانا ویسا ہو گیا۔ (چُوہا اور گیدڑ جیو سے مُراد ہے اور بلّی و کُتا کال و مایا سے مُراد ہے۔ یعنی یہ اُس پر سنت مت کے اُپدیش سے غالب آگئے۔ (۴)۔ ایک جو مینڈک تھا اُس نے پانچوں سانپ کو کھا لیا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ یہ دونوں ایک ساتھ ہی رہتے ہیں۔ (یعنی مینڈھک جو ایک من ہے۔ اُس نے کام کرودھ۔ لوبھ موہ اہنکار کو دبا دیا۔ یہ دونوں حالتیں ایک ساتھ ہی رہتی ہیں۔ اس شریر میں سب کچھ جیو۔ مایا۔ جیو کال بدی نیکی سب کچھ ہے) ÷

سو کے بعد بارہواں شبد

جھگڑا ایک بڑھ جیہ جان	جو نرواریے سو نربان	۱
برہمہ بڑا کی جہاں تے آیا	بید بڑا کی جن (فیصلہ کرے) اُپجایا (پیدا کیا)	۲
یہ من بڑا کہ جیہی (جس میں) من مانا	رام بڑا کی رام ہی جانا	۳
بھرمی بھرمی کبیرا پھرے (کبیر) اُداس (جگہ کو)	تیرتھ بڑا کی تیرتھ کے (کا) داس	۴

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ جی میں ایک بہت بڑا جھگڑا ہے۔ جو اس کا فیصلہ کرے وہ نروان پد کا ادھکاری ہے۔ (۲)۔ برہم بڑا ہے

یا وہ بڑا ہے۔ کہ جہاں سے برہمہ آیا ہے؟ وید بڑا ہے۔ کہ جس نے وید کو پیدا کیا ہے؟ (اس سے تو ظاہر ہے۔ کہ برہمہ اور وید بڑے نہیں ہیں۔ بلکہ جہاں سے برہم اور وید کی پیدائش ہوئی ہے۔ وہ بڑے ہیں۔ (۳) یہ من بڑا ہے کہ جس نے من کو مانا ہے؟ رام بڑا ہے کہ جس نے رام کو جانا ہے؟ (اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ من اس سے کہیں بڑا ہے۔ جس کا من دھیان کرتا ہے۔ کیونکہ وہ من میں سما جاتا ہے۔ اور جو رام کو جانتا ہے۔ وہ رام سے بھی بڑا ہے۔ کیونکہ رام اُس کے علم کا ماتحت ہو گیا)۔ (۴) کبیر بھرم بھرم کر اُداس ہوتے ہیں۔ تیرتھ بڑا ہے کہ تیرتھ کا داس بڑا ہے؟ (صاف ظاہر ہے کہ تیرتھ کا بنانے والا تیرتھ سے بڑا ہے)۔

اس پد کا خلاصہ یہ ہے:-

جا کھوجت برہما تھکے۔ سُر نر مُنی دیوا
کہیں کبیر سن سادھوا کر ستگور سیوا

سو کے بعد تیرھواں شبد

جھوٹے ہی پتیا و ہو ہو سنت سو جانا
گھٹ ہی میں ٹھگ پڑے ہے متی کھوئے اپانا
جان کر

جھوٹھ کا منڈان ہے دھرتی اسمانا
دشوں دِشا جیہی پھند ہے جیو گھیرے آنا ۲
یوگ یگیہ جپ سنجما تیرتھ برت دانا
نو دھا بید کتاب ہے جھوٹے کا گیانا ۳
کاہو کو شبدے پھرے کاہو کرماتی
مان بڑائی لے رہے ہندو ترک دوئی جاتی ۴
بات کہتے اسمان کی مُدّتی نیرانی
بہُت کھودی دل راکھتے۔ بورے بن پانی ۵
کہیں کبیر کا سوں کہوں سگرو جگ اندھا
سانچے سوں بھاجے پھریں جھوٹے سے بندھا ۶

ترجمہ و مطلب صاف ہے ؛

نوٹ۔ بیجک میں صرف ایک سو تیرہ شبد ہیں۔ ایک نسخہ میں ایک سو پندرہ بائے گئے۔ یہ دو شبد آگے لکھے جاتے ہیں۔ یہ دو شبد بطور ضمیمہ بعد میں غالباً شامل کر دیئے گئے ہیں۔ بہر حال اُن کا بھی داخل کرنا مناسب معلوم ہُوا ؛

سو کے بعد چودھواں شبد

سار شبد سے باچیہو ۔ مان ہُو اِتبارا ہو ۱
آدی پُرش یک برکش ہے ۔ نرنجن ڈارا ہو
(درخت) (بچو گے) (اعتبار) (ڈالی)
تری دیورا شاکھا بھئے ۔ پتی سنسارا ہو ۲
(تین دیوتا) (ڈالیاں) (ہوئے) (پتے)
برہما بید سہی کیو ۔ شیو یوگ پسارا ہو
(صحیح سمجھ) (پھیلایا)
وشنو مایا اپتی کیو اُرلا بیوہارا ہو ۳
(دولت وغیرہ پیدا)
تین لوک دِش ہوں دِشا یم رُدکن دوارا ہو
(دس) (اطراف) (رکا ہے)
کیر بھئے سب جیرا ۔ لئے بش کا چارا ہو ۴
(طوطا)
جیوتی سروپی ہاکما ۔ جن عمل پسارا ہو
کرم کی بنسی لائے کے پکریو جگ سارا ہو ۵
(پھیلایا) (کنٹیا)
اَمل مٹاؤں تا سُو کا ۔ پٹھوؤں بھو پارا ہو
(اس کا) (بھیجوں)
کہہ کبیر نربھئے کروں ۔ پرکھو ٹکسارا ہو ۶
(ٹکسال)

ترجمہ و مطلب صاف ہے ۔ کبیر صاحب اپنی نسبت فرماتے ہیں ۔ کہ ہم جیوؤں کو جم ۔ کے پھندے سے چھڑانے کے لئے آئے ہیں ::

سو کے بعد پندرہواں شبد

سنتو ایسی بھول جگ ماہیں جاتے جیو مِتھیا میں جاہیں ۱
پہلے بھولے برہمہ اکھنڈت۔ جھائیں آپو ہی مانی
جھائیں مانت اِچھا کینھا اِچھا تے ابھمانی ۲
ابھمانی کرتا ہوئے بیٹھے نانا گرنتھ چلایا
واہی بھول میں سب جگ بھولے بھول کا مرم نہ پایا ۳
لکھ چوراسی بھول تے کہئے بھول ہی جگ ٹھٹمایا
جو ہے سناتن سوہی بھولا اب سو بھول ہی کھایا ۴
بھول مِٹے گورو مِلے پارکھی پارکھ دیئی لکھائی
کہیں کبیر بھول کی اوشدھی پارکھ سب کی بھائی ۵

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱) جگ میں بھول ہے۔ اور اسی بھول کی وجہ سے جیو مِتھیا (اسَت) میں گرفتار ہیں۔ (۲)۔ سب سے پہلے اکھنڈ برہمہ بھولا جس نے اپنے سایہ کو اپنی ذات سمجھی۔ اور یہ کہا کہ میں ہوں۔ اور اسی نشا کی وجہ سے اس میں ایک سے انیک ہونیکی خواہش پیدا ہوئی۔ اور اس نے کہا۔ "ایکو ہم بہو سیامی" یعنی میں ایک سے انیک ہو جاؤں۔ اور اسی خواہش کے سلسلہ میں اُس میں ابھمان واہنکار پیدا ہوا۔ (۳)۔ اسی

الجھان سے وہ کرتا یعنی فاعل ہو بیٹھا۔ اور کتنے مت متانتر چلائے۔ چونکہ بھُول اُس سے پیدا ہوئی تھی۔ اِس لئے اُس کے بھُول کا اثر اُس کی مخلوق پر رہتا۔ اور کسی کو اس بھُول کا مرم نہیں مِلا۔ (۴) اور سب لکھ چور اسی کے چکر میں پھنس گئے۔ چونکہ وہ سناتن اور قدیم خود بھُولا تھا اِس بھُول کا اُس کو خمیازہ اٹھانا پڑا۔ (۵)۔ یہ بھُول اُسوقت مٹے جب پارکھ کرنے والا گورو مِلے۔ اور پارکھ کرنے والا گورو ملے۔ تب پارکھ کو لکھاوے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اِس بھُول کی دوا صرف پارکھ ہے اور کچھ بھی نہیں ؎

شبد سماپت

شری کبیر بیجک کا

حِصّہ دوسرا

ختم ہوا

گنجینۂ اسرارِ حقانی و خزانۂ رموزِ عرفانی

یعنی

پرم سنت کبیر صاحب

کا

بیجک

گیارہ حصّوں میں

معہ ترجمہ بشرح و تفسیر عام فہم و نہایت سہل زبان میں

شیو

التماس

گوروکا کوٹان کوٹ دھنیہ باد ہے۔ کہ اس حصہ میں بیجک کے باقی نو بھاگ بڑی شردھا سے ادھکاریوں کے نمت بھینٹ کئے جارہے ہیں۔

اس کی ترتیب مہاراجہ وشوناتھ سنگھ مرحوم والی ریوان کی ٹیکا کے موافق ہے۔ ہاں اسکے اور اُسکے تفسیر میں ہر جگہ اختلافات ہیں جسکا سبب ہم نے دیباچہ میں بیان کر دیا ہے۔ یہاں عادہ کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ اُسمیں ساکھیاں صرف ۳۵۶ ہیں۔ کئی مقام پر دوبارہ بھی کئی ساکھیاں آگئی ہیں ہم نے بھی اس تکرار کو نظر انداز نہیں کیا۔ اُنکو جیوں کا تیوں رہنے دیا۔ ہاں ہمارے بیجک میں ساکھیوں کی تعداد کچھ زیادہ ہے۔ اُسکا سبب یہ ہے۔ کہ اور بیجک کے نسخوں میں یہ ساکھیاں موجود تھیں۔ ہم نے اُنکو علیحدہ کرنا مصلحت نہیں سمجھا۔ یوں تو کبیر صاحب کی ساکھیوں کی تعداد بیشمار ہے اور کئی صاحبوں نے اُن کے مجموعہ کو شائع کیا ہے۔ مگر اس کتاب میں صرف وہی ساکھیاں داخل کیگئی ہیں۔ جو کسی نہ کسی بیجک کے نسخہ میں موجود تھیں۔ اور ایسے انکے شامل کرنیکی جرأت کیلئے ہمکو کسی قسم کی معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی بھی بیجک کا نسخہ ایسا نظر نہیں آتا جسمیں ساکھیوں کی تعداد کے متعلق اختلافات نہیں ہیں اسلئے ہمکو اپنے آپ کو مستثنےٰ رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کیونکہ ہمارا خیال تھا۔ کہ جہاں جہاں سے بیجک کے نسخوں میں ساکھیاں ملیں۔ انکو یکجا کر دیا جائے اور اسلئے ایسا ہونا ضروری اور لازمی تھا۔ اب یہ ٹیکا ناظرین کے بھینٹ ہے۔ دوسرے ٹیکا بھی موجود ہیں۔ لوگ سب کا اِسکے ساتھ مقابلہ کر کے اِسکے حسن و قبح کی نسبت اپنی رائے قایم کر سکتے ہیں۔ اتنا کہنیکا تو ہم کو البتہ کسی قدر حوصلہ ہے۔ کہ یہ سب سے آسان اور مطلب خیز ہے۔ یہ شرح اور شرحوں کی محتاج نہیں ہے۔ ہر پڑھنے والیکو کچھ نہ کچھ پرم سنت کبیر صاحب کے سدھانت اور اصول کے سمجھنے میں اب سہولیت و آسانی ہو گی۔

چونکہ یہ کتاب کثرت کاریماری اور دوادوش کے موقع پر نہایت جلدی میں لکھی گئی ہے۔ اسمیں ممکن ہے کئی جگہ غلطیاں رہ گئی ہوں انکی اصلاح و تلافی اُسکے ہندی میں کردیجائیگی۔ جو زیر ترتیب ہے اور شائقین کے درخواست آنے پر پریس کے حوالہ کی جائے گی۔

شیو

فہرست مضامین بیجک حصّہ ۳ تا ۱۱



فہرست مضامین

چھٹواں حصہ بسنت

فہرست مضامین

نوٹ (۱) چونکہ کڑیوں کا طوالت تھا۔ اس لئے درگذر کیا گیا۔ صرف ساکھیوں کے مضمون دیئے گئے ہیں۔

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

سنت کبیر کا بیجک

فہرست مضامین

بیجک سندلیش — سوال ۳ فہرست مضامین — سنت سندلیش

سنت کبیر کا بیجک

تیسرا حصہ

چونتیسی

نوٹ :- ہندی میں چونتیس اکشر ہوتے ہیں۔ اس ہندی سے مُراد کیتھی حروف سے ہے جس میں پہلے سارے ہندی کے گرنتھ لکھے جاتے تھے۔ ناگری اُسی کی مکمل اور نشوونمایافتہ صُورت ہے۔ اس اکشر مالا کی ترتیب اس طرح کی گئی ہے:-

تم: کھ گ گھ ن ۵

چ چھ ج جھ ن ۵

ٹ ٹھ ڈ ڈھ ن ۵

پ پھ ب بھ م ۵

ی ر ل و ش کھ س ہ چھتیس ۸

بیجک کو دیوناگری حروف میں لکھنے سے کئی حرفوں کو لوگوں نے بدل دیا ایسا نہیں کرنا چاہیئے بقاہر مصنف کی کتاب اسی قسم کے حروف و الفاظ میں

رکھنا چاہیئے۔ جس میں وہ لکھی گئی تھی ورنہ مطلب کے ادا کرنے میں نقص واقع ہوتا ہے۔ اور اگر تبدیل ہی کرنا منظور رہو۔ تو اُن کے لفظوں کو اسی لہجہ اور تلفظ میں ادا کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ کیتھی میں جی ञ ङ ण وغیرہ حروف نہیں ہیں۔ ہم نے اسی پُورانی ترتیب کو استعمال کیا ہے دیوناگری کے چھپے ہوئے بیجک کا تتبع نہیں کیا۔

نوٹ ۲۔ کبیر صاحب کے زمانہ میں اکثر صُوفی فقرا الف نامہ وغیرہ بہت لکھا کرتے تھے۔ اسی کی پیروی میں آپ نے چونتیسی حروف کی ورن مالا لکھی اور اُسمیں عمل و شغل اور گیان کے سکھانے اور پوشیدہ بھید کے بتانے کا خیال کیا ہے۔ دوسرے ٹیکا کاروں نے اپنی پنڈتائی جتائی ہے۔ اور ایک اونکار کے سلسلہ میں منتروں کے صفحے رنگ دیئے ہیں ہم نے اُن کی پیروی فضول سمجھی۔ کیونکہ اس میں مطلب کے خبط ہونیکا خوف تھا۔ جس طرح کبیر صاحب نے صاف صاف اور سادہ سادہ باتیں کہی ہیں۔ ویسی ہی ہم نے بھی صفائی اور سادگی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ کبیر صاحب پنڈت یا عالم نہیں تھے۔ جو شاستروں کا پرمان دیتے۔ اُن کے زمانہ میں جس طرح کیتھی کے پڑھنے پڑھانے کا رواج تھا۔ اسی طرح ہم نے اُسکو نگاہ کے سامنے رکھا ہے۔ اور بس۔ کبیر صاحب گیانی و گیانی۔ سنت عامل اور کامل تھے خواہ مخواہ اُنکی مُراد کی توڑ مروڑ کرنی فضول اور بیہودہ حرکت ہے۔

نوٹ ۳۔ گو اس حصہ میں انہوں نے چونتیس اکشروں کے سلسلہ میں حقیقت کا سبق دیا ہے۔ مگر اس میں ایک بات اور بھی ہے۔ جس طرح تمام کتابیں انہی چونتیس حرفوں کے میل ملاپ سے بنتی ہیں۔ اور انہی وجہ سے کروڑوں لفظ سطر صفحے کتابیں بنی ہیں۔ اور یہ سب حرف ایک حرف

اونکار سے نکلے ہیں۔ ویسے ہی یہ سارا جگت ایک تتو سے بنا ہے۔ اس تتو نے مختلف صورتوں میں اپنا اظہار کیا ہے۔ اور ایک میں انیک کا تماشا دکھایا ہے یہ سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے ؛

نوٹ ۔ ۴ ۔ جس طرح ایک اونکار سے سب حرف و لفظ وغیرہ بنے ہیں۔ ویسے ہی بھگتی بِدیا اور گیان دھیان سب انسان کے اپنے ایک خیال سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ خیال ہی مضبوط ہو کر ویسے ہی اصلیت کا انکشاف کرتا ہے۔ جیسے لڑکے حرف کو لکھ کر۔ اور ریت کر آہستہ آہستہ خوشنویس بن جاتے ہیں۔ جس کا ذکر اس چونتیسی کے پہلے چوپائی میں ہے ؛

نوٹ ۵ ۔ اوم کہنے کے لئے ایک حرف ہے۔ مگر اس میں تین حالتیں ہیں ا ۔ و ۔ م ۔ ا سے لب کھلتا ہے ۔ و سے کچھ دیر کھلا رہتا ہے ۔ اور م سے پھر بند ہو جاتا ہے ۔ اسی سے اور سب اکشر نکلے ہیں ۔ اسی ایک اوم میں سرشٹی ستھتی اور پرلے کا نظارہ ہے ۔ اسی میں برہما ۔ وشنو اور مہیش ہیں اور وہ پیدائش سنبھال اور سنگھار کرتے ہیں ۔ اسی خیال سے پہلے ایک شبد یا حرف اوم پڑھا جاتا ہے ۔ یہ مدارج ہے ۔ اشٹ ہے ۔ خیالی ہے۔ باقی سب سارے حروف گھوم پھر کر پھر اسی میں آتے اور لے ہوتے ہیں ۔ ابتدا میں اوم ہے ۔ اور آخر میں بھی اوم ہی رہتا ہے ۔ درمیانی حالت اس کی اظہار کی صورت ہے ۔ اور بس نکتہ یہ اسی طرح پہلے اوم کا خیال بندھایا جاتا ہے ۔ اور جو کچھ عمل و شغل کیا جاتا ہے ۔ وہ اس کے پرگٹ اور ساکشات کار کرانے کی تدبیر ہے ۔ اوم میں کچھ بھی فرق نہیں آتا ۔ وہ جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے ۔ مگر عمل مشاقی اور علی التوارت شغل سے اسی کے سلسلہ میں علم الیقین حق الیقین اور عین الیقین کے مدارج نصیب ہوتے ہیں ۔ نوٹ ۔ ہندی حرفوں کی ترتیب اس طرح پر ہے !

(۱) ـ کنٹھ کے اکشر ـ ک ـ کھ ـ گ گھ ـ ن (ں) اور کھ (ح) ؛

(۲) تالو کے اکشر ـ ٹ ٹھ ڈ ڈھ ن (ڑ) اور چھ (ؕ) ؛

(۳) ـ دانت کے اکشر ـ ت تھ د دھ ن اور د ؛

(۴) دنتالی اکشر ـ چ چھ ج جھ ن (ڄ) ار ل ـ س ـ ش ؛

(۵) ـ شوینیہ اکشر ـ ج ـ ہ ـ ے ؛

(۶) ـ اونٹھ اکشر ـ پ ـ پھ ـ ب ـ بھ ـ م ؛

اس طرح حرفوں کا شمار چونتیس ہوا ـ وغیرہ ـ وغیرہ ـ وعلیٰ ہذا القیاس

اونکار آدی ہی جو جانئے لکھ کے میٹے تا ہی پھر جانئے
دے اونکار کہے سب کوئی جنہوں لکھا سو برلا کوئی

ترجمہ و تشریح ـ اونکار آدی ہے ـ اس کو لکھ کر مٹئے اور پھر بنائے یہ اونکار کا روپ ہے ـ اسی کو سب لوگ کہتے ہیں ـ مگر جو اس کو جانتے ہیں ـ وہ شاذ اور نادر آدمی ہوتے ہیں ؛

جو کچھ انسان پوجا پاٹ گیان دھیان کرتا ہے ـ وہ اصل میں ویسا ہی ہے ـ جیسے بچے تختی پر "اونگ" لکھ کر بناتے اور بگاڑتے ہیں ـ اس طرح بناتے اور بگاڑتے رہنے سے اُس پر قابو مل جاتا ہے ـ اور وہ اچھے خط میں لکھا جاتا ہے ـ سارا تماشا عمل مشاقی کا ہے ـ دل سے خیال نکلتا ہے ـ اور اس پر بار بار دچار کرتے رہنے سے اُسمیں پختگی آتی ہے ؛

کگا کمل گرن ہیں پاوے ششی بگست سنپٹ نہیں آوے

سنت کبیر کا بیجک

اونکار

ک

تہاں کو سنبھہ رنگ جو پاوے اوگھہ گہہ کے گگن رہاوے
(سرخ — ناقابل گرفت — پکڑ کے)

ترجمہ و تشریح۔ (۱) پہلے سہس دل کمل میں دھیان لگاوے۔ اس میں کرن کی روشنی پیدا ہو۔ رفتہ رفتہ ایسا تصور بندھے۔ کہ اسی استھان میں چاند دکھائی دینے لگے۔ اور وہ نظر سے اوجھل نہ ہونے پاوے۔ کچھ عرصہ تک ایسا ابھیاس کرے۔ پھر جب اس پر قابو مل جائے۔ اور چیت روشنی میں گڑ جائے۔ تو پھر اس میں کسمبھ کا رنگ جھلکنے لگے گا۔ اگھہ یعنی ناقابل گرفت تصور کو پکڑ کر گگن منڈل میں اپنے چیت کو رکھے؛

کھکھا چاہے کھوری مناوے کھسم ہی چھانڈی دسو دشی دھاوے
کھسم ہی چھانڈی چھما ہو رہی ہوئے اکھین اکشر پد گہی
(خرابی — تلافی کرے — مالک — چھوڑ کر — دسوں — دشا — لافانی — درجہ — پکڑے)

ترجمہ و تشریح۔ (۲) کھ۔ نام برہمہ کا ہے۔ اگر برہمہ کی خواہش ہے۔ تو اپنی خرابیوں کی تلافی کرو۔ اور مالک کو چھوڑ کر دسوں دشاؤں میں بھٹکتے رہو۔ اور ذہنی اطمینان حاصل کر لو۔ جو در اصل گھبراہٹ بھرم ہے۔ اونکار ترکٹی کا دھنی ہے۔ برہمہ ہے۔ یہ اصلی پد نہیں ہے۔ اس کی پراپتی کے لئے ضروری ہے کہ اکشین یعنی لافانیت کو حاصل کر کے لافانی درجہ میں مل رہو؛

نوٹ۔ جو سُرت شبد یوگ کے عامل ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ سہس دل کنول نرنجن کا۔ ترکٹی (اوم) کا۔ سُن رارنکار کا۔ بھنور گپھا سوہنگ پرش کا۔ اور ست لوک ست پرش کا استھان ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جو شخص جس مقام کے دھنی کا اشٹ باندھتا ہے۔

اُسی میں لے ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اکشٹے پد جو سب سے اونچا ہے۔ سنت مت میں اُسی کا اِشٹ باندھا جاتا ہے ۔

گ گنگا گوُرُو کے بچنے مانے دُوسر شبد کرے نہیں کانے
تہاں بہنگ کتہوں نہیں جائی اوگہہ گہہ کے گگن رہائی

ترجمہ و تشریح ۔ (۳) ۔ اِس اکشٹے پد کی پراپتی کا سادھن صرف یہ ہے کہ گوُرُو کے بچن پر پُورا یقین لاوے ۔ اور کسی دوسرے شبد کی طرف دھیان نہ دے ۔ کیونکہ گھٹ میں اصلی شبد ست نام گوُرُو کا بتایا ہوُا ۔ چھاننا پڑتا ہے ۔ اور دُوسرے شبدوں کے سُننے سے ناحق کا بھرم ہوتا ہے جب گوُرُو کے بچن میں پرتیت ہوگی ۔ تو یہ سُرت جو بہنگ ہے ۔ اسکو اور جگہ جانے کی ضرورت باقی نہ رہے گی ۔ یہ گگن منڈل میں اگہہ کو گہہ لیگی ۔ اور اُسی سے تعلق پیدا کریگی ۔ اور گگن میں رہیگی ۔ کہنے کا اصلی مطلب یہ ہے ۔ کہ جس نے سنتوں کا سہج مت سہج رہنی اور سہج سمادھی کا ارتھ سمجھ لیا ہے ۔ اُس کو اور کسی بات کی ضرورت نہیں ہے ۔

گھ گھگھا گھٹ بِنسے گھٹ ہوئی گھٹ ہی میں گھٹ راکھ سموئی
جو گھٹ گھٹے گھٹے پھر آوے گھٹ ہی میں پھر گھٹے سماوے

ترجمہ و تشریح ۔ (۴) ۔ ایک گھٹ کا ناش ہو جاتا ہے ۔ تب دوسرا گھٹ پیدا ہوتا ہے ۔ خود گھٹ کے اندر گھٹ سما جاتا ہے ۔ جو شخص گھٹ سے

نکلا پھر گھٹ میں آیا اور گھٹ ہی میں سپے

گھٹ میں گھٹ رکھنے کا مطلب اپنے آپ میں لے ہونا ہے۔ جب
جسمانی دل مرجاتا ہے۔ تب روحانی دِل نصیب ہوتا ہے ؛

ن　ننا۔ نرکھت نِس دِن جائی　　نرکھت نَین رہارٹ لائی

۵　نمش ایک لوں نرکھے پاوے　　تاہی نمش میں نین چھپاوے

(لاپ، تک، آنکھ، اُسی لمحہ، آنکھ)

ترجمہ و تشریح۔ (۵)۔ سُرت شبد یوگ میں تین عمل کئے جاتے
ہیں۔ (۱)۔ درشٹی کا سادھن (دھیان)۔ (۲) سِمرن۔ (۳)۔ شبد کا سننا
اس موقع پر درشٹی کے سادھن کا ذکر ہے۔ ابھیاسی اس طرح درشٹی
کو جوڑے کہ رات دن اُس کو نہ بھُولے اور اندرونی روحانی نظارہ
دیکھتے ہوئے اُس کی آنکھ سُرخ ہو رہے۔ اگر اس طرح کا درشٹی سادھن
ایک پل کے لئے بھی بن آوے۔ اور اگر اسی کے پردہ میں ذرا آنکھ کو
چُھپا لو۔ تو اندرونی نظارہ کی رَوح سمجھ میں آجائے ؛

چ　بچا چتر رچیو بہو بھاری　　چتر ہی چھوڑ چیت چترکاری گری

۶　جِن یہ چتر وچتر اکھیلا　　چتر چھوڑی توں چیت چِتیلا

(تصویر بنایا، عجیب بنایا، تصویر، تصویر، چیتنے والا)

ترجمہ و تشریح۔ (۶)۔ ضرورت ہے۔ کہ پہلے اندرونی تصویریں اگر
نظر پڑیں۔ تو اُن کی طرف سے آنکھوں کو میچ کر اصلی مصوّر کی طرف توجہ
کرے۔ جس نے یہ رنگ برنگی تصویریں بنائی ہیں۔ اے چیت والے مجھ کو تو اس

صانع کو دیکھتا ہے۔ جس کی یہ صنعت گری ہے۔ صنعت سے تجھ کو کیا لینا ہے ٭

چھ ۷

چھپیا آہی چھترپتی پاسا ۔ چھکی کے رہے بیچی بیسا آسا
ملیا تو ہی چھن چھن سمجھایا ۔ کھسم چھوڑی کس آپ بندھایا

ترجمہ و تشریح۔ (۷)۔ چھترپتی راجہ جو سچا مالک تیرے اندر ہے اُسی میں سب کچھ ہے۔ ساری امیدوں کو چھوڑ کر تو اُسی میں مستی کیوں نہیں تلاش کرتا۔ میں تم کو دم بدم سمجھا رہتا ہوں۔ مالک کو چھوڑ کر تو نے فضول وسوسوں میں اپنے کو کیوں بندھایا۔ اور ناحق پھنسا رکھا ہے ٭

ج ۸

جگا پاتن جیت جارو ۔ جوبن جاری جگتی جو پارو
جو کچھو جانی جانی پر جرے ۔ گھٹ ہی جوتی اجیاری کرے

ترجمہ و تشریح۔ (۸)۔ ابھی تک درشٹی سادھن کا مضمون چلا جا رہا ہے۔ جیتے جی اس تن کو جلاؤ۔ جوبن کو جلا کر اگر تم یکتی اور تدبیر سے کام لو۔ تو روشنی خود تمہاری دل میں پیدا ہو گی۔ اور جاننے پر جو کچھ تم نے اس دنیا کا علم حاصل کیا ہے۔ وہ جل جائیگا۔ نفس کو قابو میں لانے ہی سے اندر اصلیت کا نور پرکٹ ہوتا ہے ٭

بھ جھگیا اُجھ سُرجھ کت جانا   سبھیپت ڈھونڈت جاہی پرانا
کوئی سو میبرد ڈھونڈی پھر آوے   جوگڈھ بدکدھا گڈھ ہی سوے   ۹

ترجمہ و تشریح - (۹)۔ اُلجھ سُلجھ کے جانا کہاں ہے۔ چلتے چلتے اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے پاؤں کو درد ہوگا۔ ہزاروں اور کروڑوں سومیر وپربت ڈھونڈ کر پھر واپس آؤ گے۔ اور جو خیالی قلعہ تصور کا تم نے گڈھ کر بنایا ہے۔ وہی تم کو ملے گا۔

ن نتا۔ نرکھت نگر سُنیہ ہو   کر وآپن نزوار و سندیہو شکوک
نہیں دیکھو نہیں آپو بھجاؤ   جہاں نہیں تہاں تن من لاؤ   ۱۰

ترجمہ و تشریح - (۱۰)۔ پریم نگر کے پریتم کو دیکھو۔ اور اس جسم کے رہتے ہوئے اپنے شکوک و شبہ کو مٹادو (اور کو) نہ دیکھو اور نہ اپنے آپ کو بھگاؤ۔ بلکہ من کو وہاں لاؤ۔ جہاں نیستی۔ عدم اور شونیہ ہے۔ یعنی اس استھان میں پہنچو جو رچنا کے پرے ہے۔

ٹ ٹٹا۔ بکٹ بات من ماہیں   کھولی کپاٹ مہل میں جاہیں
رہے لٹ پٹے جُڑی تہی ماہیں   ہوہیں اٹل کتھوں نہ جاہیں   ۱۱

ترجمہ و تشریح - (۱۱)۔ من میں ٹیڑھی بات بھری ہے (دسویں دوار پر) کپاٹ پڑا ہے۔ اُسکو کھول کر اندرونی محل میں داخلہ تلاش

کرو۔ اُسی میں لٹ پٹ (مستغرق) رہو۔ اور اُسی سے جُڑ جاؤ۔ جب اُس میں اٹل ہو جاؤ گے۔ تو پھر نہ کہیں آنا ہے نہ جانا ہے (جنم مرن سے چھٹکارا مل جائے گا)۔

ٹھٹھا

کٹھور دُوری ٹھگ نیرے ۱۲ نت کے نٹھر دکین من دھیرے
جیہی ٹھگ ٹھگ سب لوگ سیانا سو ٹھگ چینھہ ٹھور پہچانا

ترجمہ و تشریح (۱۲)۔ مقام دُور ہے۔ مگر ٹھگنے والا ٹھگ نزدیک ہے۔ اس روز روز کے بے درد ٹھگ نے من کی چال کو دھیمی کر رکھا ہے۔ (جو اس برہم کے جال میں پھنسے اہم برہم کہکر کچھ شانت ہو گئے اور مارے گئے) اس ٹھگ نے بڑے بڑے سیانوں کو ٹھگ لیا۔ تم اس ٹھگ کو پہچان لو۔ اور اصلی مقام کو جان لو۔

ڈڈا

ڈڈا ڈر کینے ڈر ہوئی ۱۳ ڈر ہی میں ڈر را کھو ہموئی
جو ڈر ڈرے ڈرے پھری آوے ڈر ہی میں پُنی ڈرے سماوے

ترجمہ و تشریح (۱۳)۔ اگر تم ڈرتے ہو۔ تو پھر خود بخود ڈر کا سلسلہ پیدا ہوگا۔ اور ڈر ڈر میں سماتا جائیگا۔ اگر ڈرتے ہو۔ تو خوف ہی کے طرف واپس آؤ گے۔ اور پھر ڈر ہی میں لے ہو جاؤ گے۔ مطلب یہ ہے کہ جیار اور تہار خدا کا تصور فوراً دل سے نکالو۔ صرف پر تم سے تعلق پیدا کرو۔

ڈھ ڈھنڈھا ڈھونڈت اہی کت جانا ڈھیگر ڈھول ہی جاۓ لبھانا
۱۴ جہاں نہیں تہاں سب کچھ جانی جہاں نہیں تہاں لے پہچانی

ترجمہ و تشریح ۔ (۱۴) ۔ جو لوگ ربانی ۔ الفاظ اور کتاب میں تلاش کرتے ہیں ۔ وہ اپنا ڈھول بجاکر اسی میں لبھا جاتے ہیں ۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتی ۔ کہ جہاں کچھ بھی نہیں ہے ۔ اسی سے سب پرگٹ ہوتے ہیں ۔ تم اس شونیہ اوستھا کو پہچان لو ۔

ن ننا دوری بسے رے گاؤں ننا ٹوٹے تیرا ناؤں
۱۵ موۓ اے تے جیہ جاہی گھنا موۓ تیاوک کیتک گنا

ترجمہ و تشریح ۔ (۱۵) اے واچک گیانیو! وہ گانوں دور ہے تمہارے نام کا رشتہ ٹوٹ جائے گا ۔ موت میں موت بلکہ گھنی موت ہوگی اور کتنے جتی ستی وغیرہ بانی کے جنگل میں آکر مر کھپے ۔

ت تتا اتی تر یو نہیں جائی تن تر ٹھول میں راکھو چھپائی
۱۶ جو تن تر بھوون مانہہ چھپاوے تتو ہی ملی سو تتو جو پاوے

ترجمہ و تشریح ۔ (۱۶) اس بانی بلاس اور شاستروں کے پڑھنے سے ترگن تمک کا خیال دل سے کبھی دور نہ ہوگا ۔ کیوں نہیں اپنے آپ کو اس ترگنا تمک تربھون سے الگ کر لیتے ۔ اگر اس سے تم بچ جاؤ تو تم کو تتو

یعنی جوہر اعلےٰ مِل جائے اور تم تتو کو پا جاؤ۔

ٹھ ٹھٹھا ٹھاہ ٹھو نہیں جائی۔ یہہ ٹھیرے وہ بھیر رہائی
ٹھورے ٹھورے ٹھر ہو بھائی۔ بن ٹھینے جس مندر جائی 17

(ٹھاہ: لیا — ٹھیرے: تسکین — ٹھینے: آدھار)

ترجمہ وتشریح۔ (۱۷)۔ اس کی ٹھاہ ٹھہائی نہیں کی جاسکتی۔ محض ودیاچک گیان سے اس کا پتہ نہیں لگتا۔ تھوڑے ہی میں اطمینان کی صورت ہے۔ اس تھوڑے میں تسلّی کیوں نہیں ڈھونڈتے۔ بغیر آدھار کے مندر نہیں ٹھہرتا۔ بھکتی کا آدھار کیوں نہیں لیتے ہو۔

د ددا۔ دیکھے بنسین ہارا۔ جس دیکھو تس کرو بچارا
دسو دوار میں تاری لاوے۔ تب دیال کو درشن پاوے

(بنسین ہارا: فانی — تاری: سمادھی)

ترجمہ وتشریح۔ (۱۸)۔ دیکھو ہر شے فانی ہے۔ فانی کو دیکھ کر وچار کرو۔ اور دس دواریں پہنچ کر تاری (سمادھی) لگاؤ۔ اُس وقت تم کو دیال کا درشن ملے گا۔

دھ دھدھا دھرم ماہیں اندھیاری۔ جس دیکھے تس کرے بچاری
ادھو چھوڑ اُردھن من لاوے۔ آپا میٹی کے پریم بڑھاوے 19

(ادھو: ادھر — اُردھن: اُوپر — آپا: خودی)

ترجمہ وتشریح۔ (۱۹) نعلق جگہ میں ہمیشہ اندھیرا رہتا ہے۔

(اُوپر سُورج چمکتا ہے نیچے اُس کا نور پھیلا ہُوا ہے۔ بیچ میں اندھیرا ہے جیسا دیکھ رہے ہو ویسا وچار کرو۔ اِس ادھر کو چھوڑ کر اوپر کی طرف من لاؤ۔ اور اپنے آپ کو میٹ کر پریم کو بڑھاتے چلو۔

ن ننّا وہ چوتھے میں جائی — رام کا گدہ ہوئے کھر کھائی
۲۰ ناہ چھوڑ گئے نرک بسیرا — اَجوں مُوڑھ چت چیت سیرا

ترجمہ و تشریح۔ (۲۰) تین پد کو چھوڑ کر چوتھے پد میں چلے جاؤ ورنہ اگر رام کے گدھے بنتے ہو۔ تو پھر شبھ اشبھ کرموں کے پھل کی گھاس چرا کر یا راجہ کو چھوڑ نرک میں جاؤ۔ نیچ اور حقیر انسان!۔ تو آج بھی نہیں سوچتا۔ (مطلب یہ ہے۔ کہ بھگتی بھی سمجھ کر کرنی چاہئیے۔ ورنہ وہ بھی کرم بن جاتی ہے۔ اور پھنسانے کی زنجیر بن جاتی ہے۔ راجہ سے مراد مالک ہے۔

پ پپّا پاپ کرے سب کوئی — پاپ کے دھرے دھرم نہیں ہوئی
۲۱ پپّا کہے سُنو رے بھائی — ہمرے سیوے کچھ نہ پائی
خدمت کرنے سے

ترجمہ و تشریح۔ (۲۱) سب پاپ کرتے ہیں۔ اور جہاں پاپ ہے۔ وہاں دھرم نہیں ہوتا۔ جو پپّا پپّا کرتے رہتے ہیں۔ اور پاپ میں پھنسے ہیں۔ وہ ہماری خدمت کرنے سے بھی کچھ نہیں پاتے۔

پھ پھپّا پھل لاگو بڑ ڈوری — چاکھے ستگورو دیو نہ توری

۲۲ پھپھا کہے سُنو رے بھائی سورگ پتال کی کھبری نہ پائی

ترجمہ وتشریح۔ (۲۲)۔ پھل دور لگا ہوا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ستگورو توڑ کر دیں گے۔ تب تم چکھو گے۔ پھل کی خواہش میں پھپھا پھپھا بچوں کی طرح کرتے ہیں۔ اور سورگ پاتال کی خبر نہیں ہے۔ کیونکہ پھل کی خواہش سے تم اونچے نیچے جونی میں جایا آیا کرو گے۔ کام تم کو ضرور خود کرنا ہے۔ گورو صرف مدد کر سکتے ہیں ؛

ب بیا بڑ بڑ کر سب کوئی بڑ بڑ گئے کاج نہیں ہوئی
۲۳ بیا بات کہے ارتھائی پھل کا مرم نہ جانے ہو بھائی

مطلب صاف ہے

ترجمہ وتشریح۔ (۲۳) جس کو دیکھئے وہی بک بک کرتا ہے۔ اور بحث مناظرہ اور شاستر ارتھ کے لئے آستین سنبھالتا ہے۔ اس بکواس سے کیا کام بنے گا۔ جو بات کہو اس کا مطلب ہی سمجھو۔ تم کو پھل کا مرم ابھی تک نہیں معلوم ہوا ؛

بھ بھبھا بھرم رہا بھری پوری بھبھرے تے ہے نیڑے دوری
۲۴ بھبھا کہے سُنو رے بھائی بھبھرے آوے بھبھرے جائی

ترجمہ وتشریح۔ (۲۴) ہر جگہ بھرم بھرا ہوا ہے۔ اور جو بھرم میں ہیں وہ نزدیک رہتے ہوئے بھی دور ہیں۔ سب بھرم بھرم چلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھرم میں آتے اور بھرم میں جاتے ہیں ؛

م
ممّا سیوے مرم نہ پائی ہمرے لیے اِن مول گنوائی
ممّا مول گہل من مانا مرمی ہوہی سو مرم ہی جانا ۲۵

ترجمہ و تشریح - (۲۵) - ممّا جو مایا ہے - اُس کے مرم کی خبر نہیں ہے - ہمارے دیکھتے ہوئے یہ اپنی اپنی پونجی کھو بیٹھے - من نے مایا کی جڑ کو پکڑ رکھا ہے - اس لئے پریشان ہے اگر کوئی محرم اسرار ملے تو راز کو سمجھے ؛

ی
ییّا جگت رہا بھر پوری جگت ہوتے ییّا ہے دُوری
ییّا کہے سنو رے بھائی ہمرے سیوے جے جے پائی ۲۶

ترجمہ و تشریح - (۲۶) یہ "کہتے تیاگ ویراگ کو - دُنیا میں تیاگ کا ڈھکوسلہ بہت ہے - سنتوں کا پد تیاگ سے بہت دُور ہے - جو روز تیاگ تیاگ کرتے ہیں - (وہ بیہودہ حرکت کرتے ہیں) - آؤ ہماری خدمت و صحبت میں بیٹھو تا کہ تم کو جے اور کامیابی نصیب ہو ؛

ررّا رارہی رہا اُلجھائی رام کہے دُکھ دارِدر جائی
ررّا کہے سنو رے بھائی ستگور پوچھ کے سیوہو جائی ۲۷

ترجمہ و تشریح - (۲۷) - "را" کے معنی ہیں "رام" اسی رام کے جھگڑے میں سب اُلجھے ہوئے ہیں - سنو رام کہنے سے لیکن سمرن کرنے سے

سب دُکھ دردِر دُور ہونگے۔ یوں تو سب کوئی "رام" کہتا ہے۔ تم اگر رام کی بھگتی کا مطلب سمجھنا چاہتے ہو۔ تو ستگورو سے جا کر پوچھو۔ خبردار! بغیر گورُو کے رام نہ کہنا۔ ورنہ بندھن میں پڑو گے)۔

ل
للاّ تُترے بات جنائی ... تُترے پاوے پرچے پائی
اپنا توتر۔ اور کو کہٹی ... ایکے کھیت دونوں نر بہٹی ۲۸

ترجمہ و تشریح۔ (۲۸)۔ للاّ بچہ کو کہتے ہیں۔ ہم نے بچوں کی توتلی زبان میں حقیقت کا رمز بتایا ہے۔ اسی توتلی بولی میں تم کو پرچے یعنی حق الیقین۔ عین الیقین و علم الیقین کا گیان ہوگا۔ (مگر افسوس تو یہ ہے) کہ تم خود توتلے بچے ہو۔ (اچھی سمجھ و اچھی زبان نہیں رکھتے)۔ اوروں کو توتلا سمجھتے ہو۔ ایک ہی کھیت کے دونوں بچے ہیں۔ اس میں اپنا اپنا زیادہ کرنا ہے۔ (یہ تم نہیں سمجھتے)۔

و
وَوّا وہ وہ کہہ سب کوئی ... وہ وہ کہے کاج نہیں ہوئی
وَوّا کہے سُنو رے بھائی ... سورگ پتال کی کھبری نہ پائی ۲۹

ترجمہ و تشریح۔ (۲۹)۔ 'وہ' 'وہ' سب کہتے رہتے ہیں سب کو رام اور خدا کا خیال تو ہے۔ مگر یہ خیال فضول ہے۔ اس سے مطلب برآری نہیں ہوتی۔ جو "وہ" "وہ" کہتے رہتے ہیں۔ وہ بھی سورگ اور نرک میں یکے بعد دیگرے پڑتے رہتے ہیں۔ اور نجات نہیں ملتی۔

ششّا شر دیکھے نہیں کوئی ۔۔ شر شیتلتا ایک ہی ہوئی
ششّا کہے سُنو رے بھائی ۔۔ شُونیہ سمان چلو جگ جائی ۳۰

ترجمہ و تشریح - (۳۰) - تالاب کوئی نہیں دیکھتا - یعنی سُن کے مہامان سرو ور میں کوئی نہیں نہاتا - سردی اور تالاب دو تو ایک ہی ہیں - اگر کسی کو یہاں تک رسائی بھی ہوئی - تو اُس نے یہ نہیں سمجھا - کہ یہ بھی اصلی پد نہیں ہے ۔ اور سارا جگت سُن کے شُنّ میں لے ہو گیا ۔

کھکھا کھر کھر کہہ سب کوئی ۔۔ کھر کھر کہے کاج نہیں ہوئی
کھکھا کہے سُنو رے بھائی ۔۔ رام نام لے جاہو پرائی ۳۱

ترجمہ و تشریح - (۳۱) - کھ کے معنی ہیں بڑا - بڑائی کے فکر و ذکر سے کام نہیں ہوتا - اس بڑائی کو چھوڑ دو - رام کا نام لیکر اس سے دُور ہٹ جاؤ ۔

سسّا سیرا رچو بنایائی ۔۔ سیر بید سے سب لوگ ستائی
سسّا کے گھر سُن گن ہوئی ۔۔ اتنی بات نہ جانے کوئی ۳۲

ترجمہ و تشریح - (۳۲) کال برہم نے زبردستی تیر بنایا ہے - جسکو یہ تیر لگتا ہے - اس کو تباہی آجاتی ہے - اس برہم سسّا کے گھر سُنّ میں گن رہا کرتا ہے - یہ بات تم سُن رکھو (ترگنی برہم پد ہے سُن اور مہاسُنّ پر رہتا ہے - یہاں بھی تین گن تمگن وسُوکشم ریتی سے رہتے ہیں ۔

۵

ہہا ہوئے ہوت نہیں جانے　　جب ہیں ہوئے تبے من مانے
ہے تو سہی لہے سب کوئی　　جب وا ہوئے تب یا نہیں ہوئی

ترجمہ وتشریح - ہ ہ کا مطلب ہے "ہے" ہستی واجب الوجود"۔ مگر اس کی خبر کمتر انسانوں کو ہے۔ جب یہ ہے۔ تب من مانتا ہے ہونا تو بر حق ہے۔ اور اُس کا ملنا بھی صحیح ہے۔ مگر اتنا فرق ہے۔ جب وہ ہو گا۔ تب یہ نہ رہیگا۔ واجب الوجود کے علم کے ہوتے ہی سنسار ایسا غائب ہو جاتا ہے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ ؛

چھ

چھچھا چھن پرلے مٹی جائی　　چھیو رے تب کو سمجھائی
چھیو رے کو اُو انت نہ پایا　　کہہ کبیر اگمن گوہرایا

ترجمہ وتشریح - (۲۸) "چھ" کہئے چھتر دکشتر ہا کو۔ یہ کشتر (دنیا) پل میں مٹنے والی ہے۔ ابھی سمجھنا ہو تو سمجھو پیچھے جب چھے (موت وقت) آوے گی۔ تب کون سمجھائیگا۔ مرنے کے پیچھے کسی کو بھی انت نہیں ملتا اس لئے کبیر صاحب نے سب کو اگمن یعنی پہلے ہی سے پکار کر کہہ دیا ؛

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

چونتیسی سماپت

کبیر صاحب کا بیجک

چوتھا حصہ

بپرمتی سی

سنہو سنتن ملی بپرمتی سی　　ہری بن بوڑی ناؤ بھری سی ۱

سب لوگ
برہمن ہوئے کے برہمہ نہ جانے　　گھر میں یگ پرتیگرہ آنے ۲

ہو کر
جیہی سرجا تیہی نہیں پہچانے　　کرم دھرم لے بیٹھ بکھانے ۳

جس نے پیدا کیا اس کو　　لیکر
گرہن اماوس سایر دوجا　　سواتی کے پات پرہوجنی دوجا ۴

سمندر　　مانند
پریت کرم مکھ انتر باسا　　آہوتی سہت ہوم کی آسا ۵
دل میں بستا

ترجمہ معہ تشریح - سب لوگ جڑ مل کر ہم سے براہمنوں کی کیفیت

نوٹ اس حصہ میں آج کل کے براہمنوں کی ظاہری حالت کا بیان ہے - جو اصلیت
سے بے خبر ہو کر گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں:

شنو یہ ہری کے بغیر ایسے ڈوبے کہ جیسے (سمندر میں) بھری ہوئی کشتی غرقاب ہو جاتی ہے۔ (۲) یہ براہمن کہلاتے ہیں۔ مگر برہم کو نہیں جانتے اور گھر میں پرتیگرہ یگیہ کراتے پھرتے ہیں۔ (۳) جس نے پیدا کیا اُس کو تو پہچانا نہیں۔ اور کرم دھرم کا بیٹھ کر بکھان کرتے رہتے ہیں۔ (۴) گرہن یا اماوس کے دن سمندر (دریا ندی) کی پوجا کرتے کراتے ہیں۔ اور جیسے سواتی کے جل کے لئے پپیہا دوڑتا ہے۔ ویسے ہی یہ بھی طرح طرح کی آسا لیکر دوڑتے ہیں۔ بہتر ہے کہ دوسرے لوگ ان کے پھندوں میں نہ پڑیں۔ (۵) مکھ سے تو پریت کرم کراکے پریت جونی سے چھوٹنے کا اپاؤ بتاتے ہیں۔ اور ان کے ہردے میں آپ باسنا رہتی ہے۔ یگیہ میں آہوتی کے ساتھ ہوم کرتے ہوئے اُسی پریت کے نام پر دکشنا لینے کے واسطے مُنہ پھیلائے رہتے ہیں۔

کُل اُتم کلی مانہہ کہاویں　　　پھر پھر مدھیم کرم کراویں
کرم اشچی اُچھتے کھاہیں　　　متی بھرشٹ یم لوک ہی جاہیں
سُت دارا ملی جھوٹو کھاہیں　　　ہری بھکتن کی چھوت کراہیں
کھائے کھوری اتم ہوئے آویں　　　وشنو بھکت دیکھے دُکھ پاویں
سوارتھ لاگی رہیں دے ارتھا　　　نام لیت جس پاوک ڈاڑھا

(حاشیہ: کلجگ میں؛ کھانے؛ ناپاک جھوٹا؛ عقل خراب؛ دوزخ؛ بیٹا گھرستری؛ دھوئے؛ خودغرضی؛ آدھامتی؛ آگ بدھی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۶) کلی جگ میں کُل کے اُتم کہلاتے ہیں۔ مگر بار بار نیچا کام کرتے ہیں۔ (۷) ان کے کرم ناپاک ہیں۔ اور یہ جھوٹ

کھاتے ہیں۔ بدھی بھرشٹ ہے۔ اور یم لوک کو جاتے ہیں۔ (۸) پتر اور
ستری کے ساتھ آپ تو پریت کا جھوٹا کھاتے ہیں۔ اور ہری کے
بھگتوں کے ساتھ چھوت چھات کا جھگڑا مچاتے ہیں۔ (۹)۔ نہا دھو کر
(گویا) پاک صاف بن آئے۔ اور وشنو کے بھگت کو دیکھ کر دل میں دکھی ہوتے
ہیں۔ (۱۰)۔ اپنی غرض کے لئے وہ آڑھتی (کمیشن ایجنٹ) بنے ہیں۔ (گویا
مکتی کے ٹھیکہ دار ہیں) مگر مالک کے نام لینے سے اُن کے دل میں آگ لگتی
ہے ؎

رام کرشن کی چھوڑی آسا	پڑھی گنی بھے کرتم کے داسا ۱۱
کرم کرہیں کرم ہی کو دھاویں	جو پوچھے تیہی کرم دڑھاویں ۱۲
نہہ کرمی کی نندا کیجے	کرم کرے تاہی چت دیجے ۱۳
آس بھکتی بھگونت کی لاویں	ہرناکش کے پنتھ چلاویں ۱۴
دیکھو کو متن کر پر گاسا	بن لکھی انتر کرتم داسا ۱۵

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۱)۔ (گو کہنے کو رام کرشن کے داس ہوں مگر)
اِن کو رام کرشن کی آسا کا بھی تیاگ ہے۔ پڑھ گن کر یہ کرتم یعنی صفت اور
مایا کے غلام ہیں۔ (۱۲) کرم کرتے ہیں اور کرم ہی کی طرف دوڑتے ہیں
اور جو کوئی اِن سے کچھ پوچھتا ہے۔ تو اس کو بھی کرم ہی کے مضبوط
کرنے کی رائے دیتے ہیں۔ (۱۳)۔ جو نشکام بھگتی کرتے ہیں۔ اُن کی تو
یہ نندا کرتے ہیں۔ اور جو کرم کرتا ہے۔ اُسکی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔

(۱۴) - ان کی بھگونت کی بھگتی اسی طرح کی ہے - یہ مہا پاپ کی نوکا (کشتی) پینتھ کے چلانے والے ہیں - (۱۵) ان کو بدھیوں کی مت کا پرکاش دیکھ انتر کے دیکھے بغیر کرم کے داس بنے ہیں ۔ ناوالوں

جا کے پوجے پاپ نہ اڑے ۔ نام سمرتے بھو میں بوڑے ۔ ۱۶

پاپ پن کے ہاتھے پاسا ۔ ماری جگت کو کین بناسا ۔ ۱۷
ہاتھ میں ہے ۔ ستیاناس

یہ بھی دواؤ بہن نہ چھاڑے ۔ یہ گرہ جارے وہ گرہ ماڈے ۔ ۱۸
کیا برباد

بیٹھے تے گھر ساہو کہاوے ۔ بھیتر بھید من موس ہی لگاوے ۔ ۱۹
دیانت دار ۔ گھر تباہ کرتے ہیں ۔ گھر بنا دیتے ہیں ۔ دکاندار ۔ سے

ایسی بدھی ٹمر بیر بھنچے ۔ نام لیت پانچ آسن دیچے ۔ ۲۰
اس تدبیر سے دیوتا برہمن ۔ کھینچتے ہیں ۔ پنچ یوگاسن

ترجمہ معہ تشریح - (۱۶) جس دیوتا کے پوجنے سے پاپ دور نہیں ہوتا - اور جس کے نام کے لیتے ہی انسان بھوساگر میں ڈوب جاتا ہے - یہ برہمن اسی کو پوجتے ہیں - (۱۷) ان کے ہاتھ میں پاپ پنیہ کا پانسا ہے - کھیل کھلا کر جگت کا ناس کراتے رہتے ہیں - (۱۸) انکی بھی یعنی رہنی ایسی ہے کہ پاپ پنیہ دونوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑ لیتے کبھی یہ گھر اجاڑتے ہیں کبھی وہ گھر (۱۹) اوپر سے ظاہری دھیان لگا کر ساہوکار اور ایماندار کی شکل بناتے ہیں - اور من میں چھپا لیتا ہے چوری کا اپائے سوچتا رہتا ہے - (۲۰) برہمن اس طرح سے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں - اور نام لے لے کر پنچ گوپ آسن لگاتے ہیں ۔

سے بھینچے کے معنی کھینچے کے بھی ہیں ۔

اونچ نیچ کہو کا ہی جو ہارا ۔ بوڑے گئے نہیں آپ سنبھارا ۲۱
بچایا ۔ ڈوب
اونچ نیچ ہے مدھیم بانی ۔ ایکے پون ایک ہے پانی ۲۲
ایکے مٹیا ایک کمھارا ۔ ایک سبن کا سرجن ہارا ۲۳
مٹی ۔ سب کا خالق
ایک چاک بہو چتر بنایا ۔ ناد بند کے بیچ سمایا ۲۴
بہت سے تصویریں
بیاپی ایک سکل کی جیوتی ۔ نام دھرے کیا کہئے موتی ۲۵

ترجمہ و تشریح ۔ (۲۱)۔ اونچے نیچے دیوتا کس کے ساتھی مددگار ہو گئے ۔ وہ تو آپ بوڑے ہیں ۔ خود نہیں سنبھل سکے ۔ (۲۲) اونچی نیچی اور درمیانی باتیں بنا کر بھید دکھلاتے ہیں ۔ یہ نہیں جانتے کہ ایک ہی ہوا اور پانی ہے ۔ (۲۳)۔ ایک ہی مٹی اور ایک ہی کمہار ہے ۔ اور سب کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے ۔ (۲۴) ۔ اسی نے ایک چکر سے بہتیری تصویریں بنائی ہیں ۔ اور نا د بند کے بیچ میں سمایا ہوا ہے ۔ (۲۵)۔ ایک ہی نور سب میں محیط ہے ۔ نام رکھ کر اسکو کیا کہتے ہیں ۔

راچھس کرنی دیو کہاوے ۔ واد کرے جبو پار نہ پاوے ۲۶
راکشش ۔ بدل
ہنس دیہہ تجی نیارا ہوئی ۔ تاکی جاتی کہو دھوں کوئی ۲۷
اسکی ذات
شیام سپید کہ راتا پیرا ۔ ابرن برن کہ تاتا سیرا ۲۸
زرد ۔ بیرنگ ۔ گرم ٹھنڈا
ہندو ترک کہ بوڑھا بارا ۔ ناری پرش ملی کرہو بچارا ۲۹
کالا ۔ زرد ۔ رنگدار ۔ بڑھا
کہئے کاہی کہا نہیں ماتا ۔ داس کبیر سوئی پہچانا ۳۰
جانا ۔ جوان

ترجمہ وتشریح - (۲۶)۔ کام تو یہ براہمن راکشش کا کرتے ہیں اور دیوتا کہلاتے ہیں۔ انصاف کرنے پر مرے جاتے ہیں۔ مگر خود بھو ساگر کے پار نہیں جا سکتے۔ (۲۷)۔ جب آتما شریر کو چھوڑ کر نیارا ہو جاتا ہے۔ اس وقت بھلا کون اس کی جاتی (قومیت) بتا سکتا ہے۔ (۲۸) وہ سانولا ہے۔ سپید ہے۔ کالا ہے کہ پیلا ہے؟ بیرنگ ہے۔ رنگ والا ہے یا گرم اور ٹھنڈا ہے؟ (۲۹) ہندو ہے کہ ترک ہے بوڑھا ہے کہ جوان ہے؟ ناری اور پرش مل کر بچار تو کرو۔ (۳۰) کس سے کہا جائے کوئی کہنا نہیں مانتا۔ کبیر صاحب نے اس آتما کو پہچان لیا۔

بہی آوہو بہی جات ہو کر گہہ اینچو ہٹھو ر
سمجھائے سمجھے نہیں دے دھکا دوئی اور ۳۱

ترجمہ اور تشریح - (۳۱) بہے ہوئے جاتے ہیں۔ ہم نے اپدیش دیکر ہاتھ پکڑ کر ان برہمنوں کو ان کے اصلی مقام پر پہنچانا چاہا۔ مگر یہ سمجھائے نہیں سمجھتے۔ اس لئے دو دھکا اور دو تاکہ رساتل کو چلے جائیں۔ اور اپنے کئے کی سزا پائیں ۔

بپر متی سی سماپت

کبیر صاحب کا بیجک

پانچواں حصّہ کہرا

پہلا کہرا

سہج دھیان رہو سہج دھیان رہو گورو کے بچن سمائی ہو
میلی سرشٹ چراچت راکھو رہو درشٹی لولائی ہو ۱
(ملاکر، متحرک، دل، نگاہ)
جو کھٹکار بیگ نہیں لاگو ہردے نوار ہو کو ہو ہو
(نکر، جلد، دل، سلجھاؤ، کوئی)
مکتی کی ڈور گانٹھ جنی کھینچو تب باجھی بڑ رو ہو ہو ۲
(رسی، گرہ، مت، پھنسیگی، بڑی مچھلی)
منوا کہو رہے من مارے کھیجی اکھیجی نہ بولے ہو
(من سے، برا بھلا)
منوا میت متائی نہ چھوڑے کبھوں گانٹھی نہ کھولے ہو ۳
(گرہ، مت بھی)

سہج دھیان و کھرا

"کہرا" پورب کا ایک راگ ہے جس کو کہار قوم کے آدمی گایا کرتے ہیں

کھوٹو بھوگ جگتی جیتی بھولو روگ ٹیکتی تن ساد ہو ہو

۴ جو تبھی بھجانتی کر ہو متواری تا مت ہن کے چت باندھ ہو ہو

ناہیں تو کھٹا گرہے اتی دارن ہے گرمی ہے چال کو چالی ہو

۵ باندھی ماری ڈاری سب لیہے چھوٹی سب متوالی ہو

جب ہی سامت آئی پہنچے پیٹھ سانٹ کھل ٹوٹے ہو

۶ کھاڑھے لوگ کٹمب سب دیکھیں کہے کا ہو کن چھوٹے ہو

یک تو النشٹ پاؤں پری بنوے بنتی کئے نہ مانے ہو

۷ ان چیٹھ رہے کیو نہ چھکاری سو کیسے پہچانے ہو

لئی بلائے بات نہیں پوچھے کیوٹ گربھ تن بولے ہو

۸ جیکر گانٹھی سکل کچھو ناہیں نرادھار ہوئے ڈولے ہو

جن سم ٹیکی اگمن سے کے راکھن گھرتی ماجھ گھر ڈیھری ہو

۹ جیکر ہاتھ پاؤں کچھو ناہیں دیکھن لاگو تن سیہری ہو

پیلنا اچھت پیلی چلو بورے تیر تیر کہہ ٹو ہو ہو

۱۰ اتھلے رہو پر و تبی گھرے مٹی ہاتھے کے ٹھو وہو ہو

ترہے گچھم اوپرے کے چھو ٹھوری چھپا نہ کتھو نہیں پا وہو ہو

۱۱ ایسے جان کر لیبو سیجو گسر نہ چھپتر یا چھاد ہو ہو

جو کچھو کھیل کیو سو کیتو بہروی کھیل کَس ہوئی ہو

۱۲ سائیں سند دواؤ دیت اُلاٹن رَہ ہُو لاج مکھ کھوئی ہو

گوڑو بھو ڈھیل گوَن کھوپچ تج کہا نہ مانے ہُو مورا ہو

۱۳ تاجی تُرکی کبہوں نہ ساجے ہُو چڑھیو کاٹھ کے گھورا ہو

تال جھانجھ بھل باجت آوے کہراسب کوئی ناچے ہو

۱۴ جیسی رنگ دُلہا بیاہن آئے تیسی رنگ دُلہن راچے ہو

نوکا اچھت کھیوے نہیں جانیو۔ کیسے لاگہو تیرا ہو

۱۵ کہیں کبیر رام رس ماتے جولہا داس کبیرا ہو

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ گوڑو کے بچن کو مان سہج دھیان لگاؤ۔ اس متحرک۔ تبدیل پذیر۔ و فانی دُنیا کو دیکھ کر نگاہ کو اُس دھیان کی طرف یکسو کرو (۲)۔ اگر اِس قسم کی فکر کی جلدی نہیں کرتے ہو۔ تو اتنا تو کرو کہ دِل کی صفائی کا خیال رکھو۔ مکتی کی رسّی کی گرہ کو زور کے ساتھ نہ کھینچو گے۔ تب ہی بڑی مچھلی پھنسے گی۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں جبر و سختی نہ کرو آہستہ آہستہ سہج درتی بناتے ہوئے چلو۔ اس وقت اصلیت کا علم ہو گا۔ (۳) من سے کہو کہ من مار کر رہے۔ اور بُرا بھلا کہنے سے باز آئے۔ اور سہج دھیان کا) اظہار نہ کرے ورنہ وہ حالت اس سے چھن جائے گی۔ (۴) بھوگ بلاس کو بھلا دو۔ مکتی کے خیال کو کبھی نہ بھلاؤ۔ اس تن سے یوگ

یکتی کا سادھن ہوتا ہے۔ اگر اس طرح وہ اپنی دھن میں مست رہنا چاہتا ہے۔ تو ایسی مستی سے چت کو باندھ رکھے۔ (۵)۔ ورنہ ٹھاکر جو جمراج ہے وہ بُری چال چلیگا۔ باندھ باندھ کر مار ڈالیگا۔ اُس وقت دُنیا کی، تمام مستی بھول جاؤ گے۔ تب تمہاری شامت آجائے گی۔ اور بلبلے مارے کوڑوں کے ٹوٹ جائے گی۔ تمام کٹنبی۔ خویش ویگانے کھڑے ہوئے دیکھیں گے۔ کسی کے کہنے سے بھی وہ نہ چھوڑے گا (۷) ایک تو وہ بغیر اشٹ کا ہے۔ نگورا ہے۔ پہلے سے دل میں کسی معراج یا اشٹ کا تصور نہیں باندھ رکھا ہے ایسا آدمی ہزار پاؤں پڑے اور عاجزی کرے۔ مگر وہ ایک نہ سُنیگا۔ ساری عمر نادان اور نا آشنا بنا رہا۔ اسوقت وہ کیسے شناسائی کر سکیگا۔ (زندگی میں ہی گیان دھیان اور بھگتی کرنی چاہیئے۔ آخری وقت کا سادھن فضول ہوتا ہے۔) (۸) وہ تم کو زبردستی پکڑ بلائے گا۔ اور وہ ایسا مُلاح ہے۔ جو مغرور و کم سخن ہے۔ جس نے زندگی میں زادِ راہ اکٹھا نہیں کیا۔ وہ بغیر سہارے کے رہتا ہے۔ (۹)۔ جنہوں نے پہلے ہی سے ہم یکتی کر رکھی ہے۔ دالکو اس کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ کہ آخر وقت میں گھر والی عورت دہلیز تک آوے یا نہ آوے۔ (یہ نہ کہو کر) آتما کے ہاتھ پاؤں کچھ نہیں ہیں جمراج تمہارے سوکشم شریر کو جو ساتھ رہتا ہے پکڑے گا۔ اور تم ناحق عذاب میں گرفتار ہو گے۔ جیسے مچھلی کے تن سے سہری دستنہ اُتر جاتی ہے ویسے ہی ستھول شریر تو پڑا رہیگا۔ مگر سوکشم شریر ساتھ رہیگا۔ تمہارے ہاتھ میں (سادھن کا) ڈانڈا ہے۔ اُس سے اپنے جہاز کو کھیتے ہوئے چلو کنارے کنارے ٹٹول کر مت چلو۔ مگر ایک بات یاد رکھنے کی ہے۔ کہ چھپلے

پانی میں رہنے کا سادھن کرو۔ گہرے میں نہ جاؤ۔ ورنہ ہاتھ کی عقل بھی کھو بیٹھو گے۔ (غرض یہ ہے کہ سہج دھیان سے چت لگاؤ)۔ (۱۱)۔ زمین پر تیز دھوپ ہے۔ اُوپر گرم ریت ہے۔ تم کو اس وقت سایہ بھی نصیب نہ ہو گا۔ اس طرح سمجھ کر تم ذرا اور رقیق القلب بنو۔ اور من میں پسیجو۔ ابھی سے تیاری میں لگو۔ اور گرمی و حرارت سے بچنے کے لئے پھاتا چھپار کھو۔ خواہ چھتری بنا رکھو۔ (۱۲)۔ جو کچھ اب تک کھیل کیا ہے۔ وہ کھیل پھر نہ کر سکو گے۔ سماش اور رنند (مُول پرکرتی اور اودیا) اُسوقت اُلٹا جواب دیں گی۔ اور تم کو شرم سے مُنہ چھپانا پڑے گا۔ (مایا اور اگیان میں جو اب تک کھیل کرتے رہے ہو۔ وہی یار گردن ہونگے۔) (۱۳)۔ گرمٹی پا کر ڈھیلا ہو گیا۔ اور جس گون (بورے) میں وہ بھرا ہوا تھا لچ پچ ہو گیا۔ (عمر زیادہ ہو گئی۔ شریر کمزور ہو گیا) میں سمجھاتا رہا۔ مگر میری بات تم نے نہیں سُنی۔ چاہئے تھا۔ کہ تازی اور ترکی گھوڑے پر زین کس کر مستعدی سے کام لیتے۔ اور اس جسم کو کسی مصرف کا بنا رکھتے یہ تو ہوا نہیں۔ اُس کو لکڑی کا گھوڑا بنایا۔ اور کاٹھی رکھی۔ اُس سے کیا کام نکلنا تھا۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ (۱۴)۔ جب جمراج بھاچخ اندتالی بجاتا ہوا آتا ہے۔ تمام آدمی کھڑا ناچ ناچنے لگتے ہیں۔ اور جیسا جمراج روپی دلہا رنگا ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ شریر روپی دُلہن اسی انداز سے اس سے دب جاتی ہے۔ اور یہ مصیبت میں پڑتا ہے۔ (۱۵)۔ افسوس یہ شریر کسی مقصد کے لئے تم کو ملا تھا۔ اس جہاز کو رکھتے ہوئے تم نے اس کے کھینے اور چلانے کا ڈھنگ نہیں سیکھا۔ بھلا اب کنارے پر کیسے پہنچو گے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ صرف داس کبیر ہی رام رس پی

دوست ہیں۔ دیاقی اور لوگ اس سے محروم رہ گئے)۔

دوسرا کہرا

متی سن مانک متی سُن مانک ہر دیا بندی نوارو ہو ۱
اٹ پٹ لکھر اکرے کھریا پچرا گاؤں نہ بانچے ہو
نت اُٹھ کوریا بیٹ بھرتُو ہے چھپیا آنگن نلچے ہو ۲
نت اُٹھ نوا ناؤ چڑھت ہے برہی بیرا بارو ہو
ٹھاکر کی کچھو کھبری نہ جانیو کیسے جھگر نواریو ہو ۳
ایک گاؤں میں پانچ ترونی بسیں تن میں جیٹھ جٹھانی ہو
آپن آپن جھگر پسارنی پیا سوں پریت لسانی ہو ۴
بھینسن مانہہ رہت نت بکولا تکولا تاکی نہ لینا ہو
گاین مانہہ بسیو نہیں کبھوں کیسے کے پد چینھا ہو ۵
پنتھی کا پنتھ پوچھ نہیں لینھو موڑھ ہی موڑھ گنوا ہو
گھاٹ چھوڑی کس اوگھٹ رینگھو کیسے لگی ہو پارا ہو ۶
جت کے دکھن سیر نہ للچ کو دیت کے من دوارا ہو

۷ دوئی چکری جنی وَرَن پسارہو تب پیو ڈھگ کمہارا ہو
پریم بان پات (جل) ستگورو دیکھیو (منت دنیا پھیلانا) کاڑھو تیر (پاکے) (تریک حقلا) کمانا ہو
۸ داس کبیر (کہی) کیو یہ کہرا مہرا (کمہار) ماہیں (اچھا) سمانا (بیناپا) ہو

ترجمہ اور تشریح (۱)۔ اے میرے ہیرا! تو عقل کی بات سُن۔ کسی طرح اپنے من کے پھندے کو سلجھا لے۔ کال روپی کمہار کی کاریگری الٹ پٹ ہے۔ اس چمار کے گاؤں میں خیریت نہیں ہے۔ (کیونکہ یہ جسم پرستوں کی کھال ادھیڑ تار ہتا ہے)۔ (۲)۔ اِس کال کا تماشا دیکھو۔ یہ جولاہا روز روز سوت بنتا اور کمزور روحانی تاگوں کو بھرتا ہے (یہی تاگا جنیو کی شکل میں ریشم پھانس ہے۔ اتنا ہی نہیں وہ اس کو رنگریز بنکر رنگتا بھی ہے اور آنگن میں (ریگیو پویت کے وقت) ناچتا ہے۔ کہ ایک قیدی مل گیا۔ (۳) اتنا ہی نہیں بلکہ یہی کال) حجام کی صورت میں سب کو مونڈتا ہے۔ اور جو جسم کرمے وتارنے کا جہاز ہے اُس پر اپنا سکہ جماکر) اُسکے پیڑ اور ڈانڈا وغیرہ کو جلا دیتا ہے۔ (چیلا بنایا نہیں کہ ان کو مارا نہیں)۔ (لوگ یہ سب کرتے ہیں۔ جنیو پہنتے اور سر منڈاتے ہیں۔ اور سر منڈ لیتے ہی اوپے پڑنے لگ جاتے ہیں) اصلی صاحب کی خبر تک نہیں ہے۔ تم اس سنسار کے جھگڑے کو کیسے طے کرو گے؟ (۴)۔ یہ جسم ایک گاؤں ہے۔ جسمیں پانچ نوجوان عورتیں پانچ گیان اندریاں بستی ہیں۔ اور مایا جیٹھانی ہے۔ اِن سب نے اپنا اپنا جھگڑا پھیلا رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے مالک پریتم کی محبت برباد ہو گئی ہے۔ (۵)۔ بنگلا روپی من ہمیشہ پھنس روپی اندریوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اُن کے جھگڑے کی مکھیوں کو چُن

چن کر کھاتا ہے ۔ اور گورو تاک کنے والا ہے ۔ مگر ان کے عیبوں کو نہیں دیکھتا یہ من پاکیزہ صورت نگاہوں کی طرف راغب نہیں ہوتا ۔ جو نیک اور اچھے خیال ہیں ۔ پھر اس کو نیک بد کی کیسے سمجھ آوے ۔ (۷) ۔ تم نے اہل طریقت کے طریق یعنی پنتھائیوں نے پنتھ کو نہیں سمجھا ۔ بالکل نادان اور جاہل ہو ۔ اچھے گھاٹ کو چھوڑ کر بُرے گھاٹ کی طرف جا رہے ہو ۔ پار کیسے ہو گے ؟ (۸) ۔ کبھی تم سوچتے ہو کہ اپنی قوم کا گورو ہو ۔ اور کبھی لالچ سے براہمنوں کی طرف جھکتے ہو ۔ ان دونوں چکیوں کے بیچ میں دلنے اور پسنے کے لئے مت پھیلو ۔ تب تم کو آمر انزدیک مل جائیگا ۔ (اور اگر اس دُبدھا میں پڑے ۔ اور ہم قوم اور برہمن گورو کے پھندے میں پھنسے ۔ تو گیہوں اور گھن کا حال ہوگا ۔ گورو کبھی نہ ملیگا اور نہ تم گورو دست بنو گے ؟ (۸) ۔ گورو نے پریم کے تیر کو بخشا اور مضبوطی کے ساتھ اس کمان کو کھینچ ایسا ہی سادھو ہے ۔ کبیر صاحب نے یہ سچا کہرا تم کو بتا کر سنا دیا ۔ اور خود کہار روپی مالک میں سما گئے ؎

تیسرا کہرا

رام نام کو سیو ہو بیرا دُوری نہیں دُوری آسا ہو
اور دیو کا پوجہو بورے ای سب جھوٹی آسا ہو ۱
اُوپر کے اُجر ہبتیے کیا بھو بورے بھیتر اجھوں کارا ہو
تن کی بِردھ کہاں بھو بورے ای من اجھوں بارا ہو ۲

من کے نفس کا وچار

مُکھ کے دانت گئے کا پورے اندر دانت لوہے کے ہو
پھر پھر چبا چبا وسٹے کا کام کرودھ لوبھے ہو
تن کی شکتی سکل گھٹی گیو من ہی دلاسا دونی ہو
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! سکل سیانپ اُونی ہو

ترجمہ و تشریح - (۱) - اے بہادر - رام نام کو سیئو - وہ دُور رہتی ہے - صرف آسا دُور ہے - اور دیوتا کو تم دیوالوں اکیا پُوجتے ہو - یہ سب جھوٹی امید ہے - (۲) - سفید پوش یا سفید بال ہونے سے کیا ہُوا - من تو اب بھی کالے کا کالا ہے - جسم کی ضعیفی سے کیا ہُوا - من تو اب تک جوان ہے - (۳) - مُنہ کے دانت ٹُوٹ گئے - مگر اندر کے دانت تو لوہے کے ہیں - پھر تم بار بار وِشے کے چنے چبا ؤ گے - اور کام کرودھ لوبھ موہ سے تعلق رکھو گے - (۴) - شریر کی ساری طاقت جاتی رہی مگر من کی ہمت و جرأت اور اطمینان کی حالت اب بھی دُونی ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - اے سنتو! ساری دانائی یا ہیچ ہے - (صرف رام نام کی سیوا ٹھیک ہے -)

چوتھا کہرا

اوڑھن مورا رام نام میں رام ہی کو بنجارا ہو

رام نام کا کرُوں بنج میں ہری مورا ہٹوارا ہو ۱

سہس نام کا کروں پسارا دِن دِن ہوت سوائی ہو

کان ترا جو سیر بتن پواڈ تکن ڈھول بجائی ہو ۲

سیر پسیری پورا کری لے پاسنگھ کتہوں نہ جائی ہو

کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! جوری چلے جہنڈائی ہو ۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ لوگ بھگتی کے اصل جوہر کو نہ سمجھ کر فضول یونہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ (۱)۔ رام نام ہی میرا اوڑھنا بچھونا ہے ۔ اور میں رام کا سوداگر ہوں۔ اور رام نام کے مال کی تجارت کرتا ہوں ۔ اور رام ہی اس تجارت میں دلال ہیں ۔ (۲) سہس نام کا میں نے پسارا کیا۔ دنوں دن وہ سوائی بڑھنے لگا (مگر بات یوں ہے ۔ کہ یہ غفلت میں پڑے ہیں ۔) کان ان کا ترازو ہے ۔ اور جو (رام نام کا منتر لیا ہے ۔ وہ صرف) تین پاؤ کا سیر ہے گو چیلا ہو کر رام رام چلاتے پھرتے ہیں ۔ مگر یہ ڈھول بجا کر بھگتی کی شہرت کرنے والے سخت دھوکا کھا گئے ۔ (جیسے ادھر واچک گیانی بھولے ۔ ویسے ہی ادھر یہ نمائشی بھگت بھی مارے گئے ۔ (۳) ۔ گو یہ سیر پنسیری کو پورا بھی کر لیں ۔ اور محنت سے کام لیں ۔ تاہم پاسنگ کا نقص کہاں جائے گا ۔ وہ تو برابر آخر وقت تک موجود رہے گا ۔ (پاسنگ سے مراد یہاں ترازو کے نقص سے ہے ۔ جو اس میں شروع سے موجود ہے ۔ اور کوشش سے بھی نہیں جاتا ۔ کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ جس سے کان میں گورو منتر لیا گیا ہے ۔ وہ آیا ۔ انانیت ۔ واچک بھگتی ۔ اور خودغرضی سے پاک وصاف

بھی بھتے یا کیا بھتے۔ اُن کا سنسکار تو ساتھ ہی رہیگا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو یہ بیوپاری مال جوڑ جوڑ کر دھوکے میں رہ گئے

پانچواں کہرا

رام نام بھجو رام نام بھجو چیتی دیکھو من ماہیں ہو
(جیت کر — دل — اندر)

لکش کروری جوری دھن گارے چلے ڈولات باہیں ہو ۱
(لاکھ — کروڑ — جوڑ کر — ہلاتے ہوئے — آستین)

داؤ دادا او پرباجا اُوئی گاڑے بھوئیں بھانڈے ہو
(تاؤ — اور پرداد — انہوں نے — زمین — برتن)

اندھرے بھئے ہیا کی پھوٹی تن کا ہے سب چھانڈے ہو ۲
(اندھے — ہوئے — دل — انہوں نے کیوں — چھوڑا)

ای سنسار اسار کو دھندا انت کال کوئی ناہیں ہو
(خالی — آخر وقت — نہیں)

اُپجت بنست بار نہ لاگے جیوں باور کی چھاہیں ہو ۳
(پیدا ہوتے — بگڑتے — دیر — جیسے — بادل — سایہ)

نانا گوتا کُل کُٹمب سب تن کی کون بڑائی ہو
(ناطہ — گوت — ان)

کہہ کبیر ایک رام بھجے بن بوڑی سب چتورائی ہو ۴
(ڈوب گئی)

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے۔

چھٹواں کہرا

رام نام بن رام نام بن متھیا جنم گنوائی ہو ۱
سیمر سیئی سُوا جیوں جھنکھے اُون پرے پچھتائی ہو
جیسے مدپی گانٹھی ارتھے دے گھر ہو کی عقل گنوائی ہو ۲
سُوادے اُدر بھرت دھول کیسے اوسے پیاس نہ جائی ہو
دربہ کا ہین کون پرشارتھ من ہی ماں ہہ تبائی ہو ۳
گانٹھی رتن مرم نہیں جانیو پارکھ لینی چھوڑا ہو
کہہ کبیر یہ اوسر بیتے رتن نہ ملے بہورا ہو ۴

مطلب صاف ہے۔ (۲)۔ سیمر ایک طرح کا پورب میں درخت ہوتا ہے۔ جب اس میں پھل لگتے ہیں۔ تو طوطے خوش ہو کر اس کے ارد گرد اڑنے لگتے ہیں۔ مگر اس کے پھل میں کچھ نہیں نکلتا۔ پکنے پر سفید رنگ کے باریک رونگٹے کی شکل کا گھوؤا برآمد ہوتا ہے۔ تب طوطے پچھتا کر اڑ جاتے ہیں۔ یہی حال اُن کا ہوتا ہے جو دُنیا کی دولت کے دھوکے میں رام نام کو بھول کر اپنا جنم گنواتے ہیں:۔

(۴)۔ اصلیت کے بھید کا جوہر تم میں ہے۔ کیونکہ تم ست پرش کے انش ہو۔ مگر رام نام کے سادھن کے بغیر اس کو نہیں جانتے۔ جو لوگ پرکھنے والے ہیں وہ اپنی اندرونی گرہ کو کھول کر یہ رتن دھن اپنے ہی

اندر سے نکال لیتے ہیں۔ اگر کہیں مانش جنم کا موقع ہاتھ سے چلا گیا۔ تو پھر یہ دوبارہ نہیں ملتا۔

ساتواں کہرا

رہو ہو سنبھارے رام بچارے کہت اہو جو پکارے ہو
مونڈ منڈائے پھول کے بیٹھے مدرا پہر منجوسا ہو
تاہی اوپر کچھو چھار لپیٹے بھیتر بھیتر موسا ہو
گاؤں بست ہے گرب بھارتی ہام کام ہنکارا ہو
موہنی جہاں تہاں لیجے ہے نہیں پت ہے تمہارا ہو
مانجھ منجھ یا بسئے جو جانے جن ہوئی ہے سو تھیرا ہو
نربھے گورو کی نگریا تہواں سکھ سوئے داس کبیرا ہو

ترجمہ و تشریح - (۱)۔ ہوشیار ہو۔ رام نام کا بچار کرتے رہو۔ جس کا بہ آواز بلند سمرن کرتے ہو (۲)۔ سر گھونٹا کر مغرور ہوئے۔ کان میں مدرا اور جسم میں کفنی پہن لی۔ اس پر بھی شریر پر دھولی اور راکھ مل لی ہے۔ یہ خبر نہیں کہ اندر میں من چوری کر رہا ہے۔ (۳)۔ اس گاؤں روپی شریر میں غرور میں رت (مست) ہونے والا ہے۔ وہ فقیر بھارتی جو من ہے۔

اُس میں میرا پنا۔ خواہش اور گھمنڈ ہے۔ موہنی مایا۔ اُسی میرے پنے۔ انانیت اور اہنکار میں لے جا کر تم کو غارت کر دے گی۔ اور تمہاری عزت میں بٹہ آ جائے گا۔ (۴) جسم کے درمیانی طبقہ میں رہنے والے من کو جس نے جان لیا۔ صرف وہ شانت رہے گا۔ اُسی میں گورو کی نگری ہے۔ اگر وہاں پہنچ جائے۔ تو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ داس سُکھ کی نیند سووے گا۔ (یہی سچی سمادھی ہے)

بھارتی۔ دس نامی سنیاسیوں کا ایک فرقہ ہے۔ جیسے پوری گری سرسوتی۔ بھارتی آشرم وغیرہ ؎

آٹھواں کہرا

کھیم کُشل اور سہی سلامت کہہ ہو کون کو دیکھا ہو
آوت جات دونوں بدھی لوٹے سرب سنگ ہری لیفا ہو ۱
سُر نر مُنی جیتے پیر اولیا میرا پیدا کیتا ہو
کہاں لوں گنوں اننت کوٹی لے سکل پیا یا دیکھا ہو ۲
پانی پون اکاس جا ہو گے چندر جا ہو گے سُورا ہو
وہ بھی جا ہو گے یہ بھی جا ہو گے پرت کا ہو کو نہ پُورا ہو ۳
کُشلے کہت کہت جگ بنسے کُشل کال کی پھانسی ہو

کہہ کبیر سب دُنیا بنشل رَہل رام ابناسی ہو

ترجمہ و تشریح - بتاؤ خیریت - سلامتی - پائداری - کِس کو ملی ہے ہ پیدا ہوتے اور مرتے سب لُوٹے جا رہے ہیں - اور سب کا مال و متاع چھینا جا رہا ہے - (۲) - دیوتا - اِنسان - مُنی - پیر اولیا سید - جتنے پیدا ہوئے کوئی کہاں تک اُن کا شمار کرے - وہ بے شمار کروڑوں تک ہیں - اِن سب کو کُوچ کا پیغام دیا گیا ہے - (۳) - (تُم جس کی امید کرو گے - جس کو دِل دو گے جس کا تصوّر کرو گے - جس کی معراج ذہن نشین ہو گی ، - چاہے وہ اِندر لوک ہو یا دیو لوک ہو یا چندر لوک اِن ہی میں جاؤ گے یہاں سے بھی جانا وہاں سے جانا - جانا برحق ہے - کِسی کو اِس آنے جانے سے چھٹکارا نہیں - نہ کسی کا پورا پڑتا ہے - (۴) - خیریت پوچھتے اور دیکھتے ہوئے دُنیا برباد ہوتی جا رہی ہے - ہاں جس میں گھُسلتا ہے - نہ تو کال کی پھانسی ہے - اس کو البتہ (ظاہرا) قایم و دایم دیکھتے ہیں - (گو وہ اصل میں لافانی نہیں ہے) سے ساری کائنات برباد ہو گئی - صرف ایک رام کی ذات لازوال ہے ::

نواں کہرا

ایسن دیہہ نروین بورے مُوئے چھُوٹے نہیں کوئی ہو

ڈنڈک ڈوا توری سے لے آین جو گوٹک دھن ہوئی ہو

اُردھ سو آنسا اُپنجک ترابسا ہنکرا ین پریوارا ہو

جو کوئی آوے بیگ چلاوے پل یک رہن نہ ہارا ہو ۲
چندن چور چیڑ سب لیپن گل گج مکتا ہارا ہو
چوبچن گدھ موئے تن لوٹے جنبک اودر پھارا ہو ۳
کہیں کبیر سنو ہو سنتو ! گیان ہین متی ہینا ہو
یک یک دن یہہ گتی سب ہی کی کہا راؤ کا دینا ہو ۴

ترجمہ - (۱)۔ ایسا جسم بنایا گیا ہے۔ کہ مرنے کے پیچھے کوئی اس کو چھوتا تک نہیں ہے۔ (جیسے ڈنڈل رلینی کو کرمتا۔ چھاترک۔ کھنب) کا ڈورا آسانی سے توڑ دیا جاتا ہے۔ ویسے ہی اس جسم کا تاگا گھٹ سے ٹوٹ جاتا ہے چاہے لاکھ کروڑ کی دولت کوئی رکھتا ہو۔ (۲)۔ اوپر کی طرف سانس چلتی ہے۔ خوف پیدا ہوتا ہے۔ اولاد کا غرور ہے۔ چندن کا اس جسم پر لیپ کیا جاتا ہے۔ گلے میں موتی کی مالا ہے۔ مگر (۳)۔ مرنے پر یہہ جسم گدھ اور کوؤں کے چونچ کا شکار ہوتا ہے۔ اور گیدڑ پیٹ کو پھاڑتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! اس پر بھی لوگ کیسے بے عقل اور اگیانی بنے ہیں۔ راجہ ہو یا غریب سب کی ایک دن یہی حالت ہونی ہے ؛

گج مکتا - ایک خاص طرح کا موتی ہے۔ جو ہاتھی کے مستک میں پیدا ہوتا ہے :

دسواں کہرا

ہوں سب ہن میں ہوں ناہی موہی بلگ بلگائی ہو
ہوں سب لوگیں نہیں مجھ کو الگ الگ کیا ہے
اوڑھن مورے ایک پچھورا لوگ بول ہیں یکتائی ہو ۱
اوڑھنے کو میرے چادر کہتے ہیں
ایک نرنتر انتر ناہیں جیوں گھٹ جل ششی جھائی ہو
چاند سایہ
ایک سمان کوئی سمجھت ناہیں جرا مرا بھرم جائی ہو ۲
طرح بڑھاپا موت
رین دوس میں تہواں ناہیں ناری پرش سمتائی ہو
رات دن وہاں برابر
ناہیں بالک ناہیں بوڑھو نا مورے چیلہ کائی ہو ۳
چیلے چاہئے
تری بدھی رہوں سبن میں برتوں نام مورا رمائی ہو
تین گن تک سب رام راجہ
پٹھے نہ جاؤں آنے نہیں آؤں سہج رہوں دنیائی ہو ۴
بھیجے ہوئے لائے ہوئے سوبھاوک رہوں دنیا میں
جولہا تان بان نہیں جانے پھاٹ بنے دس ٹھائی ہو
تانا بانا کپڑا جگہ
گورو پرتاپ جن جیسو بھاکھیو جن برلے سدھی پائی ہو ۵
جیسا کہا جگت شری النظیر
اننت کوئی من ہیر ابید ھیو پھٹکی مول نہ آئی ہو
بحساب کرو بید
تمہارا کچھ کر الٹس ہوگی
سدرنر منی واکے کھوج پرے ہیں کچھ کچھ کبیرن پائی ہو ۶
اس کی تلاش

ترجمہ و تشریح - (۱) سب میں رما۔ سب سے الگ اور سب مجھ کو الگ الگ بتاتے ہیں۔ (یعنی کوئی پُرش کوئی پرکرتی کوئی کچھ اور کوئی کچھ

کہتا ہے)۔ میرے اوڑھنے کا ایک چادر ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے۔ دو نہیں ہے۔ چادر پرکرتی ہے۔ پُرش اور پرکرتی کا بھید نہیں مانتے ہیں۔ (۲)۔ میں ایک ہوں بغیر دو کے مجھ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ دل کے اندر ویسا ہی رہتا ہوں۔ جیسے پانی میں چاند کا عکس رہتا ہے۔ مجھ کو کوئی ایک بھی نہیں سمجھتا۔ اگر سمجھ لے تو بڑھاپا اور موت کے پنجے سے۔ چھوٹ جائے۔ (۳)۔ میری ذات میں رات دن نہیں ہیں۔ نہ پُرش اور استری کا گمان ہے۔ ایک ہی ایک ہے۔ نہ میں لڑکا ہوں نہ بوڑھا۔ نہ میرے چیلے چانٹے ہیں۔ نہ اُپدیشٹا اور اُپدیشک کا بھاؤ ہے۔ (۴)۔ میں ترگُنا تمک ریتی سے سب میں ویاپک ہوں اور سب میں برتتا ہوں میرا نام رام راجہ ہے۔ نہ کسی کے بھیجنے سے گیا نہ کسی کے لانے سے آیا۔ دُنیا میں سوبھاوک ریتی سے رہتا ہوں۔ (۵)۔ جیو رُوپی جولاہا اصلی تانا بانا کو نہیں جانتا۔ وہ دس سُوراخ والے جسم کا کپڑا بُنتا ہے اور اُسی میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ جیسی جس کو گورو نے تعلیم دی اُس نے ویسا ہی میرا بیان کیا۔ مگر اصلی میں کسی شاذ بھگت کو میری خبر ملی۔ (۶)۔ لوگوں نے من رُوپی ہیرا کو کروڑوں طریقوں سے بیدھا۔ مگر اصلیت کو پھر بھی نہیں پایا۔ لاکھ من کی صفائی کریں ہوتا کیا ہے۔ دیوتا انسان رشی۔ سب کو میری تلاش ہے۔ کبیر صاحب کو کچھ میری خبر ملی ہے۔

گیارہواں کہرا

سندھی گئے تیں ڈشنم سو ہاگنی تیں ندلے سنسارا گے
گئی تُو بُری پیٹرے سوسے گیا۔

آوت دیکھ ایک سنگ سُوتی تیں اروکھسم ہمارا گے ۱
(سہاگن) (تو) (اور شوہر) (گئے)
موورے باپ کی دوئے مہریا میں ارو مور جٹھانی گے
(دو) (عورتیں) (اور) (میری) (گئی)
جب ہم آیلی رسک کے جگ میں تب ہی بات جگ جانی گے ۲
(آئیں) (پریتم)
مائی مور مُوول پتا کے سنگ ہی سرچی مُوول سنگھاتا گے
(میری مرگئی) (تالاب بناکر مری) (ساتھی) (گئے)
اپنو مُوئی اَورے مُوولی لوگ کٹمب سنگ ساتھا گے ۳
(آپ مری) (اور) (لیکر مری) (گئے)
جَولوں سانس رہے گھٹ بھیتر تب لگ کوشل پرہے گے
(جب تک) (تب تک) (گئی)
کہہ کبیر جب سانس نسری گے مندر انت جرے ہے گے ۴
(نکل گیا) (گھر) (آخر میں جل جائیگا)

ترجمہ اور تشریح - (۱) اے مایا تو بڑی سوہاگ والی ہے - تو شوہر پرست اور پتی ورتا نہیں ہے - تیرے خواب میں جاتے ہی یہ سنسار غائب ہو جاتا ہے - تو جب آتی ہے - ایک ساتھ تو اور ہمارا شوہر (مالک) مل کر سو گئے اور سوتے ہی دونو غائب ہوئے یعنی مایا کے دور ہوتے ہی سارا بیوہار بھگتی وغیرہ کا بھی جاتا رہتا ہے - اور جب سنسار ہی نہ رہا تو پھر کچھ نہیں رہ جاتا (۲) میرے باپ یعنی مالک کے دو عورتیں ہیں ایک میں بھگتنی دوسری بھگتی - یہ دونو بھی معدوم ہو جاتی ہیں - سنسار کیوں ہے ؟ وہ اسوجہ سے ہے - کہ میں پریتم کے جگ میں آئی ہوں - اور تب ہی جگت ہوا ہے - میں نہ ہوتی تو کیسے کوئی جگ کو جانتا - (۳) - میری ماں (آدی مایا) میرے باپ برہمہ کے ساتھ مرگئی - اور کرم دھرم کا تالاب جو بنایا تھا - وہ بھی پھٹ گیا - اور ساتھی سنگی جو باکی یہ وزہ نامہ - ذکر و فکر تھے مرگئے - میں آپ مری اور میرے

ساتھ اور لوگ کُٹمبی۔ قبیلہ والے مر گئے (آپ مرے تو جگ مرا) (۵) جبتک سانسا تب تک آسا۔ اور جب تک سانس ہے تب تک خیریت دُور ہے۔ کیونکہ جب سانس ہی کے ساتھ سنسار ہے۔ اور یہ سنسار دُکھ کا مُول ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب سانس نکل گیا۔ تب یہ شریر رُوپی مندر جل جاتا ہے بھسم ہو جاتا ہے۔ اور سب کچھ غائب ہو جاتا ہے۔

تعلقات کی تشریح۔

باپ = برہمہ

مائی = آدی مایا خواہ ہمیشٹی مایا

نند = بیشٹی مایا

شوہر = مالک

بارھواں کہرا

یا مایا رگھوناتھ کی بوری کھیلن چلی اہیرا ہو

چتر چکنیا چُن چُن مارے کاہو نہ راکھے نیرا ہو ۱

موئی پیر دگمبر مارے دھیان دھرتے یوگی ہو

جنگل میں کے جنگم مارے مایا کِن ہُو نہ بھوگی ہو ۲

بید پڑھنتے پانڈے مارے پوجا کرتے سوامی ہو

ارتھ بچارت پنڈت مارے باندھیو سکل لگامی ہو
شرنگی رشی بن بھیتر مارے شِر برہما کے پھوری ہو
ناتھ مچھندر چلے پیٹھ دے سنگل ہو میں بوری ہو
ساکٹ کے گھر کرتا دھرتا ہری بھگتن کی چیری ہو
کہیں کبیر سنو ہو سنتو! جیوں آوے تیوں پھیری ہو

مطلب واضح ہے۔

نوٹ۔ مچھندر ناتھ کا قصہ ہمارے "شاہی بھگت" نامی ناول میں مشرح آیا ہے۔ جس طرح مایا نے اُن پر حملہ کیا۔ اور سنگھل دیپ میں پریشان کیا تھا۔ سب اس میں مذکور ہے۔

کہراسماپت

سنت کبیر کا بیجک

چھٹواں حصہ بسنت

پہلا بسنت*

جہاں بارہ ماس بسنت ہوئے — پرمارتھ بوجھے برلا کوئے ۱

برسے اگنی اکھنڈ دھار — ہریر بھوبن اٹھارہ بھار ۲

پنیا اندر دھرے نہ کوئے — پون گہے کس ملن دھوئے ۳

بن تر ور پھولے اکاس — شیو برنچی تہاں لیہیں باس ۴

سنکادک بھولے بھنور بھوئے — تہاں لکھ چوراسی جیو جوئے ۵

جو توہی سنگور ست لکھاو — تاتے نا چھوٹے چرن بھاو ۶

امر لوک پھل لاوے چاہی — کہیں کبیر بوجھے سو کھاہی ۷

*بسنت ایک خاص قسم کا راگ ہے جو ہولی اور بسنت کے دنوں میں گایا جاتا ہے۔

ترجمہ و تشریح - (۱) اس مقام کی کسی سادھ آدمی کو خبر ہو گی جو پرمارتھ یعنی اعلےٰ مقصد اور منزل مراد ہے - اور جہاں بارہوں مہینے بسنت رُت کی خوشیاں قایم رہتی ہیں - (۲) - زندگی کی آگ وہاں اور وہاں سے سلسلہ غیر منقطع دھاروں میں برستی رہتی ہے - اور جس کے برسنے کی وجہ سے اٹھارہ بھار کے بن اور جنگل ہرے بھرے ہو جاتے ہیں - (۳) - اپنے ہی اندر سے پانی کی دھار پھوٹی ہے - جسکو کوئی پکڑ نہیں سکتا - وہاں کی ہوا کے لگنے ہی سے پاپ کا میل دھو جاتا ہے - اُس دیس میں بغیر درخت کے اکاس میں پھول کھلے ہوئے ہیں - اور شیو اور برہما کو اُن کی خوشبو ملتی رہتی ہے - (۵) سنک - سنندن وغیرہ رشی بھونرے کی طرح مست ہو کر اس خوشبو کی تلاش میں منڈلاتے ہیں - یہہ ان کا حال ہے - چوراسی لاکھ جیوں کی حالت کیا پوچھتے ہو - یہہ بھی اُسی کی تلاش میں ہیں - (۶) - اگر تجھکو گورو نے اس ست پد کو دکھایا ہے - تو تو ایسا جتن کر کہ اُن کے چرن کا بھاو دل سے الگ نہ ہونے پاوے - ہمیشہ گورو کا دھیان بنا رہے - (۷) جو اس لافانی عالم اور امر لوک کا پھل چاہتا ہے - اُس کی بسنت کبیر صاحب کا یہہ اعلان ہے - کہ جو سمجھے گا - وہی اُس کو دیکھے گا ۔

---

(۲) اٹھارہ بھار کے بن - ساری سرشٹی (کائنات) تین حصوں - دیال دیس ستال دیس - اور مایا دیس میں منقسم ہے - اور ایک ایک حصہ کے چھ چھ کھنڈ ہیں - اس حساب سے وہ ۶ × ۳ = اٹھارہ کے ہیں - پنتھ سندیش کے کئی صفحوں میں اس کی صراحت ہے ۔

دوسرا لسنت

رسنا پڑھی بھولے شری لسنت	پُنی جائی پری ہو جم کے اُنت	۱
میرو ڈنڈ پر ڈنک دیتھ	اَشٹ کمل پر جار لینتھ	۲
برہمہ اگنی کیہخو پرکاس	اردھہ اُردھہ بہتی بتاس	۳
نو ناری پری مِل سوگانوں	ملی سکھی پاپخ تہاں دیکھن آ قل	۴
اَنہد باجا رہل پور	پُرش بہتر کھیلیں ڈکور	۵
مایا دیکھی کَس رہو بھول	جُس بنسپتی رہل پھول	۶
کہیں کبیر ای ہری کے داس	پھگوا مانگے بیکنتھ باس	۷

ترجمہ و تشریح ۔(۱)۔ جو صرف زبان سے شری لسنت کو پڑھ کر یا کہکر بھولے ہیں۔ وہ آخر میں جم کے لوک میں جا ملے ۔(۲) اِس پرم پد کی پراپتی کا سادھن یہ ہے ۔کہ) صرت شبد یوگ کے وسیلہ میرو ڈنڈ (سُوشمنا ناڑی تے تار) پر چڑھ کر ڈنکا بجاؤ ۔ اور اشٹ دل کمل پد پر پہنچکر ساری باسناؤں کو جلا دو ۔(۳)۔ وہاں برہم اگنی کا پرکاش دیکھو گے ۔ اور اوپر اور دھیان میں بہتی ہوئی ہوا (روحانی اثرات) کو محسوس کرو گے ۔(۴) نو ناریاں جو جسم کی نو کھڑکیاں ہیں وہ بدبو اور غلاظت کے مستھان ہیں ۔ دیا کی صرف دسویں دوار میں ہے ۔ پانچوں گیان اندریوں کو متحد کر کے اُس مقام کے دیکھنے کو جاؤ ۔(۵)۔ وہاں انہد باجے بھرپور بج رہے ہیں ۔ مگر جو لوگ

کہ دینِ اسلام کے بہتّر فرقوں میں پھنسے ہیں۔ وہ خاک اور ڈھولی سے کھیل رہے ہیں۔ (اُن کو حقیقت کی خبر نہیں ہے)۔ (۶)۔ تم مایا کو دیکھ کر ایسے پھولے ہو جیسے بنسپتی پھولی ہوئی ہے۔ (۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں یہہ لوگ (صرف ظاہری ہیں) ہری کے داس ہیں (اُن کا مقصد مالک نہیں ہے)۔ یہہ بہشت کی سکونت کے متلاشی ہیں۔ اور اسی کے اُپاسک ہیں ٭

تیسرا بسنت

موہ رِتو بسنت پہرا و (مجھ کو پہنایا)	تو ہ (تجھ) مِلن (ملنے) میں آیوں مہتر (آیا)	۱
تین گھونٹا شوت پرانا	چھین پائی پُریا لمبی (پڑیا)	۲
گانٹھ لاگو بہتر کسنی	ساٹھ تین سو توہی لاگے سیر (سر پھندی تجھکو)	۳
مار بلہمتی بہنی جو بیٹھی (ڈکسی ہوئی وگرہ)	تار چلے گھر گھر گھر	۴
کوڑ (پالنے کھیل دکریڑا) کرے ناچ نچنی اُوپر (ناچنے والی)	گوڑ (گوڑا) چلے دوئی میں گرگھہ	۵
دھمار رچے تہاں پانچ سکھی	دوار دسوں پچیسو پانچ (دروازہ) (تتو)	۶
کھیل کبیر کلوے دھر چرن کے ہری (گیاں انڈریاں جہاں پکڑ کر)	چیر پہرے بگی رنگ (پہنے ساڑھی) (اندریاں)	۷

ترجمہ وتشریح۔ (۱) اے مہتر (بڑا سردار مالک) میں تجھ سے ملنے آیا تھا

تو پریم کا بسنتی لباس مجھ کو پہنا دے ۔(۲)۔ (یہہ لباس کس طرح بنا ہے؟) پڑیا (سُوت کی) لمبی ہے اور پاٹی ہلکی ہے۔ سُوت پُرانا ہے۔ اور (تانا بانا) تین قسم کے کھونٹوں سے بندھا ہے۔ (۳)۔ تین سو ساٹھ ہمر کھُنٹیوں کی اس میں ہڈیاں ہیں۔ اور ان کی ایک ایک کھونٹیوں میں بہتر بہتر ہزار ناڑیوں کی گرھیں لگی ہیں۔ (۴)۔ مایا رُوپی استری کھُر کھُر چل کر اس کو بناتی ہے۔ اور جیو رُوپی جولہی پالتھی مار کر بیٹھی ہے۔ (۵) ناچنے والی مایا اُوپر اُوپر ناچتی اور کلیل کرتی ہے۔ اور کرگہہ میں مایا اور برہم کے دو گوڑے کھٹ کھٹ چلتے ہیں۔ (۶)۔ پانچ تتو اور پچیس پرکرتی اور دس دروازے ہیں۔ اور پانچ اندریوں کی سکھیوں نے اسمیں فساد مچا رکھا ہے۔ (۷)۔ یہہ رنگ برنگی ساڑی رُوپی شریر کو جیو نے دھارن کر رکھا ہے۔ اور کبیر صاحب ہری کے چرن پکڑ کر گاتے ہیں ۞

اس شبد کا مطلب یہہ ہے۔ کہ ایسی جسم اور ایسی زندگی میں پریم پیدا ہو۔ اور رُوحانیت کی مستی نصیب ہو ۞

چوتھا بسنت

بُڑھیا ہنس بولے دین نت ہی بار — موہی اَس ترنی کون نار ۱
(ہمیشہ جوان — میری سے ایسی جوان — استری)

دانت گیل مور پان کھات — کیس گیل مور گنگ نہات ۲
(گئے میرے — بال گئے میرے گنگا)

نین گیل مور کاجل دیت — بیس گیل پر پُرش لیت ۳
(میری دے — جوانی گئی دوسرے مرد کی محبت کرتے)

جانِ پُرشوا موری اہار ان جانے پر کروں سنگار ۴
(جاننے والا) (مرد) (میری) (غذا)
کہئے کبیر بڑھیا آنند گاوے پُوت بھتار بیٹھ کے کھاوے ۵
(آگیانی) (لڑکا) (شوہر)

ترجمہ و تشریح - (۱) بوڑھی مایا جو انادی کہتی ہے۔ کہ میں ہمیشہ جوان رہتی ہوں۔ اور میرے ایسی جوان کوئی اور استری نہیں ہے۔ (۲) میں انادی تو ہوں۔ مگر میرا انت ہو جاتا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص گیان کے پان کھاتا ہے۔ تو میرے کام۔ کرودھ والے دانت گر جاتے ہیں اور جب کوئی پریم کی گنگا میں سنان کرنے لگتا ہے۔ تب میر گیسو (لٹ) سفید ہو جاتے ہیں۔ (۳) جب کوئی بویک کا کاجل اپنی دلی آنکھوں میں دیتا ہے۔ تب میں اندھی ہو جاتی ہوں۔ اور جب کوئی پرے سکے پُرش یعنی سچے مالک میں اہم برہم کہنے والے جھوٹے گیانی اور جان کار کو چبا چبا کر کھاتی ہوں۔ میرا سنگار صرف اگیانی جیوں کیلئے ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ بوڑھی مایا اس طرح آنند گاتی ہے۔ اور پُتر روپی جیو اور شوہر روپی برہم کو بیٹھ کر مزے سے کھایا کرتی ہے۔

پانچواں بسنت

تم بُوجھہُو پنڈت کون نار کوئی نہیں بیاہل رہل کمار ۱
(سمجھ) (استری) (کسی نے) (بیاہی) (رہی) (کنواری)
یہی سب دیون ملی ہری ہی دینھ تینہی چار یُوجگ ہری سنگ لینھ ۲
(اسی کو) (دیوتاؤں نے ملکر ہری کو دیا) (اسی نے چاروں) (لیا)

یہہ پرتھم ہی پدمنی رُوپ آئے ہے سانپنی سب جگ کھیدے کھائے ۳

یا بر یُووتی وے بار ناہ اتی تیج تریا ہے رہنی تاہ ۴

کہہ کبیر سب جگ پیار یہہ اپنے بل کب رہے مار ۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ تم پنڈت بوجھو۔ وہ کون استری ہے۔ جسکو کسی نے بھی نہیں بیاہی۔ اور وہ کنواری رہی۔ (۲)۔ تب سب دیوتاؤں نے مل کر اُس کو وشنو کے سپرد کیا۔ اور چاروں یگوں سے وہ اُن کے ساتھ ہے (۳)۔ پہلے اُس نے پدمنی کا رُوپ بنا کر لکشمی کی صُورت میں وشنو کا ساتھ دیا۔ مگر ہے اصل میں ناگنی۔ دُنیا کو اُس نے دوڑا دوڑا کر کھا لیا (۴)۔ وشنو کے ساتھ کیوں پدمنی ہے؟ ایہہ بڑی جوان ہے۔ مگر وشنو بھی لڑکے نہیں ہیں۔ (اس پر اپنا قبضہ جما بیٹھے ہیں) وہ اس کی ناہ یعنی راجا و شوہر ہیں۔ اندھکار رُوپی رات میں اس ستری کا تیج بڑھ جاتا ہے (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہہ سب جگ کو پیاری ہے۔ اور کوئی شخص اپنے زور بازو سے اس کو مار نہیں سکتا۔ (بغیر گورو کی مدد کے اس پر کسی کو غلبہ نہیں ملتا)۔

چھٹواں بسنت

مائی مور منش ہے اتی سوجان دھندھا کوٹی کوٹی کرے بکھان ۱

بڑے بھور اٹھ آنگن باڑھ بڑے کھانچ لے گوبر کاڑھ ۲

باسی بھات منش لے کھائے بڑ گھیلا لے پانی کو جائے ۲
(بڑا گھڑا لیکر)

اپنے سیّاں باندھی پاٹ لے بیچوں میں ہاٹوں ہاٹ ۴
(شوہر) (بازار)

کہہ کبیر ای ہرج کے کاج جوئیا کے ڈھینگرے کونے لاج ۵
(شوہر) (یہ) (عورت) (شوہر کو) (کون سی)

ترجمہ اور تشریح (۱)۔ مایا کہتی ہے۔ کہ میرا شوہر برہما بڑا عالم ہے ۔اسی نے ویدر چے ہیں۔ ہمیشہ کرم دھرم کرتے کراتے ہوئے صبح کر دیتا ہے (۲)۔ سویرے اُٹھ کر آنگن کو جھاڑو دیتا ہے ۔یعنی برہمہ کلپ کی نیند سے جاگ کر جگت کو صاف کر دیتا ہے۔ اور بڑا ٹوکرا لیکر گوبر کو پرے ہٹاتا ہے (تاکہ کرم کے وہ لائق ہو) (۳)۔ یہ شوہر باسی بھات یعنی پہلے جنموں کے کرم و سنسکار کا پھل کھاتا ہے۔ اور بڑا گھڑا لے کر پانی لے آتا ہے ۔اور شدھی صفائی میں لگتا ہے۔ خواہ اُس کو پینا ہے ، (۴)۔ میں نے اس اپنے برہما کو چارپائی کی پاٹی سے باندھ رکھا ہے۔ میرے بغیر اُس کا کام نہیں چلتا۔ اور اس کے کرم دھرم کا سامان ۔ و پوجا سامگری کو میں ہی بازار رُوپی جگت میں بیچتی رہتی ہوں۔ (۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ (اپنے دانست میں) برہما یہ کام ہری کے واسطے کرتا کراتا ہے۔ اور اُس نے کرم دھرم ہی میں کلیان مان رکھا ہے۔ (حالانکہ یہ بھول ہے)۔ اس مایا رُوپی عورت کے برہما رُوپی شوہر کو ذرہ بھی شرم نہیں ہے۔ (مایا سے بندھا ہوا مکتی دلانے کا ساہس کرتا ہے)۔

ساتواں بسنت

گھر ہی میں بابو بار ھی رار	اُٹھ اُٹھ لاگے چپلی نار	۱
وہ بڑی ایک جاکے پانچ ہاتھ	پانچوں کے پچیس ساتھ	۲
پچیسوں بتاویں اور اور	اور بتاوے کئی ایک ٹھور	۳
انتر مدھے انت لیئی	جھکجھوری جھیلا جیو دیئی	۴
آپن آپن چاہیں بھوگ	کہو کیسے کُشل پری ہو لوک	۵
بویک بچار نہ کرے کوئی	سب کھلک تماشا دیکھے لوئی	۶
مکھ پھارے ہنسے راؤ رنک	تاتے دھرے نہ پیہو ایکو انک	۷
نیرا نہ کھوجے بتاوے دور	چہوں دس باگلی رہل پور	۸
لچھے اہیری ایک جیو	تاتے پکارے پیو پیو	۹
اب کی بار جو ہوئی چکاو	کہہ کبیر تاکا پورا داو	۱۰

(بین السطور حواشی: جھگڑا، چنچل، ٹھور جگہ، غیر غیر کو، درمیان انتہا کی نقاہت، دھکا، دینا اپنا، تعلق، لوگ، اس کے پکڑ کے، راجہ غریب، پاؤگے، غرض بیتی، سہتی ہے، ناگہ شکاری، مرتبہ بیباقی، اس کا)

ترجمہ و تشریح ۔ (۱) ۔ اے بابو! تمہارے اپنے ہی گھر جھگڑا ہے ۔ اور دیہہ روپی چنچل استری اُٹھ اُٹھ کر تم سے لپٹتی رہتی ہے ۔ (۲) ۔ (دیہہ تمہارا جسم سمیشٹی مایا کا عکس ہے) وہ سمیشٹی مایا بہت بڑی ہے ۔ اُس کے پانچ ہاتھ ۔ آکاش ۔ وایو ۔ تیج ۔ جل ۔ پرتھوی ۔ ہیں ۔ اِن پانچوں کے پھر پچیس پرکرتیاں ہیں ۔ (۳) ۔ یہہ پچیس پرکرتیاں

اور اور کو بتاتی رہتی ہیں۔ اور وہ اور کہیں ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ (سب بھید اور بھنیا کی اپاسنا کراتے ہیں۔ سچے مالک کی خبر نہیں دیتے۔ یہہ سب کا تنتو وچار ہو رہا ہے)۔ (۴)۔ نہ اوپر نہ تلے درمیانی طبقہ میں رہ کر لوگ انت کی تھاہ لینا چاہتے ہیں۔ جو بالکل غیر ممکن ہے۔ اور جیو کو جھکولوں کے ساتھ دھکہ ملتا ہے۔ اکرم وغیرہ سب درمیانی اگیان کے کام ہیں۔ جو وید و برہما کی شریعت ہے۔ اِن سے حقیقت بہت دور ہے۔ (۵)۔ یہ سب اپنا اپنا بھوگ چاہتے ہیں۔ (جیسے تمہاری اندریاں اپنے ہی بھوگوں کی خواہشمند ہیں۔ ویسے ہی تنتوں اور پرکرتوں کا بھی حال ہے)۔ اس حالت میں تمہاری خیریت کہاں ہے۔ (۶)۔ کوئی شخص بویک اور وچار سے کام نہیں لیتا۔ اور ساری انہی کے تماشوں میں پھنسی ہے۔ (۷)۔ راجہ اور غریب قہقہہ مار کر ہنستے ہیں۔ اور مذاق و دل لگی میں پڑے ہیں۔ اس سے "ایک" کا انگ۔ (ہندسہ ہم نہ پکڑ جاؤ گے۔ کھید میں پھنسے رہوگے۔ (۸) کہتے ہیں کہ وہ نزدیک ہے۔ ہم میں ہے اور ہم سے جُدا نہیں ہے۔ مگر تلاش دور میں کرتے ہیں۔ (اور مایا رُوپی بگلی سب میں محیط ہو کر جیو روپی مچھلیوں کو کھا جاتی ہے)۔ (۹)۔ شکاری لاکھوں ہیں۔ جیو بیچارہ ایک ہے۔ اس وجہ سے وہ گھبرا کر پیو۔ پیو۔ مالک۔ مالک پکارتا رہتا ہے۔ (۱۰)۔ اگر اس دفعہ اس جنم میں کرموں کے حساب کو بیباق کر دیا۔ تو پورا داؤ پڑ گیا۔ (ورنہ آگے کا حال کون جانے)۔ کبیر صاحب ایسا فرماتے ہیں:۔

آٹھواں بسنت

کر پلوُ کے بل کھیلے نار   پنڈت ہوئے سو لیہی وچار ۱
ہاتھ شاخ
کپڑا نہ پہرے رہے اُگھار   نرجیوے سو دھن اتی پیار ۲
پہنے ننگی   جو جیو نہیں ہے ذلت بہت لے
اُلٹی پلٹی باجے تار ی   کاہُو مارے کاہُو اُباری ۳
تالی   کسی کو
کہہ کبیر داسن کے داس   کاہُو سُکھ دے کاہُو اُداس ۴
بچارے

ترجمہ و تشریح ۔ (۱) مایا رُوپی اِستری ہاتھ میں شاخ کو لیکر اسی کے آڑ میں کھیلتی ہے۔ یعنی اُس کا آدھار مالک ہے۔ وہ اُس کے سہارے چھپی ہُوئی پردے میں رہ کر کام کرتی ہے۔ پنڈت ہو تو وہ بچار کرے (۲)۔ یہہ کپڑے نہیں پہنتی ننگی رہتی ہے۔ یعنی اُس کو کوئی ڈھک نہیں سکتا۔ اس نے سب کو ڈھک رکھا ہے۔ اور یہہ جو جیو نہیں ہے وہ دھن رُوپی مایا اُس کو بہت پیاری ہے۔ یہہ مایا اُلٹی پلٹی تالی بجاتی رہتی ہے۔ کسی کو مارتی ہے اور کسی کو پناہ دیتی ہے۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کسی کو یہ سُکھی اور کسی کو اُداس کرتی رہتی ہے۔

نواں بسنت

الیسو جات ہے دُرلبھ شریر   رام نام بھجو ناگو تیر
نادر   گنگا کے

گئے ہین بلی گئے کنس دُریودھن گئے بُوڑا بنس ۲

پرتھو گئے پرتھوی کے راؤ بکرم گئے رہے نہ کاؤ ۳

چھپے چکوے گئے منڈلی جھائی اُجہوں ہونَل دیکھو بچاری ۴

ہنومت کشیپ جنک بالی ای سب چھیکل یم کی دھائی ۵

گوپی چند بھل کین یوگ راون مریکو کرتے بھوگ ۶

جات دیکھ سبن کے جام کہیں کبیر بھجو رام نام ۷

مطلب صاف ہے ۝

دسوال بسنت

سبھئے من ماتے کوئی نہ جاگ سنگھہ ہی چور کر موسن لاگ ۱

یوگی ماتے دھرے دھیان پنڈت ماتے پڑھی پوران ۲

تپسی ماتے تپ کے بھیو سنیاسی ماتے کری میو ۳

موننا ماتے پڑی موساپھ کاجی ماتے دے النساپھ ۴

سنسار ی ماتے مایا کے دھاے راجہ ماتے کری ہنکار ۵

ماتے سکھدیو اودھو اکرور ہنومت ماتے لئے سگور

شیو ماتے ہری چرن سیو کلی ماتے ناما جے دیو ۷

ست ست کہہ سمرتی وید جیں راون مارو گھر کے بھید ۸

چنچل من کے ادھم کام کہہ کبیر بھجو رام نام ۹

مطلب صاف ہے سب کو انکے غرور نے مارا۔

گیارھواں بسنت

شیو! کاشی کیسے بھئی تو ہار اجھوں ہو شیو دیکھ بچار ۱

چو آ چندن اگر پان گھر گھر سمرتی ہوئے پران ۲

راہو باڑھی بھون نہ لاگے بھوگ نگر کولاہل کرے لوگ ۳

بہو بدھی پر جا رجے تور تیہی کارن چت ڈھیٹھ مور ۴

ہمرے بالک کے ایہے گیان توہری کے سمجھاوے آن ۵

جے جاہی من رہل لائے جیو کے مرے کہو کہاں سمائے ۶

تا کرجے کچھو ہوئے اکاج تاہی دوش نہیں صاحب لاج ۷

ہر ہر شت ہوئے کہل بھیو جہاں ہم تہاں دوسر کیو ۸

دنا چار من ڈھر بوڑھیر جیں دیکھ ہی تس کہے کبیر ۹

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ (ہم نے سمجھایا۔ کہ) اے شیو! کاشی ہنسا ہی کیسے ہوئی۔ اب بھی وچار کرو۔ (۲)۔ چووا چندن۔ اگر پان کی خوشبو ہوتی ہے۔ گھر گھر میں سمرتی پوران پڑھے جاتے ہیں۔ (۳)۔ بہت سے مندر ہیں۔ سب میں بھوگ نہیں لگتا۔ شہر کے لوگ شور مچاتے رہتے ہیں۔ (۴)۔ تم نے اپنی رعیت کو بیخوف بنا رکھا ہے۔ اس وجہ سے میں بھی ڈھیٹھائی سے کام لیتا ہوں۔ (۵)۔ ہمارے بھگتوں کا گیان یہہ ہے۔ کہ تم مالک کو اندر کا اور سمجھاتے ہو۔ (۶)۔ جو جس کا دھیان کرے گا اسی میں سمائے گا۔ (مالک کہاں ملے گا) (۷)۔ تم نے اپنے ایسا کیا۔ لوگوں کا کیا نقصان ہوا۔ اُن غریبوں کا کیا دوش ہے۔ اب صاحب کو آپ اپنی لاج ہے (۸)۔ شیو نے خوش ہو کر جواب دیا۔ ہمارے سوا اور کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔ جہاں ہم ہیں، وہاں اور کوئی نہیں ہے۔ (۹)۔ چار دن کے بعد صبر کرنے پر سارا حال خود بخود دکھلیگا۔ کبیر صاحب نے جیسا دیکھا ویسا حکم کیا۔ (یعنی مرنے پر مُکتی کیا خاک ملے گی سب شیو میں سماویں گے۔ اور پھر پیدا ہوں گے۔)؛

بارھواں بسنت

ہمرا کہل کو نہیں پتیار آپ بوڑے نر سلل دھار ۱
اندھا کہے اندھے پتیائے جیسں بیسوا کے لگنے جائے ۲
سو تو کیسے [illegible]

آپن آپن چاہے مان جھوٹنٹ پر پنچ سانچ کے جان ۴
(سچ کے)

جھوٹا کبھوں نہ کرے کاج ہَیں برجوں تے بش نرلاج ۵
(ہونے کوں) (تو) (بے حیا)

چھانڈ ہو پاکھنڈ مان ہو بات نہیں تو پری ہو یم کے ہات ۶
(چھوڑ دے) (مانو) (وہ پڑے گا)

کہہ کبیر نَل کئے نہ کھوج بھٹکی موُے جس بَن کے رُجھ ۷
(انسان) (تلاش) (بھٹک مرے) (جیسے) (جنگل ہرن)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱) ہمارا کہنا کوئی نہیں مانتا۔ انسان خود پانی میں غوطہ کھا رہا ہے۔ (۲)۔ اندھے کو اندھے کا اعتبار ہے۔ جیسے لوگ غلطی سے بیسوا کے ساتھ صحبت کرتے ہیں۔ جس کا کوئی اصلی خاوند نہیں ہے۔ (۳)۔ یہہ لوگ ایسے نادان ہیں۔ کہ مالک پاس کھڑا ہے۔ اس کو نہیں دیکھتے اور کا اِشٹ باندھتے ہیں۔ (۴)۔ یہہ سب دیوتا اپنا اپنا مان چاہتے ہیں۔ اور اُن کی وجہ سے لوگ جھوٹ کو سچ سمجھ رہے ہیں۔ (۵) جھوٹے سے کبھی کام نہیں بنتا۔ بے حیا انسان! میں سمجھاتا ہوں تو سُن۔ (۶)۔ پاکھنڈ کو چھوڑ اور میری بات مان لے۔ نہیں تو جم کے ہاتھ پڑے گا۔ (۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ انسان نے خود بویک کے ساتھ تحقیقات نہیں کی اور اس طرح بھٹک کر مر گیا۔ جیسے جنگل کا ہرن بھُول اور بھرم سے سُراب کو جال سمجھ کر اسی طرف دوڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

بسنت سماپت

سنت کبیر کا بیجک

ساتواں حصہ چاپجری

پہلی چاپجری

کھیلتی مایا موہنی جیر کیا سنسار — رچو رنگ تے چونری کوئی سندری پہرائے — ۱
شوبھا ادبھت روپ کی مہما برنی نہ جائے — ۲
چندر بدنی مرگ لوچنی بندگ دیو اگھار — یتی ستی سب موہیا گج گتی واکی چار — ۳
نارد کو مکھ ماندی کے لینو بدن چھپائے — گرب گہیلی گرب الٹ چلی مسکائے — ۴
شیو سن برہما دوڑ کے دونوں پکڑے جائے — پھگوا لین چھپائے کے بہر دیو چھٹکائے — ۵

ترجمہ و تشریح — (۱) دلفریب مایا کھیلنے چلی اور تمام دنیا کو زیر کر لیا

نوٹ: چاپجری ایک قسم کا راگ ہے جو پورب میں ہولی کے دنوں میں گایا جاتا ہے آخری دنوں میں گاتے ہیں

اُس کی کمر چیتے کی طرح اور اس کی چال ہاتھی جیسی ہے۔ اور اس کا سنگار بھرم اور سنشے ہے۔ (۲)۔ رنگ سے چونری رنگی ہوئی سُندری نے پہن رکھی ہے۔ اُس کا حُسن عجیب ہے۔ اور منہ کی خوبصورتی بیان میں نہیں آسکتی۔ (۳)۔ چاند جیسی صورت۔ ہرن ایسی آنکھیں اور پیشانی کو کھول کر اُس پر اُس نے ستارہ (بِندا) دیا ہے۔ جتی ستی اُس مایا کو دیکھ کر موہت ہو گئے۔ اس کی چال ہاتھی کی طرح ہے۔ (۴)۔ نارد رشی کے منہ پر طمانچہ لگا کر اپنا منہ چھپا لیا۔ اُن کو غرور تھا۔ کہ کام بس میں آگیا ہے مایا نے اُسی غرور کے اوزار سے نارد کو مار دیا۔ اور آپ مسکراتی ہوئی واپس چلی گئی۔ (یہ قصہ رامائن میں مذکور ہے)۔ جب یہ مایا برہما اور وشنو کی طرف مخاطب ہوئی۔ دونوں کو بس میں کر لیا اور جیسے چانچر گاتے والی عورتوں مردوں سے پھگوا (انعام) لیتی ہیں۔ مایا نے ان دیوتاؤں سے زبردستی ان کا دل اپنے ہاتھ میں کر لیا۔ اور اپنا ہاتھ جھٹکا کر الگ کی الگ ہو رہی۔ (یہ قصہ دیوی بھاگوت میں مذکور ہے)

انہد دُھنی یا باجے شردون سُنت بھئے چاؤ
کھیلن ہاری کھیلی ہے جیسی (کان) واکی (کھیلنے والی) داؤ (ہکا شون)
اگیان ڈال آگے دیا (دیکھا) ٹارے (کھیلتی ہے) ٹرت (اس کا) نہ پانو
کھیلن ہاری کھیلی ہے۔ بہُر۔ نہ۔ ایسی داؤ
سُر نر مُنی اَدِ بوتا گورکھ (پھر) دتا بیاس
سنگ سنندن ہاریا (اندر) اِندر کی کینک (ہار گئے) آس

سنت کبیر کا بیجک

چھلکت بھو بھتے پریم سوں دھری پچکاری گات
کرلینو بس آپ نے پھر پھر رچتوت جات ۹

گیان گاڑھے رُوپیا ترگن لئے ہے ہاتھ
شیو سنن برہما لینیا اور لئے سب ساتھ ۱۰

ترجمہ و تشریح ۔ (۶)۔ انہد دُھنی کا با جا بجتا ہے۔ جیسے پھاگ کے باجے ہوتے ہیں۔ اُن کو سُن کر کان اس طرف شائق ہوئے اور جسکو جو داؤ آتا تھا۔ کھلاڑی مایا نے اس کے ساتھ اُسی پہلو سے کھیلنا شروع کیا۔ (۷) سامنے اگیان اور بھرم ڈال دیا۔ اِس جال میں سب کا پانوں ایسا پھنسا۔ کہ اب ٹالنے سے بھی نہیں ٹلتا۔ کھیلنے والی کھیلتی ہے۔ کیونکہ پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ (۸)۔ سُر نر مُنی دیوتا گورکھ ناتھ دتاترے بیاس رشی سنک سنندن وغیرہ سب اُس کے کھیل میں ہار گئے۔ دوسروں کو کیا امید ہو سکتی ہے (۹)۔ گال سے پچکاری لگائے ہوئے اور چھوٹے پریم سے اُس کو چھلکاتے ہوئے مایا نے سب کو اپنے بس میں کر لیا۔ اور بار بار دیکھتی ہوئی جا رہی ہے۔ (۱۰)۔ حولی کے دنوں میں رنگ کے حوض میں لوگوں کو اکثر غوطہ دیتے ہیں۔ مایا نے گیان (ظاہری و خشک) کا حوض بنایا اور ہاتھ میں ترگنا تمک پھانسی لے لی۔ اِس خشک گیان کی پھانسی پھر شیو نے برہما سے لی۔ اور دوسرے بھی ساتھ ہو لئے اور پھنس گئے۔

ایک اور سُر نر مُنی ٹھاڑھے ایک اکیلی آپ
درِشٹی پرے چھوڑے نہیں کر لئے یک چھاپ ۱۱
جیتے بھتے تے پے لئے گھونگٹ ماہیں سمائے
کجّل واکے دیکھ ہے اوگ نہیں کوئی جائے ۱۲
اندر کرشن دوارے کھڑے لوچن نج للچائے
کہیں کبیر تے اُوبرے جاہی بند موہ سمائے ۱۳

ترجمہ و تشریح ۔ (۱۱)۔ ایک طرف سُر نر مُنی کھڑے ہیں۔ اور ایک طرف وہ آپ اکیلی ہے۔ جس کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اُس کا چھٹکارا مُشکل ہُوا۔ اُس نے اپنے ہاتھ کے چھاپ سے سب کو داشی بنا دیا۔ (۱۲)۔ جتنے بھتے سب کو اپنے گھونگٹ کی اوٹ میں دیا لیا۔ سیاہی کی لکیر لگا دی۔ اور کوئی بھی بیداغ بچنے نہ پایا۔ (۱۳)۔ اندر اور کرشن اس مایا کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اُن کی نج آنکھیں اُس کے دیکھنے کو للچا رہی ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے اس مایا سے صرف وہ لوگ بچے ہیں جن کے دل میں بھرم نے جگہ نہیں پایا۔

دوسری چاپخری

چارہ جگ کے نیترا من لورا ہو چاہیں شوک سنتاپ سمجھ من بورا ہو ۱

بنا نیو کا دیہ گھرا من بورا ہو | بن کہگل کے اینٹ سمجھ من بورا ہو ۲
بغیر بنیاد مندر | بغیر مٹی
کالبوت کی ہستنی من بورا ہو | چتر رچو جگدیش سمجھ من بورا ہو ۳
کال بدن ہتھنی | تصویر بنائی
تن دھن سے کا گرب من بورا ہو | بھسم کرم کی ساج سمجھ من بورا ہو ۴
کیا غرور | خاک کپڑے سنگار
کام اندھ گج بس گرے من بورا ہو | آنکس سہیا سیس سمجھ من بورا ہو ۵
شہوت اندھے ہاتھی | سہہ کر سر

ترجمہ و تشریح - (۱)- دُنیا کی محبت میں شوک و سنتاپ ہے اے باولے من اُس کو جلا دے۔ (۲)- یہ بغیر بنیاد کا مندر ہے۔ جس میں بغیر مٹی کے اینٹ لگی ہے۔ (۳)- جسمانی لذات کی ہتھنی کی تصویر جگدیش نے رچی ہے۔ (۴)- تن و دھن کا غرور فضول ہے۔ کپڑے کا سنگار خاک ہی (۵)- شہوت کے بس ہو کر ہاتھی گرفتار ہوتا ہے۔ اور سر پر آنکس سہتا ہے۔ (کیونکہ نہ وہ جسمانی ہتھنی کے دھوکے میں آتا نہ پکڑا جاتا)

مرکٹ موٹھی سواد کی من بورا ہو | لینھے بھجا پساری سمجھ من بورا ہو ۶
بندر مٹھی لذت | لیا ہاتھ پھیلا کر
چھوٹن کی سنشے پری سمجھ من بورا ہو | گھر گھر کھایو ڈانگ سمجھ من بورا ہو ۷
شک پڑا | چھڑی کھائی
اُدرنے نچ جانے نہیں من بورا ہو | گھر گھر ناچے ہو دوار سمجھ من بورا ہو ۸
نچے دروازہ پر
جیوں سُو دنالنی گہیے من بورا ہو | ایسے بھرم بچار سمجھ من بورا ہو ۹
جیسے طوطا پکڑا جاتا ہے
پڑھے گنے کیا کئے سمجھ من بورا ہو | انت بلیا کھائے سمجھ من بورا ہو ۱۰
آخر بلی

ترجمہ و تشریح - (۶)- بندر نے لذت کے بس ہو کر ہاتھ پھیلا کر

دوسری چانچری

گھڑے میں ہاتھ ڈال دیا مٹھی پھنس گئی۔(۷) چھوٹنے کی فکر ہوئی گھر گھر چوٹ کھاتا پھرتا ہے۔(۸)۔ اُونچے نیچے کا خیال نہیں۔ گھر گھر دروازہ دروازہ ناچ رہا ہے۔ (مٹھی کو کیوں نہیں دیتا۔ گھڑا چھوٹ جائے)(۹) اسی طرح چرخی کا طوطا پھل کے بھرم میں پڑا ہے۔ اس بھرم کو وچارو(۱۰) طوطے کی طرح پڑھ لکھ کر کیا کیا۔ آخر میں بلی کھا جائے گی۔ اسی طرح انسان اگیان میں پھنسکر ہلاک ہو رہا ہے)۔

سُونے گھر کا پاہُنا من بورا ہو ۔ جیوں آوے تیوں جائے سمجھ من بورا ہو ۔ ۱۱
(خالی) (مہمان)
نہانے کے تیرتھ گھنا من بورا ہو ۔ پُوجن کو بہُو دیو سمجھ من بورا ہو ۔ ۱۲
(بہت)
بِن پانی نل بوڑی ہیں من بورا ہو ۔ ٹیکہو رام جہاج سمجھ من بورا ہو ۔ ۱۳
(انسان ڈوبتے ہیں) (ٹیک) (جہاز)
کہیں کبیر جگ بھرمیا من بورا ہو ۔ چھوڑے ہری کے سیو سمجھ من بورا ہو ۔ ۱۴
(بھولا) (مالک) (خدمت)

ترجمہ و تشریح۔ (۱۱)۔ خالی گھر کے مہمان کا آنا جانا فضول ہے۔ (اُس کی مہمانی کون کرے۔ کیونکہ گھر سُونا ہے)۔ (۱۲)۔ نہانے کو تیرتھ بہت ہیں۔ اور پوجنے کے لئے دیوتا بہت ہیں۔ مگر جو ان جھگڑوں میں پڑے۔ (۱۳)۔ انسان بغیر پانی کے غرق اس لئے رام نام کے جہاز کی ٹیک باندھو (۱۴) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اسی بھرم میں سنسار نے بھول کر مالک کی خدمت کو چھوڑ رکھا ہے۔

چانچری سماپت

ست کبیر کا بیجک

آٹھواں حصہ بیلی

پہلی بیلی*

ہنسا سروور شریر میں ہو رمیّا رام (تالاب) ۔ جاگت چورا گھر مُوسے ہو رمیّا رام (چورا کرے) ۔۔ ۱

جے جاگل سے بھاگل ہو رمیّا رام (جو جاگا سو بھاگا) ۔ سووت گیل بگوسئے ہو رمیّا رام (سوتے ہو گیا ٹھگ) ۔۔ ۲

آج بسیرو نیرے ہو رمیّا رام (بسیرا نزدیک) ۔ کالھ بسیرو بڑی دور ہو رمیّا رام (کل بسیرا) ۔۔ ۳

پڑے بِرانے دیسوا ہو رمیّا رام (غیر ملک) ۔ نین مرہو گے ڈھونڈ ہو رمیّا رام (آنکھ دو گے) ۔۔ ۴

تراس منتھن دوہی منتھن ہو رمیّا رام (دہی) ۔ بھولن منتھے بھری بوڑ ہو رمیّا رام ۔۔ ۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ اے ہنس اسی تمہارے جسم میں ۔ ان سرور

*ایک خاص قسم کا گانا۔ جو ممالک متحدہ کے مشرقی اضلاع سے مخصوص ہے

تالاب ہے مگر یہاں (دُنیاوی نگاہ سے) جاگتے ہوئے چور چوری کر رہا ہے۔ (۲)۔ جو اصل میں جاگا وہ بھاگا۔ جو سویا اُس نے کھویا۔ (۳)۔ آج بسیرا نزدیک ہے۔ کل دور بسیرا ہوگا۔ (۴)۔ تم غیر مُلک میں پڑے ہو۔ آنکھوں سے تلاش کرتے ہوئے مروگے۔ (اور کچھ نہ ملیگا) تر اس کو سمجھتے ہو۔ جیسے کوئی دہی کو متھتا ہے۔ اور خوب لہو کو متھا۔ (یعنی سنسار کے بھرم میں پڑے) ۔

ہنسا پاہن بھیل ہو رمّیا رام
بیدھی نہ پدنروان ہو رمّیا رام ۶

تم ہنسا من مانک ہو رمّیا رام (پتھر)
ہٹل نہ مانل مور ہو رمّیا رام ۷ (پایا — کہنا مانتے)

جیَں رے کیو نِس پایو ہو رمّیا رام (موتی — نیرا)
ہمر دوش جنی دیہو ہو رمّیا رام ۸ (جیسا کیا تیسا پایا — ہمارا قصور مت دو)

اگم کاٹی گم کینھو ہو رمّیا رام
سہج کیو بیو پار ہو رمّیا رام ۹

رام نام بنجہو ہو رمّیا رام (تجارت کرو)
لادیہو لبتو امول ہو رمّیا رام ۱۰ (لادا — قیمتی چیز)

ترجمہ و تشریح ۔ (۶)۔ سنسار کی بھگتی کرکے اور پتھر کے دیوتا کو پوجکر ہنس پتھر ہو گیا۔ اس کو پدنروان نہیں ملا۔ (۷)۔ اے ہنس تم من سے موتی چنو۔ مگر ہمارا کہنا نہیں مانتے ہو۔ (۸)۔ جیسا کیا ویسا پایا۔ اب ہم کو قصوروار نہ ٹھیراؤ۔ (۹)۔ اگم بھگتی کو چھوڑ کر گم (سنسار) کی بھگتی کا خوب سہل بیوپار کیا۔ (۱۰) رام نام کے دھن کی تجارت کرو۔ اگر ایسا کرتے ہو تو قیمتی چیز لادتے ہو۔

نو گبیا دس گون ہو رمّیا رام (بار بردار — بوجھ)
پانچ لدنوا لادے ہو رمّیا رام

پانچ لدنوا پرے ہو رمیّا رام (بوجھ)	کھا کھری ڈارن کھویہو رمیّارام (جسم ڈالا خراب کردیا)	۱۲
سر دُھنی ہنسا چلے ہو رمیّارام	سرورمرت جوہار ہو رمیّا رام (تالاب سے دوستوں کو پکار)	۱۳
آگی سرور لاگی ہے ہو رمیّارام (آگ)	سرور جری کھوچھار ہو رمیّارام (خاک)	۱۴
کہہ کبیر سُنو سنتو ہو رمیّا رام	پرکھ لیہو کھری کھوٹ ہو رمیّارام (چل / ہوکھرا کھوٹا)	۱۵

ترجمہ و تشریح - (۱)۔ پانچ لدنوا پانچ بھوتک۔ دس گون دبورا) دس اندریاں ہیں۔ نو بار برداری کے جانور پانچ پران اور چار انتہ کرن ہیں۔ اِن کا بوجھ تم نے لاد لیا ہے۔ (۱۲) جب جسم خراب و برباد ہو گیا مرنے کے پیچھے وہی پانچوں بوجھ پنج بھوتک شریر بار گردن ہو گئے۔ (۱۳) ہنس رُوپی جیو سر دُھنتے ہوئے مان سرور یعنی جسم کے حصہ دار شترو کو پکار کر اُڑ گیہ سرور رُوپی شریر کو تب لوگ جلا کر خاک کر دیتے ہیں۔ (۱۵)۔ اِس لئے کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ابھی سے کھر کھوٹ کو پرکھ کر اپنا کام کرو۔

دوسری بیلی

بھل سمرتی جہنڈا ہو رمیّا رام	دھوکھا کیو وشواش ہو رمیّارام
سو تو ہیں سبی کس تو ہو رمیّارام (اچھا شاستر دھوکا دیا)	شر کے لیو وشواس ہو رمیّارام
سو تو ہیں وید بھگت ہو رمیّارام (ٹھگ)	گورو دینہ موہی تھاپ ہو رمیّارام

گوبر کوٹ اُٹھا یہو ہو رمیّارام — پری ہری جیہو کھیت ہو رمیّا رام ۴
بُدھی بَل تہاں نہ پہنچے ہو رمیارام — کھوج کہاں جا ڈگے تے ہوئے ہو رمیارام ۵

ترجمہ و تشریح (۱)۔ شاستر سے خوب دھوکا فریب کھا کر تم نے اُن پر وشواس کر لیا۔ (۲)۔ یہہ اصل میں بلینی (کٹیا) کی طرح ہیں۔ جنہیں وشواس کرنے سے سر پھنس جاتا ہے۔ (۳) وید بھاگوت ایسے ہی ہیں۔ گورو نے مجھ کو ایسا ہی بتایا ہے۔ (۴)۔ تم نے گوبر کا قلعہ بنایا ہے۔ میدان کو چھوڑ کر بھاگو گے۔ ۵۔ وہاں بل بُدھی نہیں پہنچتی ہے پھر تلاش کیسے ہو؛

سُنی من دھیرج دھر ہو ہو رمیّارام — من بڑی ربل لجائے ہو رمیا رام ۶
پھر پاچھے جنی ہیر ہو ہو رمیارام — کالبوت سب آئے ہو رمیا رام ۷
کہیں کبیر سُن سنتو ہو ہو رمیارام — مت ڈھگ کہی پھیلا وہو رمیارام ۸

ترجمہ و تشریح۔ (۶)۔ اے من! الیسا سُن کر دھیرج دھرو۔ گو تم کو بڑی شرمندگی اٹھانی پڑی۔ (۷)۔ (خیر جواب کرنا ہے کرو۔) جب سب کالبد یعنی جسم خاک میں ملیگا۔ تب تم پیچھے سے کیا تلاش کرو گے؟۔ (۸) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! سُنو۔ قریب ہی میں اجال انہ پھیلاؤ ورنہ اسی میں پھنس رہو گے؛

بیلی سماپت

ست کبیر کا بیجک

نواں حصہ

برہولی *

آدی انت نہیں ہوتے برہولی	نہیں جیڑ پکو پیڑ برہولی ۱
نِس باسر نہیں ہوت برہولی (رات دِن)	پَوَن پانی نہیں (ملے) ہوت برہولی ۲
برہما دیک سندکا دک برہولی	کہتی گئے یوگ اپار برہولی ۳
ماش اساڈھ ہی سیت برہولی (سرد ہای)	بوین (کہہ گئے) ساتوں بیج (بویا) برہولی ۴

* یہ بھی ایک قسم کا راگ ہے۔ جو پورب سے مخصوص ہے۔ اِس کا ارتھ مایا کرنا اور دو شکل میں رہنے والی (یعنی ۲۔ رہولی = رہنے والی) فضول ہے گانے کا پورب میں ڈھنگ ہی یہی ہے۔ کہ ہر مصرعہ کے آخر برہولی لگاتے ہیں۔ یوں تو اچھا ارتھ برہ والی۔ پریمی بھی ہو سکتا ہے ؛

بِنت گوڑو بِنت سینچو برہولی بِنت نو پلوٌ پیڑ برہولی
روز گوڈو

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ نہ اس کی ابتدا ہے۔ نہ انتہا نہ وہ جڑ ہے نہ پیڑ نہ پتا۔ (۲)۔ اُس مقام میں نہ دن ہے نہ رات نہ ہوا ہے نہ پانی۔ (۳)۔ برہما دک سنکا دک اپار یوگ بتا گئے۔ جس سے کچھ فائدہ نہیں ہُوا۔ (۴)۔ اساڑھ ہی کے مہینے سے سردی نے جکڑ لیا۔ یعنی دُنیا میں آتے ہی جیو دُکھ میں پڑے۔ اور پیدائش کے سلسلہ میں سات قسم کے بیج بونے لگے۔ جو سات طرح کی سُرت سے مراد ہے۔ اور جس کے سلسلہ میں کرم دھرم بہت بڑھتے ہیں۔ (۵)۔ کرم کے بیج تو بو دیئے۔ اب کھیت کے روز گوڑنے اور سینچنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اور طرح طرح کے کرم کرنے سے روز روز نئے نئے کونپل اور نئے نئے درخت پیدا ہوتے گئے۔ اور سنسار بن گیا۔

چھپل برہولی چھپلی برہولی چھچھل رہی تیہوں لوک برہولی ۶
پھول پھلی ایک پھل پھول برہولی پھولی نرہل سنسار برہولی ۷
سو پھول لہ تا ہیں بھگت برہولی بندی کے راول جیا ہیں برہولی ۸
سو پھول لوڑھیں سنت برہولی ڈستی گو بیتال سانپ برہولی ۹
بِشہر منتر نہ مانے برہولی گاڈر بولے اپار برہولی
(زہر ہر نیوالا) (سانپ کا منتر جانتے والا)

ترجمہ و تشریح۔ (۶)۔ اس سنسار میں گھمبیرتا نہیں ہے چھچھلائی ہے

اور تینوں لوک چھلے ہیں۔ (۷)۔ ایک اچھا پھول (باسنا) کا پھول رہا ہے۔ اور وہ پھول سنسار ہے۔ (۸) اسی باستا کے پھول کی بھگت لوگ بند تا کرکے اپنے اشٹ روپی راجہ میں سما جاتے ہیں۔ (۹) اس پھول کو سنت چنتے ہیں۔ اور اس کا اصلی رُوپ سمجھتے ہیں۔ باقی اور لوگ جو برہمہ دھوکے میں پڑے۔ اُن کو زہریلا سانپ ڈس گیا۔ (۱۰)۔ سانپ نے کاٹ کھایا اب زہر چڑھ گیا۔ زہر دُور کر نیوالے منتر کی خبر نہیں ہے۔ اور گاڈر جو سانپ کے جھاڑنے کا منتر جاننے والے سنت ہیں۔ وہ اپار بتاتے ہیں۔

۱۱	بوڑھبت کا پچتا وہو برہولی	بش کی کیاری بوئے برہولی
۱۲	پھل بک کینل ڈار برہولی (چنتے ہوئے کیوں پچتاوے)	جنم جنم اوترِیا برہولی
۱۳	جو پھل چاکھو مور برہولی (چکھیں)	کہہ کبیر سنچ پائے ہو برہولی (پیدا ہوا)

ترجمہ و تشریح (۱۱)۔ زہر کی کیاری بوئی ہے۔ اب چنتے ہوئے کیوں پچتاتے ہو۔ (۱۲)۔ جنم جنم یونیوں میں اوتار دھارن کرنا پڑا یہ پھل ملا۔ اور پھل بھی کیسا کنیر کی ڈالی کا۔ کڑوا اور بدذائقہ (۱۳) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اگر میرا پھل تم چکھو۔ یعنی میرے اُپدیش سے فائدہ اٹھاؤ تو تم کو ابھی حقیقت کا پتہ مل جائے۔

برہولی سماپت

ست کبیر کا بیجک

دسواں حِصّہ ہنڈولا

پہلا ہنڈولا

بھرم ہنڈولنا جھولے سب جگ آئے

جہاں پاپ پُنیہ کے کھمبھ دوؤ میرو مایا نائے
تہاں کرم پٹلی بیٹھ کے کو کو نہ جھولے آئے (۲)

یہ لوبھ مرؤا بِشے بھمرا کام کیلی ٹھانی
شُبھ اشُبھ بنائے ڈانڈی گہیو دونو پانی (۳)

جھولے تو گن گندھرب مُنی جھولے تو سُرپتی اندر

ب۔ یہ ساون بھادوں کا راگ ہے۔ درختوں میں ہنڈولا ڈال کر جھولتے وقت یہ راگ گاتے ہیں۔

جھوُلے تو نارد شارد ا جھُولے تو بیاس پھنیند ۴
جھوُلے تو برہمی مہیش سنی جھوُلے تو سوُرج چند
آپ نِرگُن سگُن ہوئے کے جھوُلیا گوبِند ۵

ترجمہ و تشریح (۱) تمام دُنیا بھر کے ہنڈولے میں جھوُل رہی ہے۔ (۲)۔ پاپ اور پُنیہ کے دو کھنبے (ستون) ہیں۔ میرو پربت کا گولا ہے۔ اور مایا نے یہ ہنڈولا ڈالا ہے۔ کرم کی پیڑی ہے۔ اُس پر بیٹھ کر کون کون نہیں جھوُلتا یعنی سب جھوُلتے ہیں۔ (۳) لالچ اس کا ہنڈولے مروا یعنی پینگ مارنے والا ہے۔ وِشے اس پیڑی کا تھمرا یعنی رسی کا پیچ ہے۔ اور کام کیلی ہے۔ جو پٹلی یعنی تختہ میں گڑی ہوئی ہے شُبھ اور اشُبھ کرم کے ڈنڈے ہیں۔ جن کو جھوُلنے والے دونو ہاتھ سے پکڑے رکھتے ہیں۔ (۴) دیوتا۔ گن۔ گندھرب۔ سرپتی۔ اندر۔ سارد۔ بیاس اور مہیں سب جھوُلنے والے ہیں۔ (۵)۔ برہما مہیش اور سوُرج چاند بھی جھوُل رہے ہیں۔ زیادہ کیا کہیں سگُن اور نِرگُن ہو کر وِشنو گوبند بھی جھوُل رہے ہیں ۔

چھہ چار چودہ سات اکیس تین لوک بنائے
چو کھانی بانی کھوجی دیکھو تھر کوئی نہ رہائے ۶
شَشی سُور رین دن سندھی آو تہاں تتو پانچوں ناہ
کال ہو اکال ہو پرلے نہیں تہاں سنت بِرلے جاناہ ۷
(چاند سورج رات سندھیا اور وہاں ... بھی ... قایم)

کھنڈ ہو برہمنڈ ہو کھوجو — کھٹ درشن اچھوٹت ناہیہ

ساڈھو سنگ وچار دیکھو — جیو نستری جا لہیہ ۸

تہاں کے بچھرے ہو کلپ بیتے — پرے بھومی بھلائے ۹
(وہاں بہت گذرے — جھوٹ جاتے ہیں)

ساڈھو سنگت کھوج دیکھو — بہری اُلٹی سمائے
(بچھڑے زمین — الٹ کر)

یتی جھوبے کو بھئے ناہیں — جو سنت ہوہیں سو جان
(اس ڈر — جانکار)

کہیں کبیر ست سو کرت ملے — تو بہری نہ جھولیں آن ۱۰
(پھر)

ترجمہ وتشریح - (۶) - چھ درشن چار وید - چودیا ودیا - سات رشی اکیس تتو - (۵) پنچ تن ماترا - پنج بھوت - پنچ پران - چار نتہہ کرن - دو پرکرتی اور پردھان) جن سے تینوں لوک بنے ہیں - (چار کھانی (انڈج پنڈج اُکھج - اسناور) سب کو اچھی طرح غور سے دیکھو - کوئی بھی تھر نہیں ہے (۷) - چاند - سورج - رات دن اور ان کی سندھیا کا سمے سب جھولتے ہیں اور وہ مقام جہاں تتو بھی تتو نہیں ہیں - اور کال اکال پرلے نہیں ہیں وہاں کوئی شاذ سنت جاتے ہیں - وہ جگہ اس ہنڈولے سے پرے ہے (۸) - کھنڈ برہمنڈ کو دیکھو - کھٹ درشن بھی آزاد نہیں ہیں سادھو سنگ میں بیٹھ کر وچار کرو - جیو کو چھٹکارا صرف اسی سادھو سنگ سے ملتا ہے - (۹) - اس مقام یعنی اصلی پد سے جدا ہوئے - بہت کلپ گذر گئے - وہاں سے جیو نیچے زمین پر اُتر کر بھول گئے - سادھو سنگت میں بیٹھنے اور کھوجنے سے پھر الٹ کر اس میں سما سکتے ہیں - اور پھر جھولے سے

بچ سکتے ہیں۔ (۱۰)۔ لیکن اگر جھولنا ہی ہے اور کوئی سنت سوجان واقفکار ہیں۔ تو اس جھولنے سے کچھ خوف بھی نہیں ہے۔ اگر ست سنگ کرت کبیر ملجائیں تو البتہ جھولے سے چھٹکارا ہو سکتا ہے ۔

دوسرا ہنڈولا

بہو بدھی چتر بنائے کے ہری رچو کریڑا راس

جاہی نہ اچھا جھولے کی ایسی بدھی کیہی کس کے پاس ۱

جھولت جھولت بہو کلپ بیتے من نہیں چھوڑے آس

رچو ہنڈولا اہی نس دن چاری جگ چو ماس ۲

کبہوں کے اونچ نیچ کبہوں سورگ بھولی لے جائے

اتی بھرمت بھرم ہنڈولنا کوئی نہیں ٹھہرا سے ۳

ڈرپت رہو یہی جھولے کو راکھو یا دو رائے

کہہ کبیر سن گوپال بنتی شرن ہری تو ہی پائے ۴

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ بڑے صنعت کے ساتھ ہری نے کھیل کا راس رچا ہے۔ کوئی شخص ایسی بدھی والا نظر نہیں آتا جسکو جھولنے کی خواہش نہیں ہے۔ (۲)۔ جھولتے جھولتے کلپ کلپانتر گذر گئے۔ مگر من کو آسودگی نہیں حاصل ہوئی۔ یہ رچا ہوا ہنڈولا رات دن چلتا

رہتا ہے۔ چار جگ اور چاروں مہینوں میں (۳)۔ کبھی پینگ اوپر جاتی
ہے۔ کبھی نیچے۔ کبھی کبھی بھول سے سورگ کو لیجاتا ہے۔ یہ بھرم کا ہنڈولا
بڑا بھیر والا ہے۔ کسی کو اس سے بچاؤ نہیں۔ اور نہ کسی کے لئے ٹھہراؤ
ہے۔ (۴)۔ اس جھولنے سے ڈرتے رہو۔ اور ہری سے بنتی کیا کرو۔ کہ
وہ بچاوے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہری بنتی سنو اور راہی شرن تکتو

نوٹ۔ (۴)۔ یادوارے۔ گوپال وغیرہ کرشن جی کے نام ہیں۔ مگر عرصہ
سے چونکہ یہ مالک کے نام سمجھے گئے ہیں۔ اس لئے کبیر صاحب نے ان کو
اس معنی میں استعمال کیا ہے۔ اس سے کبھی بھول کر بھی نیتجہ نہ نکالنا
چاہیئے۔ کہ وہ کرشن جی کے اپاسک تھے۔ اسی طرح رگھوناتھ وغیرہ الفاظ
کو سمجھنا چاہیئے :-

تیسرا ہنڈولا

لوبھ موہ کے کھنبھے دواؤ من رچیو ہے ہنڈورا
جھولے جیو جہاں جہاں لے گنتہوں نہ دیکھو تھت ٹھورا ۔۱
چتر جھولے چتو رائیاں جھولے راجا سیو
چاند سورج دواؤ جھولیں تا ہیں پایو بھیو ۔۲
لیچھ چوراسی جیو جھولے دھریا رہی بشت دکھائے
سورج کا ہنڈولا جمراج دور کر
ست کبیر کا بیجک

کوٹی کلپ جُگ بیتے (گذرے) اجھوُں نہ مانے ہائے ۳
دھرتی (زمین) اکاس دوؤ جھول ہیں جھوُلے پَوَن (ہوا) ہو نیر (پانی)
دیہہ دھرے ہری (دھر کر وشنو) جھولا ہیں لکھے (دیکھتے) ہیں ہنس کبیر ۴

ترجمہ وتشریح - (۱) من نے لوبھ موہ کے دو کھمبے گاڑ کر ہنڈولا بنایا ہے - جتنے جیو ہیں - سب اس میں جھوُل رہے ہیں - کسی کو ٹھور ٹھکانا نہیں ہے - (۲) - چالاک لوگ چالاکی کے ہنڈولے میں جھولتے ہیں - راجہ اور پرجا سب جھوُل رہے ہیں - چاند سوُرج دونوں جھولتے ہیں - مگر ان کو اس جھولنے کا بھید نہیں ملا - (۳) - چوراسی لاکھ جیو جھوُلے اور ان کو دوڑ کر جمراج نے گرفتار کر لیا - جھوُلتے جھولتے کروڑوں کلپ گذر رے - ہائے! اب بھی جیو نہیں مانتے - آسمان و زمین ہوا اور پانی سب جھول رہے ہیں - خود وشنو دیہہ دھاری ہو کر جھوُلے جن کو ہنس کبیر دیکھ رہے ہیں ٭

ہنڈولا سماپت

ست کبیر کا بیجک

گیارہواں حصّہ

ساکھی

جَہیا جَنم مُکتے ہتا - تہیا ہتا نہ کوئے
(جب آزاد تھا ... تھا)
چھٹی تمہاری ہوں جگا - تو کہاں چلا بِگوئے
(میں ... گمراہ ہو کر)

ترجمہ - (۱) - جب تو جنم سے آزاد تھا اور جنم مرن کے بندھن سے مکت تھا۔ اُسوقت کوئی بھی نہیں تھا تیری چھٹی کے دن میں بیدار ہوا (میری بات سُن) تو کہاں گمراہ ہو کر چلا جا رہا ہے۔

تشریح - ابتدا میں کچھ نہیں تھا۔ جب سرشٹی کے پرواہ میں سُرت نیچے اُتری۔ اور پانچ گیان اندریوں کے نشو و نما کے سلسلہ میں وہ چھٹی من اندری کی طرف رجوع ہوئی۔ وہی گویا اُس کی چھٹی ہے۔ جب ... انسان ... من مکمل ہو کر

سوچنے سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ تب ہی اُس کو تعلیم دی جا سکتی ہے۔ جب انسان میں من او متی شکتی پیدا ہوئی۔ اوسوقت گورو کبیر صاحب کے رُوپ میں پرگٹ ہوئے۔ یہ جاگنے کا مطلب ہے۔ اور جیو کو جتانے لگے۔ کہ دیکھ اب تو غور و فکر کرنے کے قابل ہوا ہے۔ اب گمراہ نہ ہو۔ حقیقت کو سمجھ کر اُس حالت کو واپس چل جو پہلی تھی۔ اور جنم مرن سے آزاد ہو جا۔

شبد ہمارا تو شبد کا سُنی مت جایو سرک
جو چاہو نج تتو کو تو شبدے لیو پرکھ ۱

شبد ہمارا آدی کا شبد ہی پیٹھا جیو
پھول رہن کی ٹوکنی گھیرے کھایو گھیو ۲

شبد بنا سُرت آندھری کہو کہاں کو جائے
دوار نہ پاوے شبد کو پھِر پھِر بھٹکا کھائے ۴

شبد شبد بہو انترے سار شبد متھ لیوے
کہیں کبیر جہی سار شبد نہیں دھرگ جیون سو جیوے ۵

شبدے مارا گرپڑا شبدے چھانڈا راج
جن جن شبد بویکیا تنکو سریا کاج ۶

شبد ہمارا آدی کا پل پل کریو یاد
انت پھلیگی ماہلی اُوپر کے سب باد ۷

ترجمہ (۲)۔ شبد ہمارا ہے اور تو خود شبد کا مجسّم ہے۔ ہمارے شبد کو سُنکر ناکانی مت کر اگر یہ تتو کے علم کی خواہش ہے۔ تو شبد کو پرکھ لے (۳)۔ ابتدا ہی سے شبد ہمارا ہے۔ اور شبد ہی جیو میں داخل ہوا۔ اور جیو خود شبد سروپ ہے۔ یہ تیرا جسم پھول رکھنے کی ٹوکری ہے۔ اور رکھی ہے اُس کو حیوان صورت اندریوں نے کھا کر برباد کر دیا۔ (۴)۔ بغیر شبد کے سُرت اندھی ہے۔ بغیر اس کے وچار نہیں ہو سکتا۔ کہو وہ کدھر کو جائے۔ اس کو شبد کا دروازہ نہیں ملتا۔ بار بار بھٹکتی رہتی ہے۔ (۵)۔ مختلف قسم کے شبد ہیں۔ جسمانی۔ مادی۔ دلی اور روحانی۔ شبد شبد میں بھید ہوتا ہے۔ تجھ کو صرف سار شبد کو منہ لینا ہے۔ باقیوں کو نظر انداز کرنا ہے جسکو یہ سار شبد نہیں ملا۔ اُس کی زندگی قابل نفرت ہے۔ (۶)۔ شبد کی طاقت بیحد و حساب ہے۔ یہاں تک کہ طعن و تشنیع کے شبد سُن کر لوگ پست ہمت ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور تیاگ ویراگ کے شبد کو سُن کر راج پاٹ تک کو چھوڑ کر اداسی ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ اس شبد کی طاقت کو پرکھتے ہیں۔ اُن ہی کا کام بنتا ہے۔ (۷)۔ ہمارا شبد (گورو کا شبد) ہمیشہ اور ابتدا سے ہے۔ اس کا پل پل سُمرن کرتے رہو۔ لیکن اسکا خیال رہے کہ خارجی اور باہری شبد برباد ہونیوالے ہیں۔ آخر میں روحانی اور اندرونی ہی شبد پھل لاتے ہیں۔

تشریح۔ ابتدا میں شبد ہی تھا اور انتہا میں شبد ہی رہیگا۔ ساری رچنا شبد کی ہے۔ اور جتنے روپ دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ سب شبد ہی کے ہیں:-

سب کی آدی شبد کو جان   سب کا انت شبد پہچان

شبد گُپت تب رہا انام تب پرگٹ تب دھریا نام
شبد ہی مچھلی شبد ہی نیر شبد شاہ اور شبد وزیر
شبد بتاویں ست کبیر شبد ہی گاویں نانک پیر
شبد ہی ہم اور شبد ہی پیر رادھاسوامی کہیں سنو میرے بیر

ست پرش رادھاسوامی دیال جی

شبد کو یوں تو آکاس کا گن کہا جاتا ہے۔ مگر وہ اُس سے بھی اُونچے کی چیز ہے۔ رچنا میں ہر چیز مجسّم شبد ہے۔ جو کہتا ہے۔ وہ بھی شبد ہے جو سُنتا ہے۔ وہ بھی شبد ہے۔ اور جو جاتا ہے۔ وہ بھی شبد ہے۔ یوں بھی اگر غور کے ساتھ سمجھو۔ تو رچنا یا سرشٹی حرکت کا نام ہے۔ جہاں حرکت ہوتی ہے وہاں شبد بھی ہوتا ہے۔ اور جہاں حرکت نہیں ہے۔ وہاں بھی شبد ہی ہے۔ کیونکہ شبد ہی پرم تتو اور نج تتو ہے۔ اسی شبد نے جیو کی شکل میں صورت اختیار کی ہے۔

اسی شبد میں تمام مدارج قایم ہیں۔ اُوپر کی طرف شبد زیادہ طاقتور ہے جیوں جیوں شبد کا نیچے کی طرف اُتار ہوتا آیا ہے۔ ویسے ہی اس میں فرق ہوتا گیا ہے۔ باہری شبد اس قدر لطیف اور نرمل نہیں ہیں۔ جیسے کہ اندرونی شبد ہیں۔

اس شبد کی طاقت کو بیوہارک جگت ہی میں دیکھو۔ طعنہ تشنیع کے شبد کو سُنکر آدمی خودکشی کر بیٹھتے ہیں۔ اور تیاگ کے شبد سے گھربار چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے یہ شبد سوچنے اور وچارنے کے قابل ہے۔ اور جو لوگ اس پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اُن کا کام بن جاتا ہے۔ باقی خالی رہتے ہیں جو لوگ اس شبد کو جیت لیتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو سُپھل کر لیتے ہیں۔ جو لوگ

ایسا نہیں کرتے وہ اندریوں کے لذات میں پھنسکر ہلاک ہوتے ہیں۔
شبد کو سنکر ہی سُرت بیدار ہوتی ہے۔ اور اگر شبد نہ ہو تو سُرت اندھی ہو کر
اِدھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے۔ اور اُسکو شبد دوار نہیں ملتا۔ شبد اندھیرے میں
بھی کام کرتا ہے۔ یہاں تک کہ برسات کے دنوں میں جب آسمان پر جگمگاتے
ہوئے تارے تک نہیں ہوتے۔ اور جھونپڑوں کے چراغ گُل ہو جاتے ہیں۔
بھولا بھٹکا مسافر کُتّے کی آواز کو پکڑ کر چلتا ہے۔ اور جہاں سے آواز آتی ہے
وہاں جاکر پہنچ جاتا ہے۔ اور آرام و راحت پاتا ہے۔ اسی طرح اس جسم میں
بھی اُس کے اندر نانا پرکار کے شبد ہوتے ہیں۔ ان میں سار شبد مکھیہ ہوتا ہے
باقی کام بنانیوالے نہیں ہیں۔ وہ اُلٹے پھنسا دیتے ہیں۔ شبد کی دو قسمیں
ہیں۔ دُھن آتمک اور برن آتمک .... دُھن آتمک
وہ ہے۔ جس کی دُھن سُنائی دے۔ جیسے ٹن ٹن گھنٹے کی دُھنی ہے۔ اور
برن آتمک ان کو کہتے ہیں جو لب و زبان اور حرفوں کے ذریعہ اظہار میں آتے
ہیں۔ یہی دو قسم کے نام بھی کہلاتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص زبان سے رام
رام کہتا رہتا ہے۔ تو اُس کو اتنا فائدہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ اصلی نام
کی دھن کو اپنے اندر سُنے تو سنتے ہی فوراً فائدہ حاصل ہو۔ یہ ساتویں دوہے
کا ارتھ ہے۔ سُمرن کرنے کی یہی سچی اور اصلی بدھی ہے۔ کبیر صاحب خود
فرماتے ہیں:۔

سہجے ہی دُھن ہوت ہے ہر دم گھٹ کے مانہہ
سُرت شبد میلا بھیا مُکھ کی حاجت نانہہ

یہی سُرت شبد یوگ کہلاتا ہے۔ اور سنت مت میں اُسی کو سمرن اور
بھجن کہتے ہیں۔ ظاہری سُمرن کی نسبت کبیر صاحب کا فتویٰ اسطرح ہے

مالا تو کر میں پھرے جیبھ پھرے مُکھ مانہہ
منوا تو دہ دِس پھرے یہہ تو سُمرن نانہہ

کبیرؔ مالا کاٹھ کی لاکھ جتن کا پھیر
کر کا منکا ڈار دے من کا منکا پھیر

اندری سُرت شبد یوگ کے ابھیاس سے حد درجہ کی یکسوئی ہوتی ہے یہ بات رسمی اور باہری سُمرن سے نہیں ہوتی:۔

تن تھِر من تھِر سنگل تھِر سُرت نِرت تھِر ہوئے
کہیں کبیر اس پلک کو کلپ نہ پاوے سوئے

اندرونی شبدوں کے ابھیاس سے لطافت اور طاقت آتی ہے کیونکہ سُرت جس مقام پر چڑھ کر وہاں کے شبد کو سنتی ہے۔ اُس میں وہاں کی لطافت کا اثر پیدا ہوتا ہے۔ اس یوگ کے شغل کو ہم نے اپنے "پنتھ سندیش" نامی کتاب میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے، دوسری کتاب "سرت شبد یوگ کلید دھرم" ضخامت ۵۰۸ صفحہ میں بھی کچھ بیان آیا ہے۔ ناظرین اِن کو مطالعہ کر لیں۔ تاکہ شبد کا بیان اچھی طرح سمجھ میں آجائے پہلی کتاب میں سنتوں کے مسلسل اور باقاعدہ فلسفہ کی صراحت اور وضاحت ہے۔ دوسری کتاب میں ستر خواہ بہتر مہاتماؤں و سنتوں کا تذکرہ بھی ہے جنہوں نے کبیرؔ صاحب کے سلسلہ میں اور اُن کے بعد سُرت شبد یوگ کا پرچار کیا ہے:۔

جن جن سنبل نا کیا ایسی پُر پاٹن آئے
چھالی پیسے دانت کو سنبل کیوں نہ جائے

(زادِ راہ — ایسے نگر شہر — سنبل: زادِ راہ — انتو: ختم ہونے پر — چھالی: اندھیرا)

سنبل یا زادِ راہ

یہاں ہی سنبھل کر ہی لے آگے بکھمی بڑھا باٹ
سورگ ہی لیا ہن سب گئے جہاں بنیا ناہیں ہاٹ ۹

ترجمہ و تشریح۔ (۸)۔ جس نے اِس مانش شریر روپی شہر میں آکر توشۂ آخرت کا انتظام نہیں کیا۔ وہ زندگی کے دن کے ختم ہونے اور موت کی تاریکی کے ظاہر ہوتے وقت اُس سفر کے زادِ راہ کا انتظام نہ کر سکیگا۔ (۹)۔ جو کچھ کرنا ہے وہ یہاں ہی کرلے۔ کیونکہ آگے ٹیڑھا راستہ ہے سب لوگ بہشت خریدنے کے لئے جاتے ہیں۔ مگر آگے چل کر نہ وہاں بنیا ہے۔ نہ ہاٹ ہے۔ وہاں ان کو مایوس اور پریشان ہونا پڑے گا۔

جو جانہو جیو آپنا کرہو جیو کو سار
جیرا ایسا پاہونا ملے نہ دوجی بار ۱۰

ترجمہ و تشریح۔ (۱۰)۔ اگر یہ سمجھتے ہو۔ کہ جیو اپنا ہے۔ تو اس کی فکر رکھو۔ اُس کے سار کو سمجھو۔ اس کو آراستہ کرو۔ کیونکہ یہ مہمان پھر تم کو نہ ملے گا۔ اور تم مانش جنم کہاں پاؤگے۔

جو جانہو پیو آپنا جو جانو سو جیو
پانی پچانہو آپنا پنیا مانگی نہ پیو ۱۱

ترجمہ وتشریح - (۱۱) - اگر مالک کو اپنا سمجھتے ہو۔ تو اپنے جیو کا علم خواہ ذات کا علم حاصل کر لو۔ اپنے آپ کو پہچانو۔ اگر عزت و آبرو قایم رکھنی ہے۔ تو کسی غیر سے پانی مانگ کر نہ پیو۔ اپنے اندر کے مان سرووَر میں داخل ہو کر ترپتی حاصل کرو۔ تب مالک کی سمجھ آئے گی ۔

پانی پیاوت کا پھرو (پلاتے ہوئے کیوں) گھر گھر سایر (سمندر) بار
ترِشناونت (پیاسا) جو ہوئیگا پیویگا جھکھ مار (پانی)

ترجمہ وتشریح - (۱۲) دوسروں کو پھر پھر کر پانی نہ پلاؤ۔ سب کے گھر میں سمندر لہراتا ہے۔ جو پیاسے ہوں گے خود جھک مار کر پیویں گے مطلب یہ ہے۔ کہ تم اپنا کام بناؤ۔ فضول اُپدیش دینے کی ہوس میں نہ پڑو جو ادھکاری ہوں گے۔ آپ مجبور ہو کر سُدھ رینگے۔ کیونکہ اُن کے اندر بھی آبِ حیات کے سرچشمے موجود ہیں۔ وقت پر وہ خود اپنی سُدھار میں لگیں گے۔

ہنسا موتی بکنیا (تک رہتے ہیں) کنچن (سونے) تھار (طشت) بھرائے (بھرے ہوئے)
جو جس مرم نہ جانئے سو تس کہا کرائے
ہنسا تم سُبرن (سونے) برن (رنگ) کا برنوں (کیا کہوں) میں تو ہی (تیسا، جیسا، کیا)
ترور پائے (تالاب کو پاکر) پہیلہو (بلاس گردو کے) تبے (مرتب) سراہوں (تعریف کرونگا) چھو ہی (پریم کی)
ہنسا تو تو سبل (بل والا) کھا ہلکی اپنی چال (چال)

مامِ اپدیش کی ممانعت

۱۲

۱۵

جیو ہے مراد ہے

۱۳

۱۴

ہنس وچار

رنگ کو رنگی رنگیا کیا اور لگوار 15

ہنسا سروور تجی چلے دیہہ پری گو سُون

کہیں کبیر پکاری کے تیئی در تیئی ٹھون 16

ہنسا بک یک رنگ لکھو چریں ایک ہی تال

چھیر نیر تے جانئے بک اُگھرے تیہی کال 17

ترجمہ معہ تشریح - (۱۳) - اے ہنس! میں سونے کے تھال میں بھرے (اُپدیش کے) موتی بیچتا ہوں۔ جو جس چیز کی قدر نہیں جانتا وہ کیا کرے۔ (تم ہنس ہو۔ موتی کے قدر دان۔ تم ان کو لو) (۱۴) - اے ہنس تم اصل میں (چمکتے ہوئے) سونے کے رنگ والے ہو۔ تمہاری (ذات کی) تعریف کیا کروں۔ مگر بات تب ہے۔ جب مان سرور میں چل کر بلاس کرو۔ اس وقت البتہ تعریف کی بات ہے۔ (۱۵) اے ہنس تم تو بل والے اور ہلکی چال والے تھے۔ افسوس اور کی صحبت اختیار کر کے تم اس رنگ رنگی سے رنگ گئے۔ (جیو کو بھرم ہؤا۔ وہ کمزور ہو گئے اور دوسروں کی اپا سنا کر کے اُن کے ماتحت ہوئے۔ اور کمزور بن گئے۔) (۱۶) - اے ہنس تم اس تالاب رُوپی شریر کو چھوڑ کر چلے۔ تمہارا جسم خالی پڑ گیا۔ کبیر صاحب پکار کر فرماتے ہیں۔ کہ اس شریر کے چھوٹنے سے کیا ہؤا۔ پھر وہی دروازہ اور پھر وہ استھان رہیگا۔ یعنی تم اگر سنبھلے نہیں۔ تو آواگون کے چکر میں جھولتے رہو گے۔ (۱۷) - ہنس اور بگلے ایک ہی رنگ کے سفید ہیں۔ اور ایک ہی تالاب کے کنارے چرتے ہیں۔ مگر اپنے سوبھاؤ و چال سے پہچانے

جاتے ہیں۔ ہنس دودھ اور پانی کو الگ کر دیتے ہیں سار تو ہنس لیتے ہیں اور اسار کی طرف بگلے جھکتے ہیں۔ جب یہ حالت ہوتی ہے۔ تبھی بگلے اپنے روپ میں پرگٹ ہوتے ہیں ؛

کاہے ہرنی دُوبری چرے ہرے ہرے تال
لچھ اہیری یک مرگا کیتک ٹارے بھال ۱۸

(کیوں، دُبلی، ہرے، تالاب، لاکھ، شکاری، ہرن، کتنوں کے، ٹالے، بھالے)

ترجمہ و تشریح۔ (۱۸)۔ ہرن رُوپی جیو کیوں دُبلا ہے۔ ہا حالانکہ وہ سنسار کے ہرے بھرے تالاب کے کنارے چرتا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ ادھی بھُوتک ادھی دیوک ادھیاتمک لاکھوں دُکھ رُوپی شکاری اِس ایک ہرن کے پیچھے پڑے ہیں۔ وہ کس کس کے بھالے کو ٹالیں ؛

تین لوک بھو پنجرا پاپ پُنیہ بھیو جال
سکل جیو ساوج بھئے ایک اہیری کال ۱۹

(ہئوا، ہوئے، شکار، شکاری)

لو بھے جنم گنوائیا پاپے کھایا پُنیہ
آدھی سوں آدھی کہے تا پر میرا کھُنیہ ۲۰

(لالچ میں، یہ، ٹھویا، پاپ نے، خون)

ترجمہ و تشریح۔ (۱۹)۔ تین لوک پنجرا ہے۔ پاپ پُنیہ جال ہیں۔ اور جیو شکار ہو رہے ہیں اور ایک اکیلا کال شکاری ہے۔ (۲۰) سارا جنم لالچ کے بس میں ضایع کر دیا۔ یہ سچی بات لاکھ بات کی ایک بات ہے۔ اگر اس میں پھر بھی کوئی جیو کو بھرم دُدھو کا دیکر اور طرح سے آدھی بات کہکر سمجھاوے۔ اور

(حاشیہ: ہرن رُوپی جیو؛ شکار و شکاری)

اُن کو لالچ دے۔ کہ ایسا نہیں ویسا۔ تو اُس پر مجھ کو غصہ آتا ہے۔ آدھی سے آدھی کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان کی عقل یوں بھی آدھی ہے۔ پُوری نہیں۔ صرف مانشی بدھی ہے۔ اور اس میں بھی اگر کوئی شخص اپنی بدھی ملاکر اور بھی اس کو ناقص و گمراہ کر دیتا ہے۔ تو وہ ٹھیک نہیں ہے۔ بات صاف صاف ہونی چاہیئے۔ جو کوئی کرم دھرم کے ذریعہ مکتی دلاوے۔ اور پاکھنڈ پھیلاوے۔ تو وہ پاکھنڈ مارتا ہے۔ کبیر صاحب سچی بات کہتے ہیں۔

آدھی ساکھی سر کھنڈے جو نروارِی جائے
کا پنڈت کی پوتھیاں رات دِوس مِلی گائے ۲۱

ترجمہ و تشریح۔ (۲۱)۔ کبیر صاحب کی آدھی ساکھی اگر سمجھ لیجائے تو بیڑا پار ہے۔ یہہ پنڈت کی پوتھیاں نہیں ہیں۔ کہ رات دن سب مل کر پڑھتے رہو۔ اور پھر بھی اندھے کے اندھے رہو۔

پانچ تتو کا پُوتلا گیکھی رچی میں کی
میں تو ہی پُوچھوں پنڈتا شبد بڑا کی جی ۲۲
پانچ تتو کا پُوتلا مانش دھریا نام جیو
ایک کلا کے بچھرے بِکل بھیا سب ٹھام ۲۳

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۲)۔ پانچ تتو کا پتلا ہے انسان۔ اور اُس نے یہہ بکتی کی۔ کہ "مَیں مَیں" کرنے لگا۔ اور اصلیت کو کھو بیٹھا۔ اے پنڈت! میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ شبد بڑا ہے کہ جیو بڑا ہے۔ (۲۳)۔ پانچ تتو کے پتلے کا نام انسان دھرا ہوا ہے۔ اُس کی ایک کلا بگڑ گئی۔ یعنی وہ "مَیں مَیں" کرنے لگا۔ اب جس جس شریر میں جنم لیتا ہے۔ اس "میں پنے" کی وجہ سے پریشان رہتا ہے۔ اور دُکھی ہوتا ہے۔

رنگ ہی تے رنگ اُوپجے   سب رنگ دیکھا ایک
کون رنگ ہے جیو کا   تاکر کرہو بدیک
جاگرت روپی جیو ہے   شبد سوہاگا شیش
جرد بُود جل کوکوہی   کہہ کبیر کوئی دیکھ

نرد

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۴)۔ رنگ سے رنگ پیدا ہوتا ہے۔ دو رنگ، کو ملا دو تیسرا رنگ پیدا ہو جائیگا۔ جیو کو سنسار کا رنگ لگا۔ اور اُسکے رنگ سے وہ رنگین ہو گیا۔ حالانکہ اصل میں اگر رنگ سوٹی ہے بھی تو وہ ایک ہی ہے۔ تتو دو نہیں ہیں۔ ایک ہیں۔ سوچو۔ جیو کا رنگ کیا ہے۔ اُسکا وچار کرو۔ (۲۵)۔ جیو پنے کا ابھمان صرف جاگرت اوستھا میں ہوتا ہے اُس میں سنساری شبد کا جو شیش سوہاگا لگا۔ تو وہ پھندے میں پڑ گیا اس نرد و بُوند کی کوکوہی کو دیکھو۔ کیا تھا کیا ہو گیا۔ کس طرح جیو پنے کا ابھمان بنا ہوا ہے کوکوہی یا کوکڑی ایک قسم کا روگ ہوتا ہے۔ جو پانی کی بُوند پڑنے سے اناج کے خوشوں میں لگ جاتا ہے۔ اِسی طرح اس

۲۴
۲۵
رنگ برنگ وچار

جاگرت کے "میں پنے" کے ابھمان نے اُس کو کُچھ کا کچُھ بنا دیا ہے ॥

پانچ تتّو لے یہ تن کیمظا سو تن لے کا کینھ
کرم کے بس جیو کہت ہے کرم ہی کو جیو دینھ ۲۶
پانچ تتو کے بھیترے گُپت لبستُو استھان
بر لے مرم کوئی پائے ہے گُورو کے شبد پرمان ۲۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۶)۔ پانچ تتو کے میل سے جسم بنا۔ اس جسم کو پاکر کیا کیا ہا کرم کیو جہ سے یہہ جیو کہلاتا ہے۔ اور کرم ہی کی وجہ سے بندھن میں ہے۔ پھر بھی کرم کا سودائی اور شیدائی بنا ہُوا ہے۔ (۲۷)۔ انہیں پانچ تتوں کے درمیان پوشیدہ شے اور اصل جوہر کا مقام ہے۔ صرف گورو کے شبد کی شہادت سے کسی شاذ شخص کو اس بھید سے واقفیت ہوتی ہے ॥

آسُن تکھت اڑی آسن پنڈ جھرو کھے نور
جاکے دل میں ہوں لبّوں سَینا بیٹے ہجور ۲۸
ہر دیا بھیتر آرسی مُکھ دیکھا نہیں جائے
مُکھ بھی تب ہی دیکھئے جب دل کی دُبدھا جائے ۲۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۸)۔ سُن کے تخت پر آڑا آسن لگا کر بیٹھے ۔ اور اپنے پنڈ (جسم) کے جھروکے سے نور دیکھے اور میرا (کبیر صاحب کا) دھیان لگاوے ۔ میں اُس کے دِل میں اپنی پاکی وپاکیزگی کی فوج لیئے ہوئے حاضر اور آباد رہتا ہوں ۔ آسّن غلط العام فصیح ہے جیسے خالص کو نخالص کہتے ہیں ۔ (۲۹) دل کے اندر آرسی (آئینہ) ہے مُنہ دیکھا نہیں جاتا ۔ اپنے مُنہ کا جلوہ اُسوقت نظر آتا ہے ۔ جب دِل کی دُبدھا دور ہو جاتی ہے۔

اُونچے گاؤں پہاڑ پر　　اَو موٹے کی بانہہ
ایسا ٹھاکر سیئے　　اُبرئے جاکی چھانہہ

(اور، بڑے، خدمت کرو، پناہ ہے، جس کے سایہ)

۳۰۔

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۰)۔ پہاڑ کی بلندی پر مقام کرے اور کسی بڑے کا ہاتھ پکڑے (بیعت کرے) خدمت بھی ایسے آدمی کی کرنی چاہیئے ۔ جسکے سایہ کی پناہ نصیب ہو ۔ (اِشٹ اُونچے سے اُونچا باندھنا چاہیئے)۔

جیہی مارگ گئے پنڈتا　　تیہی گئی بہیر
اونچی گھاٹی رام کی　　تیہی چڑھ رہے کبیر
ہے کبیر تیں اُتر رہا　　سنبل پروہ نہ ساتھ
سنبل گھٹے پگ تھکے　　جیو برانے ہاتھ

(جس، راہ، اسی، نادان، اُسی پر، اے، اتر، جا، زادِ راہ، پردہیت، زادِ راہ گم ہوا، پاؤں، غنیم)

۳۱
۳۲

ترجمہ و تشریح ۔ (۳۱) جس راہ سے پنڈت گئے اسی راہ سے

ہمراہ و رہنما
رام کی اونچی گھاٹی

نادان بھی گئے۔ دونوں کرم کرتے ہوئے پتری لوک اور مریتو لوک میں بار بار آتے جاتے رہے۔ رام کی اُونچی گھاٹی پر صرف کبیر صاحب چڑھے (۳۲) اُنکو پنڈت لوگ کہتے ہیں۔ اے کبیر! اتم گھاٹی پر سے اُتر آؤ۔ کیونکہ ساتھ میں زادِ راہ اور پروہت (راہ دکھانیوالے برہمن) نہیں ہیں۔ زادِ راہ اگر کم ہو گیا۔ اور چلتے چلتے پاؤں تھک گئے۔ تو پھر تمہارا جیو غیروں کے ہاتھ پڑ کر دُکھی ہوگا۔ (اُسپر کبیر صاحب اس طرح فرماتے ہیں) ۞

کبیرا کے گھر شِکھر پر (چوٹی) جہاں سِلہلی گیل (پیچدار)
پانوں نہ ٹِکے پپلیکا (چیونٹی) کھلک (خلق) نہ لادے بیل ۳۳
بِن دیکھے کا دیس ہے بات کہے سو کُور (اندھا نادان)
آپ ہی کھاری کھات ہے (کھاتا) بینچت (بیچتے) پھرے (پھرتے ہیں) کپُور (کافور) ۳۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۳)۔ اے پنڈتو! تم ایسا نہ کہو۔ کبیر کا گھر پہاڑ کی چوٹی یعنی اُونچے سے اُونچے استھان میں ہے۔ جس میں بنک نال کا پیچدار راستہ گیا ہے۔ وہاں چیونٹی کا پاؤں کبھی نہیں ٹھہرتا اور نہ دُنیا کے کرم کا بوجھ بیل پر لادا جاتا ہے۔ وہاں کرم کی گتی نہیں ہے۔ نہ کرمی جیو رُوپی چیونٹی کا گُذر ہے۔ (۳۴)۔ وہ بغیر دیکھے ہوئے کا دیس ہے۔ جو اُس کی باتیں سُناتا ہے۔ وہ اگیانی اور مُورکھ ہے۔ اے پنڈتا تمہارا تو یہ حال ہے۔ کہ تم خود کھاری (شورہ) کھاتے ہو۔ اور اسی کو کپُور (کافور) سمجھ کر بیچتے ہو۔ تمہاری بات میں کیسا مانوں۔

شبد شبد سب کوئی کہے وا تو شبد بدیہہ
جہبیا پر آوے نہیں نرکھ پرکھ کر لیہہ ۳۵

پربت اوپر ہر بسے گھوڑا چڑھی بسے گانوں
بنا پھول بھورا رس چاہے کہو برواکے نانوں ۳۶

ترجمہ معہ تشریح - (۳۵) - سب لوگ شبد شبد کہتے ہیں - مگر اس شبد یعنی سارشبد کا جسم آکار نہیں ہے - نہ وہ زبان پر آتا ہے - صرف نرکھ پرکھ اس کا انبھو کرو - (۳۶) - پہاڑ (سب سے اونچے) پر مالک رہتا ہے اور اس کا گانوں شبد (کی بجلی) کے گھوڑے پر بسا ہے - اس مقام میں بھونرا روپی روح بغیر پھول کے لذت تلاش کرتی ہے - بھلا اس پھول کے درخت کا نام تو بتاؤ ؟

جیندن باس نواہو تجھ کارن بن کاٹیا
جیوت جیو جیتی مارہو موے تسیلے ہنپاتیا ۳۷

چیندن سرپ لپیٹیا چیندن کاہ کرائے
روم روم بش بھو گیا امرت کہاں سمائے ۳۸

جوں اڈو بی سمسان سل سب یک روپ سمان
کہیں کبیر ساوج کی گتی تب کی دیکھی بھوکان ۳۹

ترجمہ معہ تشریح - (۳۷)۔ چندن رُوپی باسنا کی خوشبو کو ترک کر دو میں (کبیر صاحب) نے تیرے (جیو کے) واسطے باسنا کے جنگل کو کاٹ دیا۔ جلتے جی ریاضت وتپ وغیرہ کی تکلیف نہ سہو۔ مرنے پر یہ سب بے فائدہ ہوں گے۔ (۳۸) چندن رُوپی باسنا کا بھی اِتنا قصور نہیں ہے۔ اُس میں میرے تیرے پنے کا سانپ لپٹا ہؤا ہے۔ چندن بیچارہ کیا کرے۔ اِسی میرے تیرے پنے کا زہر سرایت کر گیا ہے۔ اُسمیں امرت کیسے آئے۔ (۳۹)۔ سب لوگ ممتو کی خوشی میں شمشان بھُومی کے پتھر ہو گئے۔ اور سب ایک روپ کے بن گئے۔ اُبھنے لگے پتھر۔ اور اُن کو پتھر ہونا ہی تھا۔ اس جیو رُوپی شکار کی حالت کا کیا بیان کیا جاوے۔ اُس کو باسنا کے سلسلہ میں بھوگ لگ آئی ہے۔ اور چونکہ باسنا ہی میرا تیرا پنا ہے۔ وہ کال کا شکار ہوتا اور جنمتا مرتا رہتا ہے :

گہی ٹیک چھوڑے نہیں (اختیار کی ہوئی) جیبھ چونچ جر جائے
میٹھا کہا انگار (جل) ہے جاہی چکور (کیا) چبائے ۴۰
چکور بھروسہ چندر کے نگل تپت (نگل گیا گرم) انگار
کہہ کبیر ڈاہے (جلا) نہیں ایسی بستو لگار (لگن) ۴۱

ترجمہ معہ تشریح - (۴۰)۔ چکور اختیار کی ہوئی ٹیک کو نہیں چھوڑتا انگارے میں کیا مٹھاس ہے۔ مگر وہ اُس کو چباتا ہے۔ اور زبان و چونچ کے جلنے پر بھی نہیں چھوڑتا۔ (۴۱) چکور چاند کے بھروسہ پر گرم انگارے کو چھپے

نگل جاتا ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ کہ وہ اُس کو نہیں جلاتا۔ لیکن ایسی ہی چیز ہوتی ہے :۔

جھلمل جھگرا جھولتے باکی چھوٹی نہ کاہو
گورکھ اٹکے کال پور کون کہاوے ساہو ۴۲
گورکھ رسیا یوگ کے موئے نہ جاری دیہہ
ماس گلی ماٹی ملی کورے مانجی دیہہ ۴۳

ترجمہ معہ تشریح - (۴۲) جھلمل کہتے ہیں دُھندکاروالی روشنی کو جو ہٹ یوگ میں چت کو لگاتے ہیں۔ وہ اَوروں سے ذرا بڑھ کر جھلملی روشنیاں کے جھگڑے میں جھولتے ہیں۔ اُس سے آگے نہیں بڑھتے۔ اور پھر مرتے جنمتے ہیں۔ کسی کی باقی نہیں رہ جاتی۔ ہٹ یوگ کے پھل کا خرچ برابر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورکھ ناتھ یم لوگ ہی میں رہے۔ کیونکہ ہٹ یوگ کا مطلب ہی شریر کی پشٹی کا ہے۔ شریر ہی بندھن کا کارن ہے۔ جب اُنکا یہہ حال ہؤا۔ تو پھر ساہ اور بچنے والا کون کہا جا سکتا ہے۔ (۴۳)۔ گورکھ ناتھ یوگ کے رسیا تھے۔ مرنے پر شریر کو بھسم نہیں کرانے دیا۔ بلکہ اسکو زمین کے نیچے گڑوایا۔ نتیجہ کیا ہؤا۔ گوشت گلکر مٹی میں مل گیا۔ انہوں نے شریر کو کورا مانجھا دیا۔ شریر کا تو یہ حال ہونا ہی چاہئے تھا۔ ہٹ یوگ سے عمر و جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ مگر اس سے لابھ کیا یوں تو کئی درختوں کی ... بڑی ہوتی ہیں۔ اور

وہ سخت جان و مضبوط ہوتے ہیں۔ اس یوگ سے پرم پد کی پراپتی نہیں ہوتی ؎

بن تے بھاگ بیہڑے پڑا، کرہا اپنی بان
بیدن کرہا کاسوں کہے، کو کرہا کو جان
بہت دِوس تے ہٹیا، سُن سمادھی لگائے
کرہا پری گاڑ میں، دُوری پرے پچتائے

کبیر بھرم نہ بھاجیا، بہو بِدھی دھریا بھیکھ
سائیں کے پرچے بنا، انتر پری گو ریکھ

ترجمہ وتشریح (۴۴)۔ کرہا من سے مُراد ہے۔ وہ چنچل ہے۔ اپنی عادت کے موافق جسم رُوپی بن سے بھاگ کر بیہڑ رُوپی دماغ کے مختلف مقامات میں جاکر گرتا پڑتا رہا۔ وہ اپنا دُکھ کِس سے کہے، اور کون اس کو سمجھ سکتا ہے۔ (۴۵)۔ بہت دنوں تک سالکوں کے طریقہ کے موافق طریق یا پنتھ میں چلا گیا۔ اور اُس استھان میں جاکر سمادھی بھی لگالی۔ وہ بھی ایک خطرناک گڈھا ہی تھا۔ کیونکہ اُس میں بھی قید و بند کی حالت ہے۔ اس طرح وہ اصلیت سے دُور رہ کر پچتاتا ہے۔ (۴۶) کبیر صاحب فرماتے ہیں انسان ہزاروں بھیس بناتا ہے۔ مگر بھرم نہیں بھاگتا۔ جب تک سائیں کا پرچے (وصال) نہیں ہوتا۔ انتر میں ریکھا پڑ جاتی ہے ؎

بن ڈانڈے جگ ڈانڈیا سورٹھ پریا ڈانڈ
بانٹن ہارا لوبھیا گورتے میٹھی کھانڈ ۴۷

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۴۷)۔ ڈنڈ کوئی نہیں ہے۔ مگر دُنیا ڈنڈ دے رہی ہے۔ اگر زندگی سہولیت کے ساتھ بغیر انانیت اور ممتو بھاؤ کے گذرے تو کوئی دُکھ نہ ہو۔ مگر جیو سولہہ ڈنڈ میں پڑا ہوا ہے۔ پانچ کرم اندریاں پانچ گیان اندریاں۔ چار انتہ کرن (من۔ بدھ۔ چت۔ آہنکار) اور باقی دہ مایا کا ممتو اور آتما پنے کا ممتو۔ یہ سولہہ طرح کی مامتا اور میرا تیرا پن ہے۔ اور یہی سولہہ طرح کا میرا تیرا پنا ڈنڈ والا ہے۔ اسی کو سولہہ کلا بھی کہتے ہیں۔ ان میں سے من سب میں ممتو کا بانٹنے والا لالچی ہے سب کو تھوڑی تھوڑی ممتو کی چاٹ دے کر جو ستھول تھی پھلنکدی۔ باقی سو کشم کو اپنے لئے رکھ لیا۔ کیونکہ گوڑ سے کھانڈ میں مٹھائی زیادہ ہوتی ہے۔ ڈنڈ کے کارن یہی سولہہ قسم کے میرا تیرا پنا ہیں۔

ملیاگر کے باس میں برکش رہا سب گوئے
کہیے کو چندن بھیا ملیاگر ی نہ ہوئے ۴۸
ملیاگر کے باس میں بیدھو ڈھاک پراس
بینا بانس کبھوں نہ بیدھیا جگ جگ رہتے پاس ۴۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۴۸)۔ ملیاگری چندن کے پاس بہت سے درخت

چھپے طور پر اُگے تھے۔ کہنے کو تو وہ چیندن ہو گئے۔ مگر ملیاگری نہیں ہوئے۔ پھر بھی ان حیثیت اور حالت میں فرق رہا۔ (۴۹)۔ ملیاگری کی قربت نے ڈھاک اور پراس میں تو اثر کر لیا۔ مگر بانس جو مدتوں اُنکے پاس رہا اثر سے خالی رہا۔ (کیونکہ اُسکے اوپر کی چھال اثر کو روکتی رہی)

چلتے چلتے پگ تھکے نگر رہا نو کوس
(پانوں — دسواں دوار)

بیچ ہی میں ڈیرا پڑا کہو کون کا دوس ۵۰
(کس — قصور)

چھالی پرے دن اتھوے انتر پری گو سانجھ
(اندھیرا — ختم ہوا — اندر میں — پڑ گئی — شام)

بہت رسک کے لاگتے بیشیا رہی گو بانجھ ۵۱
(عاشقوں صحبت — بیسوا — رہ گئی)

ترجمہ و تشریح۔ (۵۰)۔ پنتھ میں تو داخل ہونے کو ہو گئے اہلِ طریقت کہلانے لگے۔ اور اندر چلتے چلتے یعنی چڑھائی کرتے کرتے پانوں بھی تھک گئے۔ اور دسویں دوار کا نگر نو کوس یعنی نو دروازوں کے پرے ہی رہا۔ بیچ میں مجبوراً ڈیرا ڈالنا پڑا۔ اب کہو اس میں کس کا قصور ہے۔ ان لوگوں نے ان سمجھی سے کام لیا۔ یہ ایک بات ہے۔

(۵۱)۔ اندھیرا چھا گیا۔ دن ختم ہو گیا۔ اور اپنے ہی اندر شام ہو گئی اِشٹ نہیں بلکہ انیک تھا۔ اِس لئے جیسے بہت سے مردوں کی صحبت سے بازاری عورت بانجھ رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ مشترک وحدانیت اور توحید کی نعمت سے خالی رہ گئے۔ یہ دوسری بات ہے۔

من تو کہے کہاں جایئے چت کہے کہاں جاؤں
چھ ماس کے ہیلتے آدھ کوس پسے گاؤں ۵۲
(ڈبدھا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۵۲) ۔ ڈبدھا ہے۔ نہ من میں یکسوئی ہے ۔ نہ چت میں شانتی ہے ۔ کوئی کہیں جاتا ہے ۔ کوئی کہیں لے جاتا ہے۔ چلتے چلتے چھ مہینہ گزر گئے ۔ گاؤں آدھ ہی کوس کے فاصلہ پر تھا۔ مگر وہاں پہنچنا مشکل ہو گیا۔ گاؤں سے مراد دسویں دوار سے ہے ۔ اگر سوچ کر سچائی کے ساتھ ابھیاس کیا جائے ۔ تو چھ مہینے میں منزل طے ہوتی ہے ۔ مگر ڈبدھا کام نہیں بننے دیتی ۔ یہ تیسری بات ہے ؛

گرہی تجی کے بھئے اداسی بن کھنڈ تپ کو جائے
چولی تھاکی ماریا برہن چنی چنی کھائے ۵۳
(چھوٹا تیاگ)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۵۳) گھر چھوڑ کر اداسی ہوئے ۔ جنگل کو تپ کرنے چلے ۔ جسم کو ریاضت سے برباد کیا ۔ تنبولنی جیسے سڑے سڑے پان نکال کر پھینک دیتی ہے ۔ اور اچھے اچھے کھا جاتی ہے ۔ ویسے ہی مایا ان کو کھا گئی ۔ یہ چوتھی بات ہے ؛

رام نام چین چینھیا چھینا پنجر جسم تاش
نین نہ آوے نیندری انگ نہ جائے ماش ۵۴
(حقیقت کی پہچان اور پریم)

جو جن بھیگے رام رس بگست کبہُو کبھی نہ رُوکھ
(تر بتر ہیں) (کھِلے) (درخت)
انُو بھو بھاو نہ درسیے تے نر دُکھ نہ سُکھ ۵۵
(دیکھے) (وہ)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۵۵) جن لوگوں نے رام نام کو اچھی طرح سمجھ کر اُس سے پریم کیا۔ اُن کا جسم لطیف ہو گیا۔ اور گوشت پوست کی فربہی نہیں رہی۔ اُن کی آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔ وہ بیدار رہتے ہیں۔ جو رام کے پریم رس میں تر بتر ہیں۔ وہ کنول کی طرح شگفتہ رہتے ہیں۔ خشک درخت شگفتہ نہیں ہوتا۔ اُن کے انُو بھو میں کبھی سوائے رام کے دوسرا بھاو نہیں آتا۔ اور نہ وہ دُکھی ہوتے ہیں۔ نہ سُکھی۔ ہمیشہ پریم کی ایک حالت میں رہتے ہیں۔

کاٹے آم نہ مَورسی پھاٹے جُڑے نہ کان
گورکھ پد پرسے بنا کہو کون کو سان ۵۶
(چھوئے بغیر) (شان)

ترجمہ و تشریح۔ (۵۶)۔ اے گورکھ ناتھ جس طرح اور مُوسلی قلم کئے جانے سے پھل نہیں لاتے۔ ویسے ہی کان کو چیرا دینے سے وہ نہیں جُڑتے۔ اصلی پد کے پرسے ہوئے بغیر بتاؤ کس کی شان رہتی ہے۔ دکان پھاڑ کر کنڈل پہننے سے کیا ہوا۔ اصلی پد کو پہچانو

پارس رُوپی جیو ہے لوہ رُوپ سنسار
پارس سے پارس بھیا پارس بھیا ٹکسار ۵۷
(ہوا)

ترجمہ معہ تشریح - (۵۷)۔ جیو پارس ہے اور سنسار لوہا ہے۔ اگر سنسار سچے جیو کے اثر سے متاثر ہو جائے۔ تو وہ بھی پارس سے مل کر پارس ہو جائے۔ اور پارکھ خود ٹکسالی بن جائے۔ یعنی اگر کوئی شخص سچا پرمارتھی ہے۔ تو وہ سنسار کو بھی پرمارتھی بنا لیتا ہے +

پریم پاٹ کا چولنا پہر کبیرا ناچ
پانپ دیکھی تاہی سے تن من بولے ساچ　　۵۸

ترجمہ معہ تشریح - (۵۸)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ پریم کا لباس پہنکر ناچو۔ عزت اس کو ملتی ہے۔ جو تن من سے سچ بولتا ہے یہ سچ بغیر پریم کے نہیں آتا +

درپن کے ری گپھا میں سوہنا پیٹھے دھائے
دیکھی پرتیما آپنی بھونک بھونک مری جائے　　۵۹

جیوں درپن پرتی بمبی دیکھے آپ دونوں میں سوئے
یا تتو وا تتو کے آئی اوہی ہے پن سوئے　　۶۰

ترجمہ و تشریح - (۵۹)۔ کتا شیش محل میں داخل ہوا۔ اپنا ہی عکس دیکھ کر بھونک کر مر گیا۔ (۶۰)۔ اگر آئینہ میں اپنا عکس دیکھے تو سمجھے کہ میں دو ہوں یعنی جسم اور آئینہ میں ایک ہی ہوں۔ یہ عکس مجھ ہی سے آیا ہی

اور وہ وہی ہے۔ جو میں ہوں۔ پھر اُس کو بے چینی نہ ہوگی۔

جوین سا پر مجھ تے رسیا لال کرائے
اب کبیر پانجی پرے پنتھی آوے جائے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۴۱)۔ تمام جنگل و سمندر مجھ میں ہیں۔ میں پریمی کو پریتم کے لوک میں داخل کرکے تدرُوپ بنا دیتا ہوں۔ اب کبیر خود ہی راہ ہیں۔ پنتھائی اس راہ سے ہو کر آویں۔ اور حقیقت کو واصل ہوں۔

دوہرا تو نوتن بھیا پدہی نہ چینھے کوئے
جن یہ شبد بویکیا چھتر دھنی ہے سوئے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۴۲)۔ میرے دوہے اپنے ڈھنگ کے نئے ہیں۔ مگر پد کو کوئی نہیں سمجھتا۔ جو اس شبد کو سمجھتا ہے۔ وہ راجہ ہوتا ہے۔

کبیر جات پکاریا چڑھ چندن کی ڈار
باٹ دگائے نہ لگے پھر کا لیت ہمار

ترجمہ و تشریح۔ (۴۳)۔ کبیر صاحب چندن کی ڈالی پر چڑھ کر

اعلان کرتے ہیں۔ جو لگانے سے بھی راہ پر نہیں لگتا۔ وہ ہمارا کیا لیگا وہم اپنی سی کئے اور کہے جاتے ہیں)۔

سب ستے سانچاہے بھلا جو دل سانچا ہوئے
سانچ بنا سُکھ ناہیں کوٹی کیتھے جو کوئے ۶۴
سانچا سودا کیجئے اپنے دل میں جان
سانچے ہیرا پایئے جھُوٹے مورو ہان ۶۵

ترجمہ وتشریح (۶۴)۔ سچا سب سے اچھا ہے۔ بشرطیکہ ودل کا سچا ہو۔ ہزار کوئی بکتا پھرے۔ سچائی کے سُکھ نہیں ملتا۔ (۶۵)۔ اپنے دل میں سمجھ کر سچا سودا کیجئے۔ سچائی سے پرمارتھ کا ہیرا ملیگا۔ اور جھوٹ سے اصل کھو جائے گی۔

سُوکرت بچن مانے نہیں آپ نہ کرے بچار
کہیں کبیر پکار کے سپنے گیا سنسار ۶۶

ترجمہ وتشریح۔ (۶۶)۔ اچھے کلام کو نہیں مانتا اور نہ خود غور کرتا ہے۔ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں۔ سنسار سپنے میں کھو گیا۔

آگ جو لاگی سمندر میں دھواں نہ پرگٹ ہوئے

۶۷ سو جانے جو جری ہوئے مؤا جاکی گھائی ہوئے
لائی لاون ہار کی جاکی لائی پر جرے
۶۸ بلہاری لاون ہار کی چھپر باچنچے گھر جرے

ترجمہ معہ تشریح (۶۷)۔ سمندر روپی من میں پریم کی آگ لگی ہے اور دھواں نہیں پرگٹ ہوتا۔ یا تو وہ جانے کہ جو اس میں جل کر مرگیا۔ یا جسکے دلمیں لگی ہوئی ہے۔ (۶۸)۔ یہ آگ لگانیوالے (گورو) کی لگائی ہوئی ہے۔ جسکے لگانے سے وہ مشتعل ہو رہی ہے۔ بلہاری ہے لگانیوالے کی۔ کہ اس پریم کی آگ سے جسم کا گھر تو جل رہا ہے۔ مگر چھپر روپی روحانی مسکن جو اس جسم کی چوٹی پر ہے۔ وہ محفوظ ہے ؛

بوند جو پرا سمدر میں تاہی جانے سب کوئے
۶۹ سمدر سمانا بوند میں بوجھے برلا لوئے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۶۹)۔ سمندر میں بوند پڑا اُس کو تو سب کوئی جانتا اور سمجھتا ہے۔ مگر کسی شاذ کو اس بات کی سمجھ ہے۔ کہ سمندر بوند میں سما رہا ہے۔ (بالک خود اس بوند کے اندر سمایا ہوا ہے) ؛

جھر جھی دے رو پیا امی سینچے سو بار
۷۰ کبیر کھلک نہ بجھے جا ملیں جون بچار

ترجمہ و تشریح - (۷۰)- زمین رہی دل کو زہر دیکر کھاد لا بنایا۔
اُس میں زہریلا درخت لگایا۔ اب لاکھ امرت سے سینچئے کیا ہوتا ہے۔
کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ دُنیا دار نے جس و چار کو دل میں جگہ دے لیا
اُس کو نہیں چھوڑتا۔

دَو کی ڈاڑھی لاکری وہ بھی کرے پکار
آگ جلائی لکڑی
اب جے پرے تُو لوہار گھر ڈاہے دُوجی بار ۷۱
پڑ گئے جلائیگا دوسری دفعہ
بِرہ کی اودی لاکری سپچے اَو دھوندھوائے
پریم تر جلے اور دھواں آدے
دُکھ تے تب ہی باچیہو جو سکلو جری جائے ۷۲
سے بچوگے سب جل

ترجمہ معہ تشریح -(۷۱)- آگ کی جلائی ہوئی ادھ جلی لکڑی پکار
کر کہتی ہے۔ کہ لوہار کے گھر جانے پر پھر بھی دوبارہ جلائی جاؤنگی۔ (۷۲)
برہ کے پانی سے تر اور گیلی لکڑی جل جل کر دُھواں دے رہی ہے۔
دُکھ سے اُسی وقت بچونگی جب سب جل جائیگی۔ ادھ جلی لکڑی کوئلہ
بن کر پھر جلائی جاتی ہے۔ جو کرم دھرم گیان اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ ایسے
ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ پھر جلایا جاوے جاویں۔ برہ کی اگنی سب سے
اچھی ہے۔ وہ اُس وقت تک چین نہیں لیتی جبتک سبکو جلا کر خاک سیاہ نہیں کر دیتی

برہ بان جیہی لاگیا اَوشدھی لگے نہ تاہ
سُسک سُسک مرمی مری جیئے اُٹھے کراہ کراہ

(right margin:) سب جل جانے پر ہی چین — یوں

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۳) جسکے دل میں برہ کا بان لگا۔ اُس کی کوئی دوا نہیں ہے۔ سِسک سِسک کر مرتا اور جیتا ہے۔ اور کراہتا رہتا ہے۔

ساںچا شبد کبیر کا ہردیا دیکھے بچار
چت دیئے سمجھے نہیں موہی کہت بھئیل جگ چار ۷۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۴)۔ کبیر صاحب کے سچے شبد کو دل میں بچار کر دیکھ۔ تو چت دیکر نہیں سمجھتا حالانکہ مجھکو کہتے ہوئے چار جگ گذر گئے۔

جو تیں ساںچا بانیا ساںچی ہاٹ لگاؤ
اندر جھارو دیئے کر کوڑا دُور بہاؤ ۷۵

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۵)۔ اگر تو سچا بنیا ہے۔ تو سچی دکانداری کر۔ اندر جھاڑو دیکر کوڑے کو دور پھینکدے۔

کوٹھی تو ہے کاٹھ کی ڈھگ ڈھگ دیکھو آگ
پنڈت پڑھ گئی جھولی بھئے ساکت ارے کھیاگ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۶)۔ لکڑی کی کوٹھی میں قریب قریب آگ

لگی ہوئی ہے۔ پنڈت تو پڑھ لکھ کر شعلے یار اکھ ہو گئے۔ ساکت بھاگ نکلے۔

ساون کیرا سیہرا بُوند پرا آسمان
ساری دُنیا بیشنو بھئی گورو نہیں لاگا کان ۷۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۷)۔ بھگتی رُوپی ساون کا مینہ آسمان سے گر رہا ہے۔ تمام دُنیا ویشنو تو ہو گئی۔ مگر گورو نہیں دھارن کیا۔

ڈھگ بُوڑا اُچھلا نہیں یہی اندیشا موہی
سبل موہ کے دھار میں کا نیند آئی توہی ۷۸

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۸)۔ اپنے قریب ہی غوطہ کھا کر ڈوبا اچھلا نہیں مجھ کو یہی اندیشہ ہے۔ کہ کہیں تم بھی بھرم کے پانی میں نہ بہہ جاؤ۔ اِس حالت میں تم کو نیند کیسے آتی ہے۔ کام بغیر گورو دھارن کئے ہوئے نہیں ہوتا۔

ساکھی کہے گہے نہیں چال چلی نہیں جائے
سبل موہ ندیا بہے پاؤں کہاں ٹھہرائے ۷۹

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۹) ساکھی پڑھتے ہیں مطلب نہیں سمجھتے یہ اہل طریقت کے طریق پر نہیں چلتے ہیں بھرم رُوپی ندی

میں بہہ رہا ہے - پانوں کہاں ٹھہرے گا۔

کہتا تو بہتے ملا گہتا ملا نہ کوئے
سو کہتا بہہ جان دے جو نہیں گہنا ہوئے ۸۰

ترجمہ معہ تشریح - (۸۰)۔ کہنے والے بہت ملے۔ لینے والے (اصلیت کے سمجھنے والے) ایک بھی نہیں ملا۔ ایسے کہنے والے کو جانے دے۔ جو سار کو گرہن نہیں کرتے۔

ایک ایک کے نروارے تو نرواری جائے
دوئی مکھ کے بولتا گھنا تماچا کھائے ۸۱

ترجمہ معہ تشریح - (۸۱)۔ ایک ایک کو سلجھاؤ تب سلجھ جائیگا اگر دوییت پنا کرتے ہو۔ تو منہ پر سخت طمانچہ کھاؤ گے۔

جبھیا کو دے بندھنے بہو بولتا لوار
سو پارکھی سے سنگ کرو گورد مکھ شبد بچار ۸۲

جا کے جبھیا بندھن نہیں ہردیا ناہیں سانچ
وا کے سنگ نہ لاگیئے گھالے بٹیا کانچ ۸۳
پانی تو جیتے ڈھگے چھن چھن بولے کوبول

۸۴

من کے مارے بھرمت پھرے　　کال دیت سنڈول
دیتا ہے　سنڈول

ترجمہ و تشریح ۔ (۸۲) ۔ زبان کو قابو میں کرو۔ زیادہ بولنا چھوڑو ایسے پارکھی کا سنگ کرو۔ جس میں شبد کا بچار ہے ۔ (۸۳) ۔ جسکی زبان قابو میں نہیں نہ دل میں سچائی ہے۔ اُس کی صحبت چھوڑو۔ وہ ہیرے کے عوض کانچ کی بٹی دے گا۔ (۸۴) ۔ سب لوگ زبان کے فریب میں اور لمحہ لمحہ بُرا بچن بولتے رہتے ہیں۔ من کے مارے بھرمتے ہیں۔ اور کال جھکولے دیتا ہے ٭

۸۵

ہلگی بھال شریر میں　　تیر رہا ہے ٹوٹ
انگ گئی　گانسی
چُمبک بنا نکلے نہیں　　کوٹی پاہن گو بھوٹ
بغیر　کروڑ　پتھر گئے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۸۵) ۔ تمہارے دل میں سنسار کے دُکھ رُوپی تیر کی گانسی اٹکی ہوئی ہے۔ اور تیر ٹوٹ گیا ہے ۔ کیسے نکلیگا۔ چل کر کہیں چمبک تلاش کرو۔ جو اپنی مقناطیسی کشش سے کھینچ نکالے۔ لاکھوں پتھر پھوٹ جائیں گے۔ اِن سے یہ نہ نکلے گا ٭

آگے سیڑھی سانکری　　پاچھے چکنا چوُر
تنگ
پرداتیکی سندری　　رہی دھکا دے دُور
کے　دیکر　پیچھے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۸۶) ۔ آگے چلنے کا راستہ تنگ ہے ۔ اور اگر

پیچھے پھرتا ہے۔ تو گر کر چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اور پریم میں رہنے والی
سُندری مایا دھکا دیکر دُور رہتی ہے۔

سنساری سمئے (وقت) بچاریا (بچار کر) کوئی گرہی (گرہستی) کوئی جوگ (جوگی)
۸۷ اَوسر (موقع) مارے جات (جاتا) ہے چیت (چیتو) بِرانے (غیر میں) لوگ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۷)۔ گرہستی ہوں یا یوگی بر کیتی۔ اِنکو وقت اور مقتضائے وقت کو دیکھنا چاہیئے۔ موقع گذرتا جاتا ہے۔ اور چونکہ مالک کو اپنا نہیں کر رہے ہیں۔ کال اور جیم سے جو غیر ہیں۔ کام پڑے گا۔

سنشے (شک) سب جگ کھندیا (مار دیا) سنشے کھندے (مارے) نہ کوئے
۸۸ سنشے (شک) کھندے (مارے) سوئی جنا (شخص) جو شبد بویکی ہوئے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۸)۔ تمام دُنیا سنشے کے بس میں ہے۔ کوئی اپنے سنشے کو نہیں نکالتا۔ ہاں وہ سنشے سے بچ سکتا ہے۔ جو شبد بویکی ہو۔

بولنا ہے بہو بھانتی (کئی طرح) کا نینن (آنکھ) کچھو نہیں سُوجھ
۸۹ کہیں کبیر پکار کے گھٹ گھٹ بانی بوجھ

مطلب صاف ہے۔

بُھول گئے بے تے کام سے تو مت بھرم بھُولا وا
مَن سایر سمندر رہے بہی کبھوں مت جاو ۹۰

واضح ہے

بھونرے بلمے باگ میں بہو پھُولن کی باس
جیو بلمے وشئے میں انت ہُو چلے نراس ۹۱
بھنور جال بگ جال ہے بوڑے جیو انیک
کہیں کبیر وے باچی ہیں جن کے ہردے ویک ۹۲

مطلب صاف ہے

تین لوک ٹڈی بھیا اُڑا جو من کے ساتھ
ہری جن ہری جانے بنا پڑے کال کے ہاتھ ۹۳
نانا رنگ ترنگ ہے من مکرند اسُوجھ
کہیں کبیر پکار کے اکل کلا لے بُوجھ ۹۴
باجیگر کا باندرا ایسا جیو من کے ساتھ
نانا ناچ نچائے کے راکھے اپنے ہاتھ ۹۵

ساکھی

ای من چنچل ای من چور ای من شُدھ ٹھگار
من من کہت سُر نر مُنی من کے لکش دوار ۶

مطلب صاف ہے۔

برہ بھوانگن تن ڈسے منتر نہ مانے کوئے
رام بیوگی نا جئے جئے تو باور ہوئے ۹۷
رام بیوگی بکل تن ان دُکھوے مت کوئے
چھوٹت ہی مری جاہینگے تالابیلی ہوئے ۹۸
برہ بھونگن پیٹھ کے کینہہ کریجا گھاو
سادھو انگ نہ موڑہی جیوں بھاوے تیوں کھاو ۹۹
کرک کلیجے گڑی رہی بچن برکش کے پھانس
نکسائے نکسے نہیں رہا سو کاہو گانس ۱۰۰

ترجمہ معہ تشریح۔ (۹۷)۔ رام کا برہ من میں پیدا ہو گیا۔ برہن و پریمی ہونے سے بیوگ کی جدائی محسوس ہونے لگی۔ رام کا بیوگی جی کیسے سکتا ہے۔ جئے گا تو باولا ہو گا۔ وہ برہ یعنی درد اور عشق کے سانپ کا ڈسا ہوا ہے اُس پر کوئی منتر کارگر نہیں ہوتا۔ (۹۸)۔ رام کا بیوگی ہے اُسکا تن بیاکل ہے کوئی اُسکو دُکھ نہ دو وہ آپ ہی مرا ہوا ہے۔ تم نے اس کو چھیڑا نہیں۔ کہ وہ

مرا نہیں۔ اس کو نہ چھیڑو ورنہ چھوئی موئی (لاجونتی) کی طرح مرجائیگا (۹۹)۔ برہ کے سانپ نے جسم میں داخل ہو کر کلیجے میں زخم کر دیا۔ مگر برہ کا مارا ہوا سادھو اپنے انگ کو نہیں موڑتا۔ وہ کہتا ہے جس طرح چاہو مجھکو کھاؤ۔ (۱۰۰) یہ کلیجے میں کرک (قلق) گڑی ہوئی ہے۔ گورو کے بچن روپی درخت کا پھانس من میں داخل ہو گیا ہے۔ وہ نکالے سے کبھی نہ نکلے گا۔ بلکہ گانسی کی طرح ہمیشہ کھٹکتا رہیگا۔

کالا سرپ شریر میں　　کھاین سب جگ جھار

بِرلے جن کوئی باچہیں　　جو رام ہی بھجیں بچار　　۱۰۱

کال کھڑا سر اوپرے　　جاگو برانے میت

جاکو گھر ہے گیل میں　　سو کیا سووے نشچیت　　۱۰۲

کایا کاٹھی کال گھن　　جتن جتن سوں کھائے

کال جم گھصیہ کال بس　　مرم نہ کاہو پائے　　۱۰۳

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ کال ہر شخص کے اندر رہتا ہے۔ کہیں باہر نہیں ہے۔

(۱۰۲)۔ بیگانہ = کال۔ اُس کے ساتھ دوستی کرنے والا جیو۔

من مایا کی کوٹھڑی　　تن سنشے کا کوٹ

بشہر منتر نہ مان ہی　　کال سرپ کی چوٹ　　۱۰۴

من مایا تو ایک ہے مایا من ہی سمائے
تین لوک سنشے پری کاہی کہوں بلگائے ۱۰۵

باری دیکھو کھیت کے باری ہی کھائے
تین لوک سنشے پری کاہی کہوں بلگائے ۱۰۶

من سائر منسا لہری بوڑے بہے انیک
کہیں کبیر تے باچہیں جن کے ہردے بویک ۱۰۷

سائر بدھی بنائے کے وائیو بچکشن چور
ساری دنیا جنڈی گو کوئی نہ لاگیو ٹھور ۱۰۸

ترجمہ معہ تشریح - (۱۰۴) - جسم سنشے کا قلعہ ہے - من مایا کی کوٹھڑی ہے - کال روپی سانپ اس پر چوٹ کرتا ہے - اور زہر دور کرنیکا منتر اس پر نہیں چلتا - (۱۰۵) من مایا تو ایک ہی ہیں - مایا من ہی میں رہتی ہے تینوں لوک سنشے میں پڑے ہیں - کس کس کو کہوں - (۱۰۶) - کھیت روپی جیو کے ارد گرد دھرم کرم روپی باڑھ لگا دی - تاکہ باڑھ سے اس کی رکھوالی ہو - مگر اس کرم دھرم کے باڑھ نے بالعوض حفاظت کرنے کے جیو کے کھیت ہی کو کھا ڈالا - اور وہ بھی ناکارہ ہو گیا کس کو کس کو کہوں - (۱۰۷) - من روپی سمندر میں آسا منسا روپی لہر اٹھ رہی ہے - اسمیں بہتیرے ڈوبے اور بہے جاتے ہیں - بچاو اور سلامتی صرف ان کو ہے - جنکے دل میں تمیز اور گیان ہے - (۱۰۸) - (دریجاتی)

بُدھی کا سمندر بنایا۔ اور کرم دہرم پاکھنڈ کی تیز ہو چلادی۔ ساتھ من رُوپی چور کو ساتھ کر دیا۔ ساری دُنیا دھوکا اور فریب کھا گئی۔ ایک کا بھی ٹھور ٹھکانا نہیں لگا۔

تالا بیلی: ایک قسم کا سرسوں ہوتا ہے۔ جسکا تیل بدبُو دار ہوتا ہے۔ اور یہ چھوٹی مچھلی کا بھی نام ہے۔

مانُش ہوئے کے کوئی نہ مُوا سو ڈانگر ڈھور
ایکو جیو ٹھور نہیں لاگا بھیا سو ہاتھی گھور ۱۰۹

مانُش تے بڑے پاپیا اکشر گُرو ہی نہ مان
بار بار بَن کُوکھی گربھ دھرے چوکھان ۱۱۰

مانُش بیچارا کیا کرے کہے نہ کُھلے کپاٹ
سو نہا چوک بیٹھائے کے پُنی ہتی آئین چاٹ ۱۱۱

مانُش بیچارا کیا کرے جا کے شُونیہ شریر
جو جیو جھانکی نہ اُڈبے تو کا ہی پُکار کبیر ۱۱۲

مانُش جنم پائے کے چُوکی اب کی گھات
جائے پرو بھو چکر میں سہو گھنیرے لات ۱۱۳

گیان رتن کا جتن کرو ماٹی کا سنگار
آیا کبیرا پھر گیا پھیکا ہے سنسار ۱۱۴

مانش جنم دُرلبھ ہے ہوئے نہ دُوجی بار
پکّا پھل جو گِر پرے بہُر نہ لاگے ڈار
پھر

۱۱۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱۰۹) ۔مانُش (انسان) وہ ہے۔ جسمیں منن (سوچ وچار کی) شکتی ہے۔ مانش جنم پاکر پھر کوئی نہیں مرتا۔ جسکو تم مرتے دیکھو وہ جانور چوپایہ ہیں۔ صورت انسان و سیرت حیوان۔ اس قسم کے انسان صورت والے چوپایوں کا ٹھور ٹھکانا نہیں رہتا۔ یہ ہاتھی اور گھوڑے کی طرح کسے اور لادے جاتے ہیں۔ اور غلامی کی زنجیر سے جکڑے ہوئے ہیں۔ (۱۱۰) ۔ وہ آدمی بڑا پاپی ہے۔ جو گورو کو لافانی لایزال اور لاموت نہیں مانتا (اس نے یا تو گورُو پد کو نہیں سمجھا۔ یا نِرا کاٹھ کا اُلّو ہے) یا ربار جنگل کی کوئی کی طرح شور مچا کر باتیں کرتے ہیں۔ اور چاروں کھانی کے گربھ سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۱۱) ۔ غریب انسان کا کبھی کیا قصور ہے۔ کہنے سے اُس کے ہردے کا کپاٹ نہیں کھلتا۔ کُتّا روپی من ہردے کی گُپھا کی چُوک میں بیٹھا ہوا ہے۔ ایپن چاٹ چاٹ کر کھا جاتا ہے۔ کوئی بات نہیں ہونے پاتی۔ نہ رسم ادا کیا جاتا ہے۔ (ہندؤں کے یہاں شادی وغیرہ کے تمام نیک موقعوں پر چوریٹھا یعنی چاول پیسکر اُس کے آٹے سے چوک پُرا جاتا ہے۔ اُسکو ایپن کہتے ہیں) ۔ (۱۱۲) ۔ جس غریب انسان کا شریر بویک سے خالی ہے۔ وہ کیا کرے۔ جب اُس کو اپنے اندر پرچے اور انبھو کی جھانکی نہیں دکھائی دیتی تو اُس کو کبیر صاحب پکار کر کیا کہیں۔ وہ تو غلام کا غلام بنا رہیگا۔ (۱۱۳) ۔ سُنو! اگر مانش جنم پاکر اس مرتبہ اپنے داؤں میں چُوک گئے۔ تو پھر سنسار چکر میں پھنسو گے

اور جنم کے بہت سے لات گھونسے سہوگے۔ (۱۱۴)۔ تو گیان رتن کے پلنے کی تدبیر کیوں نہیں سوچتا۔ اِس مٹی کے جسم کے سنگار میں کیا لگا ہے۔ کبیر صاحب یہاں آئے اور پھر گئے۔ کیونکہ اُن کی نگاہ میں سنسار پھیکا اور بدمزہ معلوم ہوا۔ (۱۱۵)۔ انسان کا جنم دُرلبھ ہے یہ دوبارہ نہیں ملتا جس طرح درخت کے پتے گر کر پھر شاخ میں نہیں لگتے ہیں۔

116

یا نہہ مروڑے جات ہو — موہی سووت لیہو جگائے
کہے کبیر پکار کے — یہی پینڈے ہوئیگے جائے

(حاشیہ: ہاتھ، مرشد کو، مجھ کو، سوتے ہوئے، اِسی راستہ سے، ہوکر)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۱۶)۔ مرید اپنے مرشد سے کہتا ہے۔ میں نے آپ کے ہاتھ میں بیعت کی۔ آپ نے حالتِ خواب سے مجھکو بیدار کرلیا۔ اب ہاتھ مروڑ کر اور چھوڑا کر نہ جاؤ۔ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں۔ کہ آپ اِسی راہ سے ہوکر چلیے۔ (اور مجھ کو بھی اپنے ساتھ لیتے چلیے)۔

117

ساکھی پلندر دے رہے — بہی اکشر — جگ چار
کبیر رسنا رنجھن ہوت ہے — کوئی نہ سکے نروار

(حاشیہ: پلندہ، پشتارہ، دو حروف، زبان بلاس، ہوتا ہے، سنجھانا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۱۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے لوگوں کو چاروں جگوں میں ساکھیوں کا پلندہ دیا۔ بے شمار ساکھیاں کہیں۔ جنمیں صرف دو حروف رَا اور مَا کے سمجھانے کا پربندھ ہے مگر لوگ زبان کے بلاس اور بانی کے مزے اور بحث مباحثہ کے سوائے

ئیں پڑ گئے۔ کسی نے اُن کا مطلب نہیں سمجھا۔

بیڑا باندھی سرپ کا بھو ساگر کے مانہہ
چھوڑو تو بوڑت اہے گہے تو ڈسے بانہہ ۱۱۸

ترجمہ وتشریح۔ (۱۱۸) بھوساگر کے ترنے کے لئے برہمہ کال کے ٹیک کا بیڑا باندھا ہے۔ جس کی وجہ سے "اہم برہمہ" "اہم برہمہ" کہنے کا خبط پیدا ہوا۔ اور انانیت کا زور ہوا۔ جو گرانے والی حالت ہے اگر اس ٹیک کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو یوں بغیر سہارے کے ڈوب جاتے ہیں۔ اور اگر پکڑ رکھتے ہیں۔ تو یہ برہمہ کال روپی سانپ ہاتھ کو ڈس لیتا ہے۔

کر کھورا کھووا بھلا مگ جوہت دن جائے
کبیرا اترا چت سوں چھاچھ دیو نہ جائے ۱۱۹

ترجمہ مع تشریح۔ (۱۱۹) بھگتوں کی پہچان یہ ہے۔ کہ ہاتھ میں کھووے کا کٹورا بھرا ہے۔ اور انتظار کرتے ہیں۔ کہ کوئی مالک کا پیارا تو اس کو نذر کریں۔ ابھگتوں کی پہچان یہ ہے۔ کہ کبیر صاحب گورو کو چت سے اتار دیا۔ اُن سے مٹھا بھی نہیں دیا جاتا۔

ایک کہوں تو ہے نہیں دُوجا کہوں تو گار

ہے جیسا تیسا رہے کہیں کبیر بچار ۱۲۰

ترجمہ معہ تشریح (۱۲۰)۔ نہ وہ ایک ہے نہ انیک ہے۔ ایک کہتا ہوں تو وہ نہیں ہے دو کہتا ہوں۔ تو گویا گالی دیتا ہوں۔ جیسا ہے۔ ویسا ہے۔ اِس سے زیادہ کیا کہا جائے۔ کبیر صاحب وچار کر فرماتے ہیں:۔

امرت کیرہی پُڑیا بہُو بدھی لینہی چھور
آپ سریکھا جو مِلے تا ہی پلاؤں گھور ۱۲۱

امرت کیری موٹڑی شر سے دھری اُتار
جاہی کہوں میں ایک ہوں موہی کہے دوئی چار ۱۲۲

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۲۱)۔ میں نے اچھی طرح امرت روپی روحانیت کی تعلیم کی پڑیا کی گرہ کھولی ہے۔ جب کوئی مجھ جیسا سمجھنے والا ملے تو اُس کو گھول کر پلاؤں (۱۲۲)۔ میں نے امرت کا بوجھ سر سے اتار کر الگ پھینک دیا۔ جب کسی کو کہتا ہوں۔ کہ میں ایک ہوں۔ مجھ میں دوئی اور شرک نہیں ہے۔ وہی مجھکو دوچا بے نقط سُنا دیتا ہے:۔

جاکے مُنی ور تپ کریں وید تھکے گن گائے
سوئی دیوں سکھاونا نہیں کوئی پتیائے ۱۲۳

مطلب واضح ہے ۔

ایک تے انت انت ایک ہو آئے
ایک سے پرچے بھیا ایکے مانہہ سمائے ۱۲۴
ایک شبد گورو دیو کا تامیں انت وچار
تھاکے پنڈت منی جنا وید نہ پاوے اپار ۱۲۵

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۲۴) ایک سے ہی انیک اور انت و بیشمار پیدا ہوئے ۔ اور پھر یہ سب ایک ہی ہو جائینگے ۔ ایک گورو کی شرن لے لو ۔ جہاں اس ایک کا پرچے ملا ۔ تم بھی اس ایک میں سما جاؤ گے ۔
(۱۲۵) ۔ گورو دیو کے ایک شبد میں بیحد و حساب وچار رہتے ہیں ۔ پنڈت اور منی تھک گئے ۔ اور وید کو بھی اُس کا وار پار نہیں ملا ۔

راؤر کے تھچوار گے گاویں چاروں سین
جیو پرا بہو لوٹیا نا کچھو لین نہ دین ۱۲۶

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۲۶) اصلی مالک کو تو پیچھے ٹال دیا ۔ اور چاروں وید بھاشا کی شکل میں انیک دیوتاؤں ، اندر ۔ ورن ۔ متر ۔ وایو اگنی وغیرہ کا گیت گانے لگے ۔ جیو کو سب لوٹتے جا رہے ہیں ۔ نہ کسی سے کچھ وہ پاتا ہے ۔ نہ کسی کو کچھ دیتا ہے ۔

چھ گوڑے کے دیکھتے بیادھا بھاگا جائے
ایک اچنبھا ہم یوں دیکھا مُردا کال کے کھائے ۱۲۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۲۷) جیو جو چوپایہ ہے۔ جس کے مَن۔ بدھ چت۔ اہنکار چار پاؤں ہیں۔ جب اُس نے اپنے سروپ کو جان لیا۔ تو کال شکاری اُس سے دُور بھاگ گیا۔ ایک تعجب میں نے یہ دیکھا۔ کہ جیو کو جب اپنے سروپ کی پہچان آئی۔ اُس کے جنم و زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور وہ مُردہ ہو گیا۔ اور اُس نے کال کو کھا ڈالا۔ یعنی جب اس کے لئے کال نہیں رہا۔

تین لوک چوری بھئیا سربس سب کا لینہ
بنا مُونڈ کا چوروا پرا نہ کاہو چینہ ۱۲۸

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۲۸) تین لوک میں اِس من نے چوری کی اور سب کا سب کچھ چھین لیا۔ اِس چور کے سر نہیں ہے۔ (نہ پاؤں ہے) کسی نے بھی اس کو نہیں پہچانا۔

چکّی چلتی دیکھ کر میرے نین آیا روئے
دوئی پاٹن کے انترے ثابت گیا نہ کوئے ۱۲۹
چکّی چلی رام کی سب جگ پیسیا جھار

۱۳۰ کہہ کبیر تے اُوبرے جے کِلّی ڈھیگ اُگھار
(جنہوں نے کِیل پکڑ لی — وہ پیسنے سے بچ گئے)

ترجمہ معہ تشریح :- (۱۲۹) چلتی چکّی کو دیکھ کر کبیر کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ دو پاٹوں کے بیچ میں ایک بھی ثابت نہیں بچا۔ (برہما اور مایا سنسار رُوپی چکی کے دو پاٹ ہیں) (۱۳۰)۔ رام کی چکی چلی سبھا ہے سنسار کو پیس کر خاک کر دیا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اس چکّی سے وہ بچے جنہوں نے چکی کے بیچ کی مینخ کو اکھیڑ دیا۔ اُن کے لئے پیسنا بند ہو گیا۔

۱۳۱ چار چور چوری چلے پگ پنہی وُ اُ د تار
(پاؤں سے جوتا)
چاروں در تھونی ہنی پنڈت کرو بیچار
(دروازہ سیڑھی ماری)

ترجمہ معہ تشریح :- (۱۳۱)۔ چار چور۔ من۔ بدھ۔ چت۔ اہنکار۔ یہ چاروں جُوتی اتار کر شریر میں داخلہ پا کر چوری کرنے لگے اور چاروں نے دروازہ پر سیڑھی لگائی۔ اور سلسلہ کے ساتھ لُوٹ شروع کی۔ پنڈتو! ذرا غور کرو۔

بلہاری وا دودھ کی جا میں نکسے گھیو
(جس میں سے نکلے گھی)
۱۳۲ آدھی ساکھی کبیر کی چار وید کا جیو
(جوہر خلاصہ)
بلہاری تیہی چِت کی جو پر چِت پرکھن ہار
(اس — جو سمجھتا ہے — پرکھنے والا)
سائیں دیکھو کھلڑی کی کھاری بُوجھ گنوار
(بچہ یا شکر — سمجھتا ہے)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۳۲)۔ اُس دُودھ کی بلہاری ہے۔ جسمیں سے گھی پر آمد ہوتا ہے۔ کبیر صاحب کی آدھی ساکھی چاروں ویدوں کی جان ہے جیسے دُودھ سے گھی نکلتا ہے۔ ویسے ہی اس آدھی ساکھی سے پرم تتو کے جوہر کی سمجھ آتی ہے۔ (۱۳۳)۔ اُس چیت کی بلہاری ہے۔ جو پرکھنے والے گورُو کا پرچے پاتا ہے۔ اور تتو کے دیکھنے والے گُرو کے مطلب کو ذہن نشین کر لیتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہوتا۔ کہ گورو نے شکر بخشی۔ اور گنوار نے اُس کو نمک سمجھا۔ (اس ساکھی کا ایک ارتھ یہ ہے۔ کہ اُس چیت کی بلہاری ہے۔ جو دوسرے اور ہرا کے چیت کا پرکھنے والا ہے۔ اور گورُو کی شکر کو نمک نہیں سمجھتا)

بِش کا بروا گھر کیا ۔ سرپ رہا لپٹائے
تاتے جیَرے ڈر بھیا ۔ جاگت رین بہائے
جو گھر ہے سرپ کا ۔ تیہی گھر سادھو نہ ہوئے
سکل سمپدا لے گئی ۔ بِشبل بھبری لاگا سوئے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۳۴)۔ زہر کے درخت کو گھر میں لگایا۔ گھر من ہے۔ اور اُس درخت سے سانپ چمٹ گیا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ دل میں متھیا پرتیت اور غلط وسواس کو جگہ دی۔ سانپ رُوپی اگیان اور کال اُس سے لپٹ گئے۔ "میں میں" اور "ہم ہم" کرنے لگا۔ یہی اہنکار سانپ ہے۔ اور اسی سے ڈر ہوتا ہے۔ اسلئے اُس زہریلے سانپ سے جیو ڈر کر رات دن جاگا گیا۔ (۱۳۵)۔ جس شریر میں اہنکار کا سانپ رہتا ہے۔ اسمیں سادھو نہیں رہتا

سارا سامان دیا۔ چھما۔ بھکتی وغیرہ کا چوری جاتا ہے۔ اور شریر میں زہر بھر جاتا ہے ۔

گھونگھچی بھر کے بوئیے اُپجے پسیری آٹھ
ڈیرا پرا کال کا سانجھ سکارے باٹ ۱۳۶
مَن بھر کے بوئیے گھونگھچی بھر نہ ہوئے
کہا ہمار مانے نہیں انت ہُو چلا بگوئے ۱۳۷

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۳۶) ۔ رتی بھر اہنکار کا بیج دِل کے کھیت میں بو دیا۔ آٹھ پنسیری پیدا ہو گیا۔ خوب پھل لایا۔ اب کال کا ڈیرا صبح شام راہ میں پڑا ہے۔ اور وہ نوچتا کھسوٹتا ہے۔ (۱۳۷)۔ جھوٹے کرم دھرم وغیرہ کے من بھر بیج دِل کے کھیت میں بو دیئے۔ رتی بھر بھی سچائی نہیں آئی۔ ہمارا کہنا نہیں مانتے۔ آخر میں سب کچھ کھو کر چلو گے ۔

آپا تجو ہری بھجو نکھ سکھ تجو بکار
سب جیو سے نربھے رہو سادہو متا ہے سار ۱۳۸
پکشا پکشی کے کارنے سب جگ رہا بھُولان
نرپکش ہو ہری بھجے سو ہی سنت سُجان ۱۳۹
پڑے نے گئے بڑے روم روم ہنکار

۴۰ سنگو رُو کے پرچے بنا چاروں برن چمار
(پہچان)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۳۸) اہنکار کو چھوڑ کر مالک کو بھجو۔ اور سر سے پاؤں تک عیب سے پاک ہوجاؤ۔ سب سے بے خوف رہو۔ یہ سنت مت کا جوہر اور خلاصہ ہے۔ (۱۳۹) تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے دُنیا گمراہ ہوگئی۔ جو غیر متعصب ہو کر مالک کی یاد کرتا ہے۔ وہی سنت سُوجان ہے (۱۴۰)۔ بڑوں کی بڑائی جاتی رہی۔ اہنکار روم روم میں پھیل گیا۔ جیت کو گورُو کا پرچے نہیں ملا۔ چاہے وہ کسی برن کے ہوں چاروں برن کے ایسے آدمیوں کو چمار سمجھو۔

مایا تجے کا بھیا جب مان تجا نہیں جائے
(چھوڑے کیا ہوا) (عزت کا خیال چھوڑا نہ جا)

۴۱ جیہی مانے مُنی بڑ ڈھے سو مان سبن کو کھائے
(جس عزت کے خیال نے بڑے) (سب کو)

مایا کے جھک جگ جرے کنک کامنی لاگ
(جھاک کے شعلے میں جلا) (دولت) (استری)

۴۲ کہیں کبیر کس باچہو رُوئی لپٹی آگ
(کیسے) (بچوگے)

مایا جگ سانپنی بھئی بِش لے بیٹھی باٹ
(دنیا) (سانپنی) (ہوگئی) (زہر لیکر) (راہ میں)

۴۳ سب جگ پھندے پھند پا گیا کبیرا کاٹ
(پھندے میں پھنس گیا)

مطلب صاف ہے۔

سانپنی کا ستر ہے ماہو رو جھارے جائے
(بچھو) (زہر بھی) (جھاڑا)

سنت گرو کا ہے

۱۴۴ بکٹ ناری کے پالے پرے   کاڑھی کریجا کھائے
(حساب مستری پڑے نکال کر کلیجہ)

مطلب صاف ہے۔

تا میں کیری تین گن   بھونر لیہی تہاں باس
(تموگن کا — بھونرا لیتا ہے — بو)
ایکے ڈاری تین پھل   بھنٹا اوکھ کپاس
(ایک ہی شاخ میں — بیگن — گنا — روئی)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۴۵)۔ تموگن کے تین گن ہیں۔ من روپی بھونرا اُس کی بُو سونگھا کرتا ہے۔ اِس تموگن کی ایک شاخ میں تین پھل لگے ہوئے ہیں۔ بیگن۔ گنا۔ اور کپاس۔ ایک میں نمک دوسرے میں مٹھاس اور تیسرے میں کوئی لذت بھی نہیں ہے۔

من متنگ گیر ہنے   مدنا بھئی سیان
(ہاتھی غیور ہے — ہوشیار)
۱۴۶ جنتر منتر مانے نہیں   لاگ اُڑ اُڑ کھان
(اڑ اڑ کر — کھانی)
من متنگ مانے نہیں   چلے سُرت کے ساتھ
(ہاتھی — توجہ)
۱۴۷ دین مہاوت کیا کرے   آنکس ناہیں ہاتھ
(غریب)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۴۶)۔ من روپی ہاتھی غیور (بڑے غیرت دار) جیو کو مارتا ہے اور اِس من کی منشا ہوشیار ہو کر چاروں کھانیوں میں جنمنے والے جیووں کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔ اور اُس پر کسی کا منتر کارگر نہیں ہوتا

(۱۴۷) من کا ہاتھی نہیں مانتا۔ توجہ کے ساتھ (کام یعنی شہوت کے غار کی طرف چلتا ہے۔ مہاوت رُوپی غریب جیو کیا کرے۔ اُس کے ہاتھ میں گیان اور بویک انکس نہیں ہے ؛

ای مایا ہے چوہڑی اور چُوہڑ کی جو
باپ پُوت اُرجھائے کے سنگ نہ کاہُو کے ہوے
کنک کامنی کے تو مت بھول سُمر نگ
بچھرُن ملن دو ہیلرا جس کیچلی تجے بھُونگ
مایا کے سب بس پڑے برہما وشنو مہیش
نارد شارد سنک سنندن گوری سُت گنیش

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۴۸)۔ یہ مایا بھنگن ہے۔ اور برہمہ رُوپ بھنگی کی جورُو ہے۔ اُس نے برہمہ۔ جیو دونوں باپ بیٹوں کو پھنسا لیا۔ اور پھر بھی کسی کے ساتھ نہ ہُوئی۔ (۱۴۹)۔ دولت اور عورت کو دیکھ کر مت بھُول ملنا اور بچھڑنا یہ اِن کے دو سوبھاو اور وصف ہیں۔ یہ ایسے چھوٹ جاتے ہیں۔ جیسے کیچی کو سانپ اتار دیتا ہے۔ (۱۵۰)۔ مایا کے قید میں تمام دیوتا برہما۔ وشنو۔ مہیش۔ نارد۔ سارد۔ سنک۔ سنندن۔ پاروتی اور گنیش ہیں ؛

پیسہ ایک جو مہنگے مان تاکو مرم نہ کوئی جان

۱۵۱
ڈار لپچائے نہ کوئی کھائے ۔۔۔ کھسم اُچھت بہو پیپر جائے
(شاخ ۔ جھکاکر کوئی ۔ ہوتے ہوئے اکثر لوگ)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۵۱) ریمہ ایک پیپل کا درخت ہے۔ جسکو سب نے مہنگا یعنی قیمتی سمجھ رکھا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اُس کا بھید کسی کو نہیں معلوم ہے۔ اور وہ اگم ہے۔ جب پہلے ہی سے من میں یہ خیال و تصور قائم کر لیا۔ تو پھر وہ کیسے ملے گا۔ اس لئے اِس کی شاخ کو جھکا کر پھل کوئی بھی نہیں کھا سکتا۔ جیسا خیال ویسا حال ہے۔ تا ہم زندہ مالک گورو سروپ کو چھوڑ کر اکثر نادان اِس ریمہ کا اِشٹ باندھتے ہیں۔

ساہو تے بھئے چور وا ۔۔۔ چورن تے بھئو چجھ
تب جانیگا جیرا ۔۔۔ مار پرے جب تجھ
(ایماندار ہوتے ہوئے ۔ ہوئے ۔ اے جیو ۔ پڑیگی ۔ تجھ پر ۔ لڑائی)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۵۲) جیو کو سچا ایماندار ہونا چاہیئے تھا وہ چور ہوئے۔ کیونکہ چوروں کو گورو کیا۔ یہ چور جب دیکھو تب ایک ایک شبد اور ایک ایک روٹی پر لڑنے لگتے ہیں۔ ان کا ہر جگہ یہی حال ہے۔ اے نادان جیو! تو نے جو اِن کو اپنا گورو بنایا ہے۔ اس وقت اس بات کو سمجھے گا۔ جب تجھ پر مار پڑے گی۔ اور انجام بخیر نہ ہوگا۔ کیونکہ اِن کی ظاہری حالت دیکھ کر بھی تو نہیں سمجھتا ہے۔ کہ یہ راہمن گورو ہیں۔

تا کی پوری کیوں پرے ۔۔۔ گرو نہ لکھائی بات
تا کو بیرا بوڑی ہے ۔۔۔ پھری اوگھٹ گھاٹ
(اس کا ۔ بیڑا ۔ ڈوبے گا ۔ دکھائی ۔ راہ)
۱۵۳

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۳) جس کو گورو نے راہ نہیں دکھائی اس کی کبھی پوری نہ پڑے گی۔ اُس کا بیڑا اوگھٹ گھاٹ میں بار بار غرق ہوگا۔

جانا نہیں بُوجھا نہیں سمجھ کیا نہیں گَون (چلنے کا)
اندھے کو اندھا ملا راہ بتاوے کَون ۱۵۴

مطلب واضح ہے۔

جا کا گورو ہے آندھرا چیلا کاہ کرائے
اندھے اندھے ٹھیلیا (ٹھیل دیا) دُوئی (دونوں) کُوپ (کنوئیں) پرائے (گرے) ۱۵۵

(اندھا گورو اندھا چیلا)

مطلب واضح ہے۔

مانس (انسان) کیری (کی) کھاٹیا (کوٹھڑی) مت کوئی پیٹھے دھائے (دوڑ کر)
ایکے (ایک ہی) کھیت چرت ہے (چرتا ہے) باگھ (شیر) گدھا (اور) گائے ۱۵۶

(نظر کا فرق)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۶) انسان کی معمولی نگاہ کی کوٹھڑی میں کوئی شخص دوڑ کر نہ داخل ہو۔ اُن کے نزدیک انسان حیوان سب چرند ہیں۔ اور شیر گدھا اور گائے سب ہی کھیت چرتے ہیں۔ یہ غلط ہے انسان میں فرق ہوتا ہے۔ اور سب ہی گورو نہیں ہو سکتے۔ اور نہ سب سے

رُوحانیت حاصل ہوتی ہے۔

چار ماس گھن برسیا اتی اپورب نیر
بھیرے جڑ بکھتری چھیدا نہ ایکو تیر ۱۵۷

(چار ماس = چوماسہ / مہینہ بھر، گھن = برسا، اتی اپورب = نہایت بے مثال، نیر = تالاب، بھیرے = پہنے، جڑ = ذرہ، بکھتری = بکتر، ایکو = ایک ہی، تیر = پانی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۷) بہت دنوں تک گُورو کے اُپدیش کا مینہ برستا رہا۔ اور وہ ان کے ہردے رُوپی بے مثال روحانی تالاب کا لطیف پانی تھا۔ مگر جیو نے پہلے سنسکاروں کا زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ اُپدیش کا ایک تیر بھی نہیں لگا؛

گورو کے میلے جیو ڈرے کایا چھیجن ہار
کُومتی کیسائی تن بسے لاگو جُوا کی لار ۱۵۸

(چھیجن = بنے، کُومتی = بے عقلی، کیسائی = نقصانی، لاگو جُوا = لگو جوا، لار = کے ساتھ)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۸) بہت سے جیو گورو دھارن کرنے سے کتراتے اور ڈرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ یہ جسم جلا ناش ہونے والا ہے۔ گورُومت ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ اِن کی دو حالتیں ہونگی۔ یا تو اگیان کا قصائی جو ان کے من میں بستا ہے۔ اِن کو ہلاک کر دے گا۔ یا یہ کرم دہرم کے جُوئے میں گھسیٹے جائیں گے۔

تن سنشے من سو نہا کال اہیری ہنت
ایکے ڈانگ بسیرو اکُوشل پُوچھو کامت ۱۵۹

(ایکے ڈانگ = شکوک، کامت = دوست)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۹) ۔ تن میں من کے شکوک و شبہات کا کُتا بستا ہے۔ اور کال شکاری روز شکار کھیلتا رہتا ہے۔ ایک ہی ساتھ سب کا قیام ہے۔ میرے دوست! بھلا ایسی حالت میں خیریت کہاں ہے؟ اور کیا خیریت پوچھتے ہو۔ صرف اُس کے ایک ضرب میں کام تمام ہے۔

ساہُو چور چینھے نہیں اندھ متی کے ہاین
پارکھ بِنا بِنا سے سہئے کری بچار ہو چھن ۱۶۰

(حاشیہ: ہاین: محروم — چینھے: پہنچانے — اندھ متی: اَمت — پارکھ بنا: جوہری بغیر — بنا سے سہئے: ناش ہو گا — کری: کرکے — ہو: ہو جا — چھن: الگ)

نادان جیو

ترجمہ معہ تشریح (۱۶۰)۔ ایماندار اور چور کے نادان جیو کو سمجھ نہیں ہے۔ یہ اندھے عقل سے خالی ہیں۔ بغیر پارکھی گورُو کے ناش ہو جاؤ گے اس لئے بچار کرکے علیحدہ ہو جاؤ۔ جھوٹے گوروں کو چھوڑ دو۔

گورُو سکلی گر کری لے مَن ہی مسکلا دے
شبد چھولنا چھولی کے چیت درپن کری لے ۱۶۱

(حاشیہ: سکلی گر: صیقل گر — کری لے: کرلے — مسکلا دے: جھلا دے — چھولنا: سان — چھولی کے: صاف کرکے — درپن: آئینہ کو)

صیقل گر گورُو

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۶۱)۔ گورُو ایسا کرو جو صیقل کرنا جانتا ہو۔ اور من کو صیقل دیدیگا اور شبد کا مانجھا دیدیگا۔ دل کے گرد و مورچے کو چھیل کر اُس کو صاف و شفاف آئینہ بنا دے۔

مُورکھ کے سمجھاوتے گیان گانٹھ کا جائے
کویلا ہوئے نہ اُوجرا کِتنو سابُن لائے ۱۶۲

(حاشیہ: لائے: لگاؤ)

مُورکھ کو اُپدیش

مورکھ موڑھ کو کرمیا　　نکھ سکھ پاکھر آہی
بندھن ہارا کا کرے　　جب باندھ نہ لاگے تاہی　۱۶۳

ترجمہ معہ تشریح - پہلا (۱۶۲) دوہا صاف ہے۔ دوسرے (۱۶۳) کا مطلب یہہ ہے۔ کہ جو انسان۔ جاہل۔ کاہل اور بدفعل ہے۔ اُس کے اُوپر تو ایڑی سے لیکر چوٹی تک اگیان کا غلاف پڑا ہُوا ہے۔ کوئی اُس کو اُس کے من کی تربیت کے خیال سے تادیب و اُپدیش کے رستے سے کیسے باندھے۔ اُس کا باندھنا غیر ممکن ہے۔ اُس کو اُپدیش کیسے دیا جائے

سیمر کا رے سُوگنا　　سیہُوے بیٹھا جائے
چونچ سہورے سر دُھنے　　ای اُس ہی کا بھائے　۱۶۴
سُوگنا سیمر بیگ تجو　　گھنی بگرچین پانکھ
ایسا سیمر سیوے　　جاکے ہردیا ناہیں آنکھ　۱۶۵
سیمر سُوگنا سیئیہیا　　دوئی ٹیڑھی کی آس
ٹیڑھی پھُوٹی چٹاک ہے　　سُوگنا چلا نراس　۱۶۶

ترجمہ معہ تشریح ۱۶۴ سیمر ایک قسم کا اُونچا درخت ہوتا ہے جس

ا۔ پورب میں اکثر پھل کو سیھل کہتے ہیں

میں ہرے رنگ کا طوطے کی شکل کا پھل لگتا ہے جیسے آک اور مدار کے پھل ہوا کرتے ہیں۔ مگر جب پھل کو توڑو۔ تو اُس کے اندر سے صرف باریک روئی نکلتی ہے۔ جو اُڑ کر جسم کو چمٹ جاتی ہے۔ طوطے اکثر اِس پھل کی لالچ میں آکر اُس کے پاس آکر بیٹھتے ہیں۔ مگر پشیمان ہوکر اُڑ جاتے ہیں۔ (۱۶۴) سیمر کے پھل کا شایق لالچی طوطا پھل پر جاکر بیٹھا لیکن جب پھل پر چونچ ماری اور روئی اُڑی تو اُس نے چونچ سکوڑ کر سر دھننا شروع کیا۔ یہ خود اُس کا کرتب اور خیال تھا۔ کوئی کیا کرے۔ اسی طرح یہ جیو طوطا ہے۔ اور سنسار کا سُکھ سیمر کا پھل ہے۔ (۱۶۵) اے جیو رُوپی طوطے۔ سنسار کے سیمر کو جلد چھوڑ دے۔ ورنہ تیرے پروں میں رُوئی لپٹ جائے گی۔ اور تو پرواز کے ناقابل ہو جائے گا۔ (۱۶۶) طوطے نے سیمر کے پھل کی لالچ کی۔ جو دو جگہ سے ٹیڑھا تھا۔ اِس سنسار کے لوک پرلوک بھی ٹیڑھی کھیر ہی ہیں۔ جب اُس نے پھل میں چونچ ماری فوراً ہی اس کی ٹیڑھائی ٹوٹ گئی۔ روئی نکلنے لگی اور طوطا مایوس ہوکر اُڑ گیا۔ یہی حال سنسار ی جیوؤں کا بھی ہوتا ہے۔ سنسار کے سُکھ کی خواہش کرتے ہیں۔ وہ نہیں ملتا تب ناامید ہوکر سر دھنتے ہیں ؁

لوگ بھروسے کون کے بیٹھ رہے اَرگائے
جیئر ہی لوٹت جم پھرے میڑھا لُوٹے کَسائے ۱۶۷

(اَلگ — جیئر: جیو کو — لوٹت: لُوٹتا ہوا — پھرے: پھرتا ہے — میڑھا: میڈھا — کسائے: قصائی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۶۷) لوگ کس کے بھروسے غافل

بیٹھے ہیں۔ جیو کو جم لوٹ رہا ہے۔ جیسے میڈھے کو قصائی لوٹتا ہے وہ کیوں نہیں گوروسے بِبیسا پرکھ سیکھتے ہیں ۔

جانی بُوجھی جڑ ہوئے رہو بَل بَج نِربَل ہوئے
کہیں کبیر تیہی سنت کو پلا نہ پکڑے کوئے ۱۶۸

ترجمہ مع تشریح ۔ (۱۶۸)۔ زور رکھتے ہوئے بے زور۔ گیان رکھتے ہوئے جڑ۔ کرم کرتے ہوئے اکرمک۔ بھگتی کرتے ہوئے سادھارن ہو رہو۔ ایسے سنت کا پلہ کوئی نہیں پکڑتا۔ اور نہ وہ بندھن میں آتے ہیں۔ کسی طرح کا ابھمان اور میرا تیرا اپنا نہ آنے پاوے ۔

ہیرا سوئی سراہیے جو سہے گھنوں کی چوٹ
کپٹ کورنگی مانوا پرکھت نکسا کھوٹ ۱۶۹

ہری ہیرا جن جوہری سبن پساری ہاٹ
جب جن پائے پارکھی تب ہی روکی سات ۱۷۰

ہیرا تہاں نہ کھولئے جہاں کنجڑوں کی ہاٹ
باندھو چپکی موڑھی لاگ ہو اپنی باٹ ۱۷۱

ہیرا پرا بجار میں رہا چھار لپٹائے
بہو تک مورکھ چلی گئے پارکھ لیا اٹھائے ۱۷۲

ہیروں کی نہیں بوریاں چندن کی نہیں پانت
سنگھوں کے لہنڈے نہیں سادھو نہ چلیں جمات
(صف، شیروں، جھنڈ، گلہ، فقیر، جماعت)

۱۷۳

ترجمہ معہ تشریح - (۱۶۹) - وہی ہیرا تعریف کے قابل ہے - جس پر گھن کی چوٹ پڑتی ہے - اور وہ نہیں ٹوٹتا - جھوٹے اور بیدرنگ بھگت پرکھنے پر کھوٹے نکلے - اور شبد کی مار کو برداشت نہ کرسکے - (۱۷۰) مالک ہیرا ہے - اور بہت سے لوگ جوہری بن کر اس ہیرے کی دوکان پھیلائی - اور مذہب کا سودا بیچنے لگے - مگر جب اصلی جوہری ہیرے کا سچا پرکھنے والا اور پرکھانے والا (کبیر روپ میں) پرگٹ ہوکر آیا - تب سب کی ساکھ جاتی رہی - اور ان کا اعتبار اُٹھ گیا - (حقیقت میں ہر جگہ دکانداری ہے - باخبر آدمی لاکھوں میں ایک بھی نہیں ملتا اسی بیجک ہی کے سمجھنے والے کہاں ہیں - مالک تو درکنار رہا) - (۱۷۱) جہاں مذہبی کنجڑے اپنے دھرم کرم کا ساگ پات بیچتے ہیں - وہاں حقیقت کے ہیرے کو نہ کھولو - چپکے سے پوٹلی باندھو اور چلتے بنو - (ان کنجڑوں سے باد بواد کرنا لاحاصل ہے) - (۱۷۲) ہیرا مٹی سے ملا ہوا - بازار میں پڑا ہے - جاہل اُس کو کیا جانتے ہیں - آئے دیکھا اور چلے گئے - جوہری آیا - اُس کی نظر پڑ گئی - اُس نے قدر و قیمت جانی - صاف کرکے اُٹھا لایا - (اسی طرح اکثر سنت ظاہری بدحیثیتی کے ساتھ پرمارتھ کی تعلیم دیتے ہیں - ذات پات کے ابھمانی مورکھ متوجہ نہیں ہوتے - مگر حقیقت رس، حقیقت پسند اور حقیقت آشنا فوراً ملتفت ہوکر اُس سے مستفید ہوتے ہیں - کبیر صاحب کا کلام دنیا میں بہترین

اعلیٰ ترین اور سب سے اونچا ہے۔ وید و شاستر اس کے گرد کو بھی نہیں پہنچتے۔ مگر سمجھتا کون ہے۔ ٹیکا کار بہت دنوں تک وید و شاستر و مت متانتر کے گڑھوں میں پڑا رہا۔ آخر کو ست گورو کی اپار دیا سے یہ دولت نصیب ہوئی۔ جو اور جیوں کے کلیان کے خیال سے تقسیم کر رہا ہے۔ یہ دنیا میں سب سے اونچا مارگ ہے۔ مگر ذات پات و ظاہری بھیا کے گاہک اس کو کیا سمجھیں گے؟ (۱۷۳)۔ دشٹو! یہ سنت مت سادھو مت اور گورو مت ہے۔ دوکانداری نہیں ہے۔ ہیروں کی بوریاں نہیں ہوتیں چندن کی پانت نہیں ہوتی۔ شیروں کے بھیڑ بکریوں کی طرح گلے اور ریوڑ نہیں ہوتے۔ اور نہ سادھوؤں کی جماعت ہوتی ہے۔ سادھو بھی کوئی شاذ ہوتا ہے۔ اس کا مت بھی کوئی شاذ ہی سمجھتا ہے۔

اپنے اپنے سیں کی سب ہی لینھو مان
ہری کی بات دُرنتر ہی (مشکل) پوری نہ کاہُو (کسی نے) جان

۱۷۴

ترجمہ و تشریح (۱۷۴)۔ سب نے خودسری کی۔ اپنے آپ کو اور اپنی عقل و تمیز کو سب کچھ سمجھ لیا۔ کوئی اہم برہمہ کوئی اہم گیانی بن بیٹھا۔ حقیقت مشکل تھی۔ پوری کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ اہم میں اہنکار ہے۔ اہنکار مایا ہے۔ برہمہ مایا کے ساتھ ہے۔ بات کیا ہوئی سب میرے تیرے پنے میں پڑ کر انانیت و اہنکار کے غلام بن گئے۔ اور مایا برہمہ کے پھندے میں پھنس رہے۔

انانیت

ہاڑ جرے جیوں لاکڑی — ترُور جرے جس گھاس
کبیرا جرے رام رس — جس کوٹھن جرے کپاس ۱۷۵

(جلے — لکڑی — درخت — جلے — جیوں — جیوں کوٹھی میں جرے)

ترجمہ معہ تشریح۔(۱۷۵)۔ سب لوگ کال کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ہڈی لکڑی کی طرح اور درخت رُوپی شریر گھاس کی طرح جل رہا ہے مگر کبیر دیا کبیر کے بھگت) رام رس کے آتش عشق میں جل رہے ہیں جیسے کوٹھی میں کپاس آہستہ آہستہ جلتا ہے۔ پریم ہی ضروری چیز ہے یہی حقیقت اور معرفت ہے۔

گھاٹ کھلائی باٹ بن — کھیکھ کھلائی بھولا کانی
جاکی ماڑی جگت میں — سو نہ پرا پہچانی ۱۷۶

(راہ — بغیر — بھیس — خرقہ — بھولا — چاروں کھانی — جس کی مانڈی یعنی — پڑھی)

ترجمہ معہ تشریح۔(۱۷۶)۔ بغیر طریقت کی تعلیم کے بھوساگر سے پار ہونے کا گھاٹ نظر نہ آیا بھیس دھاری خرقہ پوش فقیروں تک جو جونوں میں بھرمتے رہے۔ وہ مرنے کے بعد تو چاروں کھانی میں پڑیں گے ہی اور مرتے ہی ہیں۔ اسی جنم میں چوپایہ کی طرح مت متانتر کے غلام بن گئے۔ یہ بھی ایک جونی یا کھانی ہے اُس دُنیا میں مایا نے اپنے بھرم کی مانڈی یعنی لیئی پھیلا رکھی ہے۔ اُس کے پیچھے رس میں سب پھنسے ہیں۔ کسی نے بھی اُس کو نہیں جانا۔

مُورکھ سے کام کہئے — سنگت ہے نگاہ بساییئے

پاہن میں کیا مارئے چوکھا تیر لسائے
جیسی گولی گوج کی پنج پڑے ڈھرائے ۱۷۷

ایسا ہر دیا مورکھ کا شبد کہاں ٹھہرائے ۱۷۸
اُوپر کی دو اُو گئیں ہئے کی گئیں ہرائے
جا کے چارو لوچن گئے تا سوں کاہ لیسائے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۷۷)۔ مورکھ کو تعلیم دینا عبث ہے ۔ پتھر پر انشانہ مارنے سے تیز تیر کا نوک بھی خراب ہوجاتا ہے ۔ گنبد گولی نہیں ٹھہرتی ہے۔

باقی سب مطلب صاف اور واضح ہے ۔

کیتک دن ایسے گئے ان روچے کا نیہہ
اُوسر بووے اپجے نہیں جو گھن برسے مینہہ ۱۸۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۸۰)۔ بغیر پریم کی بھگتی اُپاسنا میں کتنے دن گذر گئے ۔ اُوسر یعنی بنجر زمین میں بیج بونے سے پھل نہ پیدا ہوگا ۔ چاہے خوب موسلا دھار پانی برسے ۔ اسی طرح جھوٹی بھگتی چاہے جیسی کی جائے ۔ اور زور شور سے کی جائے ۔ لاحاصل ۔ بے سود اور بے فائدہ ہے ۔ سچا پریم ہونا چاہیئے ۔

میں روؤں یہ جگت کو   موکو روو ے نہ کوئے
موکو رووے سو جنا   جو شبد بویکی ہوئے
(مجھ کو — اس — مجھ کو — وہ شخص)

181

ترجمہ معہ تشریح - (۱۸۱)۔ مجھ کو اس دُنیا کے جیوؤں کا درد ہے میں ان کے لئے روتا ہوں۔ میرے لئے کوئی نہیں روتا کیونکہ ان میں میرے واسطے درد نہیں ہے۔ میرے واسطے وہ آنسو بہاتے ہیں۔ جو شبد کے پرکھنے والے۔ سمجھنے والے اور اصلیت کے جاننے والے ہیں ؞

ساہب ساہب سب کہیں   موہی اندیسا اور
ساہب سے پرچے نہیں   بیٹھوگے کیہی ٹھور
(صاحب صاحب — مجھ کو اندیشہ — صاحب — پہچان — کس — جگہ)

182

ترجمہ معہ تشریح - (۱۸۲)۔ کہنے کو سب مالک کہتے اور چلاتے ہیں و شور مچاتے ہیں۔ مگر صاحب کی پہچان کسی کو بھی نہیں ہے۔ اگر وہ ہے۔ تو اُس کو جاننا۔ دیکھنا۔ سمجھنا۔ پہچاننا چاہیئے۔ بے فائدہ اُس کے نام و مذہبی دنگا فساد کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ مجھ کو اندیشہ ہے۔ کہ جب اُس کو دیکھا نہیں۔ تو کس جگہ جاؤ گے ؞

جیو بنا جیو جیوے نہیں   جیو کا جیو ادھار
جیو دیا کے پال ہو   پنڈت کرہو بچار
(کر — پالو — کرو)

183

ترجمہ معہ تشریح (۱۸۳)۔ یعنی زندہ گورو کے زندہ جیو میں روحانی

زندگی نہیں آتی۔ زندہ گورو زندہ جیو کا ادہار ہے۔ اِس لئے زندہ جیو کو پالو۔ تاکہ زندگی کا تم میں پیار پیدا ہو۔ اور زندہ کی قدر کر سکو۔ پنڈتو! اسی پر غور کرو۔ لوگ مُردہ پرست۔ مردہ آفتاب پرست۔ مردہ تصویر پرست اور مردہ قبر پرست ہیں۔ اسی وجہ سے اصلی زندگی سے خالی ہیں۔ یہ زندگی صرف زندہ گورو سے مل سکتی ہے۔ اور بس

ہم تو سب ہی کی کہی مو کو کوئی نہ جان
تب بھی اچھا اب بھی اچھا جگ جگ ہوں ہوں نہ آن
پرگٹ کہوں تو ماریا پردے لکھے نہ کوئے
سونہا چھپا پیوار تر کو کہی بیری ہوئے

ترجمہ مع تشریح۔ (۱۸۴) ہم سب کو کہتے ہیں۔ مگر مجھ کو کوئی نہیں جانتا۔ میں پہلے بھی اچھا تھا۔ اب بھی اچھا ہوں۔ اور کا اور نہیں ہوتا لافانی لامتبدل اور لاتغیر ہوں۔ دمیں گورو ہو کر پہلے بھی آیا۔ اب بھی وہی ہوں۔ پھر بھی گورو کے روپ میں آؤں گا۔ جو سچے حقانی گورو ہیں۔ ہوں گے یا ہوئے ہیں۔ وہ میرے ہی سُروپ و ذات ہیں۔ (۱۸۵) ۔ اگر ظاہر ظہور کہتا ہوں تو لوگ یقین نہیں لاتے مارنے دوڑتے ہیں۔ اور راز نیاز کی کسی کو سمجھ نہیں ہے۔ گیتا روپی من۔ کال کا پیادہ۔ جسم کے پوال کے تلے چھپا ہے سنامت نہ ہو۔ اسمیدہ تمسکا خیال دور کرو۔ گر ظاہر ظہور کہا کیوں کسی کو دشمن بناؤں

دیس بدیس ہوں پھرا من ہی بھرا سو کال
جاکے ڈھونڈت ہوں پھروں تاکے پرا دو کال ۱۸۶

ترجمہ معہ تشریح - (۱۸۶)۔ دیس بدیس سب جگہ خوب دیکھ بھال کی۔ من مت کا زور ہے۔ من مت کی فصل جوبن پر ہے۔ سب اسم رسمہ اسمی والے ہیں۔ اہنکار مایا کے اُپاسک ہیں۔ لیکن جس کی مجھ کو تلاش ہے اُس کا ہر جگہ قحط ہے۔ اور وہ گورومت ہے۔ گورومت کوئی بھی نہیں ہے۔ سب من مت ہیں۔

کلی کھوٹا جگ آندھرا شبد نہ مانے کوئے
جا ہی کہوں ہت آپنا سو اُٹھ ویری ہوئے ۱۸۷

ترجمہ معہ تشریح - (۱۸۷)۔ کلجگ کھوٹا ہے۔ دُنیا اندھی ہے۔ کوئی شبد نہیں مانتا۔ جس سے بھلائی کی بات کہتا ہوں۔ وہی دُشمنی پر آمادہ ہوتا ہے۔

مسی کاگد تو چھوئیں نہیں کلمو گہوں نہ ہاتھ
چار ہی جگ کی مہاتم کبیر مکھ ہی جانا بات ۱۸۸

ترجمہ معہ تشریح - (۱۸۸)۔ نہ دوات و کاغذ سے واسطہ نہ قلم سے سروکار ہے۔ اگر چار جگوں کے مہاتم کا علم حاصل کرنا ہو۔ تو زندہ گورو کبیر صاحب

کی خدمت و صحبت اختیار کرو۔ اور اُن کی زندہ زبان سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا ٭

پھہم آگے پھہم پا چھے پھہم دہنے ڈیری بائیں
پھہم پر جو پھہم کرٹ ہے سوئی پھہم ہے میری ۱۸۹

ترجمہ معہ تشریح (۱۸۹)۔ آگے جاگرت پیچھے سوپن۔ داہنے سُوشپتی۔ بائیں ترِیا۔ اِن حالتوں کے پرے جسکی سمجھ (فہم) ہے۔ وہی فہم کبیر صاحب کی ہے۔ اسی طرح آ۔ و۔ م۔ اردھ ماترا۔ اِن چاروں کے پرے کبیر صاحب سمجھے ہیں۔ پرکرتی۔ جیو۔ ایشور۔ برہم سے بھی اُن کی سمجھ پرے کی ہے ٭

ہد چلے سو مانوا بیہد چلے سو سادھ
ہد بےحد دونو تجے تاکو متا اگادھ ۱۹۰

ترجمہ معہ تشریح (۱۹۰)۔ اِنسان حدبیت کے اندر کرم دھرم کرتا ہے۔ سادھو بےحدی یعنی اِن کے پرے گیان کی حالت میں چرتا ہے۔ جو حد بےحد دونو کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ اُن کا مت گہرا ہے ٭

سمجھے کی گمتی ایک ہے جن دیکھا سب ٹھور
کہیں کبیر ای بیچ کے بیکے اور کے اور جگہ ۱۹۱

ساکھی

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۹۱) جن کی نظر انتہا تک پہنچی ہے ۔ اور جو ہر جگہ مالک کو بھرپور دیکھتے ہیں ۔ اُن سب کی حالت ایک سی ہے بھول دھرم اینچ میں ہے ۔ یہ بھلنے اور بھٹکنے میں ہو

راہ بچاری کا کرے جب پنتھی نہ چلے بچار
اپنا مارگ چھوڑ کے چلے اُجار اُجار ۱۹۲

(راہی طریقہ — راستہ — ویرانے ویرانے)

مطلب واضح ہے ۔

مُوا ہے مری جاؤ گے بن سر کتھو بھلے بھال
پڑے کلہاڑے برکش پر آج مرو کی کال ۱۹۳

(مرے ہو — تیر — گند — گانسی — کلہاڑا — درخت — مو نے — کل)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۹۳) تم مُردہ ہو اور بغیر تیر کے گند بھالے سے مر جاؤ گے ۔ یہ گُند بھالا اگیان ہے ۔ سنسار کے درخت پر کال کا کلہاڑا برس رہا ہے ۔ تم آج مرو گے ۔ کہ کل مرو گے ۔

بولی ہماری پُورب کی ہم ہی لکھے نہ کوئے
ہمیں لکھے سو جنا جو دھُر پُوربیا ہوئے ۱۹۴

(جانے — وہ شخص)

ترجمہ معہ تشریح (۱۹۴) ۔ دھُر پُوربیا جو انتہائے مشرق کا رہنے والا ہے ۔ جہاں سے چیتن سُورج طلوع ہوتا ہے ۔

ساکھی

جا کے چلتے روندے پری　　دھرتی ہوئی بہار
سو چھکے ساوج گھامے جبے　　پنڈت کرو بچار　۱۹۵

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۹۵) جس جودھا کے چلنے سے زمین روند اٹھتی ہے۔ اور ایسی خاک اڑتی تھی۔ گویا کوئی جھاڑو دے رہا ہے۔ وہ کال کا شکار ہوکر دھوپ میں جل رہا ہے۔ پنڈت تو وچار کرو ۔

پاون پُہومی ناپتے　　دریا کرتے پھال
ہاتھن پربت تولتے　　تن دھری کھایا کال　۱۹۶

مطلب صاف ہے ۔

نو من دودھ بٹور کے　　ٹپکے کیا بناس
دودھ پھاٹی کانجی بھیا　　بھیا گھرت کو ناس　۱۹۷

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۹۷) ۔ نو دواروں کے پسارے میں پھنس کر اُن کے وشے کا دودھ اکٹھا کیا۔ سوراخ تھا دودھ ٹپکنے لگا۔ اور پھٹ کر کانجی ہو گیا۔ اب کیسے متھا جاوے اور کیسے گھی کا مکھن نکالا جائے

کتنو مناؤں پاؤں پری　　کتنو مناؤں روئے
ہندو پوجے دیوتا　　ترک نہ کاہو کا ہوئے　۱۹۸

مطلب صاف ہے - ہندو دیوتا پوجتے ہیں - اصلیت سے دُور ہیں۔ مسلمان توحید میں محمدؐ کو ملاتے ہیں اس لئے مُشرک ہیں۔ دونو گمراہ ہیں:-

مانُش تیرا گُن بڑا ماس نہ آوے کاج
ہاڑ نہ اَبھرن ہو سکے توچا نہ باجن باج

مطلب صاف ہے:-

جو موہی جانے تاہی میں جانوں
لوگ بید کا کہا نہ مانوں

مطلب صاف ہے:-

بو لگ ڈھولا تو لگ بولا تو لگ دھن بیوہار
ڈھولا پھوٹ دھن گیا کوئی نہ جھانکے دوار

مطلب صاف ہے:-

سب کی اُتپتی دھرتی سب جیون پرتی پال

دھرتی نہ جانتی آپ گُن ایسو گورو دیال ۲۰۲
(زمین) (اپنا گُن) (مہربان)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۰۲)۔ زمین اپنا خاصہ نہیں جانتی مگر سب کو پالتی ہے۔ اور پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح گورو میں اہنکار نہیں ہے وہ سب پر مہربان ہے۔

دھرتی نہ جانتی آپ گُن کبھوں نہ ہوتی ڈوال
رَل مِل گرُوا ہوتی ہوت ٹکہ کی مُول ۲۰۳
(زمین) (ہلنے والی) (بھاری) (قایم) (قیمت یا موت)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۰۳)۔ اگر زمین کی مخلوق میں اہنکار نہ ہوتا تو وہ لا تجنب ہوتی۔ چاہے بوجھا ہوتا وہ قایم رہتی۔ جو کچھ جیو میں عیب ہے۔ وہ اہنکار کی وجہ سے ہے۔ ورنہ وہ بھی ایسا ہوتا۔

جیہیا کرتم نا ہتا دھرتی ہتی نہ نیر
اُتپتی پرلے نا ہتا تب کی کہو کبیر ۲۰۴
(جب) (وصف) (زمین) (تھی) (جل) (پیدایش) (موت) (کتھا)

مطلب صاف ہے۔

جہاں بول اکشر تہاں آیا جہاں ابول تہاں من ہی ڈایا
بول ابول ایک ہے سوئی جو یا لکھا سو برلے ہوئی ۲۰۵
(گفتگو) (خاموشی) (ثابت) (سکوت) (اس کو جانے) (وہاں) (شاذ) (ہی) (معنے) (ٹھیرگیا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۰۵)۔ گفتگو میں گفتگو کا جھمیلا ہے۔ من کو ایسی حالت میں قایم کرو۔ جہاں گفتگو نہیں ہے۔ گفتگو اور سکوت ایک ہی حالت میں ہیں۔ یہ سمجھ کسی برلے کو آتی ہے ؛

توں لگ تارا جگمگے جوں لگ اُگے نہ سُور
توں لگ جیو جگ کرم بس جوں لگ گیان نہ پور

(حاشیہ: تب تک ، طلوع نہ ہو سورج ، جھلملائیں ، جب تک ، کرم اور گیان)

مطلب صاف ہے ؛

نام نہ جانے گانوں کا بھولا مارگ جائے
کلوا گڑسے گا کانٹا اگمن کس نہ کھورائے

(حاشیہ: مقام ، کل کے دن ، پہلے ہی سے کیوں ، فکر کرو ، مقام سے لاعلمی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۰۷)۔ لوگ اناپ شناپ پنتھائی ہو کر پنتھ کے روحانی منزل مقصود کی خبر نہیں رکھتے۔ سادھن کرتے ہیں۔ کل تنلشے کا کانٹا پاؤں میں چبھیگا۔ پہلے ہی سے کیوں فکر نہیں کر رکھتے۔ اچھی طرح سمجھ بوجھ کر تب اہل طریقت یعنی پنتھائیوں کے زمرے میں داخل ہونا چاہیئے ؛

سنگت کرئی سادھ کی ہرے اور کی بیادھ
اوچھی سنگت نیچ کی آٹھوں پہر اپادھ

(حاشیہ: صحبت ، دور کرے ، تکلیف ، بری ، پیچھے ، دوسرے ، لڑائی ، سادھو سنگ)

سنگت سے سُکھ اُوپجے کو سنگت سے دُکھ ہوئے
کہیں کبیر تہاں جائیے جہاں اپنی سنگت ہوئے ۲۰۹

مطلب صاف ہے ؎

جیسی لاگی اور کی تیسی نبہے چھور
کوڑی کوڑی جوڑی کے پُجے لکش کروڑ ۲۱۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۱۰)۔ جیسی لگن دُنیا کی لگ جاتی ہے ۔ اور آخر اس کا نباہ ہو جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ کوڑی کوڑی جوڑنے سے لاکھ کروڑا اکٹھا ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح اگر مالک کی لگن لگ جائے تو بیڑا پار ہو جائے ؎

آج کال دن ایک میں سھتر ناہیں شریر
کیتک دن نر راکھی ہو کانچے باسن نیر ۲۱۱

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۱۱)۔ کچے برتن میں پانی نہیں ٹھہرتا ۔ اسی طرح یہ جسم ہمیشہ نہیں رہتا ؎

گرو بنیاں بل آپنے چھور پرانی آس
جا کے آنگن ندی بہے سو کیسے مرے پیاس ۲۱۲

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۱۲) خود اپنے ہاتھ سے بل کرو۔ غیر کی اُمید چھوڑو۔ جس کے صحن میں دریا بہتا ہے۔ وہ پیاسا کیوں مرے (تمہارے دل میں روحانیت کا سرچشمہ موجود ہے۔ ذرا محنت کرو۔ کام بنا بنایا تیار ہے)

بنت بندھن تے باندھیا　ایک بیچارہ جیو
کی چھوٹے بل آپنے　جو نہ چھوڑاوے پیو

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۱۳) بیچارہ جیو کئی طرح کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ مالک نہیں چھوڑاتا۔ تو اس کو اپنے بل سے چھوٹنا چاہیے۔

جیو جنی مارہو　باپڑا　سب کا ایکے پران
ہیتا کبہو نہ چھوٹ ہی　کوٹن　سُنو پُران
جیو پاپ گھات نہ کیجئے　بہُری لیت وے پران
تیرتھ گئے نہ باپنچھو　کوٹی ہیرا دے دان

مطلب واضح ہے۔

تیرتھ گئے تین جنا　چت چنچل من چور
ایکو پاپ نہ اُوترا　دس من لادے اور

۲۱۷
یتر تھ گئے سو یہہ مُوئے جُوڑے پانی نہائے
کہیں کبیر پُکار ہی کے را چھس ہوئے پچھتائے
یترتھ بھئی بِش بیلڑی رہی جگو جُگ چھائے
۲۱۸
کبیرن مُول نکندیا کون ہلاہل کھائے

مطلب صاف ہے۔

۲۱۹
اے گُن دنتی بیلیری تو ہی گُن برن نہ جائے
جڑ کاٹے تے ہریری سینچے تیرا تے کمُلائے
بیلی کوڈھنگی پھل بُرو پھُولوا گوبدھی لبسائے
مُول بناسی تومری یترد سارو پات کڑوائے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۱۹)۔ (یہ بڑا مزیدار کلام ہے) اے مایا! تو گُن والی بیل ہے۔ تیرے گُن کا بیان کس سے ہوسکتا ہے۔ جو تیاگ اور ویراگ کی ڈینگ مارتے ہیں۔ اور تیری جڑ کاٹتے ہیں۔ اُن سے تو تو زیادہ چمٹتی ہے۔ اور ہری ہوتی ہے۔ اور جو تجھ کو پانی دیکر سینچتے ہیں۔ اور تیری اُپاسنا کرتے ہیں۔ اُن سے تو دُور بھاگتی ہے۔ اور نفرت کرتی ہے۔ (۲۲۰)۔ تو بڑی کوڈھنگی لتا ہے۔ تیرا پھل بُرا ہے۔ تیرے پھُول سے بے عقلی کی بُو برآمد ہوتی ہے۔ تو بغیر جڑ کی تُونبی ہے۔ بالکل فرضی اور خیالی ہے۔

اور تیرے تمام پتے تلخ اور کڑوے ہیں ۔

پانی تے اتی پاتلا دھوواں تے اتی جھین
پوَن ہُوں تے اُوتاولا دوست کبیرن کین ۲۲۱

(بہت — پتلا — بہت — باریک — ہوا سے — تیز — کیا)

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۱)۔ من پانی سے زیادہ پتلا۔ دھواں سے زیادہ باریک اور ہوا سے زیادہ چنچل ہے۔ کبیر صاحب نے اس کو اپنا بنا لیا اور وہ اپنے بس میں آگیا ۔

ستگور بچن سُنہو ہو سنتو مت لیہو سر بھار
ہو ہجور ٹھاڈا کہوں اب تیں سمر سنبھار ۲۲۲

(بوجھ — سُنو — لو — حضور میں — کھڑا — کہتا ہوں — لڑائی — سنبھار)

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۲)۔ گورو کا حکم سُنو۔ من مت ہو کر اپنے سر پر ذمہ داری کا بوجھ نہ لو۔ حضور میں اسی وقت کھڑے ہو جاؤ اور من اور کال کی لڑائی لڑنی شروع کرو ۔

اے کروائی بیلری اور کروا پھل توڑ
سدّھ نام جب پائیے اور بچھوہا ہوڑ ۲۲۳

(تلخ — بیل — یہ — سیدا — جدائی — ہوئے)

ترجمہ معہ تشریح - اے مایا! تو کڑوی بیل ہے۔ اور تیرا پھل کڑوا ہے۔ اور اگر کوئی شخص تجھ پر غلبہ پا کر کامیاب ہو کر سدّھ بھی

کہلانے لگتا ہے۔ تو وہ اور بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اور مالک سے بالکل
جُدا ہو جاتا ہے۔ الغرض تو بیر سے پانوٗں تک اور ابتدا سے انتہا تک
کرتا وہی ہے ؁

سدھ بھیا تو کیا بھیا چہوندس پھوٹی باس
اندر دھا کے بیج ہے پھر جامیگی آس ۲۲۴

(چاروں طرف) (اُس کے) (پیدا ہوگی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۲۴) - سدھ بھی ہوا۔ تو کیا ہوا۔ ہر چہار طرف
رمان لڑائی گی۔ یا سنا جھوٹ نکلے گی۔ اُس کے اندر جنم مرن کا بیج ہے۔ پھر آس کا
درخت جمیگا۔ اور سنسار میں جنم مرن ہوگا ؁

پردے پانی ڈھالیا سنتو کرو بیچار
شرما شرمی پچ مُوا کال گھسیٹن ہار ۲۲۵

(پچ پچ مرا) (گھسیٹنے والا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۲۵) - پردے کے اندر پانی گرا۔ آبرو
ریزی ہوئی۔ برہمن گوروں نے پردہ دیگر جیووں کا پانی گرایا۔ ان کا آتم
بھاو چھین لیا۔ دیوتاؤں کا غلام بنایا۔ انسانیت سے الگ گرایا۔
جیو جانتے ہیں۔ کہ برہمنوں کا مذہب جھوٹا۔ گمراہ۔ اسَت اور بالکل غلط
ہے۔ پھر بھی شرما شرمی ایک دوسرے کو دیکھ کر اُسی بھرم بھوال میں
سب پچ پچ کر مرتے جارہے ہیں۔ اور کال ان کو گھسیٹ رہا ہے۔
خاص پانت جھوٹے۔ برہما۔ وشنو جھوٹے دھرم کرم جھوٹا مگر لوگ دیکھا دیکھی

شرما شرمی پھر بھی اِن کے جال میں آکر پھنسے ہیں ۔

۲۲۶

استی کہوں نہ کوئی پتیجے بِنا استی کا سِدّھ
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو ہیرے ہیرا بدّھ

(استی = اثبات، پتیجے = اعتبار، بنا استی = بغیر ہستی یا اثبات کے، سِدّھ = ثابت ہو، کہیں = کہتے، ہیرے = ہیرا، بدّھ = بیدھتا ہے)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۲۶) ۔ اگر میں آستک کی بات کہتا ہوں ۔ اثبات کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ تو کوئی بھی نہیں اعتبار کرتا ہے ۔ بغیر اثبات کے و آستکتا کے صحیح و سچا کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ ناستکتا میں ثبوت و اثبات کا امکان کب ہے ۔ مگر سنتا کون ہے ۔ سب کو اَست متھیا اور جھوٹا بتا کر بھی "اہم برہمہ" کہتے ہیں ۔ یہ بھی اثبات سے خالی نہیں ۔ مگر یہ نہیں وچارتے ۔ کہ جب ان کے کلام کے موافق پرپنچ مایا جگت سب اَست اور مِتھیا ہے ۔ تو "اہم برہمہ" کا اہنکار کیسے صحیح ہوگا ۔ یہ بکواسی ہیں ۔ ہیرا ہیرے کو بیدھتا ہے ۔ کوئی ادھکاری ملے ۔ تو ہماری بات کو سمجھے

۲۲۷

سونا سجّن سادھو جنا ٹوٹی جُڑے سو بار
دُرجن کُنبھ کمہار کے ایکے دھکا درار

(سجّن = اچھے لوگ، ٹوٹی = ٹوٹنے، دُرجن = بُرے، کُنبھ = گھڑا، ایکے = ایک ہی، درار = دراڑ)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۲۷) ۔ سونا ۔ اچھا جن ۔ اور سادھو سینکڑوں مرتبے ٹوٹ کر جڑتے ہیں ۔ مگر بُرے آدمی اور کمھار کے گھڑے کو صرف ایک دھکا دو ۔ دراڑ پڑ جائے گی اور وہ نہ جُڑیں گے ۔

کاجر کیری کوٹھری بوڑتا ای سنسار
بلہاری تیہی پرش کی جو پیٹھہ نکالن ہار
کاجر کیری کوٹھری کاجر ہی کا کوٹ
تو بھی کاری نہ بھئی رہا جو اوٹے اوٹ

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۸) - مایا کاجل کی کوٹھڑی ہے۔ اِس میں سنسار ڈوب رہا ہے۔ بلہاری اُس پُرش کی جو اِس سے نکال کر باہر کر دیتا ہے۔ (۲۲۹) - گویہ کاجل کی کوٹھڑی ہے۔ اور اِس کا قلعہ بھی کاجل کا ہے۔ لیکن اگر کوئی گورو کی سرن کی اوٹ میں آجائے۔ تو پھر کالا نہ ہوگا۔ مایا کے حملہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

اَرب کھرب لے دَرب ہے اُدے اَست لے راج
بھگتی مہاتم نہ تُلے ای سب کونے کاج

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۰) - ارب کھرب کی دولت اور سورج کے طلوع و غروب تک کی سلطنت بھگتی کی مہاتم کے برابر نہیں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔

پچھے لگا نے سب گئے دھیمر کے دربار
نکمیاں تیری رتناری تو ناجھی کیوں پھرا جار

پانی بھیتر گھر کیا سیجا کیا پاتال
پانسا پرا کرم کا تب میں پہنا جال ۲۳۲
مچھ بِکھے نہ باچی ہو دھیمر تیرو کال
جہی جہی ڈابر تو پھرے تہاں تہاں میلے جال ۲۳۳

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۱) - سوال - سب مچھلی کی طرح ماچھی یا مچھوے کے ہاتھ بک گئے - کیا تمہاری آنکھیں پھوٹ گئی تھیں - کہ جال میں پھنسے ؟
(۲۳۲) - جواب - کیا کریں - پانی میں گھر اور پتال میں بستر ہے - کرم دھرم کا جال پھیلا ہے - اِس لئے ہم اس میں پھنسے - (۲۳۳) - چتاونی - سنو! مچھلی بننے سے نہ بچو گے - مچھوا تمہارا کال ہے - جب جب پانی کے گڑھے میں تم غوطہ لگاؤ گے - وہاں ہی اُس نے جال پھیلا رکھا ہے ؛

بن رسری گر کھلک بندھو تا سو بندھ الیکھ
دین درپن ہست مدھے چشم بنا کیا دیکھ ۲۳۴

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۴) - بغیر رسّی کے سب خلق کا گلا پھنسا ہے یہ پھانسی بیحساب ہے - ہاتھ میں پرپنچ کا درپن دیدیا گیا - اصلی آنکھ تو ہے نہیں - دیکھیں تو کیسے دیکھیں - آئینہ میں اپنا عکس دیکھا - اہنکار پیدا ہوا - اور اہم برہم کہکر اہنکار کے اپاسک ہو گئے - اور مارے گئے ؛

سمجھلاۓ سمجھے نہیں پر ہستھ آپ بکاۓ
میں کھینچت ہوں آپکے تو چلا جم پور جاۓ

۲۳۵

ترجمہ معہ تشریح - سمجھانے پر بھی نہیں سمجھتا۔ اور غیر کے ہاتھ بکتا جا رہا ہے۔ میں تو (گورو کے رُوپ میں) اپنی طرف کھینچتا ہوں۔ تو جم پور کی طرف چلا جا رہا ہے۔

نت کھرسان لوہا گھُن چھُوٹے
نت کی گوشٹ مایا موہ ٹوٹے

۲۳۶

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۶)۔ لوہے کو روز کھرسان پر رگڑا دو۔ اُس کا مورچہ دور ہٹتا جاۓ گا۔ روز کے ست سنگ کے بچن سنتے رہو۔ مایا موہ کا رشتہ کٹتا جاۓ گا۔

لوہا کیری ناوری پاہن گروا بھار
سر پر بِش کی موٹری چاہے اترن پار

۲۳۷

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۷)۔ جسم لوہے کی کشتی ہے۔ من کا بھاری پتھر لیا ہے۔ سر پر وشے کے زہر کا بوجھ ہے۔ پار اُترو گے کیسے؟

کرشن سمیپی پانڈوا گلے ہوار ہی جاۓ

۲۳۸ لوہا کے پارس ملے تو کوئی کاہے کھائے
کو کیوں

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۳۸)۔ جس کرشن کے رشتہ دار پنچ پانڈو تھے۔ وہ ہمالیہ میں جاکر برف کے تلے دب کر ہلاک ہوئے۔ مگر کرشن کچھ ہوتے۔ تو اُن کو سنبھال رکھتے۔ جیسے لوہا پارس سے مل کر پارس ہو جاتا ہے۔ ان کا کرشن میں متھیا وشواس تھا۔ اس لئے کال نے کھالیا۔ اگر وہ پارس ہو گئے ہوتے تو کوئی کیسے کھاتا؟

پُورب اُگے پشچم اتھوے بھکھے پَون کا پھُول
تا کے تو راہو گراسے مانش کاہے کو بھُول
اُس کو نگلے ڈوبے پکڑتا ہے کھائے ہوئی انسان کیوں

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۳۹)۔ سُورج پُورب میں نکلتا ہے۔ پچھم میں ڈوبتا ہے۔ اور ہوا کا اہار کرتا ہے۔ پھر بھی راہو اُس کو پکڑتا ہے۔ انسان کیوں تیرتھ و تپسیا میں بھُولتا ہے؟

نین کے اگرے من بسے پلک پلک کرے دور
آنکھ آگے
تین لوک من بھُوپ ہے مَن پُوجا سب ٹھور
راجہ جگہ
مَن سوارتھی آپو ہی رسک بِشے لہری پھرا ئے
خود غرضی آپ رسیا لہر چکر لگاتا ہے
من کے چلائے تن چلے تا تے سربس جائے
اس وجہ سے سب

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۰)۔ آنکھوں کے آگے من بستا ہے۔ ادھر آنکھوں کی برتی دوارا من ہی آگے آگے رہتا ہے۔ اور پل پل دوڑا کرتا ہے۔ اُدہر بھی برتی کا حرکت دینے والا من ہی ہے۔ چاہے اِس طرح سمجھو چاہے۔ اس طرح تین لوک میں من ہی کا راج ہے۔ اور سب من ہی کی اپاسنا کرتے ہیں یہاں تک کہ اہم برہمہ کہنے والے بھی من کے اہنکار برتی کے اپاسک ہیں۔ (۲۴۱) یہ من خود غرض اور رسیا ہے۔ اور لذّات نفسانی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ من کے پریرنا کرنے سے تن کام کرتا ہے۔ اسی وجہ سے سب کچھ ضایع ہو جاتا ہے۔ اہم برہمہ کی اہم ورتی بھی ایک طرح من کا وشے ہے۔

ایسی گتی سنسار کی جیوں گاڈر کی ٹھاٹ
(حالت — گڈریے کا)

ایک پرے جیہی گاڑ میں سبے جات تیہی باٹ ۲۴۲
(جس غار — جیسے — جگہ گیا — سب — اسی — راہ)

وا مارگ تو کٹھن ہے تہاں کوئی مت جائے
(مشکل — وہاں)

جے گئے تے نہیں بہرے کُشل کے کو آئے ۲۴۳
(جو — لوٹے — خیریت — کون)

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۲)۔ سنسار کی چال بھیڑیا دھسان ہے۔ ایک بھیڑ کنوئیں میں گری تو سب گر گئیں۔ سنساری جیو دیکھا دیکھی اسی طرح بغیر سمجھے بوجھے کرم دھرم کے غار میں گرتے ہیں۔ (۲۴۳)۔ یہ راہ کٹھن ہے تم اس بھیڑ چال کو نہ پسند کرو۔ سمجھ بوجھ سے کام لو۔ جو اس غار میں پرے پھر وہ ایسے ڈوبے کہ باہر نہیں نکلے۔ ان کی خیریت کا پتہ کون دے۔

ماری مرے کو سنگ کی کیرا ساتھے بیر
کیلا بیری
۲۴۴ یہ ہالے وہ انگ چرے بدھنا سنگ نبیر
ہلے اسکا جسم پھٹے برہما دور کر
کیرا تب ہی نہ چیتیا جب ڈھنگ لاگا بیر
کیلا اس بیری کے
۲۴۵ اب کے چیتے کا بھیا جب کانٹن لاگا گھیر
سوچنے کیا ہوا کانٹوں نے گھیر لیا

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۴) ۔ کیلا بیری کے ساتھ دکھی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہلنے سے اس کا پتہ پھٹ جاتا ہے ۔ (۲۴۵) ۔ کیلے نے بیری کے ساتھ لگائے جانے پر سوچ نہیں کیا ۔ جب اس کو کانٹوں نے گھیر لیا ۔ تو اب سوچ کر کیا کرے گا ۔ (جیو کیلا ہیں ۔ اور کرم چاری گورو بیری ہیں) ۔

جیو ہی مرن نہ جانے اندھ بھیا سب جائے
جینا مرنا اندھا ہوا
۲۴۶ بادی دوارے داد نہ پاوے جنم جنم پچھتائے
ظالم در دروازہ انصاف

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۶) ۔ کسی کو زندگی اور موت کا بھید نہیں معلوم ہوا ۔ کہ جینا مرنا کیسے ہوتا ہے ۔ اور سب اندھے ہو گئے ہیں ۔ ظالم جمراج کے یہاں نہ داد ہے نہ فریاد ۔ وہ جنم جنم پچھتاتے رہتے ہیں ۔

جاکے ستگور نہ ملا بیاکل چہوں دس دھاو
جس کو چاروں طرف دوڑتا ہے
۲۴۷ آنکھ نہ سوجھے باورا گھر جرے گھور بتاو
یاگل کو جلے بجھا دے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۴۷)۔ جس کو گورو نہیں ملا۔ وہ ہر چہار طرف پریشان رہتا ہے۔ باولے کو آنکھوں سے نہیں سوجھتا۔ گھر تو جل رہا ہے۔ اور بجھانے چلا ہے۔ گھور کو (وہ جس میں کوڑا کرکٹ پڑتا ہے) مطلب یہ ہے کہ بغیر گورو کے باولا انسان مت متانتروں میں بھٹکتا ہے۔ اور دیو پوجا اور برہم کے تصور میں اپنا جنم کھو کر پچھتاتا ہے۔

بھلتو اپنتے کھوجے لنتے کیسے کے آوے ہاتھ
گیانی سوئی سراہئے جو پارکھ راکھے ساتھ ۲۴۸

چیز اور جگہ / اور جگہ / قابل تعریف ہے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۴۸)۔ چیز کہیں اور ہے۔ تلاش اور جگہ کرتا ہے۔ وہ کیسے ملے گی۔ تعریف اُس گیانی کی ہے۔ جس کے ساتھ پارکھ (جوہری) ہے۔ اور وہ گورو کا شید ہے۔

سُنئے سب کی نبیریئے اپنی
سینا۔ ھرکا سیندھورا جھینی کی جھینی ۲۴۹

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۴۹)۔ چاہے سب کی بات سُن لو۔ مگر اپنی گرہ آپ سلجھاؤ۔ اپنی گرہ کی عقل حقیقت کے سُلجھانے میں حقیقت کا ڈبہ ہے اور ساتھ ہی اس کا ڈھکن بھی ہے۔ سیندور سُرخ رنگ کی سوہاگ کی چیز ہے۔ جو عورتیں مانگ میں لگاتی ہیں۔ جس ڈبہ میں سیندھور رکھا جاتا ہے اس کو سیندھورا کہتے ہیں۔

باجن دے باجنتری کلی کوکوری متی چھیڑ
تجھے پرائی کا پڑی تو اپنی آپ نبیڑ

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۰) - گورو آواز دے کر اور باجا بجا کر سناتے ہیں - کہ کلجگ کی کُتیا بے عقلی کو مت چھیڑو - تجھ کو اوروں سے کیا پڑی ہے - اپنا کام بنا اور اپنی گتھی کو سلجھا لے ؛

گاوے کہتے بچارے ناہیں ان جانے کا دوہا
کہہ کبیر پارس پرسے بنا پاہن بھیتر لوہا

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۱) گاتے اور کہتے بہت ہیں - باتیں بہت بناتے ہیں - ان کی تقریر بغیر سمجھ کا دوہا ہے - اس زبانی جمع خرچ سے کیا ہوگا - پارس کو لوہا چھوئے تو وہ سونا ہو جائے - لیکن جب لوہا اندرونی اند اصلی طور پر پتھر ہے - تو وہ پتھر ہی رہیگا - ان کو شبد کا سپرش تو ہوا ہی نہیں کورے کے کورے رہ گئے ؛

ہے تھے ایک جو ہون کیا کھپیا سو بارہ باٹ
کنت کسوٹی نا ٹکا پیتر کھپیا نراٹ

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۲) - میں نے گوروپ ہو کر اس ایک مالک کی اپاسنا کی ہدایت کی - مگر یہ گمراہ ہو گیا - جب کسوٹی پر کسا گیا - تو

بلومن ہونے کے خالص پتیل ہے (وحدت - توحید و وحدانیت کی سمجھ تک نہیں آئی)۔

کبیر بھگتی لگاریا کنک پتھر دھوئے
انتر میں بش راکھ کے امرت ڈارن کھوئے ۲۵۳
ڈالا

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۳)۔ دل میں زہر کو داخل کرلیا۔ اور امرت کو ضایع کیا۔ بھگتی چیتن کی ہونی چاہیئے۔ یہ لئے جڑ کی بھگتی کریگا۔

رہی ایک کی بھئی انیک کی بیسیا بہت بھتار
کہہ کبیر کا کے سنگ جرے بہت پرش کی نار ۲۵۴
(شوہر، ہوگئی، بیسوا، بہت، کس کے ساتھ چلیگی، خاوند، ستھری)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۴)۔ ایک کی تھی مگر کئی ایک کی ہوگئی جیسے بیسوا نے بہت شوہر کرلئے۔ اب چونکہ سینکڑوں کی جورو ہے۔ تو کس کے کس کے ساتھ چلے گی۔ (موحد ہونا تھا ہوا مشرک۔ اس لئے پریشان ہونا پڑے گا۔ اور ایک کام بھی نہ بنے گا۔

تن بوہت من کاگ ہے لکش جوجن اُڑ جائے
کبھوں کے بھرم اگم دریا کبھوں کے گگن سمائے ۲۵۵
(جہاز، کوا، لاکھ کوس، کبھی، بھرم کر، اتھاہ، کبھی)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۵)۔ جسم جہاز ہے۔ من کوا ہے جو لاکھوں کوس تک پرواز کرتا ہے۔ کبھی تو اتھاہ دریا میں غوطہ لگاتا ہے کبھی آسمان

کی طرف دوڑتا ہے۔

گیان رتن کی کوٹھڑی چُپ کری دینھو تالُ
پارکھ آگے کھولئے کنجی بچن رسال ۲۵۶

(دیا — کرکے — جوہری — مزیدار)

گیان رتن

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۵۶) گیان رتن کی کوٹھڑی میں چپکے سے قفل لگا دو۔ صرف جوہری کے سامنے اچھے بچنوں کی کنجی دو اور اس کو کھول دو۔

سورگ پاتال کے مدھیہ میں دوئی تمڑے بدّھ
کھٹ درشن کے سنشے پرے لکش چوراسی سدّھ ۲۵۷

(بندھا — تونبیا — دو — سووا دھار — پڑے — لاکھ)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۵۷) آسمان و زمین کے درمیان ایک بہشتی کا درخت ہے۔ جس پر ایشور اور جیو روپی دو تونبے لگے ہیں۔ اُن میں سے جیو رُوپی تونبا آواز دیتا ہے۔ اور بولتا ہے۔ اس بولی۔ بادیواد۔ بحث مباحثہ سے سنشے و بھرم پیدا ہوا۔ اور چوراسی لاکھ سدّھ کھٹ درشن کے سنشے میں گرفتار ہو گئے۔ اور کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہ آیا۔

سکل دُرمتی دُور کرو اچھا جنم بناو
کاگ گمن بدھی چھوڑ دے ہنس گمن چلی آو ۲۵۸

(ساری — بدعقلی — کوے — چال — عقل — چال — چلا)

کاگ و ہنس بدھی

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۸) کاگ بدھی کو چھوڑ ۔ ہنس اچھا بناؤ ۔ کاگ کی بدھی کی چال چھوڑ کر ہنس کی چال چل (کوا غلاظت کھاتا ہے ۔ ہنس موتی چنتا ہے)۔

جیسی کہے کری جو تیسی راگ دویش نہ وارے
تا میں گھٹے بڑھے رتیو ناہیں یہ بدھی آپ سنبھارے ۲۵۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۹) ۔ جیسا قول ہو ویسا فعل ہو ۔ رغبت و نفرت کو چھوڑ دے ۔ اس اصول میں ذرہ بھی کمی بیشی نہ آنے دے ۔ اس ترکیب کا خود بخود تجھ کو عمل کرنا ہے۔

دوارے تیرے رام جی ملہو کبیرا موہی
تو تو سب میں ملی رہیو میں نہ ملونگا توہی ۲۶۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۰) ۔ اے رام جی! تیرے دروازے پر تو کبیر (گورو) کی صورت میں مل ۔ تو سرب ویاپک ہے ۔ میں تجھ میں نہ ملوں گا میں تو صرف تیرے گورو روپ کو چاہتا ہوں ۔ (فنا فی الشیخ ہونا اہل طریقت کا اصول ہے)۔

بھرم بھرا تیہو لوک میں بھرم بھرا سب ٹھاؤں
کہیں کبیر پکار کے تو بسے بھرم کے گانوں ۲۶۱

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۱)۔ تینوں لوک میں بھرم بھرا ہے ہر جگہ بھرم ہی بھرم ہے ۔ اور تو بھی اے جیو بھرم کے گانوں میں لپتا ہے

رتن لڑاین ریت موں کنکر چُنی چُنی کھائے
کہیں کبیر پکار کے تو پُھر چلا پچھتائے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۲)۔ روحانیت کا ہیرا بھرم کے ریت میں ڈال دیا ۔ اب وشے کے کنکر چُن چُن کر کھاتا ہے ۔ تو پھر پچھتاتا ہوا جاتا ہے

جے تے پیتر بنسپتی اَو گنگا کی ریو
پنڈت بیچارے کیا کہیں کبیر کہے مکھ بینو

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۳) جتنے درختوں میں پتے ہیں جتنی گنگا میں ریت ہے ۔ کبیر کی زبان سے اُتنے ہی بہ کثرت بانی اور شبد نکلے ہیں ۔ پنڈت بیچارے بھلا کیا کہیں گے

ہم جانا کُل ہنس ہو تا تے کیو میں سنگ
جو جانتے بک برن ہو چھوے نہ دیتوں انگ

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۴)۔ ہم نے تو تم کو روحانیت پسند ہنس کے خاندان کا سمجھ کر تمہارا ساتھ کیا ۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ تم بگلے کے جنس سے

ہو۔ تو انگ لگانے بھی نہ دیتا اور نہ کبھی اپدیش کرتا ۔

گُنیا تو گُن کو گہے نِرگُن گُن ہی گھنائے
بیل ہی دیجے جاپھر کیا بوجھے کیا کھائے

(گُن والا — گن والا؛ عیب والا؛ نفرت کرے؛ کو جاپھل)

۲۶۵

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۵) ۔ ہنر والا ہنر کو قبول کرتا ہے۔ بے ہُنر اُس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر بیل کو جاپھل سی خوشبو دار چیز کھانے کو دی جائے۔ تو بھلا وہ کیا کھائیگا۔ اور کیا سمجھے گا ۔

اہیر و تجی کھسمو تجی بنا دانت کی ڈھور
مُکتی بنا بلات ہے بندرابن کی کھور

(اہیر کو؛ چھوڑا کھسم کو؛ چھوڑا؛ بغیر؛ شور کرتی ہے؛ گائے؛ گلی)

۲۶۶

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۶) ۔ اہیر جو کرشن تھے۔ ان کو بھی چھوڑا اور سچے مالک کو بھی چھوڑا۔ دانت ٹوٹ گئے گائے بوڑھی ہوگئی۔ اب بندرابن کی گلی میں بغیر مکتی کے (بندھن میں پڑی ہوئی شور کر رہی ہے ۔

مکھ سے کی میٹھی جو کہے ہردے ہے متی آن
کہہ کبیر تیہی لوگ سے راموں بڑا سیان

(زبان؛ دل؛ عقل اور؛ رام بھی)

۲۶۷

ترجمہ معہ تشریح ۔

میں رام و من میں کھورہی۔ ایسے آدمیوں سے رام بڑے سیانے ہیں۔ وہ اِن کو کیسے ملیں گے۔

اِت تے تو سب جات ہیں بھار لدائے لدائے
اِت تے کوئی نہ آئیا جا سُوں پوچھوں دھائے ۶۸

مطلب صاف ہے۔

بھگتی پیاری رام کی جیسی پیاری آگ
سارا پاٹن جری گیا پھر پھر لاویں مانگ ۶۹

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۶۹)۔ رام کی بھگتی آگ کی طرح پیاری چیز ہے۔ آگ چاہے سارے گھر کو جلا دے۔ پھر بھی لوگ آگ کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح گو بھگتی سے ظاہرا نقصان ہو جائے۔ مگر بھگت بغیر بھگتی کے جی نہیں سکتے۔

ناری کہاوے پیو کی رہے اور سنگ سوئے
جارمتی ہردے بسے کھسم کھوسی کیوں ہوئے ۷۰

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۷۰)۔ موحد بنتا ہے۔ مگر مشترک ہے۔ بدعقلی نے دل میں جگہ کر لیا ہے۔ بھلا مالک کیسے راضی ہو گا۔

ودوان کی خبر کوئی نہیں
رام کی بھگتی
وبھچاری

سجن تے دُرجن بھئے سُنی کا ہُو کی بول
کالسا تانیا ہوئے رہا نہیں ہریہ کا مول ۲۷۱

(سے اچھے برُے / سُن کر کسی / سونا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۷۱)۔ کسی دُشٹ آدمی (جھُوٹے گورو) کا بچن سُن کر اچھے لوگ بُرے ہو گئے۔ کالسا تانبا کے برابر ہو گئے۔ وہ سونے کی قیمت کے نہیں رہے ؛

برہتی سے ساجی سائی آرتی درشن دیجے رام ۲۷۲
موئے تے درشن دیہُو گے آوت کونے کام

(درد والے / مرنے پر / دو گے / آئیگا / کس)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۷۲)۔ جو کچھ ہو۔ اسی زندگی میں اور یہاں ہی ہو ؛

پل میں پرلے بیتیا لوگ لاگ تمار ۲۷۳
اگلا سوچ نوار ہو کر ہو پاچھے گوہار

(ہو گا / سستی / آگے کا / پیچھے / فریاد)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۷۳)۔ پل میں پرلے ہونے والا ہے۔ لوگ پھر بھی غافل ہیں۔ جو گذر گیا وہ گذر گیا۔ اب جو پیچھے آنے والا ہے۔ اُس کی فکر کرو ؛

ایک سمانا سکل میں سکل سمانا تاہی

۲۷۴ کبیر سمانے بُوجھ میں جہاں دُوسرے ناہی
گیان نہیں

ترجمہ معہ تشریح (۲۷۴)- ایک میں سب اور سب میں ایک سمایا ہوا ہے۔ کبیر گیان میں سماتے ہیں۔ جہاں دوئیت بھاو۔ دوئی اور دوسرے کی گم نہیں ہے ؎

ایک سادھے سب سادھیا سب سادھے یک جائے
۲۷۵ اُلٹی جو سینچے مول کو پھولے پھلے اگھائے
بنتا ہے الٹ کر

ترجمہ معہ تشریح (۲۷۵)- ایک کے سادھنے سے سب بنتا ہے سب کے سادھنے سے ایک نہیں ہوتا۔ جڑ کو جو کوئی الٹ کر سینچے تو پھل پھول بھی آوے۔ اور اس کو کھا کر آسودہ ہو جائے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ایک مالک کی اپاسنا کرے۔ اور کسی کو نہ سیوے۔ الٹنے سے مُراد سُرت کے اوپر چڑھاتے سے ہے ؎

جیہی بن سنگھ نہ سنچرے پنچھی نہیں اُڑ جائے
جس جنگلی شیر پھرتے ہیں پرند بعلاز کریں
سو بن کبیرن ہٹیا سُنیہ سمادھی لگائے
اس چلے

ترجمہ معہ تشریح (۲۷۶)۔ سُن سمتھان میں جہاں نہ شیر وچرتے ہیں۔ نہ پرند پرمارتے ہیں۔ کبیر صاحب نے چل کر وہاں ہی سمادھی لگائی

ایک سادھنا

سُن سمادھی

ساچ کہوں تو ہے نہیں جھوٹا ہو لاگ پیار
مو سر ڈارے ڈھیکلی سینچے اور کی کیار ۲۷۷
(میرے) (کیاری)

ترجمہ معہ تشریح - (۲۷۷)۔ سچا کہتا ہوں۔ تو وہ سچ نہیں ہے۔ جھوٹا ہے۔ اور لوگ جھوٹ سے پیار کر رہے ہیں۔ یعنی ناحق فضول باتوں میں پھنسکر جھوٹے بانی بلاس میں برہمہ کا نشچہ دررڑھ کرتے ہیں۔ آئے میرے پاس۔ میرے سر پر ڈھیکلی رکھ دی۔ میرے شاگرد ہوئے۔ اپنا بوجھ مجھ پر رکھا مگر دور کی کیاری سینچنے لگے۔ ڈھیکلی سے کنوئیں سے پانی نکال کر باغ یا کھیت کو سینچتے ہیں۔ مطلب اس کا یہہ ہے۔ کہ شاگرد تو میرے ہوئے۔ پانی نکالنے کے لئے مجھ کو مقرر کیا۔ اپنی کیاری نہیں سینچی۔ اوروں کی سینچواتے ہیں۔ یعنی میرے کلام سے بھی برہمہ سدھ کرکے اسکا پرتی پال کرتے ہیں

بولی ایک امول ہے جو کوئی بولے جان
ہئے ترا جو تول کے تب مکھ باہر آن ۲۷۸
(دل کے ترازو میں) (منہ)

مطلب صاف ہے ٭

دو ہو تو ویسی کہیا تو کس کہیا اجان
تو گن ونتا نرگنا مت ایکے میں سان ۲۷۹
(دیکھو) (ویسا ہی) (ہوا) (کیوں) (ہوا) (نادان) (گن والا) (بے عیب) (ایک ہی) (ملا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۷۹)۔ واچک گیانی بھی تو ویسا ہی ہے۔ تو کیوں نادان بنتا ہے۔ عیب و ہنر کو ایک ساتھ مت شامل کر۔

جو متوارے رام کے لگن ہوئے من مانہہ
جیوں درپن کی سُندری کِن ہو پکری نانہہ ۲۸۰

(متوالے، خوش، آئینہ، کسی نے بھی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۰)۔ رام کے متوالے دل میں خوش رہتے ہیں۔ جیسے آئینہ کے عکس کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ ویسے ہی اس مست کو بھی کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

سادھو ہونا چاہو جو پکّا کے سنگ کھیل
کچّا سرسوں پیری کے کھری کھیا نہ تیل ۲۸۱

(پختہ کار، اگر، پیل کر، کھلی، ہوتی)

مطلب واضح ہے۔

سنگھے کیری کھالری میڈھا اوڑھے جائے
بانی تے پہچانئے شبد ہی دیت بتائے ۲۸۲

(شیر کی، کھال، بھیڑ، پہنے، آواز سے، آواز، دیتا ہے)

مطلب واضح ہے۔

جا کو کھوجت کلپ بیتیا گھٹ ہی میں سو مُول

رام سے کھومت | محو شخص کا ر کی کھمت | شخص کو را نام سے | دیش

۲۸۳ باڑھے گرب گمان تے تاتے پڑی گو بھول
(غرور — سے — اس لئے — پڑ گئی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۳) جس کی تلاش میں مدتیں گذر ہیں۔ اس کی جڑتا دل ہی میں ہے۔ مگر تم تو غرور و اہنکار سے بھرے ہو۔ اسی کی ترقی ہے۔ اس لئے بھول پڑ گئی ہے۔

دس دوارے کا پنجرا تا میں پنچھی پون
۲۸۴ رہبے کو اچرج ہے گئے اچنبھا کون
(قفس — پرند — ہوا — رہنے — تعجب — عجب)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۴) جسم دس سوراخوں کا پنجرا ہے۔ اس میں ہوا روپی پرند (روح) رہتا ہے۔ اگر وہ اسی میں رہتا ہے تو تعجب کی بات ہے۔ اس کے نکلنے پر کیا تعجب ہے۔

رام ہی سمرے رن بھرے پھرے اور کی گیل
۲۸۵ مانس کیری کھال ہی اوڑھے پھرت ہے بیل
(لڑائی جھگڑا — کھال — راہ)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۵) رام کو سمرتے ہیں۔ اور لوگوں سے بادبواد بحث مباحثہ کرکے دوسرے کی راہ چلتے ہیں۔ یہ انسان بصورت حیوان ہیں۔

کھیت کھلا بیج کھلا بوئیے مُٹھی پھیر
کا ہے بروا رُوکھرا یا گُن کھیتے کیر ۲۸۶

ترجمہ معہ تشریح - (۲۸۶) - زمین بھی اچھی تھی - بیج بھی اچھا تھا - مٹھیوں بیج اِس میں پڑا تھا - مگر درخت کمزور رہے - یہ عیب کھیت کا ہے - جسمیں گھاس پھُوس زیادہ اُگے - اور درخت کو ابھرنے نہیں دیا - (من کے کھیت کے گھاس پھُوس سے صاف کر لینے پر بھگتی کا درخت خوب اُبھرتا ہے) +

گورو سیڑھی تے اوترے شبد بموکھا ہوئے
تا کو کال گھسیٹی ہے راکھی سکے نہیں کوئے ۲۸۷

ترجمہ معہ تشریح - (۲۸۷) - جو گورو کو چھوڑتا ہے - اور شبد سے بمکھ ہوتا ہے - وہ موت کے مُنہ میں جاتا ہے جس سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا

آگ جو لاگی سمندر میں جرے سو کانڈو جھار
پورب پچھم پنڈتا ۴ مُوئے بچار بچار ۲۸۸

ترجمہ معہ تشریح - سنسار سمندر میں اگیان کی آگ لگی - مورکھوں نے کرم کا کیچڑ جھاڑ کر اُس آگ سے بچنا چاہا - مگر جل گئے - اور پُورب پچھم کے پنڈت بچار سے بچنے کی تدبیر سوچی - مگر آگ نے ان کو بھی ہلاک کیا -

دل کا کھیت — گورو کی بمکھتا — اگیان کی آگ

مطلب یہ ہے۔ کہ اگیان کا علاج نہ کرم میں ہے۔ نہ وچار میں۔ کیونکہ وچار بھی ایک طرح کا کرم ہی ہے۔ اور کرم خود اگیان ہے۔ دونوں مورکھ اور پنڈت اس سے مرتے ہیں ؛

جو موہی جانے تہی میں جانوں　　لوک بید کا کہا نہ مانوں
مجھ کو
سنسار
کبھو گھبھر گھام ہے سبے گھٹ ماہیں　　سب کو اوبسے شوگ کی چھاہیں　۲۸۹
گرم ریت　دھوپ سب کے دل　کوئی　دکھ
سایہ میں۔

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۹)۔ جو مجھ کو جانتا ہے میں بھی اسی کو جانتا ہوں۔ لوک وید کا کہنا نہیں مانتا ؛

سب کے دل میں دھوپ اور گرم ریت ہے۔ اور سب کوئی دکھ کے سایہ میں رہتے ہیں۔ یعنی سب کو دکھ ہوتا ہے ؛

جون ملا سو گورو ملا　　چیلا ملا نہ کوئے
جو کو
چھ لاکھ چھیانوے سہسر رمینی　　ایک جیو پر ہوئے　۲۹۰

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۹۰)۔ ایک جیو کے اپدیش کے لئے چھ لاکھ چھیانوے ہزار رمینی میں نے کہی۔ مگر جو ملتا ہے۔ وہ گورو ہی ملتا ہے چیلا نہیں ملتا ؛

جہاں گاہک تہاں ہوں نہیں　　ہوں تہاں گاہک نا نہہ
نہیں　وہاں　ہوں وہاں
بن لو بیک بھرمت پھرے　　پکڑی شبد کی چھانہہ　۲۹۱

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۹۱)۔ میں جہاں ہوں وہاں کوئی گاہک نہیں اور جہاں گاہک ہیں۔ وہاں میں نہیں ہوں۔ لوگ افضل کا سایہ پکڑ کر بغیر گیان کے بھرم رہے ہیں ٭

شبد ہمارا آدی کا ان تے بلی نہ کوے
آگے پاچھے جو کرے سو بل ہینا ہووے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۹۲) ہمارے شبد سے زبردست کوئی نہیں ہے۔ جو ان کے آگے پیچھے کچھ کرتے ہیں۔ اور شبد سے مل کر ایک نہیں ہوتے وہ بل سے خالی ہیں۔

نگ پکھان جگ سکل ہے لکھی آوے سب کوے
نگ نگیتے اُتم پارکھی جگ میں برلا ہوئے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۹۳) یہ سنسار نگینہ اور پتھر ہے یہ سب دیکھتے ہیں۔ اس نگینہ سے بہتر وہ جوہری ہے جو اسکی پہچان کرتا ہے مگر ایسا جوہری کوئی شاذ ملتا ہے ٭

تا ہی نہ کہئے پارکھی پاہن لکھے جو کوئے
نگ نل یا دل سے لکھے مورتن پارکھی سوئے

(۲۹۴) مطلب صاف ہے ٭

ساری دُنیا جَل رہی ہے بلستی اپنی اپنی آگ
ایسا جیئرا جیو نہ مِلا جا سوں رہیئے لاگ ۲۹۵

مطلب صاف ہے۔

سپنے خواب میں سویا مانوا انسان کھول دیکھے جو نین آنکھ
جیو پرا پڑا بہُو بہت لوُٹ میں نا کچھو لین لیا نہ دین دیا ۲۹۶

ترجمہ معہ تشریح (۲۹۶)۔ انسان خواب میں سویا ہُوا غافل ہے اگر وہ آنکھ کھول کر دیکھے۔ تو معلوم ہو کہ جیو بڑا لُوٹ میں پڑا ہے۔ خوب لُٹا جا رہا ہے۔ خود نہ کچھ لیتا ہے۔ نہ کسی کو کچھ دیتا ہے۔

نِشٹا برباد کرنے والا کا یہہ راج ہے پنچھیر نفر مزدور کو کا برتے چھیک چھینک روک کر
سار شبد ٹکسار ٹکسال ہے ہردے دل ماہیں میں لوبیک ۲۹۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۹۷)۔ کال نِشٹا کا یہ راج ہے۔ جو نفر یعنی مزدور روپی جیو کو روک کر اسکی کمائی ہڑپ کر جاتا ہے۔ ٹکسال صرف سار شبد ہے۔ اور لوبیک دِل ہے۔

ورشٹ نظر آنے والا مان سب بنے ادرشٹ نظر نہ آنے والا لکھے دیکھے نہ کوئے
ہیں کوئی گاہک خریدار قدر دان مِلے پاس بہتے بہت ہی سُکھ سو ہوئے ۲۹۸

درشٹی مہا بچار ہے | بُوجھے برلا کوئے
چام درشٹ چھوٹے نہیں | تاتے شبدی ہوئے

۲۹۹

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۹۸)۔ نظر آنیوالی شے فانی ہے۔ نظر نہ آنے والے کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اگر کوئی غریب قدردان گاہک بھی ملجائے جو شبد کوشش کر سمجھے تو بڑا ہی سکھ ہوتا ہے۔ (۲۹۹) بچار نظر میں ہے کوئی شاذ اس بات کی سمجھ رکھتا ہے۔ سب چمڑے کی نظر سے کام لیتے ہیں۔ سطح بین اور ظاہر بین اور پوست بین ہیں۔ مغز بین۔ اندرول بین اور باطن بین کوئی بھی نہیں ہے۔ اس لئے سب لفظوں پر اٹکتے اور مرتے ہیں۔

جب لگ ڈھولا تب لگ بولا | تب لگ دھن بیوھار
ڈھولا پھوٹا دھن گیا | کوئی نہ جھانکے دوار

۳۰۰

دوبارہ آیا۔ (۳۰۰)۔ مطلب صاف ہے۔

کرو بندگی بویک کا | بھیکھ دھرے سب کوئے
سو بندگی بہ جان دے | شبد بویک نہ ہوئے

۳۰۱

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۰۱)۔ سمجھ کر بندگی کرو۔ اور لوگ ظاہری بھیکھ دھاری ہیں۔ جو بندگی شبد کے بویک سے خالی ہو۔

سُر نر منی او دیوتا سات دیپ نو کھنڈ
کہہ کبیر سب بھوگیا دیہہ دھرے کا ڈنڈ

(دیوتا اور، دزہ، شریر، حصے، جرمانہ سزا)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۰۲) ۔ جس کے شریر رہے ۔ وہ سب ناشمان اور سب کو مرنا پڑے گا ؛

جوں لگ دِل پر دِل نہیں توں لگ سب سکھ ناہنہ
چاروں جگن پکاریا سنو سنشے دل ماہنہ

(جب تک، تب تک، شبہ)

۳۰۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۰۳) ۔ جب تک دل پر دل کا قابو نہیں ۔ تب تک سُکھ نہیں ہے ۔ چاروں یگوں سے ہم کہہ رہے ہیں ۔ مگر اب بھی دلوں میں شبہے ہیں ؛

جنتر باجت ہوں سُنا ٹوٹ گیا سب تار
جنتر بچارا کیا کرے جب گیا بجاون ہار

(باجا، باجنے، میں نے، باجا، بجانے والا)

۳۰۴

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۰۴) جنتر جسم بجانے والا ۔ جیو ؛

جو تو چاہے مجھ کو چھانڈ دیہہ سب آس
مجھ ہی ایسا ہو رہے سب کچھو تیرے پاس

(ترک، کردے)

۳۰۵

(۳-۵)۔ مطلب واضح ہے۔

سبادھو بھئے تو کیا بھئے جو نہیں بول بچار
ہتئے پرایا آتما جلیبھ لئے تروار ۶

ترجمہ معہ تشریح۔ (۴-۶)۔ زبان کو سنبھال کر بولو۔ کسی کی دلازاری نہ ہو۔ ورنہ کہا جائیگا۔ زبان کو خنجر بنا کر دوسروں کا آتما ذبح کیا کرتے ہو۔

ہنسا کے گھٹ بھیترے بسے سرور کھوٹ
جیو گھور لاگا نہیں رہا سو اوڑے اوٹ ۷

(۳-۷)۔ مطلب صاف ہے۔

مدھر بچن ہے اوشدھی کٹک بچن ہے تیر
شرون دوار ہوئے سنچرے شالے سکل شریر ۸

(۳-۸)۔ مطلب واضح ہے۔

ڈھاڈھس دیکھ مرجیو کا دھسی کے پیٹھیو پتال
جیو انک مانے نہیں نکلا لے لال ۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۰۹) ۔ غوطہ خور کا اطمینان دیکھو کہ پاتال میں دھنس کر داخل ہو گیا ۔ اور مرنے تک کی پرواہ نہیں کی ۔ اور آخر کو موتی نکال ہی لایا ۔

اِی جگ تو جہنڈے گیا (دھوکا کھا گیا) بھیا ۔ لوگ نہیں بھوگ
تلجھاڑی (تل) کبیرا لیا تلوٹی (تل کا خالی درخت) جھاڑے (جھاڑتے ہیں) لوگ ۳۱۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۰) ۔ دنیا فریب کھا گئی ۔ نہ جوگ ملا نہ بھوگ ۔ تل کو کبیر جھاڑے گئے ۔ اب لوگ خالی تل کے پیڑوں کو ہلایا کریں ۔

اے مرجیوا ! امرت پیوا (پینے والا) کا دھس مرس (دھنس کر مرتا ہے) پیتال (پاتال میں)
گورو کی دیا سادھ (غوطہ خور) کی سنگت نکل (گیا) آو یہی (وقت) کال ۳۱۱

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۱) ۔ اے امرت پینے والے غوطہ خور ! نیچے کی طرف پاتال میں کیوں دھنس کر مر رہا ہے ۔ گورو کی دیا اور سادھو کی صحبت سے ابھی نکل آؤ ۔ (اور آزادی کی کھلی ہوئی اونچی آب و ہوا کا آنند لے) ۔

کیتے (کتنے) بُوند ہلپھے (ضائع) گئے کیتے (کتنے) گئے بِچھوے (گر گئے)
ایک بُوند کے کارنے (واسطے) مانش (انسان) کا ہے (کیوں) روئے ۳۱۲

ترجمہ معہ تشریح - (۲۱۲) پیدا ہوتے وقت کتنے بوند (نطفے) یوں ہی ضایع جاتے ہیں۔ کتنے ہی بیکام ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی جس کی پیدائش ایک بوند سے مرجائے۔ تو انسان کیوں ناحق اس کے لئے روئے اور واویلا مچا دے ॥

سمندر کی آگ

آگ جو لاگی سمند ر میں　　ٹوٹ ٹوٹ کھسے جھول
سمندر　　　　　　　　جڑے جلی بولی
روے کبیرا ڈنبھیا　　مور ہیرا جرے اَمول ۲۱۳
ڈنبھی مکار　　　　　　　　　　　　انمول

ترجمہ معہ تشریح - (۲۱۳)۔ بھوساگر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور جھول یعنی شعلے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہیں۔ ڈنبھی مکار روتے ہیں۔ کہ میرا قیمتی ہیرا جل گیا
آگ = تین تاپ کے خاص دُکھ۔ شعلے = مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے دکھ۔ ڈنبھی = پاکھنڈی۔ مذہب پرست۔ امول ہیرا قیمتی جنم اسی دُکھ میں مکار مذہب بازوں نے اپنی قیمتی زندگی تلف کردی ॥

چھ درشنوں کا سرتاج

چھ درشن میں ایک بیچارا　　تا سُو نام بنواری
کہیں کبیرا ای کھلک سیانا　　ان ستے ہم ہی اناری ۲۱۴
خلق　　　　اسکا　　　　　　　　　برہمہ
　　　　　　سے　　　　　　　　اندھی

ترجمہ معہ تشریح - (۲۱۴)۔ چھ درشن میں ایک کا بیچار ہے۔ اور اس کا نام بنواری (کرشن یا برہم) ہے۔ (کیونکہ کرشن و برہم ایک ہی ہیں) چھ درشنوں کے آخری سدھانت کے موافق جیو برہمہ ہے ॥

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ دُنیا بڑی سیانی ہے۔ یہاں سب ہم ہی ہیں ایک ہم ہی ایک اناڑی نکلے جو اہنکار برہم کی اپاسنا کیخلاف کہہ رہے ہیں۔

ساںچے سراپ نہ لاگیا ساںچے کال نہ کھائے
ساںچے کو ساںچا جو چلے تاکو کاہ نسائے ۳۱۵

(سچے کو بددعا نہیں لگتی۔ موت نہیں کھا سکتی۔ سچی راہ میں اس کو کیا چیز نقصان دے سکتی ہے۔)

(۳۱۵)۔ مطلب واضح ہے۔

پُورا ساہب سیئیے سب بدھی پورا ہوئے
اوچھے نیہہ لگائیا مولو آوے کھوئے ۳۱۶

(مکمل، خدمت کرو، صاحب، محبت، لگائے، اصل پونجی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۱۶) اگر اشٹ باندھو تو کسی مکمل کا۔ جو نقص وکمی سے خالی اور سب سے اونچا ہو۔ اور اگر کسی اوچھے کے عشق وخدمت کا دم بھرتے ہیں۔ تو اصل پونجی بھی کھو بیٹھو گے۔

جا ہُو بَید گھر آپنے بات نہ پوچھے کوئے
جِن یہہ بھار لدائیا نِربا ہیگا سوئے ۳۱۷

(جاؤ، حکیم، بوجھ، نباہ کرے گا، وہی)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۱۷) حکیم تم اپنے گھر جاؤ۔ کوئی بات نہ پوچھو۔ جس نے عشق کے درد کا بوجھ سر پر لاد دیا ہے وہ نباہ کرے گا۔

اَوَرن کے سمجھاوتے مکھ میں پریگو ریت
راسی برانی راکھتے کھایو گھر کا کھیت

۳۱۸

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۸) ۔ دوسروں کے سمجھاتے ہوئے مُنہ میں خاک پڑگئی اپنا شدھار نہیں کیا خراب گئے ۔ اور دوسروں کو اپدیش دیتے رہے ۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دوسروں کے غلہ کی رکھوالی میں اپنے گھر کا کھیت بھی کھا گئے ۔

میں چتوت ہوں توہی کو تو چتوے کہیں اور
نالت اُیسے چت کو ایک چت دوئی ٹھور

۳۱۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۹) ۔ میں تو تجھ کو (گورو کی نگاہ سے) دیکھتا ہوں ۔ تو میری طرف و نیز کسی اور کی طرف بھی دیکھتا ہے ۔ ایسی نگاہ پر لعنت ہے ۔ کہ ایک دل کو دو جگہ باندھ رکھا ہے ۔

تکت تکاوت تکی رہے سکے نہ بیجھا مار
سبے تیر کھالی پرے چلی کمانی ڈار

۳۲۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۲۰) ۔ دیکھتے دکھاتے کرم کرتے کرتے کچھ نہ بنا تیر نشانہ پر نہ بیٹھا ۔ آخر جسم کی کمان کو پھینک کر چل دیئے ۔ اور سب تیر خالی گئے ۔ یہ کرمی جیوں کا حال ہے ۔

جس کنٹھی تس کرنی جس چُمبک تس نام
کہیں کبیر چُمبک بِنا کو جیتے سنگرام ۲۲۱

ترجمہ معہ تشریح (۲۲۱) - جیسا کہو ویسا کرو بھی۔ جیسا چمبک ہو ویسی ہی اُس میں کشش بھی ہو۔ اگر دل میں کشش ہو۔ تو شوق بھی اور شوق کیساتھ مستعدی کا کام بھی ہو۔ اس کے بغیر کال کے ساتھ لڑائی میں فتح نہ ملے گی ॥

اپنی کہے میری سُنے سُن مِلی ایکے ہوئے
میرے دیکھت جگ گیا ایسا مِلا نہ کوئے ۲۲۲

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۲) اپنی کہو۔ میری سُنو۔ اور میرے ساتھ مل کر ایک ہو رہو۔ اس طرح کہ گورو وسیوک دونوں ایک ذات ہو جائیں۔ مجھ کو دیکھ کر اور پا کر جیکا سنسار جاتا رہا۔ ایسا کوئی بھی نہیں ملا۔ گورو کبیر صاحب سے مراد ہے ॥

دیس دیس ہم باگیا گاؤں گاؤں کی کھور
ایکو جیرا نہ مِلا جو لیوئی پھٹکی پچھور ۲۲۳

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۳) دیس دیس دیکھے گاؤں گئے۔ ایسا ایک بھی جیو نہیں ملا۔ جو بچن کو صاف کر کے اپنے دل میں رکھ لے ॥

چمبک لوہے پریت ہے لوہے لیت اُٹھائے
ایسا شبد کبیر کا کال سے لیت چھوڑائے ۳۲۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۲۴) چمبک اور لوہے میں تعلق ہے۔ چمبک لوہے کو اٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح اگر کبیر صاحب کے شبد کے ساتھ پریم ہو تو وہ کال سے بچالے گا۔

بھولا سو بھولا بہُری کے چیت
شبد کی چھُوری سنشے کو ریت ۳۲۵

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۲۵) بھُولا سو بھولا کچھ پرواہ نہیں۔ اب غفلت نہ کر۔ میرے شبد کا چاقو سنشے کے مورچے کو دل کے آئینہ سے دُور کر دے گا۔

دوہرا کتھ کہے کبیر پرتی دن سمے جو دیکھ
مُوئے گئے نہیں بہُرے بہُری نہ آسے پیکھ ۳۲۶

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۲۶) موقعہ موقعہ پر ہر روز کبیر کے دوہے پڑھ کر سوچا سمجھا کریں۔ مرنے پر پھر جگ میں نہ آویں گے اور نہ پھر دکھائی دیں گے۔ (یہ ان کے کلام میں ارشاد ہے)۔

گورو بیچارا کیا کرے　　سکھ ہی میں ہے چوک
شبد بان بیدھے نہیں　　بانس بجاوے پھونک　　۲۲۷

ترجمہ معہ تشریح:- (۲۲۷) - گورو کیا کرے - عیب تو چیلے میں ہے شبد کا تیر اُس کے (سنگین دل کو) نہیں بیدھتا - صرف بانس کی خشک لکڑی کو بجاتا ہے - (یعنی شبد پڑھتا ہے - مگر غور نہیں کر سکتا -)

دادا بھائی باپ کے لیکھے　　چرن ہوئی گے بندھا
اب کی بریاں جو نا سمجھو　　سو نر سدا ہے اندھا　　۲۲۸

ترجمہ معہ تشریح:- (۲۲۸) - گورو کو اگر گورو کی نظر سے نہیں دیکھتے - تو اُن کو دادا بھائی - باپ ہی کے رشتے سے دیکھو اور ان کے چرن کے بندہ ہو جاؤ کسی طرح ان کے پریم کو دل میں جگہ دو - تاکہ اُن کا اثر دل میں آوے - اور دل کو پاک کرے -) اگر اِس مرتبہ بھی سمجھ نہیں آتی - تو وہ آدمی بالکل اندھا ہے -

سب تے لگھوتا بھلا　　لگھوتا تے سب ہوئے
جیوں دُوتیا کے چندرما　　سیس نوے سب کوئے　　۲۲۹

ترجمہ معہ تشریح:- (۲۲۹) - دینتا و غریبی سب سے اچھی ہے - دینتا سے سب کامیابی ملتی ہے - جیسے دوج کے چاند کو سب سر جھکاتے ہیں -

مرتے مرتے جگ مُؤا　　مرن نہ جانے کوئے
ایسا ہوئے کے نا مؤا　　جے بُھڑی نہ مرنا ہوئے　۲۲۳

مرتے مرتے جگ مؤا　　بُھڑی نہ کیا بچار
ایک سیانی آپنی　　پرلبن پھر مُؤا سنسار　۲۲۴

ترجمہ معہ تشریح ۔(۲۲۳) ۔ مرتے مرتے سب مرے ۔ مگر مرنے کی تمیز نہ آئی ۔ ایسا کیوں نہیں مرے ۔ کہ پھر دوبارہ موت نہ ہو ۔ (۲۲۴) مرتے مرتے سنسار مرگیا ۔ مگر پھر بھی بچار نہیں کیا ۔ ایک تو اپنا سیان پنا ہے ۔ اُس کو نہیں چھوڑا ۔ اُس نے اہنکار پیدا کیا ۔ اور اہنکار نے دوسرے کے ماتحت کرکے ماردیا ۔ سنسار دوسروں کا غلام ہو کر مرتا ہے ؛

وستوا ہے گاہک نہیں　　بستُو سوگرُووا مُول
بنا رام کا مانوا　　پھرے سو ڈاما ڈول　۲۲۵

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۲۵) ۔ چیز ہے مگر گاہک نہیں ہے اور چیز کی قیمت بڑی ہے ۔ بغیر دام کے وہ نہیں مل سکتی ہر چیز کی دُنیا میں قیمت ادا کرنی پڑتی ہے ۔ جس آدمی کے پاس قیمت نہیں ہے ۔ اور روپیہ پیسہ نہیں ہے ۔ وہی ڈانواڈول رہتا ہے ۔ چیز کو نہیں پاتا ۔ کیونکہ قیمت ادا نہیں کر سکتا ؛

سنگھ اکیلا بن رمے پلک پلک کرے دَور
جَیسا بَن ہے آپنا تَیسا بن ہے اَور

۳۳۲

ترجمہ معہ تشریح - (۳۳۲) - جیسے شیر ببر اکیلے جنگل میں رہتا ہوا پل پل دوڑتا رہتا ہے - ویسے ہی شریر رُوپی بن میں من روپی شیر گھومتا پھرتا ہے - جیسا یہ بن ویسا وہ بن - دونوں ایک سے ہیں ۔

پَیٹھا ہے گھٹ انترے بَیٹھا ہے سا چیت
جب جَیسی گتی چاہتا تب تَیسی متی دیت

۳۳۴

ترجمہ معہ تشریح - (۳۳۴) - سادھو اپنے دل کی کوٹھڑی کے اندر محتاط رہے - جب جیسی حالت کی ضرورت ہو - تب من کو ویسی ہی سُوجھ جھاوے ۔

بانی سے پہچانئے ساہو چور کی گھات
اندر کی کرنی سبئے نکلے منہ کی بات

۳۳۵

ترجمہ معہ تشریح - (۳۳۵) صرف زبان کے الفاظ سے پتہ لگ سکتا ہے - کہ کون چور ہے کون ایماندار ہے اندر کا سارا حال منہ کی راہ سے معلوم ہو جاتا ہے ۔

غرض مند ملاوا

۲۲۶

دل کا مہرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو گرجی
(محرم)
کہہ کبیر آسمان پھٹا ہے کیونکر سیوے درجی
(غرضی) (درزی)

ترجمہ معہ تشریح ۔(۲۲۶) ۔ دل کا محرم راز کوئی نہیں ملتا ۔ جو ملتا ہے وہ غرض مند ملتا ہے ۔ جب آسمان روپی من غرض کے شگاف سے پھٹ گیا ہے ۔ تو کوئی درزی اس کو کس طرح سی سکتا ہے مطلب یہہ ہے ۔ کہ بے غرض ہو کر تب گورو سے اُپدیش لینا چاہیئے ۔ ورنہ وہ بے سود ہوگا ؂

جگ جلتا سب کوئی

۲۲۷

اہی جگ جرتے دیکھیا اپنی اپنی آگ
ایسا کوئی نا مِلا جا سوں رہیئے لاگ

(۲۲۷) ۔ مطلب واضح ہے ؂

بے عقل انسان

۲۲۸

بنا بنایا مانوا بنا بُدھی بے تُول
(انسان) (بے ڈول)
کا ہ لال لے کیجیئے بِنا باس کا پھُول
(شرخ رنگ کو لے کر) (بغیر) (خوشبو)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۲۸) ۔ انسان بنا بنایا ہوا اشرف المخلوقات ہے لیکن اگر بدھی سے خالی ہے ۔ تو بے ڈول اور فضول ہے ۔ کوئی سُرخ رنگ کے پھُول کو لے کر کیا کرے ۔ جب اس میں خوشبو تک نہیں ؂

کا مے بڑے کل اُوپجے جو رے بڑی بُدھی ناہیں
جیسا پھول اُجار کا متھیا لگی جھری جاہیں ۲۳۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۹) - بڑے کل میں پیدا ہونے سے کیا ہُوا جب عقل سلیم واچھی نہیں ہے۔ ویرانہ کا پھُول جھڑ کر یوں ہی برباد ہو جاتا ہے۔ اُس سے کسی کو فائدہ نہیں ہوتا۔

سانچ برابر تپ نہیں جھُوٹھ برابر تاپ
جاکے بھیتر سانچ ہے تاکے بھیتر آپ ۲۴۰

(۲۴۰) - مطلب واضح ہے۔

کرتا کیا نہ بدھی کیا بی شنی پری نہ درشٹ
تین لوک میں ہے نہیں جانت سکلو سرشٹ ۲۴۱

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۱) - نہ خالق نے پیدا کیا نہ برہما بنایا۔ نہ چاند سورج میں نظر آتا ہے۔ نہ تین لوک میں موجود ہے۔ مگر ساری دُنیا جانتی ہے۔ (آخر یہ جھوٹ کہاں سے آیا؟)

سد ہر پیڑا اگادھ پھل ارو بیٹھا ہے پکھیر
بہت لال بچی کی مرے مپھل میٹھا لگا پرے دُور ۲۴۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۴۲) ۔ یہ پرکرتی کا درخت سیدھا چلا گیا ہے ۔ اسکا پھل مشکل ہے ۔ اور درخت بھی پورا بیٹھا ہے ۔ بہت سے لال پرندے اُڑ اُڑ کر اُوپر جاکر پھل کھانا چاہا ۔ مگر بیچ بیچ کر مر گئے ۔ پھل میٹھا آدھ ہے ۔ مگر دور ہے ۔ کسی کو نہیں ملتا ۔ اِس دُنیا کو آج تک کسی نے بھی نہیں بھوگا ۔

بیٹھا ہے سو بانیا ٹھاڑھ رہے سو گوال (اہیر)
جاگت رہے سو پاہرو (چوکیدار) تِن (بنیا) ہوں (ان کو بھی) کھایا کال

مختلف قسم کی ریاضت

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۴۳) ۔ جو بیٹھے ہوئے سمادھی لگاتے ہیں وہ بنئے سدھی شکتی کے اکٹھا کرنے والے یوگی ہیں ۔ جو فقیر کھڑے ہوئے ریاضت کرتے ہیں ۔ وہ اہیر ہیں ۔ اور رات رات جاگ کر ذکر و فکر میں مصروف رہتے ہیں ۔ وہ چوکیدار ہیں ۔ یہ سب کے سب بیخبر اصلیت سے نا آشنا موت کے شکار ہوتے ہیں ۔

آگے (آگ) آگے دو جرے (جلے) پیچھے ہریارا ہوئے
بلہاری تیہی (اسی) برکش (درخت) کی جڑ (جڑ) کاٹے پھل ہوئے

سنسار کا درخت

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۴۴) ۔ لوگ سنسار کے بندھن کاٹنے کو کرم دھرم کرتے ہیں ۔ ظاہرا آگے آگ سے وہ جلتا نظر بھی آتا ہے ۔ مگر باطن میں پیچھے ہرا ہوتا ہے ۔ کیا خوب درخت ہے کہ جڑ کاٹتے جاؤ پھل پیدا ہوتا آتا ہے ۔ اور پھل سے بیج اور بیج سے پھر درخت اُگتا ہے ۔

یُووا جرا بالاپن بیتیو چَوتھے اوسمتا آئے
جیسں موسوا کو تکے بلیّا تس جم گھات لگائے ۲۴۵

چوتھی اوسمتا = بڑھاپا ۔ مطلب صاف ہے ۔

ہے بگرائل اَور کا بگڑو نہیں بگار
گھاؤ کاہی پر گھالوں جت دیکھو تت پران ہمار ۲۴۶

ترجمہ اور تشریح ۔ (۲۴۶) ۔ جو لوگ سنت مت پر نہیں چلتے ۔ ان پر لعن طعن نہ کرو ۔ یہ خود نہیں بگڑے بلکہ کسی اور کے بگاڑے ہوئے اور گمراہ کئے ہوئے ہیں ۔ اِن کے دل پر زخم نہ لگاؤ ۔ یہ سب ہمارے ہی پران ہیں ۔

سب ہی تروَر جائی کے سب پھل لینھو چیکھ
پھر پھر مانگت کبیر ہے درشن ہی کی بھیکھ ۲۴۷

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۷) ۔ مذہب کے باغ کے تمام درختوں کے تلے جا کر سب کا پھل چکھ لیا ۔ ان کی طرف سے اب سیری ہے ۔ کبیر پھیر پھیر کر درشن ہی کی آرزو رکھتے ہیں ۔

شرو تا تو گھر ہی نہیں بکتا بدنے سو باد

شروتا بکتا ایک گھر تب کتھنی کو سواد
(سننے والا متکلم — تقریر کا — مزہ)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۸) سامع کا دل کہیں ہے۔ متکلم کا کہیں ہے جب دونوں ایک دل کے ہوں۔ تب تقریر کا مزہ ہے ؞

کنچن بھیو پارس پرس بہُر نہ لوہا ہوئے
چندن باس پلاس بدھی ڈھاک کہے نہیں کوئے
(سونا — چھوکر — خوشبو — ڈھاک — بیدھا)

۲۴۹ ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۹) ۔ پارس سے چھو جانے پر لوہا سونا ہو گیا۔ اب پھر لوہا نہیں ہو سکتا۔ چندن کی خوشبو پلاس یعنی ڈھاک میں اثر کر گئی وہ ڈھاک نہیں کہلاتا ؞

ڈھونڈت ڈھونڈت ڈھونڈتا بھیا سو گونا گوُن
ڈھونڈت ڈھونڈت نا ملا تب ہری کہو بیچون
(طرح بطرح کا — مالک کو — نہ چوں چرا اقرار)

۲۵۰ ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۰) ۔ مختلف طریقوں سے مالک کو تلاش کیا اس لئے وہ گوناگوں یعنی مختلف قسم کا کہا جانے لگا۔ اور جب تلاش سے نہ ملا۔ تب لوگوں نے اسکا نام بیچوں رکھ دیا ؞

بیچوں نے جگ رانچیا سائیں نور نثار
تب اکھر وت میں کسکا ہے کہو کرو دیدار
(بیچوں میں — ہے — مست — ہامک — آخر وقت — علیحدہ نیارا)

۲۵۱

ترجمہ معہ تشریح - (۳۵۱) مسلمانی دُنیا بچوں پر فدا ہے۔ نزاکار نزاکار چلاتی ہے۔ اور مالک کے نور کو علیحدہ مانتی ہے۔ کوئی اُن سے سوال کرے۔ کہ قیامت کے دن جب انصاف ہوگا۔ تب تم بچوں و نزاکار کا دیدار کرو گے۔ یا کس کا؟۔ الغرض سب اٹ پٹ اور بغیر سوچی سمجھی بات کہتے ہیں۔ اور اسی پر مست ہیں ؛

برہما پُوچھے جننی سے کر جورے سیس نوائے
کون برن وہ پُرش ہے ماتا کہو سمجھائے ۳۵۲

ماتا - آدی مایا۔ جسنے برہما کو پیدا کیا ؛

ریکھہ رُوپ جیہی کا ہے نہیں ادھر دھرو نہیں دیہہ
گگن منڈل کے مدھیہ میں نرکھو پُرش بدیہہ ۳۵۳

ترجمہ معہ تشریح - (۳۵۳)۔ جسکا رنگ رُوپ نہیں۔ نہ جس نے درمیانی طبقہ میں شریر دھارن کیا۔ گگن منڈل کے درمیان اُس بغیر جسم والے کا دھیان کرو ؛

دھرلیو دھیان وہ پُرش کا لائے بجر کیوال
دیکھی پرتیما آپنی تینوں بھئے نہال ۳۵۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۵۴) بیچ میں لکھا گیا ہے آکاش کا لطیف حصہ۔ جب بیچ کیواڑ لگا کر دھیان کرنے لگے۔ تو اس کا آکاش میں اپنی ہی صورت کا عکس نظر آیا۔ اور تینوں برہما۔ وشنو۔ مہیش۔ خوشی میں مست ہو گئے۔ اور اپنے کو سب میں محیط سمجھ لیا۔ یہ اُن کو برہم گیان ہوا۔

اِہی مَن تو شیتل بھیا جَب اُپجا برہم گیان
جیہی بیسندر جگ جرے سو پُنی اُدک سمان

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۵۵) سمادھی میں برہم گیان کے پیدا ہونے سے ایک طرح کی شانتی اور ٹھنڈک مل گئی۔ مگر وہ صرف عارضی حالت تھی۔ کہ جس آگ سے سنسار جلتا ہے۔ وہ برہم ہی ہے۔ وہ پھر پہلے کی طرح اُدک نکلی۔ برہم گیان سمندر کے جوار بھاٹے کے سمان ہے۔ جس میں موت و زندگی کے نظارے برابر ہوتے رہتے ہیں۔

جا سوں ناتا آدی کا بِسر گیو سب ٹھور
چوراسی کے بس پرے کہت اَور کے اَور

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۵۶)۔ جس سے آدی میں سب کا تعلق ہے وہ حقیقت۔ اصلیت اور سچائی ہے۔ اُس کو سب جگہ بھول گئے۔ اور برہما خواہ برہم گیانی۔ لکھ چوراسی جونی میں پڑ کر اور کا اور کہنے لگے۔

الکھہ لکھوں الکھے لکھوں لکھوں نرنجن تو ہی
ہوں کبیر سب کو لکھوں موکو لکھے نہ کوئی
(میں) (مجھ کو) (تجھ کو) ۳۵۷

مطلب واضح ہے۔

ہم تو لکھا تیتھو لونک میں تو کیوں کہے الیکھہ
سار شبد جانا نہیں دھوکھے پھرایا بھیکھہ
(بھٹکایا) ۳۵۸

مطلب واضح ہے۔

پوچھو شبد کہاں تے آیا کہاں شبد ٹھہرائے
کہہ کبیر ہم شبد سنیہی دیکھا الکھہ لکھائے
(سے) (دیا) (قایم ہوتا ہے) ۳۵۹

مطلب واضح ہے۔

بوجھو کرتا آپنا مانو بچن ہمار
پنچ تتو کے بھیتر سے کس کا یہہ بستار
(اندر) (پھیلاؤ) ۳۶۰

مطلب واضح ہے۔

ہم کرتا ہیں سکل سرشٹ کے ہم پر دوسر ناہیں
(رچنا) (دوسرا)

کہیں کبیر ہمیں نہیں چینھے سکل سمانا تاہی ۲۶۱

مطلب صاف ہے۔

ست نہیں مانے بات پتا کی سیوے پُرش بدیہہ
کہیں کبیر اب ہُوں کی نہ چیتو چھوڑو جھوٹ سنیہہ ۲۶۲

ترجمہ معہ تشریح - (۲۶۲) - باپ کو چھوڑ کر نراکار کے پیچھے دوڑتا ہے۔ اس جھوٹی محبت کو چھوڑو۔ گورو سروپ تمہارا باپ ہے۔

سبے آس کر سُنیہ نگر کی جہاں نہ کرتا کوے
کہہ کبیر تو جھ جیہ اپنا جاتے بھرم نہ ہوئے ۲۶۳

ترجمہ معہ تشریح - (۲۶۳) - لوگ بیچ مچ کیسی غلطی کر رہے ہیں۔ سب کو نراکار اور سُن کی ٹیک ہے۔ جب کوئی شئے نراکار اور سُن ہوئی۔ تو وہ سمجھ میں کیسے آئی؟ یا سمجھ تو نراکار کی نہیں ہوتی۔ لوگو! اپنے دل میں سوچو۔ تاکہ بھرم جاتا رہے۔ ست سنگ کر کے گورو کا پریم کرو تب اصلیت کو پاؤ گے۔ ورنہ بھرمتے رہو گے۔

بھگتی بھگتی سب کوئی کہے بھگتی نہ آئی کاج
جہاں کا کیا بھروسوا تہاں سے آئی گاج ۲۶۴

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۶۴)۔ غلط بھگتی جس فرضی و خیالی پد کی کی جائے گی۔ وہاں ہی سے کال کا کوپ ہوگا۔ اس لئے بھگتی کا اصلی مطلب سمجھو۔ پریم درشٹ کا ہوتا ہے۔ ادرشٹ کا نہیں۔ ادرشٹ کا پریم محض خیالی ویسے سود ہے۔ ان باتوں کی سچی سمجھ بغیر سنتوں کے ست سنگ یا کم از کم اہل تصوف کی مجلس میں بیٹھے بغیر نہیں آتی۔ یوں تو اشارہ میں سب کچھ کہا گیا ہے۔

سمجھو کہاٹو گیانو کاہُو نہ کہا سندیش
جیئی گئے بہُرے نہیں ہے وہ کیسا دیش
۲۶۵

مطلب صاف ہے۔

دھوکے سب جگ بیتیا دھوکے گئے سرائے
ستہھتی نہ کرے آپہی یہہ دُکھ کہا نہ جائے
۲۶۶

مطلب واضح ہے۔

مایا تے من اُوپجے من تے دس اوتار
برہما وشنو دھوکے گئے بھرم پرا سنسار
۲۶۷

مطلب صاف ہے۔

رام کہت جگ بیتتے سگرے کوئی بھئے نہ رام
کہہ کبیر جن رام ہی جانا تن کے بھئے سب کام

۳۶۸

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۶۸) ۔ جسنے اصلی رام کو جانا صرف اُسکا کام ہُوا۔

یہ دُنیا بھئی باوری اُدرشٹ سوں باندھا نیہہ
درشٹی مان کو چھوڑ کے سیوے پُرش بدیہہ

۳۶۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۶۹) ۔ گورو کو چھوڑ کر نراکار کا دھیان جمانا سخت نادانی و غلطی ہے ۔

راجا رعیت ہو رہا رعیت لیبھی راج
رعیت چاہے سب لیا تاتے کھیا اکاج

۳۷۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۷۰) ۔ آتما راجہ ہے ۔ اس نے اپنے آپ کو رعیت کے اور کال کے ماتحت سمجھا ۔ اور رعیت جو کال برہمہ ہے ۔ وہ راجہ بن کر راج لے بیٹھا ۔ اب جیو اس کال برہمہ کا اشٹ اور نشٹا باندھ کر رعیت کی حیثیت میں اس کی مدد سے سب کچھ لینا چاہتا ہے ۔ جو غیر ممکن ہے اسوجہ سے نقصان ہو رہا ہے ۔ پہلے اپنی حیثیت سمجھو تب کام کرو ۔

جاکا منتر جے سکھ کے تِس کے ہاتھ نہ پاؤں

۳۷۱ کہیں کبیر ماتو (ماتانے) سٹ (لڑکے) کا ہی دیا نرنجن ناؤں

ترجمہ معہ تشریح - اس برہم کا نام مایا نے نرنجن رکھا ہے

جنی بھولو رہے برہمہ گیانی لوگ بید کے ساتھ
۳۷۲ کہہ کبیر یہ بوجھ ہماری سو دیپک (چراغ) لیئے ہاتھ

مطلب صاف ہے

دیو (دیوتا) نہ دیکھا سیوک (سیوک) ہی سیوک دیو نہ دیکھ
۳۷۳ کہیہ کبیر دونوں مرتے دیکھے (دیکھے کو) یہ گورو (دیوتا) دیئی (دی) سیکھ (تعلیم)

ترجمہ معہ تشریح - مطلب صاف ہے۔ بغیر دیکھے ہوئے کا اشٹ کبھی نہ کرو۔ یہ بڑا دھوکا ہے

تیرو (تیری) گتی (حالت) تین جانے دیوا ہم میں سیر (طاقت) تھ نا نہہ
۳۷۴ کہہ کبیر یہ بھول (سب) سین گی سب پرے سنتشے (شبہ) ما نہہ

مطلب صاف ہے

کھالی (خالی) دیکھی کے بھرم بھا ڈھونڈت پھرے چھوندیس

ڈھونڈت ڈھونڈت مر گئے ملا نہ نرگن بھیس
روپ

مطلب واضح ہے ؛

بُوجھ اپنی کھتر ہے یوگی امر سو ہوئے
اب بُوجھے بھرمے تجے آپے اور نہ کوئے
قائم

ترجمہ معہ تشریح ۔ مطلب واضح ہے ؛
آپ آپ کو آپ پہچانو کہا اور کا نیک نہ مانو

دیکھا دیکھی سب جگ بھرما ملا نہ ستگور کوئے
کہیں کبیر کرے نت منلشے جیرا ڈارا کھوئے
جی ڈالا

مطلب واضح ہے ؛

وہاں کی آس لگائیا جھوٹی وہاں کی آس
گرہ تجی بن کھنڈ ماتیا یگ یگ پھرے نراس
گھر چھوڑ جنگل مست ہوئے نا اُمید

بن باسی یوگی کی یہ غلطی ہے ؛

نیو کے نچلے سب گھر بیچا اب کچھ ناہیں لیبائے
بنیں اختیار ہے

۳۸۰ کہیں کبیر جو گو اُو سمجھے تاکو کال نہ کھائے

مطلب واضح ہے ؛

رام رہے بن بھیترے گورو کی پوجی نہ آس
۳۸۱ کہہ کبیر پاکھنڈ سب جھوٹے سدا نراس

ترجمہ معہ تشریح - تپسیوں کے خیال میں رام بن میں رہتا ہے - اُن کی آس گورو سے پوری نہیں ہوئی - گورو میں شردھا بھگتی نہیں کی - کبیر صاحب فرماتے ہیں - بن میں رام کا خیال پاکھنڈ ہے - یہ جھوٹے ہمیشہ محروم و مایوس رہیں گے ؛

ڈر اُپجا ہے ڈرا ڈرتے پرا نہ چین
۳۸۲ دیکھا رام نے نہیں یہی کہے دن رین

ترجمہ معہ تشریح - (۳۸۲) - رام کو دیکھا نہیں - مگر رام رام کہتا رہتا ہے - اس جاپ سے ڈر پیدا ہوتا ہے - اور دل ڈرتا ہے - اور ڈر کی وجہ سے صرف بے چینی رہتی ہے - غضب ہے کہ جس کو دیکھا نہیں اس کا نام جپا کرتا ہے - خوف کیوں نہ ہو - اُس سے پریم کیسے پیدا ہو سکتا ہے رام تو گورو کا روپ ہے - اُس کا درشن کر کے تب رام نام جپنا اور گورو سے پریم لگانا چاہئے ؛

سُکھ کا ساگر میں رچا دُکھ سُکھ میلو پانو
سمجھت نہ پکڑے آپہی چلے رنک اَو راؤ

ترجمہ معہ تشریح ۰(۳۸۳) مَیں نے کبیر کے رُوپ میں بھگتی کے سُکھ کا ساگر بنایا۔ اور دُکھ سُکھ دونوں کو پاؤں کے تلے پامال کر دیا۔ مگر راجہ پرجا کو اس کی سمجھ نہیں ہے۔ اور وہ اس میں نہیں ٹکتے۔

لکھا پڑھی ہوں سب پرے یہہ گن تجے نہ کوئے
سب پرے بھرم جال میں ڈارا یہہ جیہ کھوئے

مطلب واضح ہے۔

بنا رُوپ بن ریکھ کو جگت سنچاوے کوئے
سب پرے بھرم جال میں ڈارا یہہ جیہ کھوئے

مطلب واضح ہے۔

بنا رُوپ بن ریکھ کے جگت سنچاوے سوئے
مارے پانچوں جو نہیں تاہی ڈرے سب کوئے

ترجمہ معہ تشریح ۰(۳۸۶) ۔ جو لوگ پانچوں گیان اندریوں کو نہیں مارتے

ان سے سب کو بی ڈرتا ہے۔ من جو بغیر رُوپ ریکھا کا ہے۔ جگت کو نہیں نچاتا ہے۔ یہ سب بھی اُسی کے ناچ میں ہیں:

دھوکے دھو گئے سب جگ بیتیا — ہو اگوا کے ساتھ
کہیں کبیر پیڑ جو بگڑو — اب کا آوے ہاتھ ۳۸۷

(گُرو پیشوا — اصلی درخت بگڑا — کیا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۸۷)۔ دھوکے میں سب جگ گیا۔ اب بھی گورو کا ساتھ پکڑ لے۔ اگر اصل اور بنیاد بگڑ جائیگی۔ تو پھر کیا ہاتھ آوے گا:

ساکھی آنکھی گیان کی — سمجھ دیکھ من مانہہ
بن ساکھی سنسار کی — جھگرا چھوٹت نانہہ ۳۸۸

(سمجھ — آنکھ — چھوٹتا ہے نہیں)

مطلب واضح ہے:

نوٹ۔ مہاراج وشوناتھ سنگھ مرحوم کے بیجک میں صرف اتنی ہی ساکھیاں ہیں آئندہ کی ساکھیاں۔ نسخوں اور کتابوں سے لی گئی ہیں۔ یہ سب آسان ہیں۔ اِس لئے ان کا ترجمہ وتشریح نہیں کی گئی:

پانچ تتو کا کھیل ہے — تا کر ہو نچار
کہیں کبیر تتو کے بُوجھے — جیو کا ہوئے اُبار ۳۸۹

(اس کا — گرد — سمجھ — رہائی)

سانچ بھیا تو کیا بھیا — جو نہیں سانچا جان

(ہوا)

ساںچا ہوئے ساںچے ملے تو ساںچے ماہیں سمان ۳۹۰
(اندر سمائے)

جیہی مارگ سنکادِگ گئے برہما وشنو مہیش
سو مارگ سب کھتا پیا میں کاہی کہوں اُپدیش ۳۹۱
(بھٹکا) (کس کو)

کل کرنی کے کارنے ہنسا چلا بگوئے
تب کل کو نِرلاح ہے جب چاری چرن کا ہوئے ۳۹۲

جا سوں دل ہی ملا نہیں شبد نہ بیدھا انگ
کہے کبیر لپکاری کے ہنسا بگ کو سنگ ۳۹۳
(بگلا کا)

بیری بیری ایک ہے بیاہ کرے مرت کوئے
باندھے ہی مری جا ہوگے مکتی کہاں سے ہوئے ۳۹۴

گورو پورا سِکھ سُورا باگ موری رن پیٹھ
ساہیبا سے پرچے کرو تو ایک دو پیچا بیٹھ ۳۹۵
(موڑ) (داخل ہو) (صاحب) (غالیچہ)

بندھا کے بندھا ملے چھوٹے کون اپائے
کرو سیوا نِربندھ کا جو پل ماہیں لئے چھوڑائے ۳۹۶
(تدبیر) (کس) (آزاد)

من سے کہا پیچہی جی کہائی چھانڈی ڈھونڈھ ڈھونڈھ چھانی

۳۹۷ بہت پروسیا بہی مُوئے ہم اپنے دِل مان
ہمسایہ

ایک بان ہے میرا من کے بان چھتیس
۳۹۸ ایک بان جو میرا لاگے تو سبے بان ہوئیں بھیس
ناقص

جا سو گوئی بھیتر ہے سوئی من جانے سب بات
۳۹۹ جانت ہی اوگن کرے تب کہاں کُشلات
خیریت

بُوجھے تو ستبجھے سمجھے تو اپار
۴۰۰ دیکھ تماشا تاہی کا جو ہے بندھن کے پار
اس کا

جاکے کھوجت جو ہیئے سو تو ہال ہجور
۴۰۱ تالیم کے ہے نیڑے اپے تالیم کے ہے دُور
تعلیم ڈھونڈے نزدیک بے تعلیم حال حضور

ایک بات کی بات ہے کوئی کہے بنائے
۴۰۲ بھاری پردا بیچ کا تالے لکھا نہ جائے
اس سے

گُورو ماتھے پر راکھئے چلئے اگیا ماںہہ
۴۰۳ کہیں کبیر تہی سنت کو تبن لوک ڈر ناںہہ
اس حکم

جاکے گھر بھر آندھرا کُوپ دوا سے آئے

جو کوئی جاہے نِکلن کو پرے کُوپ میں جائے ۴۰۴

میٹھی مارگ نگ لہا کوئی کلپ کا ہیر
جیسی مارگ مَیں نگ لہا سو کیسے تج ہو کبیر ۴۰۵

دے بیری جنی جان ہو جو لاوت ہُو بنجار
اِی ہیرا ہے مکتی کا گھووت جات گَمار ۴۰۶

کرنا ہے سو کرلے جو رے پہنچا آئے
آگ جو لاگی دوار میں تب کچھو کاڑھی نہ جائے ۴۰۷

شبد سنبھارے بولئے شبد کے ہاتھ نہ پاؤں
ایک شبد کرے اوشدھی ایک شبد کرے گھاؤ ۴۰۸

سب باسی وہ دیس کے بنچک لاگی آئے
دیکھی شرد کی چاندنی پرے بھولائے بھلائے ۴۰۹

بھلا چاہو تو چیت ہو آئی لگی ہے ناو
بار بار پچتاہو گے بُڑی نہ ایسا داو ۴۱۰

اب کے بِچھرے کہاں جاہو کساں ڈھونڈوگے پاؤں

سر دے دے سنمکھ رہو اب جبنی پر ہو کو داؤں ۱۱۱
نت بدھ بنے ناؤں

گورو مہتی گنتی چندرما سیوک چندر چکور
پلک پلک نرکھت رہے گورو مورتی کی اور ۱۱۲

گورو سمانے شیشہ میں بچ کے لاگی نینہ
بلگایا بلگے نہیں ایک پران دو دیہہ ۱۱۳
چیلا

گورو گورو میں بھید ہے گورو گورو میں بھاو
سو گورو ہر دم بندئیے جو شبد لکھاوے داو ۱۱۴

سات پانچ گورو کرئیے لوئی
شبد لکھاوے گورو ہے سوئی ۱۱۵

ہر ہی بچھڑے گورو شرن ہے گورو بچھڑے نہیں ٹھور
رسے اپرادھی مانوا گورو تے کہئے نہ اور ۱۱۶

گورو گلال سیکھ کمبھ ہے گڑھی گڑھی کاڑھے کھوٹ
رسے اپرادھی مانوا گور تے کہئے نہ اور ۱۱۷
کھرا / کمبھار / ڈکالے

گن نہ گنچھا ہوں سیا سادھک ملا نہ کوئے
بن

جوگی جنگم بہُو مُوئے بھاو بن بھگتی نہ ہوئے ۵۱۸

گورو تو ایسا چاہئے سِکھ سے کچھُو نہ لے
سِکھ تو ایسا چاہئے گورو کو سربس دے ۵۱۹

دیکھن سریکھی بات ہے کہن سریکھی نا ہنہ
بُوجھن سریکھی بات ہے دین سریکھی نا ہنہ ۵۲۰
دیئے

جاکے دل میں کپٹ نہیں کپٹ نہ لاگے تاہ
جاکے دِل میں کپٹ ہے کپٹے کپٹے تاہ ۵۲۱
دھوکا دے اُس کو

ساہب سب کا ساہب کا کوئی ایک
لاکھن مدھے کو دیکھو کوئی کوٹن مدھے ایک ۵۲۲
صاحب / ڈھونڈنا چاہیے / درمیان کیا / کروڑوں کے درمیان

پُورا ساہب سیئے پُورا ہو نکلے آئے
پُورا کے پُورا مِلے پُورا پُورا ہی لکھائے ۵۲۳
ہو کر

چھماشیل جب اُوپجے اَلکھ درشٹی تب ہوئے
بنا شیل پہنچے نہیں کوئی کتھے سو کوئے ۵۲۴

شیل رتن سب تے بڑا سب رتنن کی کھان

تین لوک کی سمپدا لبھی شیل میں آن ۴۲۵

گورودھن گج دھن باج دھن سبے رتن دھن کھان
جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھوری سمان ۴۲۶

جہاں آپ تہاں آپدا جہاں شوک تہاں پاپ
جہاں دیا تہاں درڑھتا جہاں چھما تہاں آپ ۴۲۷

اِی ہے اتھاہ تھاہ سبن میں دریا لہر سمانی
دھیمر جال ناہی کا کری ہے مین رہا نہیں پانی ۴۲۸

سُکھ دُنیا دُکھ میٹتا دُور کریں سب بادھ
کہیں کبیر وہ کب ملیں پرم سنیہی سادھ ۴۲۹

سُکھ داتی سب میں ہے دُکھ نہ کاہو دے
اپنو مت میں گا ٹھا ہے سادھو لکش ہو سوئے ۴۳۰

سنت نہ چھوڑیں سنتی جو کوٹن ملیں اسنت
چندن سرپ لپیٹیا سیلتا نہ تجنت ۴۳۱

آجا کے گھر آج ہے بیٹا کے سر کمبار

تین لوگ ناتی ٹھگلے پنڈت کرہو بچار

ساد ہو جگ میں دُرلبھ ہے اَورو ہے بہو بھیکھ
نیر کشیر تے جانئے بگُلا ہنس پریکھ
پانی دودھ

سادھن تو سب ہی بڑے اپنی اپنی ٹھور
شبد ہو یکی پارکھو نے ماتھے کے مور

من رنگی بڑ رنگیا رنگی رنگ گورنگ
کہہ کبیر تب باچیہو جب لبھو شبد کے سنگ
لبھے

اہی من تو امر ہتا مارے نہیں مرائے
گیان رتن کے ٹھیلتا گھست گھست کٹی جائے
گھسے

مَن سب پر اسوار ہے من کا پیڑ انیک
جو مَن پر اسوار ہیں سو کوئی برلا ایک

من پنچھی ہوئے اُڑ رہیو ڈھونڈت پھرو اکاس
بیکنٹھو کھالی پڑا سا ہب سیلوک پاس
بہشت بھی خالی صاحب

گوری چڑھی پہاڑ پر رُچی رُچی کرے سنگار

پیا مکھ بات نہ اوچرے سبھے سنگار انگار ۵۴۰

گوری سب گن آگری کان جھلکے ہیر
کانٹ جو لاگا نین کا سالے سکل شریر ۵۴۱

آنکھ، دکھادے، ہیری کی کنڈل

لکش اہیری یک مرگا بڑ ٹھگ پنتھی ایک
یک سر پورا کا کرے جہاں ڈرحین لسیں انیک ۵۴۲

اکیلا، بچارہ

ساکھی سماپت

ضمیمہ نمبر ۱

سایر بیجک کا پد

سنتو بیجک مت پرمانا
کئی یک کھوجی کھوج تھکے　کوئی برلا جن پہچانا　۱

چار یُو جُگ اُو نگم چتُر بھجے　گاوے گرنتھ اپارا
بشنو بھرم رُدّر رِشی گاویں　سیس (سیس ناگ) نہ پاوے پارا　۲

کوئی نِرگن کوئی سگن ٹھہراوے　کوئی جیوتی بتاوے
نام دھنی کو سب ٹھہراویں　رُوپ کوئی نہ لکھاوے　۳

کوئی شوکشم استھول بتاوے　کو اُو اکشر نج سانچا
ستگور کہاں رہے پہچانیں　بھولے پھرے اساچا　۴

لوبھ کی بھگتی سرے نہیں کاما　ساہیب (صاحب) پرم سیانا
اگم اگوچر نام دھنی کا　سیلے کہیں وہاں جانا　۵

دیکھے نہ پنتھ ملے نہیں پنتھی ڈھونڈت ٹھور ٹھکانا
کواُو ٹھیراوے سُن ریک کیھنا جیوتی ایک پرمانا ۶

کواُو کہیں رُوپ ریکھ نہیں واکے دھرت کون کو دھیانا
رُوم رُوم میں پرگٹ کرتا کاہے بھرم بھُلانا ۷

پکشش اکیشش سبھے پچی ہارے کرتا کوئی نہ بچارا
کون رُوپ ہے سانچا صاحب نہیں کوئی بستارا ۸

بہُو پرچے پرتیت درڑھاوے سانچے کو بسراوے
کلپت کوٹی جنم جگ باگے درشن کتہوں نہ پاوے ۹

پرم دیالو پرم پرشوتم تاہی چینہ نہ کوئی
تت پر حال نہال کرت ہے رتجبت ہے نج سوئی ۱۰
حال

ادہک کرم کری بھگتی درڑھاوے نانا مت کو گیانی
بیجک مت کوئی برلا جانے بھُولی پھرے اجمانی ۱۱

کہیں کبیر کرتا میں سب ہے کرتا سکل سمانا
بھید بنا سب بھرم پرے کواُو بوجھے سنت سوجانا ۱۲

سمایر بیجک کا پد سماپت

ضمیمہ نمبر۲

٭ مُول رمینی

پہلی رمینی

پرتھمے شبد ہے شُنیا کار پرآ اَویکت[1] سو کہے بچار ۱
انتہ کرن اُدے جب ہوے پشینتی[2] اردھ[3] ماترا سوے ۲

اندر وچ خواہش پیدا ہوا۔ دل

٭ مُول کہتے ہیں اسلی اور جڑ کو۔ اِس مُول رمینی کو کبیر پنتھی بر زبان حفظ یاد کرتے ہیں اور کسی کو بھی نہیں سُناتے۔ اُس کے پوشیدہ رکھنے کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آج تک کسی کو علم نہیں تھا۔ اِس میں قریب قریب کبیر صاحب کا تمام فلسفہ آ گیا ہے۔ بطور خود یہ مکمل کتاب ہے۔ اور مفتسر شرح کرنے پر نہایت دلچسپ ہو جاتی ہے سوامی یُگلا نند جی نے ہم سے سفارش کی تھی۔ کہ لگے ہاتھ اِس کی بھی صراحت کر دیجئے گا۔ اِس لئے یہاں اِسکو مختصر شرح کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ اس کے شامل کر دینے سے "بیجک" اور بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ اِس کو اکشر کھنڈ کی رمینی بھی کہتے ہیں:۔

شوڑ سو کنٹھ مدھیما جان — چونتیس اکشر مکھ استھان ۳

ان دونی بانی تیہی کے مانہہ — بن جانے نر بھٹکا کھانہہ ۴

بانی اکشر سوڑ سمو دلے — اردھ پشینتی جائے سماٹے ۵

شونیا کار سو پرکھمار ہے — اکشر برہمہ سناتن کہئے ۶

نورتی پرورتی ہے شبد اکار — پر نو جانے ایہے بچار ۷

ساکھی

انکلاپٹ کے شبد جو کہئی چار سو بھیس
بہو بانی بہو روپ کے پرتھک پرتھک سب دیس ۸

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ پہلے جو شبد ہوا وہ شونیہ اکار تھا۔ اُس کی شکل و صورت نہیں بتائی جا سکتی۔ اس کا نام پرا اور اویکت ہے۔ اور اس کا استھان انسانی جسم میں ناھی بتایا جاتا ہے۔ (۲) جس وقت وہی شبد دل کے مقام پر آکر پرگٹ ہوتا ہے۔ تو اُسکا نام اردھ ماترا اور پشینتی ہوتا ہے۔ اور اس کا مقام ہردے بتایا جاتا ہے۔ (۳)۔ جو لہجہ یا لفظ حلق یا گلے سے برآمد ہوتا ہے۔ اس کا نام مدھیما ہے۔ اور اس کا مقام کنٹھ ہے۔ یہ چونتیس حروف یا آواز کے خاص مقام ہیں۔ (۴)۔ جس قدر کلام حروف اور لہجہ کا شمار اور گروہ ہے۔ اور مختلف قسم کے آواز و بانی ہیں۔ سب سب اِن چونتیس حروف کے اندر ہیں۔ لیکے نہ جاننے سے آدمی بھٹکتے ہیں (۵)۔ جس وقت یہ سارے آواز اور کلام اور لہجوں کا مجموعہ اردھ پشینتی میں مل کر پرا اوستھا میں جاتے ہیں سب اُسی میں لے ہو کر برباد ہو جاتے ہیں۔

نوٹ - لیشپنیق کا اصلی مقام اوپر ہے - اُس کا عکس نابھی یا ناف میں ہے - جہاں سے پُرانوں کی تعلیم کے بموجب برہما پیدا ہوتا ہے - اور اُس سے چار وید نکلتے ہیں برہما وشنو کی نابھی ہی سے پیدا ہوا ہے ۔

(۶) پرا - اویکت خواہ شونیا کار سب سے پہلا ہے - اور اُسی کو سناتن سے اکشرہ برہمہ کہتے ہیں - (۷) - پس رچنا میں جو پیدائش اور موت - اُتپتی اور پرلے ازل اور ابد کے تماشے ہوتے ہیں - وہ شبد اکار ہیں - اور اُسی کو پرنو شبد بیچار کر کے کہا گیا ہے - پرنو - اوم یا اونکار کو کہتے ہیں - ساکھی - (۸) گھبراہٹ کھلبلاہٹ اکلاہٹ کے بھی جو شبد ہیں - وہ بھی انہیں چار اکشروں کے بھیس میں پرگٹ ہوتے ہیں - اور بھی جتنے الفاظ سُور - لیجر تال وغیرہ مختلف قسم کے ہیں - مختلف استھان اور جگہوں سے اِن ہی کے دوارا ظاہر ہوتے ہیں ۔

دوسری رمینی

اَن ونی بانی چار پرکار ۔ کاآں سندھی چھائیں اور سار ۱

ہیتو شبد بُوجھئے جو رے ۔ جانی ہیتھا رتھ دوارا سوئے ۲

بھرمک چھائیں سندھک اوکال ۔ سار شبد کا گٹے بھرم جال ۳

دوارا چار ارتھ پرمان ۔ پدارتھ بینگارتھ پہچان ۴

بھاوارتھ وھونیارتھ چار ۔ دوارا شبد کوئی جے لکھے بیچار

پراپت ملکھ سو جان موریے سوہن کلا تدان ۶

ساکھی۔ بن جانے سورہ کلا شبدہی شبد کو آئے
شبد سُدھار پہچانئے کون کہاں وو آئے ۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱) مختلف قسم کا کلام چار قسم کا ہے۔ کال سندھی
جھائیں اور سار (اصلی)۔ اِس کی ترتیب یوں ہے۔ سار۔ جھائیں۔ سندھی
اور کال۔ سار اصلی شبد کو کہتے ہیں۔ اِس کا جو عکس ہے اُس کو جھائیں
کہتے ہیں۔ سار اور جھائیں دونو ملے۔ اِن کے ملاپ کو سندھی کہتے ہیں۔
جس کو صُوفیوں کی اصطلاح میں "برزخ" یا "مقام برزخی" بولتے ہیں
یہاں سے کال شبد پیدا ہوتا ہے۔ (۲)۔ جو شخص ان تمام شبدوں کے اغراض
و مقاصد کو سمجھ لے۔ وہ ان کے یتھارتھ استھان اور سچے مقام کو سمجھ
جائے گا۔ (جو انسان کے جسم کے لطیف و بالائی طبقات میں ہے اور
جس کے عکسی مقام پنڈ وبس میں یعنی جسم کے کثیف استھانوں میں موجود
ہیں۔ اور جن کی صراحت اُوپر کر دی گئی ہے۔) (۳)۔ جھائیں سندھک
اور کال یہ سب بھرمانے والے شبد ہیں۔ صرف سار شبد بھرم جال کو
کاٹتا ہے۔ (۴ و ۵) اِن چار شبدوں کے چار مقام کا پرمان ہے۔ آدمی کو وید
ارتھ اور تسخر کے مطلب کو سمجھنا چاہیئے۔ یعنی جو بات کہی جائے۔ اُسپر نہ
اٹکنا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ الفاظ اور سُخن کا اصلی مطلب کیا
ہے۔ کیونکہ اکثر جسطرح تمسخر میں بات کچھ کہی جاتی ہے۔ اور اسکا مطلب کچھ
ہوتا ہے۔ اسی طرح اصطلاح و الفاظ کو چھوڑ کر معنی و مطلب کی طرف رجوع ہونا
چاہیئے۔ اور بھید کے نکتہ کو جاننا چاہیئے۔ تب اصلیت کا کچھ پتہ چلیگا۔ اور جو لفظوں میں

اٹک رہے۔ تو بیوقوف کے بیوقوف اور بیخبر کے بے خبر بنے رہے۔ (۶)۔ پرا اور اپرا دو قسم کی ودیائیں ہیں۔ ایک اعلےٰ ہے اور ایک ادنےٰ ہے۔ تمام کتابی علم۔ حکمت و فلسفہ۔ وید و شاستر وغیرہ یہ سب ادنےٰ قسم کے علوم ہیں۔ علم روحانی یا سار شبد اعلےٰ ہے۔ یہ دو طرح کے علوم مکتبیر ہیں۔ یہ سب میرے (یعنی کبیر صاحب کے ذات حق کے) سولہہ کلا میں شامل ہیں۔ سولہہ کلا حقیقت میں دس گیان و کرم اندری۔ چار انتہ کرن۔ ایک پردھان اور ایک آتما کے مکمل اوصاف کو کہتے ہیں۔ جن میں یہ سولہہ طاقتیں مکمل ہوتی ہیں۔ وہ آدمی روحانیت کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جو کسی طرح سے انگ ہین اور غیر مکمل ہے۔ وہ اصلی معنی میں ناقص ہوتا ہے اور روحانی تعلیم سے محروم رہتا ہے۔ ساکھی۔ (۷)۔ جب تک یہ سولہہ کلا کوئی شخص نہ جانے اور اس نظر سے مکمل نہ ہو۔ تو وہ شبدی شبد کو سُن کر گھبرا جائے گا۔ اس کا شبد سے سُدھار ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کس کو اگر کہا جاوے ؏

نوٹ۔ ہندی میں چونتیس حروف ربط ہوتے ہیں جو بنجن کہلاتے ہیں۔ اور سولہ حروف علت ہیں۔ جو سؤر کہلاتے ہیں۔ یہ سولہہ حروف علت گویا کنجی ہیں۔ جو تمام آوازوں کی شکل و صورت قایم کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی کمی ناقص ہوتی ہے۔ اسی طرح جسم وغیرہ کے سولہہ کلا کا خیال ہے۔ وہ بھی غیر مکمل یا کسی عضو کے بیکار ہونے پر ناقص ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا اثر سارے جسم پر بُرا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے ہندوؤں میں ہمیشہ سے بغیر انگ کا آدمی بُرا اور منحوس کہا جاتا ہے۔ اور پُرانک و ویدک زمانہ میں یگیہ پشو دیکھ بلدان

کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرتے تھے۔ کہ اُن میں کوئی نقص تو نہیں ہے۔ یگیہ کرنے والے برہمن کی نسبت بھی یہی خیال ملحوظ خاطر رہتا تھا۔ وہو ہذا القیاس

تیسری رمینی

---

۱ اکشر بید پوران بکھان — دھرم کرم بیتر تتے الوپان

۲ اکشر پوچا سیوا جاپ — اور مہا تم جیتے کتاپ

۳ یہی کہاوت اکشر کال — جائے گڑھی اُرہو کے بھال

۴ اوہنگ سوہنگ آتم رام — ما یا منترادک سب کام

۵ لسے سب اکشر سندھی ہے — جیہی مانس پائیر جیو رہے

۶ نرگن الکھ اکہہ نربان — من بدھی امد ہر جائے نہ جان

۷ بدھی نشیدھ جہاں بتنادوئے — کہیں کبیر یہ چھائیں سوئے

۸ ساکھی۔ پرچھے چھائیں چھائے نکتے۔ پنچھا سند صکب کال
پُنی چھائیں کی چھائیں رہی۔ گوڑ وین سکلے کال

ترجمہ مع تشریح (۱) بید پوران اکشر ہی نے بیان کئے گائے ہیں۔ اور ان ہی سے پتر کھتہ۔ کرم اور دہرم کا لون ہوتا ہے۔ پوجا سیوا

جاپ سب اکشر ہیں۔ ان کے سوا اور جتنے مہاتم بناتے جاؤ گے۔ اور بڑھاتے جاؤ گے۔ وہ اکشر ہی ہوں گے۔ (۳) اسی کو اکشر کال کہتے ہیں۔ یہ تمام وید پوران وغیرہ اکشر کال ہیں۔ جو انسان کے دل میں کانٹے کی طرح چُبھ کر اس کو اصلیت اور حقیقت کے درجہ سے گرا کر اعلیٰ وادنیٰ انانیت وغیرہ کے پھندے کے زنجیر میں پھنسا کر کرم دھرم کا طوق اُس کی گردن میں پہنا دیتے ہیں۔ (۴ و ۵)۔ رکال اکشر کا تو اوپر پتہ بتا دیا گیا۔ اب سندھی شبد کا پتہ دیتے ہیں)۔ اوم۔ سوہنگ۔ رام۔ مایا۔ شکتی امنتر وغیرہ اور دوسرے ساودھن کے کام جو جیو آتما کو کسی اور اونچے خیال سے جوڑتے ہیں۔ وہ سندھی کہلاتے ہیں۔ اور جیو رات دن اسمیں اور اس سے وابستہ رہتے ہیں۔ ان کے جاپ سے وہ ادنیٰ انانیت سے معمولی طور پر بچکر لطیف انانیت کے ذکر و فکر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ گویا انانیت ایک درجہ اور اونچی ہو جاتی ہے۔ (۶ و ۷)۔ (اب چھائیں شبد سُنتا نرگن۔ الکھ۔ اکہہ۔ نربان وغیرہ جو من بُدھی کے پرے کی حالتیں ہیں۔ اور جس میں جائز و ناجائز خیال و افعال۔ اہنسا اور ہنسا وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ چھائیں یعنی عکس کہلاتے ہیں۔ اصلیت ابھی ان سے بھی دور ہے۔ قاعدہ کی بات ہے۔ جہاں نور ہو گا وہاں سایہ ضرور ہو گا۔ جہاں دن ہو گا۔ وہاں رات بھی ہو گی۔ اصل و عکس ذات و صفات۔ یہ سب چھائیں یعنی عکسی مدارج ہیں۔ ساکھی۔ (۸) جس وقت عکس پر نگاہ گئی۔ اُسی وقت کال کی بُرزخی حالت پیدا ہو گئی۔ اور سب اسی عکس میں غلطاں و پیچاں رہ گئے۔ عکس کا عکس ہی رہ گیا۔ اس سے آگے لوگ نہیں بڑھتے۔ اور نہ ذات میں قائم ہوئے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ گورو کی مدد لی جائے کیونکہ بغیر گورو کی مدد کے ان

کے جال سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا ہے

نوٹ - چوتھے پد کو سار شبد کہتے ہیں - وہ ذات ہے - اصل ہے حقیقت ہے - اِن کے مدارج اور مقامات "پلنچہ سندیش" نامی کتاب میں مفصل مشرح آئے ہیں - شائقین روحانیت اِس کو بغور پڑھ کر اپنی تسلی و تشفی کر لیں ہے

چوتھی رمینی

پرتھم ہی سنگیہو شبد آمان ۔ شبد ہی شبد کیو انومان
مان ہی مہاکم مان بھولان ۔ مانیت مانیت پاوَن کھان
پھیر اپھرت بھیو بھرم جال ۔ دیہ آدِک جگ بھئے انشیال
دیہہ بھئی تے بھیک ہوئے ۔ جگت بھئی تے کرتا کہوئے
کرتا کارن کرم ہی لاگ ۔ گھر گھر لوگ کیو انوراگ
چھوڑ رہت پن آشرم چار ۔ نو چھیو بھئے پاکھنڈ لبکار
کوئی تیاگی انوراگی کوے ۔ بدھی نشید ھماں بدھیا دوئے
کلپیو گرنتھ پوران انیک ۔ بھرم رہے سب بنا بویک
ساکھی - بھرم رہا سب شبد میں شبد ہی شبد نہ جان
گورو کرپا بن پرکھ بن پرکھو دھوکھا کہاں

ترجمہ معہ تشریح - (۱) - پہلے جو شبد تھا - وہ انانیت یعنی میں کے

ییترے پینے اور مان بڑائی سے آزاد تھا۔ لیکن شبد سننے والوں نے اور شبدوں کا انومان کیا۔ (۱)۔ اس انومان سے مہاتم کو مان کر بھولے دذات سے بھٹک کر ا مانتے مانتے باون حروف جو دراصل شبد کے چھنہ ہیں۔ بنا لئے۔ (۲)۔ اِن کے ہیر پھیر سے بھرم جال پیدا ہوا۔ اور جسم وغیرہ کا بندھن دکھائی ہوگیا۔ (۳)۔ جب شبدوں کے دوارا جسم کا خیال آیا۔ جسمانی ہو گئے۔ اور جب اپنے جسم کی طرف نگاہ گئی۔ تو اُس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سوچنے لگے کہ اس سنسار اور جگت کا کوئی خالق یعنی پیدا کرنیوالا ضرور ہے (۵)۔ اور جب یہ خیال آیا۔ تو فاعل۔ فعل مفعول کے زنجیر مسلسل میں جکڑا کرتا کے سبب سے لوگ گھر گھر اُس ہی کا سادھن اور جتن کرنے لگے۔ اُن کے سلسلہ میں پھر۔ (۶)۔ چھ قسم کے فلسفے جو درشن کہلاتے ہیں۔ بنائے۔ چار آشرم کی بنیاد رکھی۔ اور نو چھ جو چھیانوے پاکھنڈ ہیں۔ اُن کا نقص پیدا ہوا۔ (چھیانوے پاکھنڈ کا ذکر پہلے آچکا ہے)۔ پھر تو (۷)۔ کوئی برکت ہو گیا۔ کوئی گرہست اور جائز ناجائز کرم کے دو طریقوں میں پھنسے۔ اور (۸) بہت سے گرنتھ اور پوران بنا ڈالے۔ اور بغیر گیان اور تمیز کے سبب بھرم میں پھنس رہے (۹) الغرض سب اسی طرح شبد میں بھرما گئے۔ اور کسی نے شبد کی اصلیت کو نہیں جانا۔ اِس لئے اے جیو گورو کی کرپا لے کر اپنی تمیز کی طاقت سے اِس دھوکا کا گیان سمجھو۔

پانچویں رمینی

دھوکھا پر تھم پر کھئے بھائی — نام جاتی کُل دھرم بڑائی ۱
چھتی جل پاوک مرو اکاس — تا مہاں پنچ وِشے پرکاش ۲
تتو پانچ میں شوانسا مار — پران اپان سمان اُدان ۳
اور بیان باون سنچار — پنج پنچ تھل پنج کالج کار ۴
اِڑ پنگلا اور سکھمنی — اکیس سہسر چھ سو گنتی ۵
نگم اگم سو سدا بتاوے — شوانسا سنار سرود گاوے ۶

ساکھی۔ دھوکھا اندھیری پائیکے۔ یا بدھی بھیا شریر
کلپیو کرتا ایک پُپی۔ بدھی کرم کی بھیر ۷

ترجمہ مع تشریح ۔(۱)۔ پہلا دھوکا جو ہوا۔ اُس پر غور کرو۔ دھوکا نام ذات کُل۔ دھرم اور بڑائی ہے۔ دانائیت کی بنیاد اِس ہی پر ہے۔ (۲)۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ ہوا۔ اکاس اور اُن کے وِشے شبد۔ سپرس۔ رُوپ رس۔ گندھ۔ (۳ و ۴)۔ پانچ تتوں میں پران خاص ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ اُدان اور بیان اِن پانچوں والوں سے باون قسموں کی ہوائیں پیدا ہوئیں۔ اور وہ سب اپنی اپنی جگہ میں خاص خاص کام

انجام دیتے ہیں۔ (۵)۔ تین ناڑیاں۔ اِنگلا۔ پنگلا۔ سُوشمنا خاص ہیں۔ اور باقی ناڑیاں اکیس ہزار چھ سو شمار ہیں ہیں۔ (۶)۔ وید و شاستر ہمیشہ ان کو بتاتے اور سوانس سار کے سرود کو گاتے ہیں۔ ساکھی۔ (۷)۔ اگیان کے پیدا ہوتے ہی اس طرح ان (اُوپر لکھے ہوئے تتو وغیرہ) سے یہ شریر (یعنی جسم) بن گیا اور اس شریر کے ہوتے ہی اپنی انانیت کیساتھ ایک جُدا کرتا۔ اور خالق ماننا پڑا اور اسکا ماننا تھا۔ کہ اسکی وجہ سے کرم کا وہ طومار بندھ گیا۔ کہ بس رہے بس۔

چھٹویں رمینی

یوگ جپ تپ گیان الیکھ — تیرتھ پھرت دھرے بہو بھیکھ
یوگی جنگم سدھ اُداس — گھر کو تیاگی پھرے بن باس
کند مول پھل کرت اہار — کوئی کوئی جٹا دھرے سر بھار
مُن مُلین مُکھ لائے دھور — آگے پیچھے اگنی او سُور
نگن ہوئے نہ کھورن پھرے — پیت پاتھر میں سر دہرے
ساکھی: کال شبد کے سور تے — ہو رہی سنسار
دیکھا دیکھی بھاگیا۔ کوئی نہ کرے بچار

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ جب کرتا کا خیال دل میں پیدا ہوا۔ اُسکے

ملنے کی خواہش میں مختلف بھیس بنا کر لوگ جپ۔ تپ تیرتھ وغیرہ میں پھرنے لگے۔ (۲)۔ یوگی جنگم۔ سدھ اور اداسی گھر کو چھوڑ کر جنگل کی خاک پھانکنے لگے۔ (۳)۔ اور کند مول پھل پر گذران کرنے لگے۔ اور سر پر جٹا کا بوجھ رکھا (۴) یہ من ناپاک ہے۔ منہ پر خاک ملے ہوئے ہیں۔ (کوئی) سورج کو دیکھتا کوئی پنچ اگنی کو تاپتا ہے۔ (۵) کوئی ننگا ہو کر گلیوں گلیوں جھک مارتا ہے۔ کوئی پتھر اور پیتل کی مورتوں میں اپنا سر ٹکراتا ہے یا ساطھی (۷)۔ کال شبد کا شور جو ہوا۔ تو دنیا میں گڑبڑ سا مچ گیا۔ سوچتا سمجھتا کوئی نہیں۔ ایک کو دیکھ کر دوسرا بھاگا جا رہا ہے۔ روا دیکے بدتمیزی!!

ساتویں رمینی

جب ہی آئے گھٹی یسانی	تب ہی چیت مال کیوں انوعانی	۱
مہی برہمہ کرتا جگ کیر	پے سو جال جگت کے پھیر	۲
پانچ تین گن جگ اپجایا	سو مایا میں برہمہ لکایا	۳
تیسے پچھے جگ لیستارا	میں ساکشی سب جانن ہارا	۴
مو کتہ جان سکے نہیں کوئے	جو پے بدھی ہری شنکر ہوئے	۵
اس سندھک کی پری پکار	بن گورو کر پانہ ہوئے اپار	۶
گن برہمہ سندھک گے گیان	اس جان اب کھیا بھرم ہان	۷

ساکھی - سندھی شبد ہے بھرم موں - بھول رہا کیت لوگ
پرکھبود ھوکھا بھیو نہیں - انت ہوت بڑ سوگ

ترجمہ معہ تشریح - (۱) - جب بھربانی کھسکی اور لوگ جپ - تپ - سے کچھ کام نہیں نکلا - تب بھرمن کا قیاسی گھوڑا دوڑانے لگے - کہ (۲) میں ہی برہم اور جگت کا کرتا ہوں - اور یہ نہیں سمجھا - کہ یہ خیال خود جگت کا جال ہے - اور سنسار کے الجھن میں پڑ گئے - (۳) - یہہ کہتے ہیں - کہ پانچ تتو اور تین گن سے جگت پیدا ہوا - یہ سب مایا ہیں اور میں اکرتا ابھوگتا نرلیپ برہم ہوں۔" (۴) - "دنیا میں اتپتی - استھتی اور پرلے ہوتے ہی رہتے ہیں - یہ مجھ میں نہیں ہیں - میں ان حالتوں کا جاننے والا ساکشی روپ ہوں۔" (۵) - مجھ کو کوئی نہیں جان سکتا - چاہے وہ برہما - وشنو مہیش ہی کیوں نہ ہو۔" (۶) - یہ برزخی یعنی نور و سایہ - اصل و نقل ذات و صفات کی ملونی کا نقص ان میں حایل ہو گیا - بغیر گورو کی کرپا سے ایسے جھگڑے کا ر پانا مشکل ہے (۷) - یہ بھولے بھالے برہم گیانی نہیں - بلکہ بھرم اگیانی - برہم کے سندھک اور برزخی گیان میں پھنسکر غرقاب اور محو ہو گئے - یہ سمجھتے ہیں - کہ اس طرح جان لینے اور سمجھ لینے سے بھرم کی ہانی ہو جاتی ہے - مگر نہیں - ساکھی میں برہم وچار سندھی شبد کے بھرم میں ہے - اور کتنے لوگ اسمیں مبتلا ہیں - ان کو دھوکے کا بھید نہیں ملا - آخر میں انکو بڑا دکھ بھوگنا پڑتا ہے۔

نوٹ - ویدانت مت کا یہ نقص ہے - کہ وہ اتمایت کی اپاسنا کرتا ہے جس سے جگت کی اتپتی ہوتی ہے - اور جو بندھن کا نہ ہر دست کا مسکن ہے - اس مضمون کا

مشرح بیان سازبچن رادھاسوامی نظم میں آیا ہے۔ جس میں کال مت اور دیال مت کی واضح تشریح ہے۔ ست پُرش دیال فرماتے ہیں:۔

جہاں ملونی تہاں وچار ایک ایک میں کہا بچار

کربچار اِن دھوکھا کھایا بُند سار کا بھید نہ پایا

ویدانت نے تمام درشنوں کا نقص دکھا دیا۔ مگر خود گرانے کا زبردست گڑھا ثابت ہوُا۔ اِس کے نقص کا پتہ سنت مت کے فلسفہ پر غور کرنے سے ملتا ہے۔ لوگ اس کو بچارتے نہیں۔

آٹھویں رمینی

جوکوئی سندھک دھوکا جان سُو ہی اُلٹ کیو انومان ۱

من بُدھی اندریہ جائے نہ جان نربچنی سو سدا امان ۲

اکل انیہہ اما دھ اَبھید نیتی نیتی کے گاوے بھید ۳

سو ہنگ برہی اکھنڈت رہے ایک دوئے آپ کو کہاں کہے ۴

جان پرہی تب کار چھائیں سو بھرم رہا لسکار ۵

ساکھی۔ سنبھو شبد امان جو جھائیں پر تھم لکار

پرکھیو دھوکھا بھیو نج گوُرو کی دیا ایار ۶

ترجمہ معہ تشریح ۔(۱)۔ جو شخص اِس بر زخی دھوکے کو سمجھ گیا۔ وہ پھر اپنے گھٹ میں اُلٹ کر انومان کرنے لگا۔(۲)۔ جہاں مَن ۔ بُدھی۔ اور اندری نہیں جاتی۔ وہ ناقابل بیان ہمیشہ بغیر مان کے رہتا ہے۔(۳)۔ نہ اُس میں کلا ہے۔ نہ خواہش ہے۔ نہ زوال ہے نہ بھید ہے۔ وید اُس کو "نیتی نیتی" کہہ کر پکارتا ہے۔(۴)۔ سوہنگ برتی اگر اکھنڈت رہے۔ تو پھر ایک اور دو کوئی اُس کو کس طرح کہہ سکتا ہے۔(۵)۔ اِس برتی کی مدد سے ست رُوپ کا کچھ پہچان ہوا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ چھائیں یعنی عکسی حالت ناقص غیر مکمل اور بکاری تھی۔ ساکھی۔(۶)۔ شبد جو پہلے اُمان تھا۔ اُس میں پہلا نقص چھائیں کا پڑا۔ یہ دھوکا اور بیچ بھید سمجھ لیا۔ اور گورو کی دیا سے بچاؤ کی صورت پیدا ہوئی ۔

نویں رمینی

پہلے ایک شبد سمو ادائے	باون روپ دھر و جھپ زائے	۱
اچھیا نا رہی دھر گئی کھلیں	تاتے برہما وشنو مہیس	۲
چار لیو اُر باون جاگے	پنچ اٹھارہ گنتھ ہی لاگے	۳
تا لو پنچ شو نیہ سوائے	دس رسنا کے پوت کہائے	۴
پانچ اُدھر دھرہی میں بارے	شُشنے گنتھ سمو دھے لکھے	۵

(بین السطور حواشی: گروہ؛ متفرق ہو کر؛ اُس سے؛ خواہش؛ سنترنی مایا؛ اس کا؛ چار دو دل تے شرعیں؛ علق؛ پانچ؛ زبان؛ اُترنا کا)

اُونٹھ کنٹھ لے پرگٹے (مجبور)	بولن لگے اور گے اور	۶
ساکھی - ایک شبد سمودائے جو (مقام)	جا مے چار پرکار
کال شبد سندھی شبد	جھائیں اور پُنی سار	۷

ترجمہ معہ تشریح - (۱) - شبدوں کا سموہ پہلے ایک تھا - ایک سے انیک ہوکر اُسی نے باون قسم کی متفرق شکلیں اختیار کیں - اور باون اکشر بن گئے - (۲) - اِچھیا رُوپ سندری بابا نے اِن کی صُورتوں کو گرہن کیا - اور اُسی بابا سے برہما - وِشنو - مہیش پرگٹ ہوئے - (۳) - دِل کے چار مقامات پر یہ باون اکشر جاگ اُٹھے - اور حلق سے پانچ اور اٹھارہ نکلے (یہ کچھ مُبہم سا معلوم ہوتا ہے - صاف نہیں ہے - اس کی تشریح چونتیسی نامی بیجک کے تیسرے حصہ میں کچھ آگئی ہے) - (۴) - تالُو سے پانچ شونیہ اکشر نکلے اور یہ دس اکشر زبان سے اڑ کے کہلائے - (۵) - پانچ ہونٹ کے حرُوف ہوئے - اور کنٹھ کے شُونیہ ہوئے - (۶) - ہونٹ اور کنٹھ کو اپنا استھان بنایا - اور مختلف طور پر بولنے لگے - ساکھی - (۷) - ایک شبد کا سمودائے چار طرح کا ہوا - کال - سندھی - جھائیں اور سار -

نوٹ - اس رمینی کا مضمون کہیں کہیں مُبہم ہے - اِسلئے وضاحت میں مجبوری ہوئی -

دسویں رمینی

پانچ تین نو چھ اور چار اٹھارہ کے پکار	۱

کرم دھرم تیرتھ کے بھاو — ای سب کال شبد کے داو ۲

سوہنگ آتما برہمہ لکھاو — تتو مسی مُرتنجے بھاو ۳

پانچ کوش نوکوش بکھان — ستیہ جھوٹ میں کرے انومان ۴

الشور ساکشی جانن ہار — اے سب سندھک کے بچار ۵

کارن کارج جہاں نہ ہوئے — متھیا کو متھیا کہہ سوئے ۶

بین سین نہیں موں رہائے — ای سب جھائیں دین کھولائے ۷

کوئی کاہو کا کہا نہ مان — جو جیہی بھاوے تہاں اُرجھان ۸

پرے جیو تیہی بھرم کے دھار — جو لو پاوے شبد نہ سار ۹

جیو دُسہہ دُکھ دیکھی دیال — تب پرپری پربھو پرکھی رسال ۱۰

ساکھی۔ پرکھائے پرکھو ایک کو جا میں چار پرکار

کال سندھی جھائیں لکھی لکھی شبد مت سار ۱۱

مطلب واضح ہے۔ تشریح کی ضرورت نہیں ؛

پانچ تتو = پرتھوی۔ جل۔ وایو۔ اگنی۔ آکاش ؛

تین = تین گُن۔ ست۔ رج۔ تم ؛

نو = نو دیا کرن ؛

چھ = چھ درشن۔ پورب میمانسا۔ اُتر میمانسا۔ سانکھیہ۔ یوگ۔ دیشیشک۔ نیائے ؛

چار = چار وید - رگ وید - سیام - یجر - اتھرو

اٹھارہ = اٹھارہ پوران - مارکنڈے - متسیہ - بھاگوت - بھوشیہ - برہمہ وِیورتک
برہمانڈ - برہم - وشنو - وراہ - وایو - اگنی - نارد - پدم - کورم
سکند - لنگ - گرڑ -

پنچ کوش = آن مے - پران مے - منو مے - گیان مے - آنند مے

(۱۰ و ۱۱) جو جیو شبد کے اس مہا جال میں پھنسے اور دکھی ہوئے۔
تب پُرش دیال کی پریرنا ہوئی اور دیال پُرش نے بویک دیو ایک کو پرکھایا۔ جس
میں چار پرکار کے شبد کا شمول تھا۔

گیارھویں رمینی

پرتھمے ایک شبد آروڑھ — تیتھی تکی کرم کرے بہو موڑھ ۱

برہمہ بھرم ہوئے سب ہیں پیٹھا — انکو دیکھ کے رنِل تہو پھرے بہو اینٹھا ۲

بھرم سناتن گاوے پانچ — انگ رہے بڑ کھو کی کھانچ ۳

آگے پیچھے داہنے بائیں — پانچ تتو بھرم رہا ہے چھو ندنی چھالیں کیچڑ — سنسیاسی ۴

اٹھا انکھی بھرم تہ پھرے اداس — چاروں طرف گھر کو نیاگ کیو بن باش ۵

بھرم بدھی سُر کیس بڑھائے — آکے گگن کو لی کیا بانہ اٹھائے ۶

دے تاری کر تاسیا گہے بھرم کا گورو بتا دے لیے ۷
بھرم بدھی ارو گھو من لاگے بن گورو پار کہو کو جا گے ۸
ساکھی۔ کہیں کبیر پکار کے گہہ ہو شرن تجی مان ۹
پرکھاوے گورو بھرم کو بانی کھانی سیدان

مطلب صاف ہے ؛

بارھویں رمینی

بھرم جیو پرماتم مایا بھرم دیہہ او بھرم لکھایا ۱
انہد نادی او جیوتی پرکاس آدی انت لو بھرم ہی بھاس ۲
ات ات کرے بھرم نرمان بھرم مان او بھرم امان ۳
کو ہے جگت کہاں سے بھیا ای سب بھرم اتی نرمیا ۴
پرے چاری بھرم پنیہ او پاپ منتر جاپ پوجا بھرم کتاپ ۵
ساکھی۔ باٹ باٹ سب بھرم ہے مایا رچی بنائے
بھید بنا بھرمے سگل گو. وہن کہاں لکھائے
باپ پوت دو او بھرم ہے مایا رچی بنا ۶

بھید بنا بھرمے سنگل۔ گوروبن کہاں لکھائے
باپ پوت دواو بھرم۔ آدھ کوس نو پانچ
بن گورو بھرم نہ چھوٹے۔ کیسے آوے سانچ پانچ تو

مطلب صاف ہے ۔

تیرہویں رمینی

کلما بانگ نماج گجارے بھرم بھیٹی اللہ پکارے
اجب بھرم یک بھیٹی تماسا لامکام بیچون نوپاسا
بے نمون وہ سب کے پارا آکھر تاکو کرے دیدارا
رگرٹے ناک مسجد اچیت رندے بت پرست تیہی ہیت
باون تیس برن نرمان ہندو ترک دواو بھرمان

ساکھی۔ بھرم رہے سب بھرم میں ہندو ترک بکھان
کہیں کبیر پکار کے بن گورو کو پہچان

مطلب صاف ہے۔ ہندوؤں میں باون اور مسلمانوں میں تیس حروف ہیں یا قرآن کے تیس سپارے ہیں ۔

چودھویں رمینی

بھرمت بھرمت سبھے بھرمانے — رام سنیہی برلے جانے ۱
تر دیوا سب کھوجت ہارے — سُر نر منی نہیں پاوت پارے ۲
تھکت بھیا تب کہا بے انتا — بر ہنی ناری رہی بن کنتا ۳
کو جن ترک کرے من ماہیں — دل کی ڈبدھا کتہوں نہ جاہیں ۴
کو بی نکھ سکھ جٹا بڈھاویں — بھرم بھرم سب جہاں دہاویں ۵
باٹ نہ سوجھے بھئی اندھیری — ہوئے رہی بانی کی چیری ۶
نانا پنتھ برنی نہیں جائی — جاتی برن کل نام بڑائی ۷
رین دوس وہ ٹھاڑھے رہیں — برکش پہاڑ کاہے نہیں تر ہیں ۸

ساکھی

کھسم نہ چینھے باوری پر پرکش کو لین
کہیں کبیر پکار کے پری نہ بانی چین ۹

مطلب بہت صاف ہے۔ لاکھ جتن کرتے ہیں۔ وہ سب بھرم ہی دھوکا ہے
سب کتب پرست۔ بت پرست۔ رسم پرست۔ دلیل پرست وغیرہ ہیں حقیقت
پرست ان میں سے ایک بھی نہیں۔ بعض لوگ رات دن کھڑے رہکر عبادت

لے جاتی کرم گن ناہر بڑائی

کریں۔ اِن نادانوں سے پوچھو۔ کہ اگر کھڑے ہونے سے نجات ہوتی تو درخت و پہاڑ سب تر جاتے ٭

پندرہویں رمینی

گن رسیا کی متوالی نار ۔ گٹنی سے کھیجے لگوار ۱
گٹنی آنکھن کاجر دِیو ۔ لاگی بتاون اُوپر پیو ۲
کاجر دیکھے ہوئے گئی اندھی ۔ سمجھ نہ پری بات کی سندھی ۳
یا بلکے گٹنی مارے مٹکی ۔ ای سب چھنروتا مہاں اٹکی ۴
بر ہن ہوئیکے دیہہ سوکھاوے ۔ کوئی شر میں گنتیں بڈھاوے ۵
مانی مانی سب کینہہ سنگارا ۔ بن پیا پر سے سبلے انگارا ۶
ساکھی۔ اٹکی نار چھنار سب ۔ ہر دم گٹنی دوار
کھسم نہ چینھے باوری۔ گھر گھر پھرت کھوار ۷

ترجمہ معہ تشریح۔(۱)۔ جیسے بڑی عورت گٹنی کے ذریعہ برے مردوں سے تعلق پیدا کرتی ہے۔ ویسے ہی جو لوگ وحدت پرست نہیں ہیں۔ اور جنکو کان سے سننے کا چسکا پڑ گیا ہے۔ وہ کتاب رُوپی گٹنی سے خدا کا بھید لیکر اُس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔(۲)۔ اس کتاب یا بانی رُوپی گٹنی

نے کہا۔ آنکھوں میں بھگتی کا کاجل لگاؤ۔ خدایا پریتم آسمان پر ہے۔ تب نظر آویگا (۳)۔ مگر کاجل کے لگاتے ہی دل کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اب اُس بات کو بھی نہیں سمجھتے۔ کہ کیا کہی گئی تھی۔ (۴)۔ اب رہ رہ کر پوتھی پترا۔ اور کتاب و مصحف میں اٹکتے ہیں۔ اور لفظوں کو توڑ مروڑ کر بانی کی کٹنی سے رٹتے ہیں۔ کٹنی بھی شتر و غمزہ کرتی ہے۔ دیکھو یہ قحبہ سب کتابوں ہی میں اٹک گئیں۔ کتاب ہی سب کچھ ہو گئی۔ خیالی و فرضی خدا بھی جس کی ہستی صرف من مانی تھی جاتی رہی۔ کوئی بید کا شیدائی اور کوئی قرآن کا سودائی بن گیا۔ (۵)۔ اگر کسی کو خیالی خدا کا پریم بھی ہؤا۔ تو وہ گمراہ ہو کر یا تو ریاضت کر کے جسم کو لاغر و کمزور کرنے لگا۔ یا کسی نے جٹا بڑھا لی۔ داب اگر غور کرو۔ تو اِن میں ریاضت کشی و جٹا دھاری بننے سے انانیت آ گئی ہے۔ اور یہ سچے معنی میں حق پرست کیسے ہو سکتے ہیں)۔ (۶) سب نے من مانا سنگار کیا۔ مگر بغیر اصلی و سچے پریتم کے سارا سنگار انگار بن گیا۔ اور اِن کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ساکھی۔ (۷)۔ یہ ظاہری مذہب والے قحبہ اور بدکار عورتیں ہیں۔ جو بانی رُوپی کٹنی کے دروازہ پر اٹکے ہیں۔ اِن دیوانیوں کو سچے شوہر کی پہچان نہیں ہے۔ سب گھر گھر ماری ماری پھر رہی ہیں۔

بانی اٹکے سُر نر دیوا	بانی پُوجا بانی سیوا
بانی پڑھ پڑھ مُول گنوایا	بھید سار کوئی برلا پایا
بانی بھید باد کی مُول	بانی سُوکشم بانی اسھتول
اکشر میں سب پھریں بھلانے	اکشر پڑھ پڑھ سب بھرمانے
گن رس وشے بھوگ بن آیا	گن رس میں سب باد گنوایا

پنڈت بھولے وید پُوران ملّنا بھولے پڑھی قرآن
کوئی کا ہُو کا کہا نہ مانے جھُوٹا کھسم کبیر نہ جانے

سوٹھویں رمینی

نو دروا جا بھرم بلاس بھرم ہی باون بسے بتاس ۱
کنوج باون بھوت سمان کہاں لگی گنو سو پر کتھم اڑان ۲
مایا برہمہ جیو انومان مانت ہی مالک بوران ۳
اک تک بھوت بکے پرچنڈ بیاپی رہا سکلو برہمنڈ ۴
ای بھرم بھوت کی اکتھ کہانی گوتیو جیو جہاں نہیں پانی ۵
تنک تنک پر دوڑے بورا جہاں جاے نہاں پاوے ٹھورا ۶

ساکھی۔ یوگی روگی بھگت باورا گیانی پھرے نکھٹو
سنساری کو چین نہیں ہے جیوں سرائے کا ٹٹو ۷

مطلب صاف ہے۔

ستر ھویں رمینی

اِت اُت ڈورے سب سندیسا — چھوٹے نہ بھرم کیا اُپچار

جرے جیو کو بُہری جراوے — کاٹے اُوپر لُون لگاوے

یوگی ایسی حال بنائی — اُلٹی بتی نے ناک لگائی

کوئی بھبوتی مرگ چھالا ڈارے — اگم پنتھ کی راہ نہارے

کاہو کو جل مانجھ رجھاوے — کہرت ہی سب رین گنواوے

بھگتی ناری کین سنگار — بن پیا پرچے سبھے انگار

ایک گربھ گیان انومان — ناری پُرش کا بھید نہ جان

سنساری کہوں کل نہیں پاوے — کہرت جگ میں جیو گنواوے

چار دشا میں منتری جھارے — لئے پلیتا مُلنا بارے

جرے نہ بھوت بڑو بریارا — کاجی پنڈت پچی پچی ہارا

ان دونوں ایکے بھوت — جھاریں گے کیا ماں کی چھوت

ساکھی - بھوت نہ اُترے بھوت سوں سنتو کرو بچار

کہیں کبیر پکار کے بن گورو نہیں نستار

پرم پرکاش بن جہوت پر درڑھ وسیش

تد پرکاش سنبھو بھئی۔ مہا کاش سو سیش ۱۳
جھائیں سنبھو بدھی لے۔ کری کلپنا انیک
سو پرکاسک جانئے ایشور ساکشی ایک ۱۴
بکھم بھئی سنکلپ جب بد اکار سوروپ
مہاں اندھیر اکال سوں پرے اودیا کوپ ۱۵
مہا تتو ترگن پانچ تتو سملیشٹ بستی پرمان
دوئے پرکار ہوئے پر گئے کھنڈ اکھنڈ سو جان ۱۶

مطلب صاف ہے۔

اٹھارہویں رمینی

سدا استی بھلے نج بھاس سوئی کہئے پرم پرکاس
پرم پرکاش لے جھائیں ہوئے مہد اکاس ہوئے برتے سوئے ۲
برتے برت مان پرچنڈ بھاسک ترپاتیت اکھنڈ ۳
کال سندھی ہوئے اسواس آگے پیچھے ان ونی بھاس ۴
بیدھی بھاو ناتکلپت روپ پرکاشنی سو ساکشی انوپ ۵

شُونیہ اگیان سُوشپتی ہوئے اُکلاہٹ تے نادے سوئے ۶

ناد بید اکرشن جان تیج نیر پر گٹے تیہی آن ۷

پانی پَون گانٹھی پری جائے دیہی دیہہ دھرے جگ آئے ۸

سوکوار شبد پرچنڈ بہو بیوہار اکھنڈ برہمنڈ ۹

ساکھی - جتن بھئے تیج ارکھ کو - جیتی چھوٹے دُکھ بھور
دھور پری جب آنکھ میں - سُوجھے کچھ نہ مُوڑ بھول اگیان ۱۰

ترجمہ معہ تشریح - (۱) - جو ہمیشہ اپنے ست رُوپ میں بھاستا ہے - وہی پرکاس ہے - (۲) - اُسی پرم پرکاس میں چھائیں یا عکس ہے اور یہی چھائیں مہاکاس کے رُوپ میں برتنے لگتی ہے - (۳) - یہ پرچنڈ ہوکر بھاستا ہے - اور اسی بھاسنے والے میں تُریا تیت اکھنڈ کا پد بھی ہے - (۴) - پھر ست کے بھاس اور چھائیں کے ملاپ کی سندھی ہوئی اِس آمیزش سے آگے پیچھے کتنے بے شمار بھاس پیدا ہو گئے - (۵) نانا پرکار کے بھاوناؤں سے بے شمار کلپت رُوپ بنے - مگر اِن سب کا پرکاش اُسی ست رُوپ ساکشی ہی سے ہے - (۶) - سُوشپتی میں شونیہ گیان ہوتا ہے - اُس میں گھبراہٹ ہے - اور اُس گھبراہٹ سے ناد پیدا ہوتا ہے - (۷) - ناد اور بید میں باہمی کشش ہے - اِن سے اُسی وقت آگ و ہوا پیدا ہوئے (۸) - پھر پانی اور ہوا کی گرہ پڑی - (اور حرارت و رطوبت کے درمیان ہوا کے گرہ پڑنے سے جسم اور جسم کے تمام سامان پیدا ہو گئے - (۹) - وہی گھبراہٹ کا اگیان شبد و سوشپتی میں پرچنڈ

تھا۔ اُسی کی وجہ سے کھنڈ و برہمنڈ کا بیوہار نکلا۔ ساکھی۔ (۱۰) جب بہت تدبیر کی۔ اور نج ارتھ کو بچارا تب بھول واگیان کا دُکھ دُور ہُوا۔ (مگر) جب آنکھ میں خاک پڑی ہوئی ہے۔ تو وہ اصلی پد جو نج موری کہلاتا ہے۔ کیسے سمجھ میں آوے۔

انیسویں رمینی

پانچی پرکھ جبے پھری آوے　　ترت ہی سبلے لکار نساوے　۱

شبد سُدھاری کے رہے اکرم　　سوانتی بھگتی کے کھولے بھرم　۲

کال جال جو لکھی نہیں آوے　　تو لوں نج پد ناہیں پاوے　۳

چھائیں سندھی کال پہچان　　سار شبد بن گورو نہیں جان　۴

پرکھے رُوپ ادستھا جائے　　آن بچار نہ تاہی سمائے　۵

چھائیں شبد پرکھے جوئے　　سنشئے واکے رہے نہ کوئے　۶

ساکھی　دھنیہ دھنیہ ترن تارن۔ جن پرکھا سنسار

بندی چھوڑ کبیر سوں۔ پرگٹ گورو بچار　۷

ترجمہ وتشریح　راہ کو پرکھ کر جب اپنے نج گھر کو واپس ہو تب سارا نقص دُور ہو جائے۔ (۲) شبد کا سادھن کر کے نشکام او دیغرض

ہٹنے اور سوانتی کے ایسی بھکتی کے کھوٹے بھرم کو نکال دے (۳)
جب تک کال کے جال کی سمجھ نہ آوے گی تب تک نج پد نہ ملے گا۔
(۴)۔ یہی نہیں بلکہ اچھائیں۔ سندھی اور کال۔ ان تینوں کو پہچان لے۔ اس کے
بعد گورو کی مدد سے سار شبد کی سمجھ آوے گی۔ بغیر گورو کے وہ نہیں جانا
جاتا۔ (۵)۔ تب روپ (ست) کو پرکھے۔ اور اس کے پرکھنے سے چار اوستھا
(جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی۔ ترِیا) جاتی رہیں گی۔ اور تب اس میں اور بچار
داخل نہ ہو سکیگا۔ (۶)۔ جھائیں شبد ہی ہے۔ اس کو لے کر پرکھنا چاہیئے۔
تب اس کا سنشے دُور ہوگا۔

نوٹ۔ جھائیں شبد تک ویدانت کی گم ہے۔ یہ وہ استھان ہے۔ جہاں آتما کو
خیال ہوا تھا کہ "میں ہوں" اور "میں ایک سے انیک ہو جاؤں"۔ مگر ویدانت کی تعلیم کی
حد اسی انانیت تک رہ گئی۔ اس لئے سنتوں نے اس کو ناقص قرار دیا۔ کیونکہ نقص کا ظہور
انانیت سے ہی ہوا تھا۔ اس کو سدھانت اور پرم پد سمجھنا غلطی میں داخل ہے۔

ساکھی۔ (۷) جنہوں نے سنسار کو پرکھ لیا۔ وہ ترنے اور تارنے والے
مبارک ہیں۔ یہ اصلی گیان نجات دہندہ اور آزادی بخش کبیر صاحب
کے ذات اقدس سے اشاعت یاب ہوا۔ اور یہ گورو بچار اور گورو مت
اُن ہی سے پرگٹ ہوا۔

بلبسویں رمینی

شبد سندھی لے گیانی مُوڑھ دیہہ کرم جگت آروڑھ ۱

ناد سندھی لے سُپنا ہوئے چھائیں شُونیہ سو سُشپتی سوئے ۲

گیان پرکاشک ساکشی سندھی تُریاتیت ابھاس ابندھی ۳

چھائیں لے برتے برتمان سو جو نہاں پرے پہچان ۴

کال استھتی کے بھاس نشائے پرکھ پرکاش لکش بلگائے ۵

بلگے لکش اپن پو جان آپ اپن پو بھید نہ آن ۶

ساکھی آپ اپن پو بھید بن الٹ پلٹ ارجھائے

گورو بن مٹے نہ دگدگی ان ونی جتن نسائے ۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ مُوڑھ گیانی محض شبد اکشر کی سندھی میں اٹک کر جسم کے کرم دھرم میں پھنسے ہوئے سنسار میں آروڑھ ہوتے ہیں۔ وہ جاگرت کے بیوہار تک محدود رہتے ہیں۔ (۲)۔ ناد کی سندھی خواب یعنی سوپن اوستھا ہے۔ اور جہاں شُونیہ علکس ہے۔ وہ سُوشپتی ہے۔ (۳)۔ ساکشی سندھی میں عکسی گیان کا پرکاش ہے۔ اس کے آگے تُریاتیت پد ہے۔ جو غیر مقید اور بندھن رہت ہے (۵)۔ اس عکسی گیان کو سے کر جہاں تک اُس کا علم ہو برتمان

میں پڑتے۔ (۵)۔ اِس طرح سادھن کرنے سے کال ستمتی کا بھاس دُور ہو جائے گا۔ اور پرکاش کو پاکر معراج اور منزلِ مقصود نظر آئے گا۔ (۶)۔ جب انانیت اور اہم بھاو کی جھڑ پڑے گی۔ اُس وقت معراج یالکش کو جان لے گا۔ اپنے میں اور انانیت میں کوئی بھید یا فرق نہیں ہے ساکھی (۷)۔ جب تک اپنی انانیت کا بھید نہیں سمجھ میں آتا۔ تب تک اُلٹ پلٹ کر اُلجھن میں پڑتا ہے۔ اُس کی اکیلی تدبیر گورو مُکھتا ہے بغیر گورُو کے یہ دغدغہ دُور نہیں ہوتا۔ اور ساری تدبیریں فضول ہوتی ہیں۔

اکیسویں رمینی

رنج پرکاش جھائیں جو جان مہا سندھی مہا کاش بکھان ۱

سوئی پانچ لے بدھی وسیش پرکاشک ترِیا تیت اروسیش ۲

(زیادہ) (راہ) (اور باقی)

بدھی بھاو نا بدھی انورُوپ بدیا مایا سوئی سروپ ۳

(مختلف) (متعدد)

سو سنکلپ بسے جیو آپ پھرِی اودیا بہو سنتاپ ۴

(پھرنے) (رنج) (بہت) (دکھ)

ترگن پانچ تتو بستار تین لوگ تیہی کے منجھار ۵

(پچھلا) (اس) (اندر)

اودیہ کال بستی نہیں جائی اوپجے کھپے تیہی ماہیں سمائی ۶

(عجیب) (بیان) (مرے) (اُسکے اندر) (لے ہوئے رہ جائے) (پیدا ہو)

رنج تجھائی جو جانی جائے شوپج موہ سندلیہ نسائے ۷

(فکر جھگڑا) (لیکن دور ہو)

(سنت کبیر کا بیجک)

مہم بیان کی غلطی

اَن جانے کو ایہی ریت — نانا بھانتی کرے پرتیت ۸

سکل جگت جال اُرجھان — برلا اَور کبو انومان ۹

کرتا برہمہ بھجے دُکھ جائے — کوئی آپلے آپ کہائے ۱۰

پُورن سَنبھو دُوسر ناہیں — بندھن موکش نہ ابکو آہیں ۱۱

پھل آشرت سورگ ہی کے بھوگ — کرم سُوکرم لہے سنجوگ ۱۲

کرم ہیں بانا بھگوان — سُوت گو سُوت لیو پہچان ۱۳

بھانتن بھانتن پہرے چیر — جُگ جُگ ناچے داس کبیر

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱)۔ جنہوں نے اپنی غلطی اسی برہمہ کے گیان کو سب کچھ سمجھ لیا ۔ اور اُس کو مہا سندھی اور مہا کاش جان بیٹھے۔ اور چھائیں ہی کو نج پرکاش مان لیا ۔ (۲)۔ اس طریق سے بُدھی وسلیش ہوکر اُن کو تریا ئیت اور سلیش کے پد ممکن ہے ۔ کہ مل جائے (مگر) (۳)۔ بُدھی اور بھاو نانہ جائے گی ۔ ودیا اور مایا دونو ہی ایک سُروپ ہیں ۔ بُدھی ان ہی کا رُوپ ہے ۔ (۴)۔ یہ سنکلپ جیو میں ہمیشہ قائم رہے گا ۔ اور جب کبھی اودیا پھرے گی ۔ پھر سنسا کا دُکھ ہو گا ۔ (۵)۔ اسی مایا یعنی بُدھی میں تین گُن اور پانچ تتوں کا بستار ہے ۔ تین لوک بھی اسی کے پیٹ میں رہتے ہیں ۔ (۶)۔ کال کی لیلا وچتر ہے ۔ بیان میں نہیں آتی ۔ ایسے گیانی اسی میں جینگے مرینگے ۔ اور لے ہوتے رہینگے ۔ (۷)۔ اس بیچ چھائیں یعنی برہمہ کی اگر ایسی سمجھ آجائے ۔ تو

تمام فکر۔ بھرم واندیشہ دُور ہوجائیں۔ (۸)۔ مگر کیا کہا جائے نادانوں کا یہی ڈھنگ ہے۔ کہ وہ کسی طرح سے یقین کرتے ہیں۔ اور بھید و اختلاف نہیں چھوڑتے۔ (۹)۔ تمام دُنیا اِسی جال میں اُلجھی ہوئی ہے۔ کسی شاذ آدمی کو اِس کا انومان ہوتا ہے۔ (۱۰)۔ لوگ کہتے ہیں کہ کرتا برہمہ کے بھجنے سے دُکھ جاتا ہے۔ کوئی آپ ہی آپ بن بیٹھتا ہے۔ (۱۱)۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ ہم ہی پُورن ہیں۔ بندھ اور موکش ایک بھی نہیں ہے۔ (۱۲)۔ (مگر یہ نہیں سمجھتے کہ) سورگ کرم کے پھل کے آشرے رہتا ہے۔ اور کرم شُوکرم ہی وغیرہ کے سنجوگ سے سنسار بنتا ہے۔ (جب تک بُدھی اور سُدھی کے کرم باقی ہیں۔ کیسے اُن کی نجات ہوسکتی ہے۔ (۱۳) بھگوان (ذات حقیقت) میں کرم نہیں ہے۔ تم بُرے بھلے سُوت کی تمیز کرلو۔ (۱۴)۔ ورنہ اِن ہی بُرے بھلے کرموں کے سُوت کی ساڑی پہن کر جُگ جُگ ناچتے پھرو گے۔
کبیر صاحب اس طرح فرماتے ہیں ؎

بائیسویں رمینی

کہاں سے جیو رُوپ سو ایک | تیہی بھاس کے رُوپ انیک ۱
کوئی مگن رُوپ لو لین | کوئی اَرُوپ (اُسی) ایشور من دین (متعدد) ۲
کوئی کہے کرم رُوپ ہے سوئے | شبد نِروین کرے پنی ہوئے (پھر) ۳

سمے رُوپ کوئی بھگوان کرتا نیارا کوئی انومان ۴

کال

کوئی کہے ایشور جیو تی ہی جان آتم کو کوئی سو تنہ بکھان ۵

آزاد

کوئی کہے سب پنی سے نیارا آپے رام وِشو بستارا ۶

سنسار پھیلا ہوا

شبد بچاو کوئی انومان ادوے رُوپ بھٹی پہچان ۷

ادویتیہ

ڈگدگ رہی کو بولے بات بولت ہی سب تتو نسات ۸

بگڑا

بول ابول لکھے پنی کوئے بھاس جیو نہیں پرکھے سوے ۹

ساکھی۔ بیج ادھیاس جھائیں اہے سو سندھک بھو بھاس

پر تھم انو ہاری کلپنا سدا کرے پرکاس ۱۱

مطلب بالکل صاف ہے ﴿

پہلی رمینی میں ویدانت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

دوسری رمینی کی پہلی کڑی میں سگن اپاسک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے

دوسری رمینی کی دوسری کڑی میں نرگن اپاسک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

تیسری رمینی کی پہلی کڑی میں پُورب میمانسا کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

تیسری رمینی کی دوسری کڑی میں ویاکرنی کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

چوتھی رمینی کی پہلی کڑی میں ویشیشک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے

چھٹی رمینی کی دوسری کڑی میں ترک وادی نیایک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

پانچویں رمینی کی پہلی کڑی میں یوگ کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

پانچویں رمینی کی دوسری کڑی میں سانکھیہ کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔

چھٹویں رمینی کی پہلی کڑی میں ہمہ اوست وہمہ ازوست ،، کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

چھٹویں رمینی کی دوسری کڑی میں ہمہ اوست کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

ساتویں رمینی کی پہلی کڑی میں شُدھ وادی کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

ساتویں رمینی کی دوسری کڑی میں وسشٹ ادویت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

تئیسویں رمینی

لکھ چوراسی یُونی جے تے (جتنے)　　دیہی بُدھی جا مٹے تے (جسمانی عقل)　　۱

جہاں جیہی بھانت تاہی روپ (جس طرح ... جیسا وہاں ویسا ہی)　　نپجے کیا پر اپنو گوپ (ان کو ... پر اسرار نہاں)　　۲

تا نا بھانتی لشے رس لین (لوٹ نفسانی کیا)　　اُرجھ اُرجھ جیو مستھا دیں　　۳

جسمانی عقل اور جسمانی صورت

۴ داوا بیٹھے جرے سب لوئے بانچا جیے گیے پُنی سوے
آگ نفس جلتے ہیں لوگ — چاہتے تھا پڑے ہیں وہی

۵ دِرڑھ دِ شواس بھروسا رام کبھوں تو وے آویں کام

۶ بسٹے لبکار ما نجھ سنگرام رام کھٹولا کیا ارام
کے اندر لڑائی — ہنڈولا میں آرام

۷ گھایل بنا تیر تروار سوئی ابھرن تہی رچیے بھرتار
زخمی بغیر تلوار — وہی زیور خاوند

۸ کامنی پہر پیا سوں راچی کہیں کبیر بھو کوپ تے باچی
پہن کر ساتھ مست ہوئی — سنسار دوبنے سے بچی

ترجمہ معہ تشریح۔ مطلب واضح ہے۔ (۱ و ۲۔۳۔۴) جتنی جُونیاں ہیں سب جسمانی ہیں۔ اور بُدھی بھی جسمانی ہے۔ جس کو جو بھاسا اُسی کو چت دیا۔ اور سنسار کے کوئیں میں غرقاب ہوا۔ لذات نفسانی میں پھنس کر جان دے بیٹھے۔ نفس کی آگ جل رہی ہے۔ سب اُس میں سوختہ ہو رہے ہیں۔ بچنا چاہتے ہیں۔ مگر پھر اُسی کو بار بار پکڑتے ہیں۔ (۵)۔ اِس سے بہتر ہے۔ کہ رام کا بھروسہ کیا جاوے۔ کبھی تو وہ کام آویں گے۔ نفس کے ساتھ لڑائی لڑتے رہو۔ اِس ہنڈولے میں آرام کرو۔ (۷)۔ لذاتِ نفس کے پابند بغیر تلوار و تیر کے زخمی ہیں۔ تم رام کے پریم کو دِل دو۔ سچا زیور وہی ہے۔ جو شوہر کو خوش کرے (۸)۔ جو عورت پریم کا لباس پہن کر پیا کے ساتھ مست ہوئی وہ سنسار کے کنوئیں میں ڈوبنے سے بچ رہی ؛

چوبیسویں رمینی

بھو بوڑت بیڑا بھگوان	چڑھے دھاے لاگی لوگیان	۱
تھاہ نہ پاوے کیسے اتھاہ	ڈولت گرت تراہ تراہ	۲
سوجھی پرے نہیں وار نہ پار	کہے اپار رہے منجدھار	۳
مانجدھار میں کیا بویک	کہاں کے دوجا کہاں کے ایک	۴
بیڑا آپو آپو بھو دھار	آپے اُترن چاہے پار	۵
بن جانے جانے ہے اور	آپے رام رمے سب ٹھور	۶
وار پار نہ جانے جور	کہیں کبیر پار ہے ٹھور	۷

مقام

مطلب صاف ہے۔

پچیسویں رمینی

اکشر کھانی اکشر بانی	اکشر تے اکشر اتپانی	۱
اکشر کرتا آدی (خوبی) پرکاس (کام)	تاسے اکشر جگت بلاس (پیدا ہوا)	۲

اکشر برہما وشنو مہیش اکشر رج ست تم اپدیش ۳

چھتی جل پاوک مرت اکاس اے سب اکشر مول پرکاش ۴

دس اوتار سو اکشر مایا اکشر نرگن برہمہ لکھایا ۵

اکشر کال سندھی اوجہائیں اکشر دلہنے اکشر بائیں ۶

اکشر آگے کرے پکار اٹکے نر نہیں اترے پار ۷

گورو کر پانچ اُدّے بچار جانی پری تب گورومت سار ۸

ساکھی جہاں اوس کو لکھیں نہیں ٹوٹے سکل جہاں

گوروکر پانچ پرکھ لیں۔ تب تا کو پہچان ۹

مطلب صاف ہے۔

چھبیسویں رمینی

اکشر کایا اکشر مایا اکشر ستگور بھید بتایا ۱

اکشر جنتر منتر ارو پوجا اکشر دھیان دھر وت دوجا ۲

اکشر پڑھی پڑھی جگت بھلانا اکشر بن نہیں پاوے گیانا ۳

بن اکشر نہیں پاوے گتی اکشر بن نہیں پاوے رتی ۴

اکشر بھئے انیک اُپائے اکشر سن سُن سُن سمائے ۵
اکشر سے بھو آوے جائے اکشر کال سبن کو کھائے ۶
اکشر سب کا بھاکھے لیکھا اکشر اُتپتی پر لے بسیکھا ۷
اکشر سے پاوے سہدانی کہیں کبیر تب اترے پرانی ۸
ساکھی - پرکھاوے گورو گر پاکری اکشر کی سہدانی
بخ بل اُ دے بچار تے تنہ ہو وے بھرم ہانی ۹

مطلب صاف ہے - گورو کا اکشر شن کر اُس پر آرہ وڑھ ہونے سے نجات ملتی ہے ؛

ستائیسویں رمینی

باون کے ہُو ہے ترنگ تا تے بھاست نانا رنگ ۱
اُنہیں اَدپا ئے اُلو سرے باون اکشر آکھر کرے ۲
رام کرشن دو اُولہر اُپار جیہی پد گھی نر اُترے پار ۳

لے جیس پد سے رام کرشن دو لہریں نکلتی ہیں - اُس پد کو سمجھ لینے سے نر پار اُتر جائے گا ؛

مہادیو کو مش نہیں پاپنچے	اکشر رس بھیے بکنی ناچے	۴
برہما وشنو ناچے ادھکائی	جا کو دھرم جگت سب گائی	۵
ناچے گن گندھرب منی دیوا	ناچے سنکادک بہو بھیوا	۶
اکشر ترا س نہیں کو ہوئی	سادھک سدھ بیجے نہیں کوئی	۷
اکشر ساگر اکشر ناؤ	کرن دھار اکشر کھیوداؤ	۸
اکشر سب کا بھید بکھان	بن اکشر نہیں اکشر جان	۹
اکشر آس تے پھندا پڑے	اکشر لکھے تے پھندا اڑے	۱۰
گورو سکھے اکشر لکھے لکھاوے	چوراسی پھندا اٹکاوے	۱۱
بن گورو اکشر کون چھڑاوے	اکشر جال تے کون بچاوے	۱۲
سمجھت کریا آدے جب ہووے	مانش جنم پاوے تب سوے	۱۳
گورو پارکھ بل آدے بچار	پرکھ بھوجگ گورو پلہ سار	۱۴
استی ہنس پرکاش اپار	گورو پلکہ سنگھ بنج اتی داتار	۱۵

ساکھی۔ اکشر ہے تنہو بھرم کا۔ بن اکشر نہیں جان
گورو کر پارکھ بدھی بل تب ہووے پہچان　۱۶
جہواں سے سب پر گٹے موہم سمجھت ناہیں　۱۷
یہ گیان ہے مانش نہ ہو گورو بر ہمہ کی تائی　۱۸